من درِ عشق باشما هستم
از سمرین شاه
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

من درِ عشق باشما هستم

از

سمرین شاه

www.novelsclubb.com

وقتی قلبم رادیدم قلبم شروع به ضرب وشتم کرد ✨

(میرے دل نے ایک بار پھر دھڑکنا شروع کر دیا جب سے تم کو دیکھا)

نیلم ویلی شمالی علاقے میں سے سب سے خوبصورت اور دل کو ہلا دینے والے منظروں میں سے ایک ہے۔وجہ ایک تو اس کی دلکش نظارے کے ساتھ ساتھ یہاں کی روایات،لوگ سب کچھ کی اپنی ہی بات اور اپنی ہی خوبصورتی تھی تیزی سے چلتی سیاہ چمکتی آسٹن مارٹن کا رُخ سُنہری حویلی کی طرف ہی تھا گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا تو سیاہ رے بین کا چشمہ اُتارتا اپنی سبز رنگ آنکھیں جو امیر الڈ سٹون کے طرح لگتی لیکن آغا جان کا کہنا تھا سارے پتھر پہ اس کی خوبصورت اگلے کو چت کر دینے والی آنکھیں کے آگئے کچھ بھی نہیں ہے لیکن آج اس کی چمکتی ہری آنکھوں میں آج سارے رنگ چھین چکے تھے جبکہ ارد گرد لالی ہی بھری ہوئی تھی

اس کا دماغ تقریباً پھٹنے کے قریب تھا لیکن چہرے پہ پتھریلے تاثرات ابھی بھی قائم تھے اس نے موڑ کاٹتے ہوئے سُنہری حویلی کے قریب پہنچا اس کی منزل آگئی تھی لیکن وہ منزل کے پاس جانا نہیں چاہتا تھا وہ چاہتا تھا یہ پل تھم جائے یا سب کچھ پیچھے سے چلا جائے جہاں اس کا بھائی، اس کا یار اس کا بازو ہادی علی خان ہوتا ہادی کو سوچتے ہوئے صلاح الدین علی خان کی آنکھوں میں ناچاہتے ہوئے بھی نمی آگئی جس کو سختی سے صاف کیا کیونکہ پٹھان مرد رویا نہیں کرتے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

"بولتے کیوں نہیں ہو جب بلاتے ہو تو پورا تھانہ ہلا دیتے ہو اور جب تمھارے شور سے میں آجاتی ہو تو بالکل خاموش۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنی کالی سنیجدہ آنکھیں اپنے سے تین سالا چھوٹے بھائی ارسل پہ گاڑتے ہوئے بولی اور وہ سر جھکائے ٹیبل پہ ناخن کُرھوچ رہا تھا۔ اس کی حالت جیل میں ایک ہفتے رہنے کی باعث عجیب سی ہو گئی تھی اور ثمرن کو اپنے چھوٹے بھائی کو اس طرح

دیکھتے ہوئے تکلیف ہوئی کیا سے کیا کر دیا تھا وہ جانتی تھی وہ بے قصور ہے لیکن کوئی ثبوت نہ ہونے پر وہ چُپ تھی

"ارسل کچھ بول بھی دوں ورنہ میں جاوں یہاں سے۔"

"وہ اکسیڈنٹ مجھ سے نہیں ہوا رینی!"

"میں جانتی ہو لیکن تمھیں کس نے کہا تھا اپنے دوست کو گاڑی دینے کو وہ تو فرار ہو گیا پیسے والا جو ٹھہرا لیکن تمھیں کیسے نکالوں!۔"

"کچھ بھی کر کے نکال دو رینی میں یہاں نہیں رہ سکتا۔"

وہ رو دینے والا ہو گیا آخر تھا تو پندرہ سال کا بچہ روتا کیسا نا

www.novelsclubb.com

"اچھا رو تو نا پریشان کیوں ہوتے ہو میں ہو نا تمھارے ساتھ۔"

وہ زیادہ سنیجدگی نہیں دکھا سکتی تھی ابا نے بھی ایک بار اسے آکر نہیں دیکھا تھا اماں کی طبیعت نہیں تھی وہ یہاں آتی تھی اس نے ہمت کی اس نے گھر والوں کو نہیں بتایا تھا وہ جیل آتی ہے۔

"جانتا ہوں لیکن پلیز کچھ جلدی کرو ثمر میں ایسے نہیں رہ سکتا۔"

وہ بہت زیادہ پریشان لگ رہا تھا

"میں بات کرو گی نا اس فمیلی سے دیکھو کیا ہوتا ہے سُنا ہے ان کے کوئی بڑے آرہے ہیں وہ کوئی فیصلہ کریں گے۔"

"مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا رینی!۔"

ثمرن نے اسے دیکھا اور پھر ہاتھ اس کے ہاتھوں میں رکھا

"تم فکر نہ کرو تمھاری رینی ہے نا لڑتی ہو تو کیا ہوا لیکن تمھارے لیے دُنیا سے بھی لڑ سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ ضبط کرتے بولی وہ سب کو دلاسا دیں رہی تھی مگر خود کو کیسے دیتی اسے بھی کسی کی دلاسے کی ضرورت تھی لیکن فل حال اسے وہ کندھا میسر نہیں ہو رہا تھا جس پہ وہ سر رکھ کر روتی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

آغا جان خاموشی سے کھڑکی کی طرف دیکھ رہے تھے جب دروازے پہ آتا صلاح الدین رُک گیا وہ ہادی کے بعد سے بالکل خاموش ہو گئے تھے وہ سمجھ رہا تھا کے وہ ہنگامہ کھڑا کریں گے اس لڑکے پہ گولیوں نچھاور کر دینے کا حکم دیں گے لیکن اتنی خاموشی نے سب کو چُپ کروا دیا تھا لیکن حراتائی کا تو رو رو کر بُرا حال ہو گیا تھا وہ چاہتی تھی ان کے بیٹے کے قاتلوں کو سزا ملے اور آغا جان کی اتنی بے جا خاموشی پہ انہیں مزید تاؤ آ گیا، سب تو آغا جان کے مزاج سے واقف تھے اس لیے ان کو سنبھال رہے تھے اور آگئے سے نہ کوئی فیصلہ سُنایا نہ ہی آغا جان کو کچھ بولا کے کچھ کریں

www.novelsclubb.com

"رُک کیوں گئے اندر آ جاو۔"

آغا جان کی بھاری آواز کمرے میں گونجی لیکن اس بار خاصی تھکی ہوئی تھی صلاح الدین کے دل کو کچھ ہوا

وہ آ گئے آیا اور دروازہ بند کرنے لگا اسے پتا تھا وہ اسے کس بات کے لیے بلائے گئے ۔

※ ※

میری عشق دی خیر نامنگ

کیونکہ میرا عشق بھی مجھ سے روٹھ گیا

www.novelsclubb.com

بابا کی بات سُن کر وہ اک دم تڑپ کر اُٹھی

"یانی آپ پیسے نہ ہونے کی خاطر نوری دیں دے گے۔"

وہ اپنے باپ کے سامنے پہلی بار چلائی امی کے آنکھ میں بھی آنسو تھے لیکن ثمرن کے اس طرح چلانے پر وہ تیزی سے بولی

"ثمرن!۔"

"آپ تو ایک سکینڈ کے لیے خاموش ہو جائے ماما بابا آپ کو ہو کیا گیا ہے نوری کوئی بیس سال کی لڑکی نہیں ہے وہ بارہ سال کی بچی ہے! اور یہ شادی بھی کوئی عام شادی نہیں ہے خون بہا ہے جو ساری زندگی ایک دلدل میں دھنس جانے کی بات ہے وہاں سے نکلوں کو تبھی زخم آپ کے وجود میں آئے گے اور اس میں رہوں گے تو اس کو سہتے سہتے بھی مر جاوگے گناہ بیٹا کریں اور سہے ہم بیٹیاں۔"

کہتے ہوئے تو اس کا دل بیٹھ گیا اور چہرہ سُرخ ہو گیا بابا کا سر جھکا ہوا تھا اور امی تڑپ کر بولی

"میرے بیٹے نے کوئی گناہ نہیں کیا۔"

"اچھا تو پھر نوری نے گناہ کیا ہے نوری بابا کو اتنی سی عمر میں گاڑی کی چابی مانگتی ہے اور پھر دوستوں کو پکرا دیتی ہے اور جو قانوں میں ہے کے آٹھارہ سال سے کم کوئی بھی گاڑی نہیں چلا سکتا تو کیوں دیتے ہے آپ بیشک گاڑی چلانے آتی ہو گی لیکن عقل کیا ان کے آپ جتنی ہے بڑے سے بڑے لوگوں سے اکسیڈنٹ ہو جاتا تو وہ تو پھر پندرہ سال کا بچہ تھا اور کیوں نہیں کیا جرم سارا الزام ہم دوسرے پہ لگا کر اپنا دل ہلکہ کر دیتے ہیں یہ نہیں پتا جرم کا گندم ہم نے بویا ہوتا ہے اور پھر قدرت کیوں دوسرے سے وہ بوج کٹوائے۔"

آج اس کا دل کیا پورا شہر اکھٹا کر لے وہ تو شروع سے ہی سینسٹو تھی کوئی بڑا سا بڑا واقعہ ہو جاتا تو رونے لگ جاتی یا سارا دن ڈیپریشن میں چلی جاتی اور جواب ہوا تھا اس کا کلیجہ سوچتے ہوئے ہی پھٹ رہا تھا خون بہا یہ جتنا ناولز اور فلموں میں اس کی حُسین اور دلکش تصویر کھینچی ہوتی ہے حقیقت میں ایک ایسا زہر ہے جو جسم پھیلتا جاتا ہے کے اسے کوئی دوا کوئی طریقہ نکال نہیں پاتا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کہتے ہیں ہم بے غیرت نہیں ہے جو اپنے جگر کے خون کا پیسہ لے ہمیں لڑکی چاہئیے ورنہ موت کا بدلہ موت۔"

بابا کے زبان لڑکھڑا رہی تھی ثمرن نے اپنے کان بند کرنے چاہیے لیکن وہ آواز دل کی ہر کونے میں پہنچ کر چھڑا کے طور پہ گھونپتی جا رہی تھی

"انھیں نوری کیوں چاہئیے کوئی اور بھی لڑکی ہو سکتی ہے۔"

جن دل تکلیف سے کہراتا تو وہ اپنے مرہم کے لیے کوئی حل نکالتا ہے چاہئیے وہ بعد میں نقصان دیں ہی کیوں نہ ہو

"تم تو اپنے تائی کے بیٹے کے ساتھ منسوب ہوا انھیں پتا چلا تو نوری کو مانگا۔"

مرہم مل چکا تھا اور اس مرہم کی بھاری قیمت تھی لیکن وہ قیمت چکانے کے لیے تیار تھی

"کوئی منسوب نہیں ہوئی اگر انھیں خون کے بدلے لڑکی ہی چاہئیے تو وہ نورِ صباح نہیں ثمرن فرحاد ہو گی۔"

وہ اپنا فیصلہ سُنائے وہ تیزی سے اُٹھ پڑی جبکہ اس کے ماں باپ ساکت ہو گئے یہ کیا کہہ کر گئی ہے

※ ※

وہ پلین سے اُترا نہیں تھا باقی اس کے کو پائلٹس تک ایر ہوسٹس سمیت اُتر چکے تھے لیکن وہ سیٹ میں بیٹھا رہا اس کی نظر سامنے مختلف پلینز کی طرف تھی لیکن اس کی آنکھیں کافی خالی تھی کوئی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی بلکہ نہیں کانوں میں نہیں پورے کوک پٹ میں گونجی تھی کوئی اس کے کندھے پہ ہلکہ سے ہاتھ مار رہا تھا کوئی پاگلوں کی طرح ایک ایک کنڑول کا پوچھ رہا تھا اور انھیں چھونے بھی لگا تھا وہ سب سے خطرناک دن بھی تھا اس کے لیے لیکن اس کے عشق کا آغاز بھی وہ جتنی

پاگل اور جھلی سی تھی لیکن حد درجے کی صاف اور سادگی سے بھرپور تھی وہ اس کو سوچتے ہوئے مسکرایا تھا لیکن اچانک آغا جان کی آواز کانوں میں ابھری

"تمھیں ان کی لڑکی سے نکاح کرنا ہو گا۔"

نکاح وہ کیسے نکاح کر سکتا نکاح کا مطلب صرف آپ کا نام اور آپ کو وجود کا دینا نہیں ہوتا تھا نکاح ایسا خوبصورت بندھن ہے جس سے روح اور دل بھی سونپنا پڑتا تھا اور وہ دل کسی کو ایک سال انجانے میں دیں چکا تھا شاہد دل کو حاصل کرنے والے کو خود بھی معلوم نہیں ہو گا گہرا سانس لیتا ہوا وہ کھڑا ہو گیا اور حسرت سے اس جگہ کو دیکھتے ہوئے کیپ اُتار چکا تھا اور پلین سے نکلنے کے لیے بڑھ گیا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

www.novelsclubb.com

"تم کیا بکواس کر رہی ہو۔"

وہ چلا ہی اُٹھا ثمرن خاموش رہی

"دیکھو ثمرن دوبارہ یہ بولا تو میں تمھارا منہ توڑ دوں گا۔"

رمیض چلاُٹھا ثمرن کسی کی اونچی آواز برداشت نہیں کر سکتی تھی کجا کے بد تمیزی

"آپ اپنی زبان کو لگام رکھے آپ کا کوئی حق نہیں ہیں میرے سے اس لہجے میں بات کرنے کی جو بات کرنی تھی وہ میں نے کر دی اللّٰہ حافظ۔"

وہ سختی سے بولی

"بات سنو تم میری تمھاری سے منگنی ہوئی ہے میری اجازت کے بغیر تم ہوتی کون ہو فیصلہ کرنے والی۔"

"اچھا کوئی ثبوت ہے منگنی کا کوئی پیپر مسٹر رمیض منگنی کی کوئی شریعت میں اہمیت نہیں ہے نکاح ہوتا تو میں آپ کے احتجاج کو تسلیم کرتی مگر آپ کا میرے پہ کوئی حق نہیں ہے اس لیے آپ اب آزاد ہیں کسی اچھی لڑکی سے شادی کر لیجیے گا۔"

"تم کتنی گھٹیا لڑکی ہو جو اپنے منگیتر کے منہ پہ بے حد منہ پھٹ ہو کر کہہ رہے ہو ۔"

یہ مرد آنا پر چوٹ پڑتی ہی بلا بلا اُٹھتے ہیں یہ نہیں سوچتے کے جس کو وہ گھٹیا کہہ رہے ہیں اس نے آخر ایسا کیا کہہ دیا یا کر دیا جس سے وہ گھٹیا ہو گئی ایک انکار بس انکار سے وہ مشکوک، بُری، ظالم بن جاتی ہے جبکہ کوئی حق بھی نہیں ہوتا اس رشتے میں پھر بھی وہ گنہگار ٹھہرائی جاتی ہے یہ نہیں دیکھتے وہ ایک جان بچا رہی بلکہ ایک جانوں سمیت بہت سے جانوں پر اپنا آپ قربان کر رہی ہے مگر کون مانے اور کون جانے۔

"ہاں تو آپ لکی ہے اس گھٹیا لڑکی سے جان چھوٹ گئی آپ کو اچھی لڑکی مبارک ہو۔"

ہر لفظ کو چبا کر کہتے اس کی آنکھوں میں مرچی آنے لگی

جسے اس نے سختی سے صاف کیا

"آپی آپ نے کوئی بُکس منگوائی تھی۔"

www.novelsclubb.com

ان کی کام والی ہاجرہ نے اس کے کمرے میں آتے ہوئے کہا وہ مڑی تو ہاتھ میں بُکس تھی وہ سمجھ گئی کس نے بھیجی ہے وہ کب رُکے گا شاہد وہ اب رُک جائے گا، وہ جانتی نہیں تھی وہ کون ہے لیکن اس اس شخص سے ملنا تھا اس کو اپنے دل کا حال بتانا تھا جو پورے سال اس کے ساتھ ایک مسیحا کے طور پہ تھا ایک دوست ایک استاد کے طور پہ ہر روپ میں لیکن وہ اس کے اصل سے ناواقف تھی پارسل کو کھولا اور فارسی کی شاعری کی کتابیں دیکھ کر اس کا دل کیا وہ انجانا شخص کاش اسے مل جاتا

****

www.novelsclubb.com

دل بنجارہ تھا میرا تیرے بنا

میری دلہیز پہ تیرے قدم نے

میرے دل کو آباد کر دیا

(ثمرین شاہ)

وہ کتاب کو دیکھنے لگی وہ کبھی بھی اُردو، انگلش بُکس نہیں بھیجتا تھا ہمیشہ فارسی کی کتابیں ہوتی تھی ثمرن حیران ہوتی شاہد کوئی پرشین ہو گا جو اسے بھیجنے والا ان کتابوں میں اکثر شاعری، رومی، حافظ کی کتابیں کے ساتھ ساتھ کچھ خوبصورت کوٹیشن ہوتی جسے وہ پڑھتے ہوئے خود ہنستی تھی وہ کیا بول رہی ہے پھر ہر ایک ایک لفظ کے مطلب نکالتی شروع میں تو اسے مزا آتا تھا پھر بعد میں جنجھلاہٹ نے جگہ لے لی تھی وہ اریٹڈ ہو رہی تھی کے یہ کون ہے اور کیوں بھیجتا ہے اسے یہ پارسل ہمیشہ اس وقت آتا تھا جب اس کے بابا گھر پہ موجود نہیں ہوتے تو اور قسمت ایسی تھی کے جب آتا تو اس کی ماما بھی منظر کے سامنے نہ پائی جاتی اور جب اسے کتابیں ملی اس نے انھیں بتانے کی زحمت نہ کی پتا نہیں شروع سے ایڈونچر پسند تھی کیا پتا کوئی

www.novelsclubb.com

سپائی ہو جس کے پیچھے پڑ گیا ہو جی ہاں اس کتاب نے اس کا بھی دماغ خراب کیا تھا لیکن بس حد تک کیا تھا ورنہ اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی ہیرو میں وہ تو خود اپنی ہیرو بنا چاہتی تھی ! ابھی ابھی اس کا آڈمیشن نسٹ یونی میں انڈسٹرل ڈیزائنر کے لیے ہوا تھا لیکن شاہد اب وہ آ گئے اپنی تعلیم مکمل نہ کر سکے گی آنسو کی ننھی سی بوند کتاب کے صفحے پہ گری جہاں لکھا تھا

نیلوفرهای ایرانی سفید لیلی را ارائه می دهند

فنجان قرمز معطر خود را

چشم نارسیس آنیمون را نگاه می کند

Persian lilies will offer the White Lilly)

Their fragrant red cup

(The narcissus eye will glimpse the anemone

※ ※

صلاح الدین نماز پڑھ کر تیار ہونے کے لیے جا رہا تھا جب اس یاد پڑا کے دو دن تک تو کوئی فلائٹ نہیں ہے ٹینشن میں اسے بہت سی چیزیں یاد نہیں رہتی تھی ہادی ہمیشہ اسے پشتو میں کہتا

"لالہ ٹینشن ستاسو ده۔"

(لالہ ٹینشن تو تمھاری بیوی ہے)

وہ اور اریٹڈ ہوا کرتا تھا کے ٹینشن اور بیوی سے کیا مراد ہے تو وہ کوئی جواب نہ دیتا پھر جب ایک دن ڈیرے پہ اس نے صلاح الدین کو بتایا کے بیویاں ہر چیز بھلا دیتی ہے اور تیری تو کوئی بھی بیوی ہو گی تیری محبوب ہو گی اور محبوب دنیا کی ہر چیز بھلا دیتی ہے۔

www.novelsclubb.com

صلاح الدین کے چہرے پہ مسکراہٹ آتی لیکن وہ دباتے ہوئے ہادی کو گھوری دکھاتا اور پھر کہتا

"لیزنی ستا سو پرورد°ار دی۔"

(اور کاہلی تو تیری محبوب ہے۔)

اور وہ بھی وہی دُگنی گھوری نوازتا پھر کہتا ہاں تو کیا بھئی کاہلی محبوب ہے تو اب کیوں جلتے ہیں، کس نے کہا تھا ہوا میں اڑنے کو اور صلاح الدین مسکراپڑتا اسے ہوائوں سے عشق تھا وہ بچپن میں دیکھنے چاہتا تھا آسمانوں میں کیا ہے، اُدھر سورج دیکھنے میں کیسا ہو گا بادل کیا واقی روئی جیسی دکھتی ہے

وہ سارے خاندان سے بے حد مختلف تھا اس کی ان کی طرح جاگیر دارنہ سوچ نہ ہی پٹھانوں جیسا جوش کچھ بھی نہیں تھا انتہائی نرم مزاج بندہ کے لوگ اس کی مزاجی پہ حیرت سے غوطہ زن ہو جاتے کے یہ انھیں کے ہی حویلی سے ہے جہاں اک نہ کرنے پہ کیا سے کیا کر جاتے تھے۔ لیکن صلاح الدین کو دیکھ کر ہر اک کی تمنا ہوتی

کے کاش یہ بھی ہمارے گھر میں ہوتا آغا جان کبھی صلاح الدین کی نرم مزاج پہ ناگواری ہوتی تو جب بھری محفلوں میں اپنے پوتے کی تعریفیں سُنتے تو فخر سے ان کا سینہ چوڑا ہو جاتا اس نے کبھی انھیں شرمندہ نہیں کیا تھا اور وہ پُر امید تھے کے وہ اب بھی شرمندہ نہیں کریں گا کیا واقی میں وہ نہیں کریں گا وہ کیا واقی عام مردوں ک طرح خون بہا میں آئی لڑکی کے ساتھ انتہا درجے کے ظالمانہ سلوک کریں گا اسے ایک بکری کی مانند سمجھے گا جسے کے گلے میں رسی باندھے کہی بھی کھینچتا جائے گا وہ ناچاہتے ہوئے بھی کھینچی چلائی آئی گی کیا وہ بلی کی طرح ان کو کھانے زمین پہ پھینکے گا تو وہ پیٹ کو ٹھنڈا کرنے کی خاطر چُپ کر کے کھالیا کری گی، کیا وہ بھینس کی طرح باہر ٹھنڈ میں سوکھے پتوں میں سلائے گا اور وہ تب بھی خاموشی سے سو جایا کریں گی اور وہ اپنے عیاشی کی خاطر کسی غیر عورت کو اپنے دل کو سکون کریں گا اور وہ جانتے ہوئے بھی انجان اور خاموش ہو گی ساری زندگی حقوق نہ حاصل کرنے پر خاموش رہی گی کیونکہ خاموشی ہی ان کا مقدر بن جاتی ہے وہ یہاں قدم رکھنے سے

www.novelsclubb.com

پہلے اپنی زبان چھوڑ آتی ہے اور جو باغی نکلتی ہے ان کی زبان کاٹ کر پھینک دیں جاتی ہے وہ بستر پہ بیٹھا بالکل ساکت یہاں آئی لڑکیوں کی زندگیوں کو پندرہ سکینڈ میں ریوانیڈ کر کے دیکھ چکا تھا اور اس ہولناک منظر اس وقت دیکھنا تو مشکل تھا لیکن یہ چیز جواب اس پر گزری گی جس کی تصویر میں وہ ظالم اور وہ جو کوئی بھی ہو گی وہ مظلوم بے حد نا قابل برداشت۔

صبح کی کرن اس کے کمرے میں ہلکی سے آچکی تھی اور مرغی بھی اپنی بانگ پھر سے دینے لگا چڑیوں کی چہچہاٹیں، کوئے کی کائے کائے پھر لوگوں کی آوازیں آنی لگی بس اک وہ کمرے میں بالکل خاموش تھا اس کے اندرونی جسم کے کھنڈر کے مانند تھا وہ کب ایسا اسے خود کی حالت سے وحشت محسوس ہوئی وہ اُٹھنے لگا جب دروازے پہ دستک ہوئی

www.novelsclubb.com

****

میرے درد کو اتنا مت چھید

میرے خون کی چھینٹے تیرے

وجود پہ پڑے گے

(ثمرین شاہ)

وہ آج اپنا لیونگ سرٹیفکیٹ لینے کے لیے یونی گئی تھی سب نے اسے چھوڑنے کی وجہ پوچھی تھی لیکن اس نے اپنی شادی کا کہہ کر بات ہی ختم کر دیں شادی کا کہتے ہوئے اس کے لبوں پہ بڑی تلخ مسکراہٹ آئی تھی شادی! شادی نہیں بلکہ وہ زندان میں ایک قیدی بنے جا رہی تھی اور اس کا وقت آگیا تھا کے وہ ساری زندگی اس زندان میں گزارے اور وہاں موجود انسانی روپ میں حیوان کے حیوانیت بھی سہے۔

www.novelsclubb.com

انھیں بنا ہمدردی اور دلاسے کے لیے کندھے میسر کیے بنا بھیج دیتے ہیں اور اپنے لختِ جگر اپنے بھرا پے کے سہارے کو سینے سے لگائے آنکھیں بند کر دیتے ہیں کے کوئی اتنا تو منتظر ہوتا ہے کے کوئی ان کے عمل نامے کو بھگتنے لگا ہے اپنا آپ قربان

کرنے لگا ہے کوئی اتنا تو کہہ دیں بیٹی رب رکھا، اللّٰہ کے حوالے کیا تمھیں جبکہ ایسا ہوتا ہی نہیں ہے نصیحتیں ہوتی ہے اور تین لفظ پہ مشتمل نصیحتیں صبر، خاموشی، عزت ان تین لفظوں کا پاس رکھنا ہے اور وہ ان تین لفظوں کا پاس رکھتے رکھتے اندر سے ختم ہو جاتی ہے لیکن ان تین لفظوں کو آخری دم تک قائم رکھتی ہے۔

وہ وین سے اُتر کر گھر کی طرف آئی اس نے دیکھا بلیک مرسیڈیز کھڑی ہوئی تھی اور اس کے نمبر پلیٹ پہ خان لکھا ہوا تھا پڑھتے ہوئے اس کا دل رُک گیا سانیس تھم سی گئی چہرے پہ سفیدی آگئی یا نی موت کا فرشتہ اس کے گھر خاضر ہو چکا تھا

****

صلاح الدین نے دروازہ کھولا تو ایک دم پیچھے ہوا

"اسلام و علیکم مورے!۔"

مورے بالکل خاموش تھی اپنے اس خوبرو بیٹے کو دیکھنے لگی جس کی آنکھیں خاصی سُرخ تھی جب سے ہادی کی موت ہوئی صلاح الدین کی آنکھیں دن بادن سُرخ پڑتی جارہی تھی ان کے دل کو کچھ ہوا

"یہ کیا حالت بنادی ہے دین!۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی صلاح الدین نے نظریں جھکالی اور مسکرایا

"سو کر اُٹھا ہونا اس لیے آپ کو عجیب لگ رہا ہو آپ بیٹھے۔"

اس نے دروازہ بند کیا اور زبردستی مسکرانے کی ہلکی سے کوشش کی جو کوشش پہلی ٹرائی میں دم توڑ گئی

مورے نے اپنی کالی آنکھیں اس کے ہری آنکھوں سے نظر ہٹا کر اس کے چہرے کو دیکھا جہاں بڑھی ہوئی شیو پھیکا رنگ سمیت اک عجیب سی وحشت تھی اتنا غم لیا تھا اس نے ہادی کی موت کو ہاں دن ہی کتنے ہوئے ہیں لیکن انھیں کچھ عجیب لگ رہا تھا

صلاح الدین کی حالت پر وہ چلتی ہوئی بستر کے پاس آئی اور صلاح الدین ان کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے گھٹنے کے بل بیٹھتا ہوا ان کی گود میں سر رکھ چکا تھا

وہ اپنے سیاہ ہاتھ اس کے بالوں میں پھیرنے لگی ان کی آنکھیں گیلی ہو کر اس بالوں میں بھگونے لگے

"پتا ہے دینی تاریخ پھر دھرائی جا رہی ہے۔"

صلاح الدین خاموش رہا

"میں نے سُنا ہے وہ بارہ سال کی بچی ہے۔"

خاموشی!

"وہ عام سے گھرانے سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے بھائی نے یہ سب کیا۔"

ان کی آواز بھاری ہو گئی اور صلاح الدین ابھی بھی خاموش تھا

www.novelsclubb.com

"وہ شاہد سیاہ فام بھی ہو گی ُمیرا دل پتا نہیں کیوں کہہ رہا وہ ویسی ہو گی جو گیارہ سال کی مانیزے تھی۔"

صالح الدین نے اب کی بار سر اُٹھایا تو سُرخی کے ساتھ نا سمجھی بھی تھی جیسے اس نے آدھی باتیں سُنی نہیں تھی

"بارہ سال؟۔"

مورے نے اپنے آنسو صاف کیے

"تمھیں انھوں نے نہیں بتایا کے وہ بارہ سال کی بچی ہے اس لڑکے کی چھوٹی بہن ہے۔"

اب لگا صلاح الدین کے سر پہ نیلم میں موجود تمام وادی اس کے سر پہ اگری ہو جسم میں درد اُٹھا تو وہ اُٹھ پڑا

مطلب جو مورے کہہ رہی ہے تاریخ دھرائی جائی گی تو کیا واقی دوسری مانیزے اِدھر قدم رکھے گی غصے کی شدید لہر اس کے اندر دوری اور وہ چلتا ہوا وہاں سے چل پڑا اور مورے دھل گئی اسے کیا ہوا ہے۔

****

میں جو ہنستا تھا ان لوگوں پر

آج وہی لوگ مجھے پہ ہنستے ہیں

(ثمرین شاہ)

آغا جان مردان خانے پہ بیٹھے ہوئے تھے کسی مسئلے کو غور سے سُن رہے تھے جب صلاح الدین دندانتا ہوا سارے لوگ وہاں موجود صلاح الدین کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے یہ ایک احترام کا طریقہ تھا اور یہ آغا جان کا حکم تھا کے ان کی خاندان کے سپوت کو سُنہری حویلی کا بادشاہ سمجھا جائے

www.novelsclubb.com

"میرا دینی دازر اقرار۔"

(دین میرے دل کا سکون!۔)

آغا جان جب بھی اسے دیکھتے ہمیشہ یہی کہتے

صلاح الدین نے کوئی ردِ عمل نہیں کیا

"مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔"

"خیرت ہے خانے۔"

وہ اس کے لہجے پر چونک پڑے

"کیا مجھے چند منٹ مل سکتے ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ لب بھینچتے ہوئے بولا ورنہ دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر حویلی کو ہلا کر رکھ دیں

"لا°شہ۔"

سب لوگ سر ہلاتے ہوئے چل پڑے اور صلاح الدین کی نظر ہادی کی تصویر پہ تھی اس نے ابھی تک اندر آتے ہوئے ایک بار بھی آغا جان کو نہیں دیکھا تھا

"ووایہ صلاح الدین۔"

بولو صلاح الدین

"جس لڑکی سے آپ میرا نکاح پڑھوانا چاہ رہے ہیں وہ کیا بارہ سال کی بچی ہے۔"

آغا جان سمجھ گئے وہ اب کیا کہے گا

"تو!۔"

"تو کا کیا مطلب ہے میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو اس میں اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو۔"

صلاح الدین نے پہلی بار انھیں دیکھا اور اس کے لبوں میں زہریلی مسکراہٹ آگئی

"پریشان! ہاہا پریشان۔"

"صلاح الدین تمھیں ہوا کیا۔"

وہ اب سنیجدگی سے بولے انھیں سمجھ آگئی کس نے اسے خبر دیں اور کس نے اس کے کان بھرے یہ سوچتے ہی ان کا چہرہ سُرخ انگارہ ہو گیا۔

"مجھے کیا ہونا بھلا کٹپتلا تو حاضر ہے لیکن یہ نہیں پتا تماشے کے لیے اس کے ساتھ ایک بارہ سال کی معصوم بچی لائی جا رہی ہیں جسے وہ اپنی درندگی کا نشانہ بنائے گا اس کچھ نہیں بس ایک جانور تصور کریں گا ایک لڑکی کی روپ میں جانور اور آوڈینس اس کے تماشے پہ تالیاں بجائی گی وہ جب اس گڈی کو اپنے پیروں تلے روندے گا تو سب کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گا اور اس سارے تماشے میں اور اس کٹپتلے کی عمل سے ہمارے خان کا سینہ فخر سے چوڑا ہو گا دل کو ٹھنڈک ملے گی ہے نا پرفیکٹ ایک اور جنریشن اس عمل کو آگئے لے کر جائی گی اور یہ سائیکل ساری زندگی سے چلتا آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ تالی بجاتے ہوئے بولا اور وہ اس کی بات پہ اُٹھ پڑے اور وہ اس کڑواہٹ سے بھر پور صلاح الدین کو پہلی بار دیکھ رہے تھے

****

"خون بہا میں لڑکی چاہئیے بارہ سال کی ہو یا ساٹھ سال کی تم نے کون سا اس سے تعلق رکھنا ہے بس نام سے ساری زندگی سڑتی رہے گی۔"

وہ نفرت سے سر جھٹک کر بولے

"ساٹھ کی ہو یا بارہ کی میرے پر فرض ہے اس کے حقوق پورے کروا گر جب کوئی تعلق ہی نہیں رکھنا تو آپ لوگ نکاح کی فارمیلٹی کیوں کرتے ہیں مزاق نہیں سمجھ لیا آپ نے اس چیز کو ڈرائیکٹ نوکرانی رکھے لیکن خدارا ہاتھ جوڑتا ہوں ان لڑکیوں کی زندگیوں سے کھیلنا بند کر دیں نہیں کرنی مجھے شادی میں جا رہا ہو یہاں سے۔"

"رُک جاو صلاح الدین اگر تم نے ایک قدم بھی رکھا تو تم اپنے آغا جان کا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔"

اب صلاح الدین کا دل کیا خود کو شوٹ کر دیں آج پہلے دفعہ اس کے دل سے یہ نکلا تھا کے وہ ہادی کی جگہ مر چکا ہوتا یا پھر اس خاندان میں پیدا نہ ہوتا اس نے مڑ کر سُرخ آنکھوں سے آغا جان کو دیکھا جتنا ان کا لہجہ مضبوط تھا چہرے پہ بھی اپنے فیصلے سے کوئی گھبڑاہٹ نہیں تھی۔

"آپ کیوں کر رہے ہیں!۔"

"تمھیں ہادی کا چہرہ نظر نہیں آتا ان بے غیرتوں نے میرے زمان کے بیٹوں کو کیسے بے دردی سے مارا تمھیں اس کا خون میں لپٹا وجود جس سے کفن تک بھیگ چکا تھا نظر نہیں آتا۔"

انسان بلیک میل کا حربہ ہمیشہ استعمال کرتا اور خاص کر اپنوں پر تو بالکل کرتا ہے کیونکہ اس کی اَنا اپنے ساری رشتوں سے اہم تھی صلاح الدین تڑپ اُٹھا

"آغا جان!۔"

"بس پھر فیصلہ کرتے ہوئے ہادی کو ضرور یاد کرنا خان، ورنہ تم بھی اس کے قتل میں شامل ہو گے۔"

وہ کہتے ہوئے چل پڑے اور صلاح الدین وہی ساکت کھڑا رہا۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

وہ اندر داخل ہوئی تو بابا ایک صوفے پہ سر جھکائے بیٹھے تھے اور دوسرے میں دو بندے بندوقے لے کر کھڑے تھے اور پھر سامنے بیٹھے سفید شلوار قمیض اور قمیتی بادامی شال بارعب شخصیت گھنی موچھے تلے لب بھینچے ہوئے تھے جب کے سُرخ سفید رنگت کچھ زیادہ ہی سُرخ تھی اور ان کی ہری آنکھوں کے گرد بھی سُرخی تھی وہ خوبصورت تھے لیکن اس وقت ثمرن کو موت کا فرشتہ معلوم ہو رہے تھے۔

بابا نے سر اُٹھایا اور اس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"جی آگئی ہے یہ۔"

بابا کے لہجہ سپاٹ تھا لیکن ثمرن کو ان چار لفظوں میں گہرا درد نظر آیا انھوں نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو سفید اور کالی سٹایلش شلوار قمیض میں موجود بالوں کو اونچی پونی ٹیل بنائے ہاتھوں میں کتابیں پکڑے ان کے سامنے کھڑی تھی

"اتنی بے شرم لڑکی صلاح الدین کی بیوی اس سے تو بہتر وہ بارہ سال کی بچی ہے۔"

وہ نفرت سے ثمرن کے لباس کو دیکھتے ہوئے بولے اور ثمرن کے دل میں آگ لگ گئی لیکن بابا کے اشارہ کرنے پر وہ چُپ ہو گئی لیکن وہاں سے ہلی نہیں وہ اُٹھ پڑے

"بلائے اس لڑکی کو وہ بنے گی اور اگر انھیں بھی شوق ہو رہا ہے تو میں اپنے تیرہ سالا پوتے حماد خان سے اس کا نکاح پڑھوا دیتا ہو ویسے بھی خون بہا میں دو لڑکیاں بھی لے کر جائی جاتی ہے۔ ثمرن نے انھیں دیکھا اس کے ہاتھوں سے کتابیں چھوٹ گئی آنکھوں میں سارا پانی جمع ہونے لگا

"نہیں نورِ صبح کہی نہیں جائے گی اگر کسی نے جانا ہے تو وہ میں جاو گی اگر آپ کو لباس پہ اعتراض ہے تو میں وعدہ کرتی ہو چادر کو اپنی زندگی کا ساتھی بنادوں گی لیکن پلیز!۔"

وہ ضبط کرتے ہوئے بولی ورنہ تھوڑی ہی سکینڈ میں وہ رو دینے والی ہو گی

"سنو لڑکی مجھے بولنے والی لڑکیوں سے بھی سخت نفرت ہے بلاؤں انھیں۔"

اندر کھڑی امی کا رو رو کر بُرا حال ہو رہا تھا اور وہ اپنے ساتھ معصوم سی نورِ صبح کو ساتھ لگائے تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی اور نورِ صبح بالکل خاموش تھی اس معصوم بچی کو پتا ہی نہیں تھا یہ ہو کیا رہا ہے آخر

"نہیں بابا نہیں نور کہی نہیں جائے گی پلیز بابا رُک جائے۔"

وہ اب روتے ہوے بولی

"میں نے کیا کہا ہے آپ سے نہیں تو خون کا بدلا خون۔"

وہ پتھریلے لہجے میں بولے اور ثمرن کا دل رُک گیا اور دماغ نے ایک سکینڈ نہیں لگایا فیصلہ کرنے میں وہ آگئے آئی اور گھٹنے کے بل بیٹھی وہ سب حیران ہو گے

"گولی نکالے اور ختم کر دیں خون کا بدلہ خون ہے کریں خان صاحب کیا فرق پڑتا ہے آپ کے پوتے کے مرنے پہ آپ کو تکلیف ہوئی تھی اتنی میری موت کی تکلیف میرے ماں باپ کو ہو گی کریں چلائے اپنے دل کو پُر سکون کر دیں۔"

وہ چٹانوں جیسی سختی لیے ان کے سامنے کھڑی تھی موت اب بالکل قریب تھی اور اس نے کلمہ پڑھ کر آنکھیں بند کر لی بابا تیزی سے آئے "ثمرن!۔"

اس نے ہاتھ اُٹھا کر روک دیا

"بابا! رُک جائے۔"

وہ سختی سے بولتے ان کی طرف مڑی

www.novelsclubb.com

"مارے ختم کر دیں یا پھر مجھے ہی آپ اپنے پوتے کی بیوی بنائے لیکن یہ بھول جائے کے آپ میری بہن یا بھائی کو ہاتھ لگائے گے جو لڑکی اپنی جان دینے کے لیے تیار ہے وہ جان لے بھی سکتی ہے۔"

آغا جان نے اس باغی لڑکی کو دیکھا اور اس کی اتنی مضبوطی پر وہ امپریس ہوئے بنا نہ رہ سکے لیکن اگلے پل ان کی آنکھوں میں غصہ اور چیلنج آ گیا۔

"چادر لو اور باہر آو۔"

نا جانے ایسا کیا تھا کے بابا گھبڑا گئے ثمرن نے گہرا سانس لیا اور وہ چل پڑے ثمرن نے منہ چھپا کر رونا شروع کر دیا اور بابا وہی ساکت کھڑے رہے ان کے پاس کچھ کہنے کو نہیں رہا تھا

www.novelsclubb.com

وہ پندرہ منٹ رو کر اُٹھی اور بابا کے پاس سے گزر کر کمرے میں آئی امی نے اسے دیکھا تو اسے بھاگتے ہوئے اپنے ساتھ لگا کر رو پڑیں جبکہ وہ بالکل خاموش تھی اس کی نظر اپنی چھوٹی بہن پہ تھی جو اس کو دیکھتے ہی رونا شروع ہو گئی تھی

اس نے امی کو الگ کیا

"مجھے چادر پہنائے امی روے نہیں رخصت ہو رہی ہوں مر نہیں رہی۔"

وہ پتھریلے لہجے میں بولی امی تڑپ اُٹھی اور اسے تھپڑ لگا دیا

"تم نے کیوں کیا ایسا اگر وہ پٹھان مار دیتا کہاں جاتی میں اور اب کیوں کیا ثمرن اس آدمی کو چیلنج دیں دیا تم نے نوری کو پھر بخش دیتے لیکن تم نے اس پٹھان فمیلی کی غیرت کو لڑکارا ہے پھر جب ان کے ہاتھ چلتے ہیں تو کیسے سہہ پاو گی نازک سی تو ہو ۔"امی کے آنسو بل بل کر نکل رہے تھے

"ماما! تو کیا نوری سہہ پائی گی میری چھوٹی ان کے تشدد سہہ پائی گی میں اُنّیس سال کی ہوں جبکہ میری نورِ صبح بارہ سال کی، ہاں آپ لوگوں کو نہیں دیکھ پاوں گی مجھے پتا ہے میرے ساتھ کیا ہو گا، لیکن میں نور کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی اور آپ تیاری کریں آپ کی بیٹی رخصت ہو رہی ہے بیشک خون بہا کے بدلے لیکن ہو تو رہی ہے

آپ میرے لیے دعا کریں کے میں صلاح الدین علی خان کے سنگ خوش رہوں مجھے دعا دیں امی۔"

آنسو بے اختیار اس کی آنکھوں میں آ گئے لیکن سختی سے صاف کرتی آگے بڑھی نور کے سر پہ پیار کیا

"آپی پلیز مت جائے۔"

"شش چندا اب میں جا رہی ہو ناماما اور پاپا کا خیال رکھنا میں انھیں کبھی خوش نہیں کر پائی ان کا نام روشن نہیں کر پائی اب تمھاری زمہ داری۔"

اس نے نور کے آنسو صاف کیا ایک بار پھر اپنی بہن کو پیار سے چوما

"بس میرا بے بی ڈاکٹر بنا ہے تمھیں کیا پتا کبھی نا کبھی تمھیں مل جاو۔"

اسے اپنی آپی کی بات سمجھ نہیں آئی لیکن امی کو اس کی بات چھڑی کی طرح اپنے جسم پہ لگتی محسوس ہو رہی تھی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

زندگی کو مات دیتے دیتے

زندگی نے ہی مات دیں دی

صلاح الدین کو تائی اماں نے اپنے کمرے میں بلایا تھا وہ تھوڑا خوش ہوا کے وہ جو ہادی کے بعد بالکل چُپ کمرے میں بند دُنیا جہاں سے تعلق توڑ کر بیٹھ گئی تھی آج بلایا بھی تو کس صرف صلاح الدین کو

وہ دروازے کے قریب پہنچا اور کھٹکھٹایا

"کون ہے؟۔"

تائی کی آواز پہ صلاح الدین نے اپنا بتایا

"اودین آواندر۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین نے دروازہ کھولا اور اس نے تائی کو دیکھا جو جائے نماز پہ بیٹھی تسبی کے دانوں کو چھو رہی تھی

"سلام تائی۔"

وہ ان کے قریب آیا تائی نے واری صدقے ہو گئی ہادی کے بعد ان کو صلاح الدین ہی اہم تھا صلاح الدین جھکا اور تائی نے اس کا ماتھے پہ بوسہ دیا

"خدای موو بخ°ہ۔"

(خدا تمھیں سلامت رکھے)

صلاح الدین نے ان کے ہاتھ پکڑ لیے

www.novelsclubb.com

"کیسی ہے آپ تائی۔"

تائی کی آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا

"ایک بچہ کے بناماں کیسی ہو سکتی ہے دین۔"

صلاح الدین کے دل کو کچھ ہوا اس نے ان کا ہاتھ تھپکا

"آپ ہادی کو تکلیف دیں رہی ہے تائی پتا ہے نا کتنا ناراض ہو جاتا تھا جب آپ پریشان یا روتی تھیں۔"

تائی نے روتے ہوئے سر ہلایا

"ہاں کھانا بھی نہیں کھاتا تھا کہتا تھا مورے روئے ہیں اب تو ہر شے سے دل اچاٹ ہو گیا ہے اور کہتا تھا اس کو تو چیڑ دوں گا جو میری مورے کو تکلیف دے لیکن مو اخود ہی تکلیف دیں کر چلا گیا۔"

انھوں نے صلاح الدین کے ہاتھوں پہ اپنا سر رکھا

"تائی پلیز بس کریں دیکھیں اس کی روح کو تکلیف ہو رہی ہو گی۔"

صلاح الدین نے ان کا سر تھپکا

"ایک وعدہ کرو گے دین مجھ سے اگر تم مجھے اپنے مورے کی جگہ مانتے ہو۔"

"آپ حکم کریں تائی آپ جو بھی کہے گی میں راضی ہو بس آپ خود کو سنبھالے اور زندگی میں واپس آئے۔"

صلاح الدین نرمی سے بولا

"زندگی سے تو واپس آنا مشکل ہے لیکن میری بات مان تو اس لڑکی کو اپنی بیوی نہیں مانے گا میرے قاتلوں کی لڑکی کو ہاتھ کیا نظر اُٹھا کر نہیں دیکھا سُن رہے ہو نادین ۔"

وہ نفرت سے بولی تھی اور صلاح الدین ایک دم ساکت ہو گیا

****

سُنہری حویلی میں مرسیڈیز داخل ہوئی پچھلی سیٹ پہ بیٹھی ثمرن نے آنکھیں سختی سے میچی اب اسے پتا تھا اس کے ساتھ کیا ہو گا وہ ہر مار ہر زلت کے لیے تیار تھی چادر کا کونہ سختی سے تھامتے ہی اس کے پور سفید ہو چکے تھے اور چہرے پہ تو منٹ

کے ساتھ ساتھ پیلاہٹ بھرتی جارہی تھی البتہ آنکھیں خاصی خشک ہو گئی تھی چہرے پہ پتھریلے تاثرات تھے مگر دل ابھی بھی وہی ننھا سا ہر سختی کے لیے تیار کے باوجود کانپ رہا تھا

آغا جان کار سے اُتر چکے تھے اور وہ بھی سمجھی منزل آگئی پہلے سوچا نکلے پھر لگا کیا پتا نکلتے ہی پتھراؤں نہ کرنے شروع ہو جائے اسی ڈر سے بیٹھی رہی جب گارڈ نے دروازہ کھولا

"بھر۔"

(نکلو)

وہ ان کے سخت زبان پہ کانپ گئی لیکن پھر بھی ہمت کر کے نکلی اور پھر دیکھا وہ اسے آگئے چلنے کا اشارہ کر رہے تھے اس نے دیکھا آغا جان سامنے کھڑے تھے وہ چلتے ہوئے ان کے پاس آئی تب تک ایک سُرخ سفید رنگ کی جو کشمیری معلوم ہو رہی تھی چلتے ہوئے آغا جی کے پاس آئی اور سر کو خم دیتے ہوئے بولی

"سلام آغا جی!۔"

آغا جی نے اشارہ کیا

"لے جاوا سے کمرے میں مولوی کو بھیجوں گا پھر پتا ہے نا۔"

اس نے ڈرتے ہوئے انھیں پھر ملازم کو دیکھا پھر ہمت کرتی نوکرانی کے تعاقب میں آگئے بڑھی ڈرا اتنا تھا کے وہ کہی نہیں دیکھ رہی تھی ورنہ آگر سُنہری حویلی کو دیکھنے لگ جائے تو دُنیا جہاں کو بھول جائے لیکن اس کے لیے یہ جگہ کسی زندان سے کم نہیں تھی

"او تو تم ہو وہ لڑکی۔"

وہ چونکی یہی کشمیری لڑکی تمسخر اسے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"بارہ سال کی لڑکی بولا تھا یہ تم جھوٹ تے بہت بولتا ہے جھوٹ بھی ڈھنک کا بولا کرو۔"

اس نوکرانی کے لہجے میں اتنی نفرت تھی تو گھر کے افراد اس کا کیا سلوک کریں گے وہ خاموش رہی۔"اچانک اس جیسے ہی کمرے میں لیے کر گئی دوسری لڑکی اسی کی عمر کی بھاگتی ہوئی آئی وہ پشتو میں کچھ بولی جو ثمرن کو پلے نہ پڑی جبکہ دوسری جو اس کے ساتھ تھی وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی اس کو چھوڑ کر بھاگی

****

میں پہلے سے ہی کتنا بے بس تھا

مجھے پہ مزید بے بسی کے زنجیر مت باندھ

"تائی یہ کیا کہہ رہی ہے آپ۔"

صلاح الدین کا لہجہ اب تھکا ہوا بھی تھا اور حیران کن بھی

"بس میں کہہ رہی ہوا ور تو کیا اس ہادی کے قاتل کی بہن کو اپنے سینے سے لگائے گا دماغ تو نہیں خراب۔"

وہ اب چیخ پڑی صلاح الدین تو بھونچکا گیا

"تائی!۔"

"نہیں صلاح الدین تو حقوق کی بات نہیں کریں گا۔"

تائی کو سمجھ آ گئی وہ کیا کہے گا اسی لیے تو اسے مختلف تو نہیں کہا جاتا

****

"تائی پلیز۔"

وہ بے بسی سے بولا

www.novelsclubb.com

تائی نے رونا شروع کر دیا

"تم نے مجھے کبھی اپنی ماں جیسا سمجھا ہی نہیں ہے میں تو بس ہادی کی ماں ہوں۔"

"تائی ہادی کو انصاف ملے گا لیکن اللہ نے میرے اس لڑکی پہ حقوق پورے کرنے کو کہا ہے اور میں اس کے حقوق پر نظر نہیں چُرا سکتا ہاں میں سزا دلاؤں گا لیکن پورا سچ جانے پر ایسے ناحق کسی پہ بھی ظلم۔"

"بس صلاح الدین تم چلے جاوں۔"

"تائی!۔"

صلاح الدین نے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کچھ سمجھانا چاہا انھوں نے تیزی سے اس کا ہاتھ جھٹکا

"تم چلے جاو یہاں سے۔"

"تائی!۔"

"میں نے کہا نا صلاح الدین جاو!!!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ چیخ پڑی صلاح الدین نے پریشانی سے دیکھا پھر اُٹھ پڑا کہی مزید طبیعت نہ خراب ہو جائیں ان کی

اس بات سے اور پھر آدھا گھنٹا بھی نہیں ہوا تھا تو حویلی میں خبر پھیل گئی تائی نے خودکشی کی ہے صلاح الدین کے سر پہ دھماکے ہوئے وہ سوچ نہیں سکتا تھا اتنا شدید رد عمل وہ بھی اس کی بات کا وہ ان کے پاس بھاگا اور تیزی سے عورتوں کے گرد ہٹتا ان کو اُٹھا کر لے گیا پورے حویلی میں پریشانی چھا گئی اور وہ پریشانی سے کمرے میں ایک جگہ کھڑی رہی اب پتا نہیں کیا ہوا جو یہاں اسے چھوڑ گئے وہ انتظار کرتی رہی لیکن انتظار لمبا ہوتا جا رہا تھا اور دل کی رفتار میں بھی وقت کے ساتھ تیزی آتی جا رہی تھی ایک جگہ کھڑے ہونے سے اس کی ٹانگیں شل ہو گئی وہ دیوار کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئی اور اپنا سر گھٹنوں پہ ٹکا کر آنکھیں موند لی

****

صلاح الدین واپس آیا تھا تائی شکر تھا کے بچ گئی تھی سب کی رُکی ہوئی سانسیں بھال ہو گئی تھی ایک تھا جس کی تھم گئی تھی وہ تھا صلاح الدین علی خان تائی نے ایک بار پھر ہوش میں آتے روتے ہوئے کہا اور اس کا دل پھٹ رہا تھا وہ اس لڑکی کے ساتھ ایسے کیسے کر سکتا وہ جن عام مردوں پہ ہنستا تھا ان سے نفرت کا اظہار کرتا تھا آج انھیں عام مردوں کی فہرست میں شامل ہو رہا ہے وہ ان کی زندگی کی خاطر راضی ہو گیا کیونکہ ہادی کی شکوہ کرتی آنکھیں بار بار اس کے سامنے آتی اور اس سے نظریں چُرانا بے حد مشکل ہو گیا تھا لیکن اس نے شرط رکھی تھی کے حویلی میں کوئی بھی شخص اسے ہاتھ نہیں لگائے گا ورنہ اگر اسے بھی ظلم ہوا تو وہ برداشت نہیں کریں گا سب چُپ ہو گئے یہ کیسے ہو سکتا تھا کے ایک لڑکی خون بہا میں آئے اور اس کے ساتھ ظلم نہ ہو تائی نے خوشی خوشی اس کی بات مان لی لیکن اندر سے اگ بڑھک رہی تھی جو آگئے جا کر ثمرن کو اپنی لپیٹ میں لینے لگی تھی

****

نکاح سے فارغ ہو کر وہ اپنے کمرے میں آیا اور جلدی سے بیگ نکالا اس کا دم اچانک گھٹنے لگا تھا دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی وہ یہاں سے جلد از جلد بھاگ جانا چاہتا تھا یہ کیا کر دیا اس نے وہ کسی کا تھا وہ ایسے کسی کے نام ہو سکتا تھا بیشک وہ تعلق نہ رکھے لیکن اس نے دو ظلم کیے تھے ایک اپنے ساتھ اور ایک اس لڑکی کے ساتھ اور دو بوجھ اس کا دل پہ برداشت نہیں ہو رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا بچوں کی طرح روئے اتنا کے ساری آنسو جو اس کے اندر بچے وہ ختم ہو جائے

یونی فورم نکال کر اس نے بیڈ پہ پھینکا تھا جب اچانک

سیفدر نگ کا آیر رنگ زمین پہ گرا وہ نظر پڑتی ٹھہر گیا

"اُف اللّٰہ کتنے چُب رہے ہیں مجھے یہ ماموں جان یہ ممانی نے کتنے بھاری پہنا دیں ہیں"۔

وہ اتنے سے ٹاپس کو بہت زیادہ بھاری کہہ رہی تھی اس کی نظر جب اس کی ایرینگز پہ پڑی تھی تو ٹھہر سی گئی تھی وہ ایر رنگ اس کو خوبصورت بنا رہے تھے یا وہ ان کو وہ

سمجھ نہیں پایا تھا اس نے جلدی سے ہوش سنبھالا اور مڑا ورنہ اندر موجود پریسیڈینٹ صاحب نے ان سب سمیت اللّٰہ کے پیارے ہو جانا تھا

وہ ہوش میں آیا تو منظر صاف ہو گیا اس نے بڑھ کر ایر رنگ کو اُٹھایا اور بند مٹھی میں قید کرتا ہوا اب پیکنگ کرنے لگا

****

میری انتظار کی گھڑی رُک سی گئی

مجھے لگا عزاب ٹل چکا ہے

مگر

www.novelsclubb.com

عزاب تو اب شروع ہوا تھا

وہ اندر بیٹھی ہوئی تھی جب دروازہ دھاڑ کی آواز پہ کھلا وہ ڈر کر اچھلی اس نے دیکھا وہی لڑکی کھڑی تھی

"چل اُٹھ حلیہ دُرست کر اپنا مولوی آرہا ہے تو جیسی منحوس کو ہمارے صلاح الدین کی باندھی بنانے۔"

اس نے بیوی بھی نہیں باندھی لفظ استعمال کیا تھا اور یہ لفظ کوڑے کی طرح ثابت ہوئے تھے اتنی تکلیف شائد کوڑے سے پیٹنے پر نہیں ہو گی جتنی یہ لفظوں کی تیر اس کا وجود چھلنی کر دیں۔

مشکلوں سے اُٹھی کیونکہ ایک تو ٹھنڈ تھی دوسرا ایک ہی پوزیشن سے اس کی ٹانگیں سُن ہو گئی

"اتنی ایکٹنگ کیوں کر رہی ہے جلدی اُٹھ۔"

توبہ نوکرانی کا اتنا سخت لہجہ اسے غصہ آیا تھا لیکن ضبط کر کے پی گئی تھی اس نے جلدی سے اُٹھ کر واش روم کا پوچھا

"اتنی بھولی کیوں بن رہی ہو کے میں ایک جگہ سے بھی نہیں ہلی جانتی ہو تم جیسی لڑکی کو سُنہری حویلی کو غور غور سے دیکھا نہ ہونا ممکن!۔"

اِدھر اس کے جان کے لالے پڑے ہوئے ہے اور وہ سُنہری حویلی کو دیکھتی

"مجھے بتادیں کدھر ہے۔"

"تمھاری اس باتھ روم میں بھی جانے کی اوقات نہیں ہے لیکن آغا جان کا حکم ہے اس لیے جاو وہ سامنے ہے۔"

کتنا فضول اور زیادہ بولتی تھی اگر اس کے بس میں ہوتا تو ابھی اس کی گردن مڑور دیتی

وہ آگئے بڑھنے لگی جب اس نے آگئے ٹانگ رکھی وہ دیکھ نہیں پائی اور اس کی ٹانگیں لگی اور وہ دھڑم کر کے گری

"اوسوری دیکھ کر چلا کرو ورنہ اسی طرح ٹھوکرے کھائے گی۔"

وہ حقارت سے کہتی چل پڑی اور وہ کوئی نوکرانی ہر گز نہ تھی وہ تائی کی بانجھی اور صلاح الدین کی عاشق تھی اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کے صلاح الدین جیسا خوبصورت ترین پائلیٹ کسی عام جیسی کا ہونے جا رہا گو کے وہ عام بالکل نہ تھی لیکن پٹھانوں کی نظروں میں وہ بہت ہی واجبی سی شکل والی تھی کیونکہ ان کے ہاں تو پٹھان کے کام کرنے والے بھی حد درجہ خوبصورت تھے تو یہ لڑکی گندمی رنگت کی ان کی بہو بنتی۔

اس کا سر بڑی زور سے لگا تھا لیکن سدا شُکر سر پٹھنے سے بچ گیا تھا وہ درد کو اندر دباتی تیزی سے اُٹھی اسے رونا نہیں اسے گھبرانا نہیں ابھی اور بھی درد سہنے ہے اس نے لب کو سختی سے دبائے وہ اپنے اندر کی سسکی کا گلا گھونٹ رہی تھی کے یہ مرتے دم تک نہ آئے لیکن ان گرم سیال کا کیا کرتی جو اس کا چہرہ بھیگا چکے تھے

www.novelsclubb.com

اس نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے اور تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھی

****

نکاح کے بعد آغا جان نے اسے کمرے میں بلایا اور وہ پانچ منٹ بعد ان کے شیش محل جیسے کمرے میں اس وقت موجود تھی اور وہ بھی سر جھکائے سامنے آغا جی سگار کا کش لے رہے تھے اور اس کو جانچ رہے تھے واقی میں یہ کچھ ضرورت سے زیادہ بہادر لڑکی نکلی لیکن وہ اب اتنے بھی مطمن نہیں ہوئے تھے اس کا ضبط آزمانا بے حد ضروری تھا

"تمھیں پتا ہے میرے پوتے نے تم سے تعلق رکھنے سے انکار کر دیا ہے۔"

خاموشی

"وہ تمھاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا!۔"

خاموشی

"چُپ کیوں ہو دُکھ نہیں ہو رہا تمھیں!۔"

www.novelsclubb.com

وہ کاٹ دار لہجے میں بولے حالانکہ ان کی آواز بہت مدھم تھی، وہ اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرتی بولی تو اس کی آواز سپاٹ تھی

"یہ تو مجھے پہلے سے معلوم ہے کے میری حیثیت کیا ہے۔"

آغا جان امپریس ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"گُڈ ہمیں بتانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی کے تمھاری حیثیت کیا ہے چلو میرے پوتے نے تو نہیں لیکن ہم نے تمھیں بہو تسلیم کیا ہے اس لیے تم ہمارے پوری حویلی کے لیے کھانا بناؤ گی وہ بھی لگ بھگ پچاس بندوں کا

تمھارے پاس صرف ڈیھڑ گھنٹا ہے اور کھانا سیدھا وقت پہ ملنا چاہیے کیونکہ میں وقت کا پابند ہو۔"

www.novelsclubb.com

اس کا دماغ تو بھگ سے اُڑھ گیا پچاس لوگوں کا کھانا

وہ بھی ڈیڈھ گھنٹے میں۔

****

"اتنے خاموش کیوں ہو؟۔"

وہ ابھی ایر پورٹ میں ہے موجود تھا آدھے گھنٹے بعد اس کی فلائٹ تھی،ایک پرائیویٹ روم کے صوفے پہ بیٹھا وہ چائے کا سپ لے رہا تھا جب کسی کی آواز پہ چونکہ دیکھا تو کیپٹن عامر کو دیکھ کر اس نے پھر اپنی تھکی ہوئی آنکھیں بند کر لی

"کیا ہوا دین؟۔"

وہ اس کے ساتھ بیٹھا

"ہونا کیا ہے!۔"

www.novelsclubb.com

وہ آہستگی سے بولا

"دیکھو اس حالت میں تو تمھیں پلین نہیں چلانا چاہیئے خود کا بھی نقصان کرواوں گے اور ہمارا بھی۔"

"یہ حالت تو ساری زندگی رہنی ہے تو کیا زندگی بھر نہیں چلاوں گا۔"

جتنا وہ تھکا ہوا تھا لہجہ اتنی ہی ہارا ہوا

"تم بھول جاو اسے، اور کوشش کرو تائی کو کنوینس کرو۔"

"تائی نے خودکشی کی ہے ایک بار پھر کریں گی تو میں ان کے قتل میں شامل ہونگا تو روز حشر ہادی کو کیا منہ دکھاوگا۔"

"اور پھر اس لڑکی کو کیا منہ دکھاؤ گے دین تم تائی کی خاطر جہنم خرید رہے ہو۔"

صلاح الدین نے کپ ڈسٹ بن میں پھینکا اور پھر عامر کو دیکھا

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی میں کیا کرو فل حال تو میری اس شرط سے اس لڑکی کو کچھ نہیں کہے گے۔"

www.novelsclubb.com

"نام بھی پتا ہے اس لڑکی کا۔"

صلاح الدین نے نفی میں سر ہلایا وہ تو شاکڈ ہو گیا

"تو یہ کیسا نکاح ہوا۔"

"سُنا تھا پر یاد نہیں رہا مجھے میرا تو اس وقت دماغ ہی نہیں کام کر رہا تھا۔"

"اللّٰہ کریں جو تم نے شرط رکھی ہے وہ اس پر قائم رہے۔"

صلاح الدین آ گئے سے کچھ نہیں بولا اور فلائٹ کے ٹائیمگز پر وہ اپنی کیپ اُٹھاتا اُٹھ پڑا

****

وہ کچن کے اندر آئی اور اسے علیشان کچن کو دیکھ کر وہ دنگ ہوئے بغیر نہ رہ سکی وہ سمجھی بہت ہی پرُانے زمانے کا ہو گا لیکن یہاں تو کسی فیشن میگزین میں مہنگے اور ماڈرن گھروں کی طرح کا ہی گھر تھا گھر تو اسے ہر گز نہیں کہا جا سکتا تھا یہ محل ہی تھا

وہ ماربل سے بنے کاونٹر کی طرف آئی اور اسے چھونے لگی جب کسی کی کرخت آواز پہ وہ مڑی اس نے دیکھا وہی لڑکی تھی جس کی وجہ سے ثمرن کو اب چڑ ہو گئی تھی کیا اس کے علاوہ اور کوئی گھر پہ نہیں ہے

"اگر تم نے دیکھ لیا ہو تو کام پہ لگ جاو۔"

اس کے ساتھ اور عورتیں اندر آئی اس کو دیکھ کر چونکہ پھر اسی لڑکی سے کچھ پشتو میں کہنے لگے

تو جواب میں لڑکی نے بھی اسے زبان میں جواب دیا ثمرن اپنا ٹائیم نہیں ضائع کرنا چاہتی تھی اس لیے بولی

"آغا جان نے کھانا بنانے کا حکم دیا ہے مجھے بتائیں کہاں بنانا ہے۔"

وہ سپاٹ لہجے میں ان کو سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

"او تو یہ ہے!۔"

ان میں سے اب اس کو حقارت زدہ نظروں سے اُردو میں بولی

"پہلے تو یہ بھوکا ہوگا ہم اس کو کھانا کھلائے گا تب ہی یہ آغا جی کو روٹی کھلائے گا دیکھو رنگت کتنا پیلا ہے۔"

تب دوسری بولی

"ہاں نئی مہمان ہے زرا ان کا سواغت تو کرو۔"

وہ زہریلی مسکراہٹ سے بولتی چل پڑی اور ثمرن نے نا سمجھی سے دیکھا جب وہ اس کے پاس آئی

"آو ہم تم کو کھانا کھلاتا ہے۔"

ایک بولتے ہوئے اس کی چادر کھینچ چکی تھی تب پوری کھینچتی اس نے اپنے چادر پکڑ لی

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ!!"

وہ اونچی آواز میں بولی دوسری نے ایک الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے منہ پہ مارا اس پٹھانی کا بھاری ہاتھ سے ثمرن کے گال تپ اُٹھے تھے

"زبان کاٹ دیں گا اگر اونچی آواز میں بولی۔"

ایک اس کا جبڑا پکڑ کر غرائی ثمرن کو لگا اس کے انگلیاں اس کے جبڑے پر دُھنس چکی ہے اور جب ہٹائے گی تو اس کا چہرے پہ کھڈے پڑ چکے ہو گے۔اسے چُپ رہنا تھا لیکن دل کہہ رہا تھا وہ کیوں کسی ایرے غیرے کی مار کھائے مارنا ہے تو آغا جی اس کا شوہر، لڑکے کی ماں جس کا بیٹا مارا ہے اس نے ہاتھ بڑھا کر ان کا ہاتھ ہٹانا چاہا جبکہ وہ اور مزید دُھستی اسے مزید تھپڑ مارنے لگی ثمرن نے اپنے بچاو کے لیے انھیں دھکا دیا وہ زور سے پیچھے کو جا کر لگی

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا

جبکہ دوسری چیخ پڑی

"تم نے عالیہ باجی کو مارا ہائے۔"

اس نے کہتے ہوئے بیلن اُٹھایا اور ثمرن کے منہ پہ مارا وہ لڑکھڑا کر گری اس کے منہ سے خون بہنے لگا خون بہنے کے باعث اس کا سر چکڑا اُٹھا وہ گرنے لگی تو کسی نے زور سے دھکا دیا

اور پھر درپے درپیروں کی ضربوں کی بعد آخر میں ایک زوردار بیلن اس کی کمر پہ مارا وہ چیخ پڑی

"امی!!!!"

اس کا دل کیا وہ بھاگ کر واپس آجائے زندگی اس سے کا چیز کا بدلہ لینے لگی ہے اس کی امی کہنے کے باعث دوسرے نے بھی اس کے بال کھینچ کر اس کا سر اُٹھایا

"ایک ماں کا جگر کھینچ کے تو اپنی ماں کو پکار رہا ہمارا ہادی بھائی بھی اتنا ہی تڑپا تھا اپنی مورے کو پکار رہا رھا تو بھی درد سہے گی۔"

زور سے اس کا منہ زمین کے بل پٹھکا اس وقت ثمرن بے ہوش ہو گئی

****

تو درد میں تھا

تو میں بھی کون سا آرام میں تھا

وہ پلین چلا رہا تھا جب اچانک اس کو گھبراہٹ ہونے لگی پتا نہیں کیوں اسے ایسا کیوں ہو رہا تھا بادلوں کو پاڑ کرتا اسے نا جانے کیوں دُنھدلا پن محسوس ہو رہا تھا

کو پائلیٹ نے دیکھا تو چونک پڑے

"کیا ہوا صلاح الدین!۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین نے ہلکی سے گردن موڑی تیزی سے نفی میں سر ہلایا اور خود کو فوکس اور کنڑول رکھا ورنہ پتا نہیں کیوں دل بار بار گر رہا تھا

"فل حال تم جلدی سے پانی پی لو اور او ٹمیٹک کنڑول کو دبا دو آ گئے کلیر ہے فل حال۔"

کو پائلیٹ کو اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی صلاح الدین نے بٹن کو دبایا اور تیزی سے نیچے پڑی بوتل اُٹھائی اور پینے لگ گیا

اور پھر پانچ منٹ بعد دوبارہ سے کنڑول میں لیے چکا تھا

"کیسا محسوس کر رہے ہو۔"

صلاح الدین نے گردن موڑ کر دیکھا اور سر ہلایا

"اب ٹھیک ہو۔"

www.novelsclubb.com

"سٹریسڈ لگ رہے ہو۔"

"نہیں تو۔"

"یار چہرے پہ لکھا ہے تمھارے۔"

واٹسن نے تیزی سے کہا

"ایئم فائن واٹسن جسٹ لیٹ می کنسنٹریٹ!۔"

وہ اب سرد مہری سے بولا تھا کے واٹسن چُپ ہو گیا

****

آغا جی ڈرائینگ روم میں آئے اور کُرسی کو پیچھے کرتے بیٹھے اس سے پہلے گھر کے افراد موجود تھے آغا جی کو لگا کھانا لگ گیا ہو گا لیکن خالی برتن کو دیکھ کر انھوں نے نظر اپنے بہو پر ڈالی پھر ہر ایک فرد پر

"کھانا کیا ابھی تک نہیں بنا۔"

www.novelsclubb.com

کرخت لہجے میں وہ کہنے لگے کے اچانک ملازم آئے اور کھانا سجانے لگے سب تو نہیں لیکن تائی ریشم، سدرہ اور عالیہ کا منہ کھل گیا کھانا کسی نے نہیں بنایا تھا تو پھر یہ کیسے، آغا جی کے چہرے پہ بھی حیرت تھی

کے واقی یہ لڑکی کچھ ضرورت سے زیادہ چیلنجنگ ہے جسے وہ بے حد عام سمجھ رہے تھے وہ عام ہر گز نہیں تھے سامنے پلیٹ میں دیکھا تو پٹھانوں کے کھانے سے خاصا مختلف تھا تین ڈشے پڑی تھی جبکہ انھوں نے صرف دو بنانے کو کہا تھا ان کو تو جیسے چُپ ہی لگ گئی بہر حال سر جھٹکتے ہوئے ڈشوں کو کھول کر دیکھا تو ایک میں چکن پلاوں تھا اس کی خشبو کمرے کی فضا میں پھیل گئی پھر دوسرا کھلوایا گیا تو اچار گوشت تھا پھر تیسرے میں سوپ تھا یہ لوگ یخنی پیا کرتے تھے کیا اس لڑکی کو معلوم تھا یا کسی نے اسے کو بتایا تھا

"یہ کیا ہے ہم نہیں کھائے گا۔"

تائی نے منہ بنا کر کہا جبکہ اتنا مزے دار کھانے کو دیکھ کر باقی پارٹی کے منہ میں پانی آ گیا، تایا جان اب آئے تھے اور کُرسی کھینچ کر بیٹھے

اور کھانے کو دیکھ کر چونکے

"آغا جان یہ کس نے بنایا ہے!۔"

www.novelsclubb.com

کھانا مختلف تھا تو سوال تو بنتا تھا

"یہ تمھارے ہادی کے قاتل نے بنایا ہے اور آغا جی چاہتے ہیں ہم اپنے بیٹے کے مجرم کے ہاتھ کا کھائے۔"

تائی نفرت سے بولی تایا جان کے چہرے پہ سختی نمودار ہو گئی اور پلیٹ کو دھکا دیتے ہوئے اُٹھ پڑے

کے آغا جان نے روکا

"فاروق خان بیٹھ جاو۔"

"معاف کیجیے گا آغا جان لیکن میں بے غیرت نہیں ہو جس ہاتھ نے میرے بیٹے کا خون کیا اسی ہاتھ سے اس کا بنا بنایا کھانا کھاوں اس سے بہتر ہے میں بھوکا مر جاو۔"

وہ نفرت سے کہتے ہوئے اُٹھ پڑے جبکہ تائی بھی منہ میں کچھ بڑبڑاتی اُٹھ گئی اور باقی سب کیا کرتے

"تم لوگ بھی جانا چاہتے ہو تو چلے جاو۔"

وہ سرد لہجے میں بولتے ہوئے کھانا کھانے لگے سب کیا کرتی ایک طرف بھوک دوسری طرف انا لیکن انا کچھ زیادہ ہی بھاری تھی کچھ کی وہ اُٹھ گئے جن کے لیے بھوک آہم تھی وہ اُٹھ پڑے کچن کے دروازے پہ کھڑی مورے کی آنکھوں میں پانی آگیا چلو جو کبھی زندگی میں اس کا ہاتھ کا پانی پینا تک پسند نہیں کرتے تھے آج اس لڑکی کی وجہ سے آغا جان نے ان کے ہاتھ کا بنایا لقمہ کھایا جو بہت عرصہ پہلے ان کے منہ پر مار چکے تھے وہ چہرہ صاف کرتی تیزی سے اس طرف گئی جہاں ثمرن تھیں

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

جہاں مجھے طور دینے والے حاضر ہے

www.novelsclubb.com

تو وہاں مجھے جوڑ دینے والے بھی حاضر ہیں

آغا جان اور ثمرن کی باتیں سُنے کا اتفاق ہوا تھا یا اللّٰہ کی طرف سے ثمرن کے لیے فرشتہ بھیجنا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ چل رہی تھی جب ان کی تسبی کے

دانے ٹوٹ گئے وہ پریشان ہو گئی تو انھیں جھک کر تیزی سے چُننے لگی جب سارے چُن لیے انھوں نے دیکھا ایک سفید موتی آغا جی کے دروازے کے قریب تھا وہ ڈر گئی لیکن ہمت کرتے ہوئے پہلے ارد گرد دیکھا پھر تیزی سے بڑھی اور پھر موتی کا دانا اُٹھانے لگی تو ان کی باتوں کی آواز آئی اور جب آغا جان کا حکم سُنا تو ایک منٹ کے لیے تو خاموش ہو گئی پھر انھیں جھٹکا لگا انھیں پتا تھا وہ یہ لڑکی کر سکتی ہے لیکن گھر میں موجدہ افراد اسے بنانے دیں گے تب نا کچھ سوچتے ہوئے وہ جلدی سے چلتے ہوئے اپنے کمرے کے طرف آئی

اور اپنے دانوں کا چھوٹے سے رومال میں باندھا جس پہ ہلکی سے خوبصورت لیس لگی ہوئی تھی انھوں نے تنہائی میں ایسے ڈھیر سارے بنائے تھے بہر حال ان کا کمرہ حویلی کے پیچھے آخری کونے میں تھا جس کے ساتھ نوکروں کا خانہ شروع ہو جاتا تھا وہ ان کے پاس گئی کھانے کی جگہ مانگنے جب سے صلاح الدین نے اپنی ماں کی اہمیت دلوائی تھی بیشک کوئی گھر کے فرد عزت کریں یا نہ کریں نوکروں نے انھیں مالکن

www.novelsclubb.com

اب تسلیم کر لیا تھا وہ جلدی سے ان کے خانے میں آئی اس او قات مرد نہیں وہاں پائے جاتے تھے تو انھیں حوصلہ ہوا انھوں نے کچھ مسالے، ہری مرچ اور چکن اپنے پیسوں کا فٹافٹ منگوانے کو کہا اور کام میں جت گئی جیسے ثمرن کو نہیں انھیں حکم ملا ہو اور واقی اتنی محنت اور محبت سے بنایا کے کھانا واقی ڈیڈھ گھنٹے کے اندر بن گیا اور وہ اب حکم دینے لگی کے انھیں کچن میں لے جائے اور خود کچن کی طرف پہلے پہنچی تا کہ دیکھ لے اس بیچاری نے ابھی تک کیا کیا ہو گا لیکن اس کا خون الود چہرہ بے ہوش وجود زمین پہ دیکھ کر وہ دہل گئی صلاح الدین نے منع کیا تھا پر انھوں نے اس بیچاری کا حشر کر دیا وہ اس کے پاس آئی تو اسے اُٹھایا

"بیٹی بیٹی آنکھیں کھولو!۔"

www.novelsclubb.com

اب وہ بچی کو کیسے اُٹھا سکتی تھی انھوں نے اُٹھ کر پانی کا گلاس بھرا اور اس کی طرف آئی اور ہلکے ہلکے چھینٹے مارے

"ثمرن بچے آنکھیں کھولو چندا۔"

پانی کی ساتھ کسی نرم آواز کی پھوار ثمرن کے کانوں میں گونجی وہ ہلکی سے آنکھیں کھول کر دوبارہ بند کر چکی تھی اس کی آنکھیں کھولنے سے انکار کر رہی تھی وہ یہ کہہ رہی تھی بس یہ بند ہو جائیں ورنہ وہ تشہد کے دُنیا میں پھر سے داخل ہو جائے گی جبکہ اس اندھیرے میں بہت سکون تھا لیکن ابھی بھی امتحان باقی تھا اس لیے جب دوبارہ چھینٹے پڑے تو اس کی آنکھیں کھل گئی اور اس نے ارد گرد دیکھا تو ایک سیاہ فام عورت اس پر جھکی ہوئی تھی وہ ایک دم پیچھے ہوئی اچانک درد کی لہر اس کے سر سے لے کر اس کے جسم میں پھیلی اس نے سسکی لی

"امی!۔"

آنسو کی بوند خون سے جمے چہرے سے پھسلتی ان کے ہاتھوں میں گری

"امی مجھے نکال دیں کاش کاش ارسل نے بابا سے چابی نہ مانگی ہوتی کاش! وہ اپنے دستوں کو نہ دیتا۔"

www.novelsclubb.com

وہ رونے لگ گئی مورے کو اس میں وہ محسوس ہو رہی تھی وہ جہاں وہ تنہا اندھیرے میں اپنی امی کو بار بار پکار رہی تھی جہاں وہ بابا کو اس اندھیرے میں بلا رہی تھی جو قبر کی مانند لگ رہا تھا چیختے ہو ہے انھیں بلا رہی تھی کے انھیں نکالے وہ ہوش کی دنیا میں آئی آنکھیں تو ان کی بھی بھیگ چکی تھی وہ جلدی سے صاف کرتی ہوئی اس اُٹھانے میں مدد کرنے لگی اور اپنے کمرے میں لے آئی اور اسے بیڈ پہ بیٹھایا وہ درد سے کہرائی اس نے اپنی کمر پہ ہاتھ رکھا

"الٹا لیٹوں میں مرہم لگاو گی۔"

ثمرن نے ان کی آواز پہ سر اُٹھایا وہ اس مہربان عورت کی مہربانی پر حیران ہوئی

"آپ کون ہے؟۔"

www.novelsclubb.com

وہ دھیمی مگر بھاری آواز میں بولی، انھوں نے ایک کٹورا اُٹھایا اور مڑ کر اسے دیکھا اور دھیمی مسکراہٹ سے بولی

"صلاح الدین کی ماں ہو۔"

اس نے جھٹکے سے سر اُٹھایا درد کو وہ بھول کر وہ اس سیاہ فام عورت کو دیکھنے لگی جو کالی چادر اور نیلی شلوار قمیض میں بہت مقدس اور خوبصورت لگ رہی تھی پورے پٹھانوں کے گرد ایک وہ سیاہ فام عورت صلاح الدین کی ماں حیرت ہی حیرت تھی لیکن ایک دم چونک گئی

"کیا آپ بھی خون بہا میں آئی تھی۔"

اس نے اپنی گردن کو پکڑتے ہوئے کہا

"وہ ایک چھوٹا سا کپڑا اور ایک مرہم سمیت اس کے پاس آئی

"تمھیں کیسے پتا چلا میں سمجھ گئی میری رنگت کو دیکھ کر۔"

وہ مسکراتے ہوئے ثمرن کے پاس بیٹھی ثمرن کو شرمندگی ہوئی

"نہیں میرا مطلب آپ صلاح۔۔۔

وہ اس کا نام کہنے سے پہلی بار جھجھک پڑی پتا نہیں کیوں؟

وہ کپڑا گیلا کر کے اس کا چہرہ صاف کرنے لگی اس نے اپنا درد سختی سے لبوں پہ دبایا

"ہاں آئی تھی میں چھبیس سال پہلے میرے ابو ایک حسُن پرست آدمی تھے انھیں آغا جی کی بہن سے محبت ہو گئی تھی آغا جی کو جب پتا چلا کے ایک امریکن فوٹو گرافر ایک ناجائز بچی کا باپ کو ان کی بہن سے عشق ہو گیا ہے تو انھوں نے ابو کو بہت مارا وہ اس وقت نیلم کے ایک چھوٹے سے گھرانے میں سٹے کر رہے تھے میں بھی ساتھ تھی مجھے سمجھ نہیں آتی اگر ابو حُسن پرست تھے تو انھوں نے افریکن عورت سے تعلق کیوں قائم کیا تو اسے جب لڑ کر مجھے ساتھ لے گی تو مجھے ساتھ لے کر جانے کی وجہ کیا تھا خیر میں بھی کیا بولنے لگی تمھارے لیے ہلدی کا دودھ لاتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی جا رہی تھی اور ثمرن انھیں سُن رہی تھی کے وہ بولتے جیسے خود رُک گئی اور کہتے ہوئے اُٹھ پڑی ثمرن نے انھیں جاتے ہوئے دیکھا اور پھر درد کو دباتے اس کی نظر تصویر پہ پڑی

تو وہ ٹھہر گئی تصویر میں ایک لمبا چوڑا شخص اس وقت پائلٹ کی یونی فورم میں ملبوس تھا اس کے ساتھ وہی تھیں لیکن اس وقت ہلکے بادامی رنگ میں اس شخص نے اس عورت کے گرد بازوں پھیلائے تھے اور اس کے چہرے پہ بڑی گہری مسکان تھی بڑا ہی کوئی جانا پہچنا سا لگ رہا تھا لیکن یاد نہیں پڑ رہا تھا کے کہاں دیکھا ہے اس کے بعد درد ہی اتنا تھا کے آنکھ موند کر اس نے انھیں کے بستر پہ سر ٹکا دیا

※ ※

"اس لڑکی کو بلواوں:"

آغا جان نے اب ایک ماسی کو حکم دیا تھا اور جب وہ دوبارہ واپس آئی تو انھوں نے کہا وہ لڑکی اس کمرے میں موجود نہیں ہے تو آغا جی نے تیزی سے سر اُٹھایا

"کہاں گئی وہ! کہی بھاگ تو نہیں گئی۔"

وہ دھاڑے ملازمہ کانپ گئی

"پتا نہیں آغا جی میں کمرے میں گئی تھی کیا پتا اِدھر ہی کہی ہو۔"

وہ تیزی سے بولی

"فورن ڈھونڈو اگر نہ ملی تو تم سب کی گردنیں اُڑا دوں گا۔"

ان کی آنکھیں خون رنگ ہو گئی یہ لڑکی کچھ ضرورت سے زیادہ چلاک معلوم ہو رہی تھی

.....

"تو کدھر جا رہا ہے۔"

ابھی دو دن ہی ہوئے تھے اسے پیرس میں جب مارک اس کو پیکنگ کرتا ہوا دیکھ کر کہنے لگا

www.novelsclubb.com

"آئی ڈونٹ نو مگر مجھے حویلی پہنچنا عجیب سی حالت ہو رہی ہے کہی مورے کو کچھ نہ ہوا ہو۔"

"شی ازاو کے یار کبھی کچھ ہواجب سے تم نے حکم دیا ہے۔"

"وہ ٹھیک ہو گی۔"

وہ سوچ رہا تھا آیا اس کی بات پہ عمل کیا ہو گا یا اس کو دھوکے میں رکھ رہے تھے

"ٹیک اٹ ایزی یار سب ٹھیک ہو گا ابھی تو چار دن مزید رُہنا ہے۔"

"نہیں میں نہیں رہ سکتا میں بات کرتا ہوں کمپنی سے کے واپس کے لیے حسن کو بلا لے۔"

"بڑی پہلے ہی تم نے کافی فلائٹس مس کی ہے۔"

صلاح الدین نے مڑا اور ایک دم بستر پہ بیٹھ کر چہرے پہ ہاتھ پھیرا

www.novelsclubb.com

"آئی نو! کمپنی بھی کہی تنگ آکر نہ نکال دیں۔"

"او نو روجر از یور فین۔"

(نہیں یار روجر تمھارا فین ہے۔)

"ہاں ہے تو صحیح!۔"

"وہ کیسے ہے۔"

اس نے سر اُٹھایا

"پلیز اس کے بارے میں بات نہیں اب وہ بات ختم۔"

وہ سرد لہجے میں بولا

"اوکام آن دین یار شی واز یور لو۔"

صلاح الدین کا چہرہ سُرخ ہو گیا

"لیکن وہ میری بیوی نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تو کیا ضروری ہے کے جو بیوی ہے اسی سے محبت ہو۔"

"ہونا تو یہی چاہیے۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولا

"اس کو بولا نہیں تم نے کے اب دوبارہ کنٹیکٹ نہیں کروگے۔"

"جب اس کے پاس کتابیں نہیں آئے گی تو وہ خود سمجھ جائے گی کے سارے تعلق ختم۔"

"تم بہت مین ہوتے جارہے ہو دین۔"

"یار نیچے پال سے انیر جی ڈرنگ منگواؤں میرا حالت عجیب ہو رہی ہے شاہد ڈاکٹر سے چیک آپ کروانا پڑیں گا

.....

وہ اس وقت ان کے سامنے موجود تھی

www.novelsclubb.com

"اس عورت کے کمرے میں کیا کر رہی تھی۔"

آغا جی سرد لہجے میں بولے ثمرن گنودگی کے باوجود ہمت سے کھڑی رہی اور اس نے سر اُٹھایا تو آغا جان کو دیکھا جو راکنگ چیر پہ بیٹھے جھول رہے تھے چہرے پہ دُنیا

جہاں کی کرختگی شامل تھی وہ اس کے زخمی چہرے کو بھی نہیں دیکھ رہے تھے جہاں سر پہ چوٹ کے ساتھ ہنٹوں اور گال کے گرد نیل پڑے تھے آغا جی کو پتا تھا یہ کام ہادی کی ماں نے کہا تھا اور صلاح الدین نے منع بھی کیا تھا لیکن اتنی مار کا تو حق بنتا تھا اس لیے اس سے پوچھا بھی نہیں بس یہ جانا تھا کے وہ اس عورت کے کمرے میں کیا کر رہی تھی

"مجھے مارا تھا انھوں نے تو آنٹی نے میری مرہم پٹی کی۔"

"آج کے لیے کافی تھی مرہم پٹی لیکن آئندہ تم اس عورت کے پاس نظر نہ آو سمجھے جاو میرے لیے چائے بناؤ اس کے بعد میرے کل کے کپڑے استری کر کے سیٹ کرواو اگر فضول کہی اِدھر اُدھر گئی تو تمھاری ٹانگیں توڑ کر تمھارے باپ کے پاس بھیج دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

تزلیل کے باعث اس کا چہرہ پیلا ہو گیا وہ مڑی تو اس کا دل کیا ہر ایک حویلی کے فرد کو شوٹ کر دیں قصور نہ تو اس کا تھا نہ ہی اس کے بھائی کا جس کا تھا وہ باہر آرام سے آزاد خوش تھا جبکہ اس کی سزا ثمرن کو کاٹنی پڑ رہی تھی آخر کیوں؟

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ چائے بنا چکی تھی اب اس کو کپ میں انڈیلنا تھا جب اس کی چادر سر سے پھسل کر کندھے میں آ گئی اندر داخل ہوتے تایا جی نے دیکھا اور چونکہ پھر ان کے چہرے پہ سختی نمودار ہوئی پھر وہ دھاڑے ثمرن ڈر کر اچھلی اس کے ہاتھ سے کپ چھوٹ کر گیا وہ مڑی تو دیکھا کوئی شخص جن کی شکل آغا جان سے ملتی وہ سُرخ نظروں سے دیکھ رہے تھے اس کی طرف آئی اور تھپڑ مارا وہ ہل کر وہ گئی اور ٹوٹا ہوا کپ اس کے پیروں میں لگا وہ درد سے چیخنے لگی

www.novelsclubb.com

"ایک تو سر پہ چادر نہیں اوپر سے اونچی آواز۔"

ایک اور تھپڑ جس سے ثمرن منہ کے بل گری

"ہماری ہاں عورتیں چادر کے بغیر نہیں نظر آتی اور تم زلفیں دکھاتی ہو۔"

"دیکھیں غلطی سے۔۔۔"اس نے سنبھل کر اُٹھ کر بولنا چاہا تو ان کو تو آگ لگ گئی

"جواب دیتی ہے خان کو جواب دیتی ہے ایک تو میرا بیٹا مار دیا اوپر سے غلطی!!۔"

وہ اسے ٹھوکر پہ ٹھوکر مارنے لگے اور وہ اپنے آپ کو بچانے کے لیے اُٹھ رہی تھی

ایک تو پیروں میں کپ کا ٹکڑا پھنس چکا تھا اس سے بھی اُٹھا نہیں جا رہا تھا دوسرا ان

کی بے رحم ٹھوکریں اُٹھنے نہیں دیں رہی تھی

جب وہ پندرہ منٹ اس کی حالت غیر کر چکے تھے تو غراتے ہوئے بولے

"دوبارہ مجھے تم اس جگہ نظر نہ آو دفع ہو جاو۔"

آخر ٹھوکر اس کو مارتے ہوئے وہ اپنے چادر سنبھالتے نکل پڑے ان کے دل پر

سکون کی چھینٹے پڑ چکے تھے اب وہ آرام سے سو سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اُف اتنی ذلت اتنی مار وہ مر کیوں نہیں گی ان کی بے رحم ٹھوکروں اور مار سے، وہ کیا پتھر کی بن چکی تھی شاہد اس لیے کیونکہ آگئے مزید ذلت کا سامنا ہونا تھا یا پھر ساری زندگی ہونا تھا

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ اس وقت ایر پورٹ کے بینچ میں بیٹھا اپنی فلائٹ کا انتظار کر رہا تھا آج وہ یونی فورم کے بجائے سفید ٹی شرٹ اور بلیو جینز میں تھا سائڈ پہ اس کا ایک بیگ پڑا ہوا تھا اور وہ ہر دُنیا سے بے نیاز کتاب پڑھنے میں مصروف تھا اچانک کسی کے گلا کھنکھارنے کی آواز پہ وہ چونکہ پھر اس نے سر اُٹھایا اور پھر ہزار والٹ کا جھٹکا لگا یہ یہاں کیا کر رہی ہے وہ اس وقت گرین شلوار قمیض میں تھی بال اس نے ہائی پونی میں بنائے ہوے تھے اور ہاتھوں میں ایک کپ کافی کا تھا

www.novelsclubb.com

"تم!۔"

"ارے کیپٹن صاحب شکر ہے آپ کو اس حلیہ میں دیکھا خاصے سمارٹ لگ رہے آپ۔"

وہ شرارت سے مسکراتے ہوے اس کے ساتھ بیٹھی وہ حیران ہو گیا اس نے مجھے کیسے پہچان لیا وہ منہ کھولے اِدھر اُدھر دیکھا رہا تھا پھر اس کو دیکھنے لگا

"ام تم!۔"

"ہائے اللہ حیران کیوں ہو رہے ہیں ماموں جان کے ساتھ آئی ہوں۔"

وہ اب اپنے کافی کا سپ لینے لگی پھر اس کو دیکھتے ہوئے بولی

"سوری آپ ابھی نظر آئے کیا کرتی میں بھی خیر پی لے

مجھے کوئی بیماری نہیں ہے۔"

وہ کپ سائڈ پہ رکھتی ہوئی بولی صلاح الدین کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آگئی

"تم ابھی اے ٹی ایم ہو۔"

www.novelsclubb.com

"اب اے ٹی ایم نہیں رہی بہت سمجھدار ہو گئی ہوں۔"

وہ اس کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی صلاح الدین کی نظر اس کی گردن کی تل پہ پڑی اس کو نظر چُرانی پڑی

"ویسے آج بنا یونی فورم کے پلین چلائے گے۔"

وہ اب مڑتے ہوے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

"نہیں آج میں فلائی نہیں کر رہا۔"

"ہائے کیوں تھک وک گئے۔"

وہ منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوے بولی وہ ہنس پڑا

www.novelsclubb.com

"ہاں تھک گیا ہوں میں بہت۔"

"مجھ سے زیادہ تھکے نہیں ہو گے آپ۔"

وہ اب جھٹکے سے اسے دیکھنے لگا اب وہ بہت تھکی ہوئی اور رونے والی ہو رہی تھی

"کیا ہوا؟۔"

وہ بے چین ہو گیا تھا اس نے ایک دم رونا شروع کر دیا وہ بھونچکا گیا اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ پکڑا

"رو کیوں رہی ہو کیا بات ہے دیکھو روتی ہوئی بہت بُری لگتی ہو۔"

وہ اس کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

"مجھے وہ مارتے ہیں بیلن سے، جوتی سے کوئی وجہ نہیں ہوتی بس وہ مارتے ہیں۔"

"کون مارتے ہیں۔"

اب صلاح الدین کے چہرے پہ سختی آگئی وہ بس روتی رہی صلاح الدین نے اس کا چہرہ اُٹھایا

www.novelsclubb.com

"میں پوچھ رہا ہو کون مارتے ہیں میں اس کی کھال اُدھیڑ دوں گا۔"

اس کے چہرے پہ اک امید آئی

"کیا آپ واقی سب کو مارے گے۔"

"جو بندہ تمھاری آنکھوں میں آنسو لائے گا میرے ہاتھوں سے مارا جائے گا۔"

وہ سختی سے بولا

"چاہیے وہ آپ کا اپنا ہی ہو۔"

وہ روتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"ہاں وہ چاہئے میری سب سے قریبی کیوں نہ ہو تم سے زیادہ قمیتی نہیں ہے۔"

وہ خود پہ اختیار نہ رکھ سکا اور اچانک اس کی نم پلکوں کو چھو چکا تھا

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

www.novelsclubb.com

وہ ہوش میں آیا اس نے ارد گرد دیکھا کیا وہ خواب دیکھ رہا تھا کیا وہ خواب میں اس کے پاس آئی تھی وہ مزید کچھ سوچتا کے فلائٹ کی آنونسیمینٹ ہو گئی وہ اپنی کتابیں سنبھالتا بیگ کو اُٹھانے لگا جب ساتھ والے بینچ کی طرف وہ نظر آئی اُف یہ غلط ہے وہ

اس کے سر پہ کچھ ضرورت سے زیادہ سوار ہوتی جا رہی تھی اپنے سر کو جھٹکتا ہوا وہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہونے والا تھا جہاں وہ تھی

****

آغا جان کو چائے ٹائیم پہ نہ ملی تو تھپڑ تو نہیں ملا لیکن سزا مل گئی اتنی بے عزتی کے بعد اسے ان کے کل کے بجائے اگلے ہفتے تک کے کپڑے استری کرنے تھے اس کے بعد وہ باہر صحن میں کھڑی رہی گی اِدھر سے اُدھر نہیں ہلی گئی سردی ہو یا بارش اگر اپنا کام وقت پہ نہیں کریں گی ایسے اس سے کہی کڑی سزا ملی گی اور اس کے ساتھ یہ تین دن تک مسلسل ہو چکا تھا اور یہ تین دن قیامت سے کم نہیں تھے

استری کرتے کرتے اس کی نظر سامنے والے آئینے میں پڑی چار دن ہو گئے تھے اور تین دن سے اس کی ایسا لگ رہا تھا جیسے صدیوں گزر گئے ہے اسے اپنے چہرے میں وہ ہر گز نہیں محسوس ہو رہی تھی وہ ایسی کب تھی اس کے ہنٹوں کے گرد کبھی مسکراہٹ ہی ہوتی تھی آج نیل، زخم کے علاوہ کچھ نہیں تھا اس کا دل کر رہا تھا ایک

کونے میں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے مگر مزید تذلیل برداشت نہیں تھی تو جلدی سے استری کر کے سٹینڈ میں لگا چکی تھی ہاتھ اور پیر ایک ہی جگہ سُن ہو گئے تھے جسم اتنے کام اور مار سے دُکھ رہا تھا مورے ارد گرد دیکھ کر آئی وہ اس طرف اکیلی تھی وہ اس کے پاس آئی

"بیٹی تم جاو میں یہ سب کر لیتی ہوں۔"

ثمرن نے سر اُٹھایا

"دیکھو تین دن سے تم کھا نہیں سکی کچھ بھی ایک دن وہ خان بھائی دوسرے دن عالیہ نے پھر آج پلوشہ نے حد کر دی سالن تمھارے منہ پہ۔"

ان کو بھی اس کی حالت دیکھ کر بہت زیادہ رونا آرہا تھا

www.novelsclubb.com

"آنٹی صرف چار دن ہی تو ہوئے ہیں ابھی تو پوری زندگی پڑی ہے کسی دن آپ کو یہ موقع بھی دیں دوں گی ویسے آغا جی نے تو اسی ہفتے اپنے سال کے کپڑے استری نہیں کروا لینے۔"

"تم تو کتنی خوبصورت ہو کیسی حالت کر دیں تمھاری ان ظالموں نے۔"

ان کی آواز بھرا گئی

"ظالم کہاں ہے وہ تو مظلوم ہے ظالم تو ہم جنہوں نے ان کی نسل کو ختم کرنے کی کوشش کی انھیں تو مار دینا چاہیے پھانسی دیں دینے چاہیے بالکل حق پر ہے۔"

وہ سفاکی سے بولی اتنی مار وہ بھی تین دن مسلسل کی اس کو تلخ بنا رہا تھا

www.novelsclubb.com

****

تو نے مجھ سے جب ملنا ہی تھا

تو برسات میں ہی کیوں ملنا تھا

آج اس کی سزا مختلف تھی اس کو لیٹنے کی اجازت تھی لیکن صحن میں بنا کمبل اور بنا ہی بستر کے لیٹ سکتی تھی اور اسی وقت بارش کا وقت ہو چکا تھا اس نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن خود ہی چُپ ہو گئی مار کھا کے ہی لیٹنا تھا اس سے اچھا بنا مار کے ہی لیٹ جائے وہ صحن میں آ گئی لیٹنے کے بجائے ایک پلر پہ جا کر بیٹھ گئی وہاں چھت تھی جہاں وہ گیلی نہیں ہو سکتی تھی حویلی کے اس کونے میں اندھیرا تھا وہ مطمن ہو گئی اور بیٹھ کر اپنی ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھنے لگی جہاں کچھ نہیں نظر آ رہا تھا بالکل اس کی قسمت کی طرح امی اور بابا بیشک بے سکون ہو گے لیکن سکون کی روٹی، بستر اپنی چھت لیکن مجھے کیا ملا دو کوڑی کی عزت! کھانے میں مار، ٹھوکریں، گالیاں اُف ایسی ایسی گالیاں کے اس کا دل چیڑ گیا تھا سوچتے ہوے اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا بارش کی رفتار میں تیزی آ گئی تھی اس لیے وہ رونے لگی

www.novelsclubb.com

"اللہ تعالی بہت ظلم ہو رہا ہے میرے ساتھ تین دن میں نے آج تک کسی کی اونچی آواز برداشت نہیں کی اور تین دن میں اتنی ذلت بہت مشکل ہو رہا ہے اگر میرا جسم ان کی مار سے سخت جان کر دیا ہے تو میرا یہ دل بھی تو پتھر کر دیں میں جانتی ہو میں نے خود یہ راستہ چُنا تھا سوچے میں برداشت نہیں کر سکی تو میری بے بی کیسے کر لیتی مجھے صبر دیں میرے مالک۔"

بجلی اچانک چلی گئی اور

اسی ہی پل گیٹ کھلا اور اسٹن مارٹن اندر داخل ہوا وہ ایک دم ڈر کے پیچھے ہوئی اس وقت کون ہے گھر کے سارے افراد تھے سوائے کچھ مردوں کے جو شکار کے لیے گئے ہوے تھے کیا کہی وہ ہی تو نہیں آ چکے دروازہ کھلا اور کوئی فون کی لائٹ پکڑتا ہوا تیزی سے اس طرف آیا، ثمرن تو بھونچکا گئی بلکہ اس کی دماغ ماوف ہو گیا اس طرح کسی نے دیکھا تو پتا نہیں کیا کریں گے دل کر رہا تھا بھاگ کر مورے کے کمرے میں چلی جائے وہ بھی تو پریشان تھی اس نے آج ان سے جھوٹ بولا تھا آج وہ کمرے

میں جائے گی ورنہ انھوں نے بھی اس کے پاس ٹھہر جانا تھا وہ ان کو تنگ نہیں کر سکتی تھی ایک وہی تو اچھی تھی باقی سارے اس کو دیکھ کر کاٹ کھانے دوڑتے تھے منہ پہ سختی سے ہاتھ رکھا اور اُٹھنے کو تھی کے دوسری طرف جائے جب ایک زبردست ٹکر اوہ تو کچھ نہیں بولی لیکن وہ ہلکا سا کہرا اُٹھا ثمرن نے پلر پکڑا کیونکہ یہاں خاصا پانی آگیا تھا

"کون ہے؟ سدرہ تم اٹھی ہوئی ہو اس وقت۔"

ایک مردانہ آواز اس کے پاس آئی اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اس نے مڑ کر پیچھے ہونا چاہا کے کسی کے ہاتھوں نے اس کے پیروں جو چھوا صلاح الدین جو فون ڈھونڈ رہا تھا اچانک کسی کے نرم چیز کو چھوا شاہد پیر تھے جو ایک دم کھینچے گئے تھے اس کے چھونے سے صلاح الدین کو اپنا فون مل گیا اور اس نے تیزی سے اُٹھایا جہاں ثمرن مڑ کر جانے لگی جب صلاح الدین نے ہاتھ پکڑ کر روکا اب تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا تھا جسم ہولے ہولے جھٹکے کھانے لگا

www.novelsclubb.com

"کون ہو؟پلوشے،سدرہ؟"

بہت ہی نرم آواز تھی پھر بھی وہ مطمئن نہ ہوئی ہاتھ صلاح الدین کی گرفت میں نکلنے کو بیتاب تھا

صلاح الدین فلیش اس کے سامنے کیا تو ایک منٹ کے لیے رُک گیا لائٹ اوپر کر کے اس نے دیکھا تو گہرا سانس لیا وہ وہی تھی اس کے نظروں کے سامنے وہ یہاں بھی اس کے پاس پہنچ آئی لیکن وہ اس وقت بہت ڈری سہمی کیوں لگ رہی تھی ثمرن نے اپنا منہ دوسرے ہاتھ میں چھپا لیا

"پلیز مجھے معاف کر دیں پلیز پلیز!!!!۔"

وہ رونے لگی صلاح الدین نے ہاتھ ہٹایا اور وہ روتے ہوے نظر جھکا چکی تھی

"بار بار مجھے بے چین کرنے کیوں آجاتی ہو تمھیں پتا ہے میں پہلے ہی کتنا پریشان ہو ۔"

اس نے سر اُٹھایا اور شخص کو دیکھنے لگی لیکن فلیش اس کی آنکھوں میں پڑ رہا تھا اس لیے وہ نظر نہیں آیا اس نے ہاتھ اپنے آنکھوں پہ رکھا لیکن وہ اس شخص کی باتوں میں حیران ہوئی تھی یہ کون ہے بھلا

وہ شخص مزید قریب آیا تو وہ پیچھے ہوتے ہوے دیوار کے ساتھ جا لگی

"دیکھو بار بار رو گی تو مجھے غلط فہمی ہو جائے گی جب کے میں جانتا ہوں تم تو مجھے بھول چکی ہو گی لیکن میں مجھے تم عشق کی سمندر میں پھینک چکی ہو گی۔"

ثمرن کو خوف آگیا یہ ہے کون اب اس نے ہاتھ چھڑوانے چاہا وہ گرفت مزید مضبوط ہو گئی تھی

"چھوڑے مجھے چھوڑے میں شور مچا دوں گی۔"

وہ تیزی سے بولی صلاح الدین نے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا لیکن ایک دم رُک گیا اس کے آنکھوں کے سائڈ پہ نیل پڑے ہوے تھے جبکہ چہرہ سوجا ہوا تھا

صلاح الدین نے انھیں چھونے چاہا لیکن وہ ہاتھ چھڑوا کر تیزی سے جانے لگی جب صلاح الدین نے اس کا بازو پکڑ لیا

"آئیندہ مت آنا میرے سامنے پلیز! میں تم سے بہت پیار کرتا ہو بہت لیکن میں مجبور ہو۔"

صلاح الدین کو محسوس ہوا جیسے اب وہ چلی گئی اس لیے لائٹ دوسری طرف کر کے اپنے کمرے کی طرف مڑنے لگا ثمرن نے مڑ کر ہلکی سے روشنی میں چلتے ہوے شخص کو دیکھا یہ کون تھا جو اس کے قریب آرہا تھا جو اس سے محبت کا اظہار کر رہا تھا اس نے اپنے بازو اور ہاتھوں میں وہی لمس محسوس ہو رہا تھا اس نے جھڑ جھڑی لی اور وہی بیٹھ گئی!!

www.novelsclubb.com

سردی اسے بے حد لگ رہی تھی لیکن کیا کرتی یہ تو ساری زندگی کا رونا ہے

****

فجر کا وقت ہوا تو وہ چلتی ہوئی مورے کے کمرے میں آ گئی وہ جانتی تھی وہ اس وقت اُٹھی ہو گی اس نے دروازہ ہلکہ سا بجایا

"آ جاو!"

اندر سے نرم آواز آئی اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی مورے بستر پہ بیٹھی تسبی پڑھ رہی تھی اس کو دیکھا تو دہل گئی گیلا جسم نیلا ہوا چہرہ کیا پھر اسے اس موسم میں وہ تیزی سے اُٹھی اور اس کے پاس آئی

"ہاے خدا! بچی تمھیں پھر۔"

"میں کیا نماز پڑھ سکتی ہو آنٹی یہاں!"

وہ نم لہجے میں بولی اس کا جسم اتنی سردی کے اور بارش کے باعث ٹھنڈا ہو گیا تھا کے مورے کو لگا وہ برف کی بن جائے گی انھوں نے اس کا ہاتھ پکڑا

"مجھے بتاتی کیوں کر رہی ہو ثمرن ایسا! تمھاری چار پانچ دن ایسی حالت آ گئے جا کر تم مر جاو گی۔"

وہ اپنی الماری سے سے کوئی کپڑے ڈھونڈ رہی تھی جو ثمرن کے ہی سائز کا ہو لیکن کوئی نہ ملے انھیں پھر اس طرف جانا تھا جہاں ان کے کام والی کے کچھ ہو

تب تک کے لیے وہ اس کے لیے کوئی بنا دیں گی چار دن سے وہی جوڑے میں تھی جو پہن کر وہ آئی تھی وہ الماری بند کر کے آئی اور اس کے پاس آ کر لیٹا یا

"لیٹو! اُف میرے اللّٰہ اتنا ظلم اللّٰہ کے غضب سے یہ نہیں ڈرتے میرے مالک رحم کر ان کے دلوں پر۔"

وہ ثمرن کے اوپر کمبل ڈالنے کے ساتھ ساتھ رضائی بھی نکالی

"اس بچی کے کپڑے اور کھانے کے لیے کچھ کرتی ہو آنے دوں دین کو سب بتاتی ہو بہت ہو گیا مار دیں گے معصوم کو۔"

وہ اس کے سر پہ پیار کر کے چلی گئی

کمرے سے اور کمرے کا دروازہ بند کیا، صلاح الدین نماز پڑھ چکا تھا سوچا اس وقت مورے کے پاس جائے اسے پتا تھا وہ اُٹھی ہو گی جا کر مل لے وہ چلتے ہوے ان کے کمرے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھٹکھٹایا لیکن دروازہ کھل چکا تھا اس نے کھولا تو دیکھا لائٹس آن تھی جبکہ وہ بستر پہ دبکی ہوئی تھی وہ بھی ڈبل کمبل وہ پریشان ہو گیا مورے کی طبیعت لیکن ٹھنڈ بھی تو بہت ہے آج وہ چلتا ہوا ان کے بستر کے قریب آیا اور

جھکا

"مورے ٹھیک ہے آپ!۔"

ثمرن کی پُشت تھی صلاح الدین کی طرف اور مورے نے اس کے سر پہ بھی ڈوپٹہ رکھ دیا تھا کیونکہ سر بھی بہت ٹھنڈا ہو گیا تھا اس کا اس لیے صلاح الدین دیکھ نہیں پایا

www.novelsclubb.com

"مورے واپس آ گیا آپ کے بغیر دل نہیں لگا۔"

اس نے ثمرن کے گرد بازو پھیلائے اور اس کا سر چوما ثمرن نیم بے ہوشی میں تھی اس لیے محسوس نہ کر سکی صلاح الدین کو لگا اُٹھ جائے گی وہ صلاح الدین کی ایک مہک محسوس کر کے اُٹھ جاتی تھی لیکن آج شاہد گہری نیند سوئی ہو گی اس نے پھر کمبل اوپر کیا کے ثمرن نے کروٹ لی اور وہ جھک کر مورے کے سر پہ پھر پیار کرنے لگا تھا اس کی نظر اسے ماتھے پہ پڑ گئی وہ جھٹکے سے اُٹھا ایک دم دروازہ کھلا اس نے مڑ کر دیکھا موڑے اندر داخل ہوئی وہ ایک دم اچھل پڑی لیکن دین کو دیکھ کر بولی

"تم واپس آ گئے۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین نے پہلے انھیں پھر اسے دیکھا اسے سمجھ نہیں آئی کے ہو کیا رہا ہے

"دین دیکھو اس بیچاری کے ساتھ تمھارے گھر والوں نے کیا کیا چار دن ان کے ظلم سہتی رہی بس اور نہیں دین تم اس بچی کا حق دلاؤں۔

اور وہ اس بچی کو ساکت نظروں سے دیکھا رہا تھا وہ تو کوئی بارہ سال کی لڑکی تھی یہ!!
یہ بارہ سال کی نہیں یہ تو وہ تھی جس سے وہ بے انتہا محبت کرتا تھا جس کے قرب کے لیے وہ پاگل ہو رہا تھا اور وہ جب آئی بھی تو اس کے پاس کس حال میں آئی جدھر وہ اس کے حقوق سے انکار کے بجائے اسے دیکھنے سے بھی انکاری ہو گیا تبھی اس کے خواب میں ثمرن رو رہی تھی اسے بتا رہی تھی وہ مارتے ہیں

"صلاح الدین بارش میں باہر اس کو کہا تھا رہے ساری رات دیکھو کیا حال ہو گیا بھوکی چھوڑتے ہیں، جانوروں کی طرح پیٹے ہیں، کھانا کا ایک لقمہ بھی نہیں اندر اتارنے دیا اسے اور اس کے صبر کی داد دیتی ہو میں اور بھی بہت سے واقعات ہے کیا بتاوں اس کو عالیہ نے بیلن سے مارا، پلوشہ نے اس کے منہ پہ پلیٹ سمیت کھانا پھینکا اوپر سے حرا نے اس کا پیر جلا دیا تمھارے تایا نے اس کے ڈوپٹہ سڑکنے پر اس کو مار مار کر لہولہان کر دیا آغا جی سارا دن اسے مشین سمجھ کر کام کرواتے ہیں آج اس نے

www.novelsclubb.com

پورے گھر کی صفائی کرنے ہے اب بتاو! کیسے یہ ننھی سی جان کریں گی، جس نے بہن کی خاطر اپنا آپ قربان کر دیا بس صلاح الدین تم روکوں ان ظالموں کو۔"

صلاح الدین نے روتی ہو ہی ماں کو اپنے ساتھ لگایا مگر نظریں اس پر تھی

****

"ابھی تک کیوں نہیں آئی چوٹی پکڑ کر کے کھینچوں اور لاو۔"

عالیہ نفرت سے بولی ماسی کو

"توبہ ویسے میں سوچ رہی ہو اس نے اسے کے بعد سے ریکیٹ کرنا چھوڑ دیا ہے بڑی جان ہے اس میں مانا پڑے گا اس کو آزمانے کے لیے کچھ اور نہ کریں۔"

"آج چوبیس گھنٹے گھر کی صفائی کریں گی ناساتھ میں مدھو مکھی جو اس کے جسم کو ڈسے گی سوچ کے ہی مزا آئے گا پھر اس کی چیخوں سے جوامی اور ابو سمیت آغا جان کی کٹ لگی گی۔"

"ویری گُڈ کب سے اپنا کام شروع کر رہے ہو زرا مجھے بھی تو بتاو۔"

بھاری پتھریلی آواز پہ سب کی ہنسی کو بریک لگی جب انھوں نے سُرخ چہرے لیے کالی شلوار قمیض میں ملبوس صلاح الدین کو دیکھا تو ان کے چہرے سفید ہو گئے یہ کب آیا

******

"لالہ آپ!۔"

سدرہ کا تو لہجہ ہی نہیں جسم ہی کانپ گیا

www.novelsclubb.com

"پوچھ سکتا ہوں میرے غیر موجودگی میں کیا غیر انسانی سلوک ہوا ہے۔"

وہ اب مضبوط قدم اُٹھاتا ان کی طرف بڑھا اور سارے عورتیں ایک دم پیچھے ہو گئی

"اوڈر کیوں رہی ہو ڈرنا تو اس کو چاہیے تم لوگوں پہ ڈر تو نہیں بچ رہا اب مجھے بتاو سیدھے سیدھے ورنہ مجھے عورتیں پہ ہاتھ اُٹھانا پسند نہیں ہے لیکن تمھارے ایک جھوٹ پہ میں ہاتھ اُٹھانے پہ مجبور ہو جاو گا۔"

وہ بہت بدلا ہوا صلاح الدین لگ رہا تھا آخر محبت کا معاملہ تھا کیسے چُپ رہتا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے سب کو چیڑ کے رکھ دے جس نے اس کی ثمرن کو جانور سمجھ کے پیٹا مٹھیاں بھینچے سُرخ آنکھیں لیے

وہ ایک ایک کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

"جواب دوں۔"

وہ دھاڑا ایک دم تائی اندر داخل ہوئی اور صلاح الدین کو دیکھ کر ان کا بھی منہ کھل گیا اور دل پہ ہاتھ گیا ہاے یہ کب آیا؟ اور اگر آیا بھی تو اتنے خطرناک نظروں سے ان کو کیوں دیکھ رہا ہے۔

"دین میرے بچے تم کب آئے۔"

تائی کی آواز پہ اس نے گردن نہیں موڑی وہ ہادی کی وجہ سے مجبور تھا ان کو اب بھی عزت اور احترام دیں ورنہ اس کے دل میں سب اپنا مقام کھو چکے تھے

"ولیکم سلام تائی!۔"

وہ سرد مہری سے بولا لڑکیاں تو لگا اب تو وہی گئی اب تو وہ بھی ثمرن کی طرح پٹے جائے گی لیکن یہ ان کی بھول تھی ان کے سامنے صلاح الدین کھڑا تھا وہ ایک دم جزباتی ہو کر کوئی قدم نہیں اُٹھاتا تھا اور وہ بے غیرتوں کی طرح عورتوں پہ ہاتھ اُٹھا کر بد تمیزی سے بڑوں سے بات کر کے کون سا بدلا ہے یہ تو اس کے اور ان میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا وہ بدلا لے گا اور اس کے ساتھ ثمرن بھی لے گی وہ نہ بھی لے تو بھی وہ اسے مجبور کر دیں گا۔

"تائی میرے کچھ دوست آرہے ہیں تو میں چاہتا ہو عالیہ کھانا بنائے اور پلوشہ میرا روم کی صفائی کریں اور حرا جو ہے میرے کپڑے استری کریں جبکہ سدرہ اب اسی

وقت سب کے لیے ناشتہ بنائے گی اور اس کے پاس ہے صرف آدھا گھنٹہ آدھے گھنٹے میں نہ بنا اور باقیوں نے بھی اپنا کام نہ کیا مائینڈ آٹ یہ مت بھولنا کے میں بھی اس گھر کا فرد ہوں۔"

وہ سخت لہجے میں کہتا سب کو ساکت چھوڑ کر چلا گیا اور تائی کا دماغ ماوف ہو گیا اس کو اتنی جلدی پتا چل گیا

"ہائے اماں وہ کہی اس منحوس سے مل تو نہیں چکا۔"

سب سے پہلے آواز نکلی تو حرا کی نکلی تھی جبکہ تائی پریشانی سے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

مجھ کو میرا مسیحا مل گیا

گر مجھ کو ہی نہیں معلوم تھا

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھیں کھلی مگر کھولتے وقت عجیب سی تھکن تھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ میلوں سفر تہہ کر آئی ہو اور اس سفر میں جو اس کے ساتھ ہوا اس چیز نے اسے نڈھال کر دیا تھا لیکن نرم بستر کو دیکھتے ہی اسے یاد

آیا وہ نماز پڑھنے آئی تھی پھر اچانک بے بی نے اسے بستر پہ لٹا دیا پھر وہ سو گئی تھی وہ تیزی سے اُٹھی لیکن جسم کے درد نے اسے دوبارہ لیٹنے پہ مجبور کر دیا

مگر ڈر درد سے زیادہ حاوی تھا اسے خود پہ حیرت تھی وہ ڈرتی کب تھی وہ اتنی نڈر اور مضبوط تھی وہ اپنے خلاف ایک سخت نظریں یا اونچی آواز برداشت کرتی تھی اور آج جانوروں کی طرح پٹ رہی ہے یہ رشتے ہی آپ کو مضبوط کرتے ہیں اور یہ رشتے ہی آپ کو توڑ کے رکھ دیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"اُٹھ گئی میری چندا!۔"

مورے کی نرم آواز پہ اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں کھولی جو نمی سے بھر چکی تھی اور اب اس کی چہرے سے پھسل کر بالوں میں جزب ہو رہی تھی وہ اس کے قریب آئی اور اس کا ماتھا چوما

"اُٹھوں تمھارا ناشتہ لائی ہوں۔"

چار دن سے اس نے ایک وقت میں صرف مشکلوں سے چند نوالے لیے اور باقی مار کے علاوہ اس کا اور کیا ناشتہ تھا اس بار بھی مار ہی ہو گی

"اُٹھو اسی کپڑے میں سو گئی ابھی ناشتہ کر کے بدلنا

پھر تمھیں ہو سپیٹل لے جائے گے۔"

اس کو انھوں نے اُٹھایا تو اس نے خود ہمت کی ایسے اچھا نہیں لگ رہا تھا کمزور اور کسی کا محتاج ہونا

بے بے ٹرے اس کے سامنے رکھتے ہوے بولی روایتی ناشتے سے مختلف تھا یہ ناشتہ جس میں سینڈوچ ایک بوئیل انڈا کے ساتھ ساتھ ایک جوس کا گلاس کے ساتھ چاے کا کپ اسے لگ رہا تھا یہ کوئی خواب ہے حالانکہ یہ ناشتہ اس کے گھر میں ہمیشہ بنتا تھا کوئی عام بات نہیں تھی لیکن اس وقت کھلانے والا تھا اب تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے لیکن مورے کی اس مہربانی کو دیکھ کر وہ بولی

"نہیں مورے پلیز وہ لوگ مجھے مارے گے نہ میں نے ناشتہ بنایا نہ ہی گھر کی صفائی شروع کی۔"

وہ بالکل رونے والی ہو گئی مورے نے پیار سے دیکھا

"میرا چاند اب تمھیں کوئی ہاتھ تو لگا کر دکھائیں بالکل بے فکر ہو کر کھاو اور ایک اور بات بتاو تمھیں اگر عورت کے ساتھ اس کا مرد اس کا گھنا سایہ بن کے رہے نا دُنیا کی کوئی طاقت اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی سمجھی چلو یہ کھاو اور چاے ٹھنڈی ہو جائے گی۔"

وہ حیرت سے انھیں دیکھ رہی تھی یہ کیا کہہ رہے انھوں نے تو اس کا قیمہ بنا دینا ہے

"پلیز آنٹی وہ بہت مارے گے میں تھک گئی ہو مجھ سے باہر لیٹنا برداشت نہیں ہوتا میری نمازے بھی پوری نہیں ہو رہی، میرا پیٹ بھوک سے بے حال ہو جاتا ہے میں چاہتی ہوں کے کام کروان کی تعبداریٔ کرو ورنہ میری زندگی جہنم بن جائے گی۔"

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے مورے کو بہت ترس آیا اس پر لیکن پھر بھی بڑی مشکلوں سے بہلا کر اسے کھانا زبردستی کھلایا اور سمجھایا کے اب کوئی اسے کچھ نہیں کہے گا

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

www.novelsclubb.com

"صلاح الدین آیا ہوا ہے اور وہ مجھ سے ملا نہیں۔"

آغا جان کو جب پتا چلا تو پہلے حیرت میں گئے پھر انھیں جھٹکا لگا کے وہ اب تک ان سے ملا نہیں کہی اسے ثمرن کے ساتھ سلوک کو پتا تو نہیں چل گیا اور جن دوسری

بات لڑکیوں کے ساتھ سخت سلوک پر ان کی شک کی تصدیق ہو گئی ان کا دل کیا اس لڑکی کی گردن کاٹ کے رکھ دیں جس نے صلاح الدین کو شکایت لگائی اور صلاح الدین کیسے ملا اس سے جبکہ اسے حکم تھا وہ اس کی شکل بھی نہیں دیکھے گا

"ابھی کدھر ہے وہ!۔"

"رائیڈ کے لیے گئے ہو گے صاحب ماجد کو بتا رہے تھے کے گھوڑا تیار رکھے۔"

"ٹھیک ہے جاو تم۔"

وہ پُر سوچ نظروں سے دیکھتے رہے پھر فورن اُٹھے۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ اس کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھا ہوا تھا مورے نے ابھی اسے جوس کے ساتھ دوائی کھلائی تھی ورنہ اس نے رو رو کر اپنا بُرا حال کیا تھا مورے کو ایک منٹ کے لیے لگا وہ اپنے زہنی توازن کھو بیٹھی لیکن سدا شکر ایسا نہیں تھا اور اب وہ سو رہی تھی جبکہ اس کے ساتھ صلاح الدین بیٹھا ہوا اسے دیکھ رہا تھا اس کے خوبصورت چہرے کا کیا

حال کر دیا تھا جہاں ہر وقت گلابی پن، مسکراہٹیں سے اس کا چہرہ گلنار ہوتا تھا اب ایسے لگتا ہے کے جیسے کنڈھری بھری ہو

اس نے ہاتھ بڑھا کر ان نقش کو چھوا وہ زرا سا بھی کسمائی نہیں اس نے ہاتھ بڑھا کر اس تل کو چھوا جسے وہ ہمیشہ چھونے کے لیے پاگل تھا اور آج تو وہ حق رکھتا تھا لیکن ابھی نہیں وہ ثمرن کی رضامندی کے بغیر کوئی قدم نہیں اُٹھائے گا اس نے سیدھا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھ دیا

"مجھے معاف کر دوں ہر پل تمھاری خبر لینے والا اس بار تمھاری خبر نہ لے سکا، لیکن یقین جانو اگر پہلے پتا چلتا تمھارے ساتھ یہ سلوک کریں گے میں نے تمھیں یہاں سے لے جانا تھا بس ٹائیمنگ غلط ہو گئی۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہتے ہوے خاموش ہو گیا، مورے کے آنے کے بعد وہ انھیں کہنے لگا اس نے جو کہا مورے کا منہ کھل گیا

"میں اس کے سامنے ضرور آوں گا لیکن فل حال اس کے اندر کا ڈر اوکھاڑ کر پھینکنا ہے۔"

"صلاح الدین یہ کیا کہہ رہے ہو میں چاہتی ہو تم اسے ساتھ لے جاو اور تم اسے یہاں جہنم میں پھر رہنے دوں گے یا نی پھر وہ جانوروں جیسا سلوک کریں۔"

"پہلی بات مورے اس کو ہاتھ تو کیا آنکھ اُٹھا کر بھی تو کوئی دیکھے لیکن یہ کام اب اسے بھی کرنا ہے اسے ہر رشتے سے پہلے اپنے آپ سے محبت کرنی چاہیے اور وہ ایسی ہی تھی اپنے آپ سے محبت کرنے والی لیکن مجھے اب اس کو دیکھ کر ایسا لگتا ہی نہیں ہے کے یہ وہی ہے جس سے میں نے محبت کی یہ تو وہ ڈری سہمی چُپ چاب اپنے گھر والوں کی خاطر جانوروں جیسا سلوک بلکہ نہیں جانور کے ساتھ بھی ایسا سلوک نہیں کیا ہو گا جس طرح اس کا انھوں نے میری غیر موجودگی میں چار دن سے کر دیا ہے اتنا تو حال کسی مجرم کا جیل میں نہیں ہوتا ہو گا جس طرح ثمرن کا حال کر دیا ہے انھیں یہ کیسا انصاف ہوا۔"

www.novelsclubb.com

"تو پھر میں کیا کہہ رہی ہوادھر رہی گی تو کیسے ہینڈل کرو گے سب اسے بس لے جاوں یہاں سے دین مجھے اس بچی کی حالت دیکھی نہیں جاتی مجھے خود پہ غصہ اس کے ساتھ کیوں نہیں رہی اوپر سے تمھارا آغا جی۔"

"میں بزدلوں کی طرح نہیں جا سکتا اور اگر میں چلا گیا تو یہ روایت ساری زندگی چلے گی پہلے آپ کے ساتھ پھر ثمرن کے ساتھ اور اب آپ چاہتی ہیں کے اور ہر لڑکی جو اس گھر میں آئے اس کے ساتھ ایسا سلوک ہوتا رہے نہیں مجھے اور ثمرن کو یہی رہ کر اس چیز کو روکنا ہے اور میری سپورٹ ثمرن کے ساتھ رہے گی لیکن اسے اپنی جنگ زیادہ لڑنی کیونکہ انسان اپنی جنگ کسی کے مدد کے بغیر بہت زبردست لڑ سکتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں کر رہے ہو ایسا۔"

وہ ابھی بھی اس کی لاجک نہیں سمجھ پائی تھی۔

"آپ کو پتا ہے میں ایک پائیلٹ ہوں اور میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کے کیا پتا کریش وغیرہ میں مرور جاو۔"

"دین!۔"

مورے تڑپ اُٹھی

"مورے حقیقیت پسند بناپڑے گا فرض کریں میں موجود نہ ہو تو ثمرن اپنی جنگ لڑے اور یہ تب ہو گا جب وہ ڈرنا چھوڑ دیں اور اس کا کوئی حق نہیں ہے کے ان کی خدمت کریں یہ بات اسلام میں بھی ہے کے ساس سُر کی احترام اپنی جگہ لیکن وہ ان کی جائز اور ناجائز نہیں مان سکتی اس کی صرف اس کی اطاعت کا حکم اس کے شوہر پہ ہے جو کے میں ہوں اور میرا ہی حکم ہے وہ کسی کا حکم نہیں مانے گی سوائے میرے ۔"

وہ خاموش ہو گیا اور مورے چُپ چاپ اسے دیکھ رہی تھی

"تائی کا کیا کرو گے۔"

"وہ سب سنبھال لو گا میں آپ فکر کیوں کرتی ہے مورے آپ فکر نہ کریں ثمرن کو کچھ نہیں ہونے دوں گا میں۔"

وہ انھیں اپنے ساتھ لگاتے ہوے کہنے لگا اور نظر بستر پہ پڑے جہاں وہ لیٹی تھی اس اپنی اور اس کی پہلی ملاقات یاد آگئی

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

یہ اگست کے ہی دن تھے اور یہ منظر جان ایف کنیڈی

ایر پورٹ کا تھا

وہ یہاں اپنے ماموں ممانی اور نانو کے پاس گرمی کی چھٹیاں منانے آئی تھی اس نے امی ابا سے وعدہ لیا تھا اگر اس کے پیپر اچھے ہوے تو وہ اسے نانو کے پاس بھیجے گے جو امریکہ رہتی ہیں اماں ابا شروع میں نیم رضامند تھے لیکن ماموں نے جیسے اس کے پیپر ختم ہوے اس کے کاغذ پہلے سے بن چکے تھے بس ٹکٹ بُک کروانا تھا جو کے

ماموں نے کروادیا تھا وہ خوشی سے پاگل ہو گئی بہن بھائی کو تیار کرتے ہوے چڑاتے رہی

"یار کہاں کہاں گھومو گی سوچ سوچ کے دماغ پریشان ہو گیا ہے ویسے نوری تمھارے لیے کیا لاو۔"

نوری کا دماغ پہلے سے ہی خراب تھا اس کا بھی دل تھا وہ چھٹیاں منانے جائے آپی کے ساتھ لیکن امی نے جانے نہیں دیا

"گن لائے گا آپ۔"

"ارے کیوں؟ مجھے مارو گی ہاے کیسی بہن ہو دیکھنا نیکسٹ، ایچ اینڈ ایم جتنے تمھارے فیورٹ اوٹلیٹ ہے اس میں سے کچھ لے آو گی بس لسٹ بنادوں میرے کون سے پیسے لگنے ہیں ممانی اتنی اچھی ہیں خوب شاپنگ کروائی گی۔"

"نہیں چاہیے اللّٰہ کریں وہاں آپ کو کوئی مل جائے پھر یہاں تو ہر گز نہ آئے۔"

یہ بات نوری نے کہی

"ہاے کاش مل جائے لیکن دفع کرو ابھی تو کھیلنے کودنے کی عمر ہے مجھے سمجھ نہیں آتی میری کلاس فیلو کی توبہ یہ کوئی عمر ہے لڑکوں کے بارے میں سوچنا، شادی بیاہ رومینس یکھ ویسے ہو تو کوئی ہینڈسم پائلیٹ ہو۔"

"ہاں اسے کوئی مراسی بھی شادی نہ کریں ویسے امین۔ سما امین نوری وہی کوئی ملے اور وہی رہ جاے تاکہ ہماری اہمیت بھی بنے ہر وقت بس یہ سب کی لاڈلی بنی رہتی ہے۔"

"تو تم جلتے کیوں ہو جل کُکڑے۔"

"ویسے آپی پائلیٹ کیوں؟۔"

نوری کو ثمرن کی بات یاد آئی

www.novelsclubb.com

"یار بس پتا نہیں کیوں کول لگتے ہیں آئی مین پورا جہاز چلانا بھی کوئی آسان بات ہے جس میں ہزار بندے موجود ہو اور پتا نہیں کول لگتا ہے اور دوسرا اگر میں اس سے شادی کرو تو وہ مجھے جب چاہیے آرام سے پلین میں بیٹھائے اُڑا کر لے جائے میں کوک پٹ میں بیٹھ کر ہواؤں اور بادلوں کو قریب سے دیکھو وہ مجھے آگئے کا منظر دکھائیں۔"

"بس بس رینی محترمہ اپنی خواب کی دُنیا سے نکلے اور پیکنگ کریں میرے لیے اچھی سے شاپنگ کر کے آنا ورنہ اِدھر ہی بیٹھی رہنا۔"

ارسل کہتا ہوا چل پڑا اور وہ اسے گھورنے لگی پھر اونچی آواز میں بولی

"اماں اپنے اسے نالائق بیٹے کو سمجھائے میرے سے تمیز سے بات کرا کریں اور تم مدد کرو میری لاو دوں یہ چپس۔"

وہ چپس کا پیکٹ کھینچ کر اسے حکم دیتی بستر پہ بیٹھ گئی

****

وہ گھوڑے کو اتنا تیزی چلا رہا تھا کے سامنے کھڑے اس کے بندے بھی گھبڑا گئے آج صلاح الدین صاحب کو کیا ہوا ہے ایسے مزاج تو کبھی نہ تھے پہلے بار حویلی میں ان کی دھاڑ سُنی پہلی بار سختی سے سب کے ساتھ پیش آئے اور پہلے بار ناشتہ کے وقت سدرہ کے سامنے اور سے پلیٹ پھینکی اور اسے جو سُنائی کے ساری لڑکیاں تائی سمیت کانپ گئی آغا جان جو کے کمرے میں ناشتہ کرتے تھے انھیں بعد میں پتا چلا اور تایا اور لڑکے گھر میں نہیں تھے تائی بھی اس کے غصے کو دیکھ کر کانپ گئی تھی

"اور یہ ڈوپٹہ کیوں اُترا ہوا ہے تمھارا گھر کے قائدے قانون بھول گئی ہو یا میں یاد دلاؤں۔"

www.novelsclubb.com

وہ حرا کو بولا جو ڈوپٹہ کبھی سرے سے لیتی نہیں تھی ہاں جب آغا جان اور سامنے ہوتے تو مجبوراً لے لیتی اور سب کو جھٹکا لگا صلاح الدین اتنا لبرل تھا اسے کبھی فرق

نہیں پڑتا تھا اس کے لیے سب برابر اور احترام کے قابل تھی لیکن آج بالکل مختلف لگ رہا تھا حرا کو غصہ تو سخت آیا لیکن تائی کی نظروں پر اسے مجبوراً لینا پڑا

"اور ایسا ناشتہ تو بنا دیا مگر میرا لنچ خراب ہوا مائینڈ اٹ میں لحاظ نہیں کرو گا اور تم نے کپڑے استری کیے میرے۔"

"صلاح الدین کیا ہو گیا ہے تمھیں وہ بہنیں ہے تمھاری یہ کام نوکروں کا ہے انھیں کرنے دوں۔"

"رائیٹ کام تو نوکروں کا ہے لیکن مجھے خبر کیا ملی ہے آج کل نوکر چھٹی پہ ہیں اور آدھے یہی رہ کر موج اُڑا رہے ہیں وہ بھی چار پانچ دن سے ویسے یہ گھر کس نے سنبھالا آپ نے یا آپ کی بچیوں نے۔"

وہ بہت تلخ لہجے میں ان سے پوچھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"بتائیں تائی مجھے ہر خبر تھی میری ماں کے پاس مت بھاگیے گا اور نہ ہی اس کے پاس جاے گا اس کا میرا سے تعلق نہیں ہے تو آپ سب سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"ہم نے تو اسے دیکھا بھی نہیں ہم نے اپنے گھر پہ منوسیت تھوڑی پھیلانے ہے بس وہ بد تمیزی کرنے لگی تھوڑی سی سزا دیں دی اور اب تک تو اسے کچھ نہیں کہا بس پہلے دن سُنایا تھا۔"

"میں نے آپ سے پوچھا اس کے بارے میں؟"

صلاح الدین ایک بار پھر بولا لہجے میں بھرپور سختی تھی

"اگر میرا اس سے تعلق نہیں ہے تو کسی بھی فرد کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کا کوئی ذکر نہیں ہونا چاہیئے اور رہی بات نوکروں کو کب چھٹی دیں ہے یا تو فورن انھیں بلاے یا پھر ان سے کام کرواے کیونکہ میرے اگر بہت سے کام رہ گئے تو میں ہر گز لحاظ نہیں کرو گا۔"

وہ کہتے ہوے چل پڑا اور ساری لڑکیوں کا دل کیا اس ثمرن کا ریشہ رشتہ کر دیں اور وہ بچاری بخار میں بے ہوش معلوم نہیں اس کے لیے لڑ رہا ہے اس کی ڈھال بن کر، کھڑا ہے اور وہ ابھی بھی بے خبر تھی

****

"زرا اس کو ڈھونڈو کدھر دفعان ہوئی ہے میرے خیال میں ضرور اس کوئلی کے پاس گئی ہو گی آئی ہمدرد بنے دل تو کر رہا ہے اس کو ختم کر ڈالوں۔"

وہ نفرت سے کہتے ہوے بستر پہ بیٹھی تھی ساتھ میں حرا ان کی ٹانگیں دبا رہی تھی

"مورے یہ صلاح الدین تو آج اتنے غصے میں تھے انھیں تو کبھی غصہ ہی نہیں آیا آج اس لڑکی کی خاطر کیا لڑکی مجھ سے بھی زیادہ پیاری ہے۔"

"چُپ کر وہ ایسا شخص نہیں ہے بس ہمدردی دل میں بھری ہے اپنی ماں کی طرح ورنہ تمھارا اور اس موئی کا کیا مقابلہ تم بنو گی صلاح الدین کی دلہن۔"

وہ پیار سے دیکھتے ہوے کہنے لگی لیکن ان کی سوچ ابھی تک صلاح الدین کے رویے پہ تھی.

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ تقریباً پندرہ منٹ سے تیز رفتار میں گھوڑا چلا رہا تھا اس نے ایک بار بھی لگام سے روکنے کی کوشش نہ کی اور نہ ہی رفتار کم کی اس پر جنون سوار ہوا تھا

آغا جی گراونڈ کی طرف ہے آئے اور اس دیکھنے لگے جو کافی دور تک لے گیا تھا آج انھیں ساری خبر ملی تھی اور صلاح الدین کا رویہ ان کے لیے پریشان کن تھا کیونکہ وہ ایسا کبھی نہیں تھا آج ایک لڑکی کے سلوک پہ اتنا ریکائٹ اتنا تو اس نے اپنی ماں کی وقت پر نہیں کیا تھا اور آج ایک ان دیکھی انجانی سی لڑکی کے لیے اتنا غصہ کچھ تو گڑبڑ ضرور تھی

www.novelsclubb.com

صلاح الدین اس طرف آیا تو آغا جی کو دیکھ کر اس نے تیزی سے لگام سے گھوڑے کو روکا ورنہ گھوڑے نے سیدھا آغا جان کے کپڑے مٹھی اور گرد سے خراب کر دینے تھے اس نے روک دیا مگر ایک بار بھی آغا جان کی طرف نہیں دیکھا

"خان! ناراض ہو؟۔"

آغا جان نے سپاٹ لہجے میں کہا صلاح الدین کھاٹی سے اُترا اور اس کی طرف مڑا اس کی پشت پہ ہاتھ پھیر کر ملازم کو اشارہ کیا اب اسے لے جائے۔

"دین بات کر رہا ہم تم سے۔"

"بولیے آغا جان سُن رہا ہوں میں۔"

www.novelsclubb.com

"تم ناراض ہو؟۔"

وہ تصدیق چاہ رہے تھے

"نہیں میں نے بھلا کیوں ناراض ہونا ہے۔"

"تو آج اتنا غصہ کیوں چڑھا تھا جبکہ میرے دین کو غصہ نہیں چڑھتا۔"

"انسان ہوں غصہ آجاتا ہے۔"

وہ اپنے جینز کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر وہ آغا جان کو نہیں دیکھ رہا تھا

"تم اس لڑکی سے ملے کیا۔"

وہ اب کی باران کی طرف دیکھنے لگا

"سب سے پہلے بات وہ اس لڑکی وہ لڑکی کو اب رہنے کیوں نہیں دیتے زندگی اس کی قید کر دی آپ نے وہ کہی نہیں جائے گی مورے کی طرح لیکن پلیز سٹاپ اٹ اٹس آر یکویسٹ اچھا ایک بات بتائیں ویسے ثمرن پہ ظلم کرنے سے ہادی واپس آتے ہے تو آپ اپنی پستول نکالے اور خون کا بدلا خون کر دیں حساب برابر بٹ میں غیر انسانی سلوک ہر گز برداشت نہیں کروگا۔"

"تو وہ خبیث کی بچی تمھارے پاس آئی تھی۔"

وہ دھاڑے صلاح الدین کا چہرہ سُرخ ہو گیا

"لنگیوج آغا جان!"

وہ اس سے زیادہ دھاڑا آغا جان رُک گئے صلاح الدین فل حال مزید کوئی بات کرنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اس کی تربیت اسے اجازت نہیں دیں رہی تھی کے وہ بڑوں سے بد تمیزی کریں اس لیے تیزی سے چل پڑا

****

آج اس کی امریکہ سے واپسی تھی اس نے ماموں سے ریکویسٹ کی تھی وہ کوک پٹ میں ان کی ساتھ ہونا چاہتی ہے ماموں چونکہ کو پائیلٹ ہیں اس لیے اس نے کچھ سوچتے ہوے کہا ماموں تو پریشان ہو گئے یہ کیسی خواہش ہے بھلا لیکن نانو نے بھی بلا آخر ماموں کو منوالیا اور وہ اب ماموں کے ساتھ ایر پورٹ میں تھی ماموں کسی کام

www.novelsclubb.com

سے گئے تھے اس لیے وہ وی آئی پی روم میں بیٹھی ان کا انتظار کر رہی تھی جب اسے دل کیا امریکہ کے ایک چپس اور کافی کیوں نہ پی لی جائے تو وہ چلتے ہوے کینٹین ایڑیا آ گئی اور وہاں کوئی نہیں تھا وہ ان کے پاس آ کر کافی کا بولنے لگی کوئی اس کے ساتھ تیزی سے بولا

"بلیک کافی پلیز!۔"

اس نے مڑ کر دیکھا تو رُک سی گئی وہ کوئی بہت لمبا بندہ تھا اتنا لمبا کے اسے منہ اُٹھا کر اوپر دیکھنا پڑا

پھر اس نے سٹبل سے بھرے خوبصورت چہرے والے پائلیٹ کو گھور کر دیکھا

"پہلے کافی کا میں نے کہا تھا اس لیے آڈر پہلے میرا آنا چاہیے۔"

وہ پیسے نکالتے ہوے بولی

"سوری مس پہلے میں نے منگوائی تھی پھر مجھے پلین میں پہنچنا ہے۔"

"تو فلائیٹ میری بھی ہے اور میں نے پہلے منگوایا تھا اس لیے میرا آڈر پہلے۔"

"سُنو میری کافی پہلی آنی چاہیے۔"

وہ کہتے ہوے ثمرن کے دائے طرف سے بائے آگیا

"نہیں میری کافی پہلے۔"

وہ اس سے زیادہ تیزی سے بولی آڈر لینے والا پریشان ہو گیا کیونکہ دونوں کی کافی بالکل الگ تھی ایک کو زیادہ ٹائیم لگنا تھا

"میری!"

"میری!"

www.novelsclubb.com

"اُف کون سی بلا ہو تم کافی پیے بغیر نہیں چلا سکتے ہوائی جہاز۔"

وہ غصے سے بولی

"میری صحت میرا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے کیونکہ میری جان بہت سی جانوں سے جڑی ہوئی ہے۔"

ثمرن نے نیم پلیٹ میں اس کا نام دیکھا صلاح الدین خان ہو تو یہ پٹھان تبھی بعث کر رہا ہے

"بات سُنو مسٹر الادین جا کر اپنے جن کو بولو مجھے کافی دیں لیکن میری کریم کافی پہلے بنے گی۔"

صلاح الدین اسے پہلی بار دیکھنے لگا وہ اس وقت امیر الڈ گرین شیفون سادہ سی فراک اور تنگ پجامے کے ساتھ ڈارک گرین ڈوپٹے میں تھی لائٹ بروان بال جس میں ہلکی سی شیڈ نگ ہوئی وی تھی اس وقت سٹریٹ ہوے کھلے ہوے تھے وہ بہت صاف معصوم چہرہ جو غصے سے لالی میں پھوٹا ہوا تھا اس پل صلاح الدین کو کچھ ہوا دل نے جیسے زور سے دھڑکنا شروع کر دیا

ثمرن نے اس کی خاموشی سے فائدہ اُٹھا کر تیزی سے اشارہ کیا وہ بھی تیزی سے مڑا تاکہ وہ کوئی حکم نہ دیں

"ویسے میرے الادین کہنے سے واقی ان میں کوئی جن تو نہیں گھس آیا ہلیو مسٹر الادین۔"

وہ چونکہ جب اس نے چٹکی بجائی

"میری کافی۔"

وہ اس سے نظر ہٹا کر بولا وہ بندہ وہاں موجود نہیں تھا ثمرن کھلکھلا کر ہنس پڑی

"ویسے مجھے ایک منٹ کے لیے لگا تھا آپ کے اندر کوئی گھس آیا تھا ویسے آپ کی آنکھوں کا رنگ میرے کپڑوں کے ساتھ کتنا میچ کر رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین نے ایک دم حیرانگی سے دیکھا وہ اس کپڑے میں شرمائی لجائی والی پوٹریٹ لگنی چاہیے تھی مگر وہ تو بہت بولڈ تھی، امپریسو ویسے بھی دین امریکہ ہے یہ وہ دل میں بولا پھر اس طرف دیکھا

"اب تو بغیر کافی کے چلانا پڑیں گا۔"

وہ آہستہ سے کہتے ہوے جانے لگا

"ارے ارے پائلیٹ صاحب آپ کو تو غصہ آگیا یہ لے میری کافی آگئی ہے یہ پی لے۔"

اس نے اپنی کریم سے بھری کافی صلاح الدین کی طرف بڑھائی

"میں کافی دودھ کی بغیر چینی کے بغیر پیتا ہوں اور اس میں تو کریم ہی اتنی ہے۔"

"اچھا اپنے مزاج کے مطابق والی کافی خیر پی لیا کریں اور کافی تو میٹھی اور کریم سے بھری اچھی لگتی ورنہ بلیک کافی بھی کوئی کافی ہے یہ لے میں اپنی دوسری منگوالو گی ۔"

اسے کہہ نہیں سکتا تھا وہ کریم کافی اسے حد سے زیادہ بُری لگتی ہے مگر اس کی معصوم سے چہرے کی خاطر مجبو ہو گیا اس نے کپ پکڑ لیا اور مسکرایا

"ٹھیک ہے میں آپ کی کافی پیتا ہوں آپ میری پیے گا حساب برابر۔"

"ہائے اللہ میں نے مر جانا ہے ایک دفعہ ایسی ہی کو اسمجھ کر پیا تھا میں نے ممانی کو پتا تھا پورا دن دانت برش مار کر، کبھی منٹ کبھی فلیور والی چیز کھائی تبھی کڑواہٹ نہیں گئی میری توبہ آپ میری پیے میں اپنے لیے منگواتی ہوں۔"

صلاح الدین ہنس پڑا اس نے مسکراتی نظروں سے دیکھا جواب کافی کے ساتھ کچھ اور بھی منگوا رہی تھی صلاح الدین اسے مزید دل بھر کر دیکھنا چاہتا تھا

مگر اسے جانا تھا لیکن دل سے دعا نکلی تھی اور بڑی شدت سے نکلی تھی کے وہ اسے دوبارہ دیکھ سکے

****

"شکر ہے اللّٰہ کا کے تمھارا بخار کم ہوا، ورنہ میں دین کو کہنے والی تھی کے تمھیں ڈاکٹر کے پاس لے جائے۔"

"آنٹی مجھے تو اب بہت کڑی سزا ملے گی نا۔"

وہ بھاری آواز میں بولی کیونکہ اس کا گلا بھی بہت خراب ہو گیا تھا

"نہ میری چندا کوئی ہاتھ تو لگائے تمھیں اور خبر دار تم نے مار کھائی کسی سے انسان جب تک خود نہیں چاہتا کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی اس لیے اب تم ان کی ظالم کے ظلم نہیں سہو گی اور ان کا کوئی حق نہیں بنتا تم پر۔"

وہ اس کا ماتھا چومتے ہوے بولی

"مگر آنٹی بے بسی اور رشتہ ایسی زنجیر ہے جو آپ کو باندھ دیتی ہے جو آپ کو ہر ایکشن کا ریکائشن کرنے سے روک دیتی ہے میں کبھی بھی اپنے اوپر ظلم نہ ہونے دیتی مگر اچانک ہی میرے ماں باپ کے ساتھ میرے بہن بھائی کی قمیتی جانیں نظر آتی ہے جو میرے ہی ہاتھوں سے گنوائی جائی گی اگر میں نے اپنے آپ سے محبت کی۔"

دروازے پہ کھڑا اصلاح الدین غور سے اس کی بات سُن رہا تھا کچھ سوچتے ہوے اس نے دروازہ کھول دیا تھا

اور اندر داخل ہوا ثمرن سمجھی وہ ہو گی وہ ڈر گی اور واقی کسی مرد کو دیکھ کر پہلے تو اس کا دل بند ہونے لگا تھا اب ٹھہر گیا تھا وہ ان آنکھوں کو کیسے بھول سکتی تھی جو اس کے فیورٹ کپڑوں سے ملا کرتی تھی

www.novelsclubb.com

بے بے نے مڑ کر دیکھا اور مسکرائی

"یہ ہے میرا بیٹا اور تمھارا شوہر ثمرن صلاح الدین۔"

وہ جھٹکے سے پھر اس چہرے کو دیکھنے لگی بنا پلکے جھپکائے وہ اس کا چہرہ بیشک بھول گئی تھی لیکن جو اس کی آنکھیں نام، اور کام نے کیا تھا اسے ایک سکینڈ میں سارا یاد آ گیا تھا وہ ہی تو تھا پائلیٹ جس کے ساتھ وہ کوک پٹ میں بیٹھی تھی

****

وہ پلین کے اندر اپنے ماموں کے ساتھ چلنے لگی جب ایر ہوسٹس نے روکا

"میم آپ کا ٹکٹ!۔"

وہ رُک کر مڑی

"ساشا یہ میرے ساتھ ہے پھر بھی ثمرن ٹکٹ دکھا دوں۔"

www.novelsclubb.com

"یہ کوک پٹ میں آپ کے ساتھ رہے گی؟۔"

"یس پاگلوں والی خواہش!۔"

"ماموں۔"

ثمرن نے انھیں ہلکی سے گھوری دکھائی

وہ دکھا کر اب ان کے ساتھ چل رہی تھی ماموں مڑے

"یہ دروازہ کھولو پیچھے والی سیٹ اس میں بیٹھو اور بیلٹ کی نہ سمجھ آئی تو میرے پائلیٹ سے پوچھ لینا

وہ سر ہلاتی ہوئی آگئے بڑھی اور اس نے جا کر دروازہ کھولا پائلیٹ بیٹھا ہوا کافی کے کپ کے سپ لے رہا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز پہ مڑا تو جھٹکا لگا

"آپ!!"

"ارے تو آپ ہے کیسے ہیں الادین پائلیٹ صاحب!!"

وہ چہکتے ہوے کہہ کر صلاح الدین اور کو پائلیٹ کے بیچ والی سیٹ جو کافی زیادہ نہیں لیکن پیچھے ضرور تھی بیٹھی

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے منہ کھولے تک رہا تھا ثمرن کے چہرے پہ شرارت بھری مسکراہٹ آئی

"میں یہ دیکھنے آئی ہو کے آیا میرے پیسے ضائع ہوے ہے یا نہیں گُڈ جاب تو کیسے لگی میری کریم کافی۔"

وہ مسکرایا

"شو گر کے بجائے لگتا ہے شو گر کین ہی ڈال دیا ہے اس میں۔"

"اچھا ہے باڈی میں انرجی ملے گی انرجی آپ کے پوری باڈی میں پروایڈ ہو گی آپ کی باڈی تندرست توانا رہے گی آپ کا بی پی لو نہیں ہو گا آرام سے پلین چلائے گے ۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کو فائدے بتا رہی تھی اور صلاح الدین اپنی خواہش اک دم پورے ہو جانے پہ حیران ہو رہا تھا وہ اس کو دوبارہ دیکھنے کا خواہشمند تھا تو وہ دوبارہ نظر آ گئی اس نے کبھی سوچا نہ تھا

"شوگر کا کیا کہے گی آپ جو مجھے یقینن اس کو پینے سے ہو جانی ہے۔"

"اب اتنا بھی میٹھی نہیں ہے بس جو آپ اتنا کڑوا پیتے ہیں نا اس سے زیادہ محسوس ہو رہا ہے۔"

"چلے آپ جائے ابھی میرا کوپائیلٹ آ جائے گا آپ بھی اپنی سیٹ میں سیٹل ہو جائے۔"

وہ اس کو دیکھتے ہوے کہنے لگا

"اوہو! مسٹر، کوپائلیٹ میرا ماما لگدا ہے اس لیے میں تو یہی آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھوں گئ۔"

"اچھا جوک ہے لیکن آپ کو الاو نہیں کر سکتا میں۔"

وہ ہولے سے ہنس کر بولا

"نہیں مسٹر الادین میں اس لیے آئی ہو کے آپ مجھے اپنے فلائنگ کارپٹ میں اڑھ کر لے جائے چلے شاباش۔"

"دیکھے میڈم یہ کوئی ڈیزنی ورلڈ نہیں ہے جو میں آرام سے سب کچھ کر دوں۔"

"آپ سے اُمید بھی نہیں ہے مجھے یہ سب تو میرا پرنس چارمنگ کریں گا۔"

"اور وہ پرنس چارمنگ ہے کون ؟۔"

صلاح الدین کو پتا نہیں کیوں ناگواری گزری تھی

www.novelsclubb.com

"فل حال تو کوئی پتا نہیں خیر یہ بتائیں یہ پلین کے ہینڈل میں اتنی طاقت ہوتی ہے کے پورا پلین ہی اُٹھا لیتی ہے جس میں درجن بھر لوگ ہوتے ہیں واقی میں یہ اتنی پاور فل چیز نہیں ہے۔"

وہ پہلے اس کے معصوم چہرے کو دیکھتا رہا جو اس سے سوال کر رہی تھی اور اس کی نظریں ہینڈل پر تھی

کوئی کیا اتنا معصوم اور اتنا پیار بھی ہو سکتا ہے

دروازہ کھلا وہ ایک دم گڑبڑا گیا جلدی سے منہ موڑا

"اسلام و علیکم کیپٹن!۔"

ماموں صلاح الدین کو دیکھتے ہوئے بولے صلاح الدین نے ان کی طرف دیکھا تو ہلکہ سا مسکرایا

"و علیکم سلام سر۔"

www.novelsclubb.com

"تم نے ابھی تک بیلٹ نہیں باندھی پاگل لڑکی کیا سوچ رہی ہو۔"

"ماموں یہ مجھے بیٹھنے نہیں دیں رہے کہتے ہیں جاو میں نے جب آپ کا حوالہ دیا تو مسٹر بلیو نہیں کر رہے تھے۔"

وہ صلاح الدین کو گھوری دکھا کر ماموں کو بولی

"اوہو صلاح الدین کو تم نے صحیح سے بتایا بھی نہیں ہو گا۔"

"صلاح الدین یہ ہے میری بانجھی ثمرن اور اس کی خواہش تھی یہ سارا سفر میرے ساتھ کریں اور اس کو کوک پٹ دیکھنے کا بہت شوق ہے اس لیے پلیز جسٹ الاوہر۔"

"ماموں آپ اجازت کیوں مانگ رہے ہیں آپ کا بھی اتنا حق ہے اس پلین پر جتنا ان کا بس میں نے کہہ دیا میں بیٹھوں بیٹھوں گی ڈن کوئی روک کے دکھائے۔"

صلاح الدین نے اس کے سُرخ چہرے کو دیکھا تو قہقہ لگائے ہنس پڑا وہ اسے دیکھنے لگی اور پھر ٹوپی اس کی سر سے اُٹھالی صلاح الدین کا ایک بار پھر حیرت سے منہ کھل گیا ثمرن نے خود پہن لی

www.novelsclubb.com

"ماموں کیسی لگ رہی ہو میں بھی پائلیٹ ہوئی نا کیونکہ کوک پٹ میں بیٹھی ہو ویسے بھی آپ ٹوپی کے بغیر ہی چلائے کون سا اس میں پاور ہے۔"

"رینی ایسے نہیں کرتے واپس کرو۔"

"نہیں رہنے دیں ٹھیک ہے۔"

وہ دلچسپ مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگا جو بہت ہی پیاری لگ رہی تھی

"چلو اب بیلٹ باندھو۔"

وہ کہنے لگا اور صلاح الدین کو پہلے سے پتا لگ گیا یہ سفر اس کا سب سے حُسین سفر ہونے لگا ہے

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

وہ اسے دیکھ رہا تھا اور وہ اسے دیکھ رہی تھی ایسا لگتا تھا یہ نظریں ایک دوسرے سے ہٹے گی نہیں بس کالی آنکھیں ہری آنکھوں کو ہی دیکھتی جائے گی بلا آخر ثمرن کو احساس ہوا وہ صلاح الدین نہیں ہے وہ بھائی ہے جس کے بھائی کا قتل ہوا تھا اور اس بھائی کا قاتل وہ ٹھہرائی گئی تھی یا شاہد اسے قاتل بنا پڑا تھا اس لیے تیزی سے نظریں

جھکائی اور ڈر کے مارے چہرہ مزید جھکایا اور صلاح الدین کو اس کا یہ سب کرنا بہت شدت سے محسوس ہوا وہ ایسے تو نہ تھی

وہ ایسی کیوں ہو گئی نہیں اسے ایسا نہیں ہونا۔

"مورے آپ کو عدیل بلا رہا ہے وہ شاہد آپ کے کہنے پر کچھ لایا ہے مجھے نہیں دیں رہا۔"

"اچھا تم آو میں جاتی ہو وہ کہہ کر اُٹھ پڑی کے ثمرن نے ہاتھ پکڑ لیا اس کی آنکھیں جھلملا گئی

"پلیز مجھے اکیلا نہ چھوڑے پلیز!۔"

وہ تڑپتے ہوے بولی تھی اور اس کا تڑپنے پر صلاح الدین کو شدید تکلیف ہوئی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا سب کو آگ لگا دیں جس نے اس کی محبت کو تکلیف پہنچائی تھی

"مورے آپ جائے۔"

اس نے ثمرن کی طرف دیکھا اور ثمرن کا چہرہ خوف زدہ ہو گیا اسے وہ پائلیٹ نہیں ایک خون اشام درندہ معلوم ہو رہا تھا جو اسے نگل لے گا

مورے نے اس کا چہرہ تھپ تھپایا

"کچھ نہیں ہوتا چندا یہ تمھیں کچھ نہیں کہے گا۔"

وہ پیار سے کہتی جانے لگی اور وہ منہ پہ ہاتھ رکھے اپنی سسکی دبانے لگی اتنا ڈر؟ یہ لڑکی دھڑلے سے اس کیپ اتڑوا کر ہنس ہنس کر بات بعث پہ بعث بار بار بیچ میں تنگ کرنا اتنے ٹارچر نے اسے ڈرا کر رکھ دیا

مورے نے صلاح الدین کا کندھا تھپ تھپایا صلاح الدین مسکرا بھی نہ سکا تسلی والی بھی نہیں کیونکہ اس کی محبت کو توڑا تو وہ کیا مسکراتا! دروازہ بند ہوا اِدھر ہی ثمرن کی

سانسیں تھمی وہ لب کاٹتی ڈر سے کانپ رہی تھی اور چہرا جھکائے رونے میں مصروف تھی

صلاح الدین نے اسے دیکھتا رہا

"رونا بند کرو!۔"

اس نے بڑی نرمی سے کہا تھا اور ثمرن نے ڈر کر اپنے آنسو جلدی سے صاف کیے

صلاح الدین اتنی تابعداری

پہ حیرت زدہ تھا اس نے گلا کھنکھاڑا

"اُٹھو!۔"

www.novelsclubb.com

وہ گھبڑا کر اُٹھنے لگی صلاح الدین اس کی سائیکی چیک کر رہا تھا وہ اُٹھ گئی

"بیٹھو!۔"

وہ بیٹھ گئی

"اُٹھو!۔"

وہ پہلے حیران ہوئی پھر اُٹھ پڑی ڈر کے ساتھ اب حیرت تھی

"بیٹھو!۔"

وہ اس کی برداشت دیکھ رہا تھا حالانکہ یہ تو کچھ بھی نہیں تھا جتنا اس نے سہا ہے

مزید چار دفعہ ایسے کہا اور وہ کرتی گئی صلاح الدین نے گہرا سانس لیا

"جاو جا کر چھت میں کھڑی ہو جاو رات تک وہی کھڑی رہنا۔"

اس کا دل چھن سے ٹوٹا واقی میں یہ سب جیسا نکلا ثمرن قدم اُٹھاتی آگئے بڑھ کر اس کی سائڈ سے گزرنے لگی تھی جب صلاح الدین نے اس کا بازو پکڑا اب لگا ثمرن کو وہ مارے گا وہ بہت زیادہ مارے گا

"لالہ کیا وہ بہت زیادہ پیاری ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بہت زیادہ اتنی کے میں بتا نہیں سکتا اور جو غصہ اسے جچتا ہے شاہد ہی کسی کو جچتا ہو مجھے لڑکیاں ایسی اچھی لگتی ہے بہادر، اپنے آپ میں مگن لیکن ان میں معصومیت بھی ہونے چاہی ہے اور صاف دل کی بھی اور ایسے چیزیں میں نے اس میں ہی پایا ہے بس آغا جان سے بات کر لو لیکن تھوڑا ہو رہا وہ چھوٹی بہت ہے۔"

"ہاے لالہ کہی تم نے بچی تو نہیں پسند کر لی۔"

"پاگل ہو وہ اٹھارہ سترہ کی ہو گی اس سے کم نہیں۔"

"ہاں پھر ٹھیک ہے! ویسے لالہ واقی اس سے سچ میں محبت کرتے ہیں یا دل لگی۔"

صلاح الدین نے ہادی کی گردن دبوچے

"تیری طرح نہیں ہو وہ پہلی لڑکی ہے اور آخری لڑکی ہے میری دل میں بسنے والی ۔"

www.novelsclubb.com

"اگر ایسا ہے لالہ تو پھر اس سے سچی والی محبت کرنا اور اس کو تکلیف مت دینا کیونکہ ویسے تو مجھے بھی پتا ہے آپ کسی کو تکلیف نہیں دیں گے لیکن ویسے کہہ رہا ہو جو محبت کرتے ہیں ان کو آزمایا بھی جاتا ہے وہ کتنی محبت کرتے ہیں۔"

اور اس کو بھی آزمایا جا رہا تھا وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے اس نے ثمرن کو دیکھا جو آنکھیں بھینچے اپنی مار کی لیے تیار تھی

"تمھیں دل کر رہا ہے اتنا ماروں اتنا ماروں تمھاری یہ حرکتیں دیکھ کر پاگل ہو تم !۔"

وہ غصے سے بولا وہ اور زیادہ ڈر گئی

"میں نے کچھ نہیں کیا۔"

آنسو کی بوندیں اس کے چہرے سے پھسل کر نیچے گرنے لگی

"کچھ نہیں کیا؟ اتنا سب کچھ کر کے کہتی ہو کچھ نہیں کیا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ثمرن کا دوسرا بازو پکڑا اور اس کا چہرہ اوپر کیا ثمرن نے آنکھیں نیچے کر رکھی تھی

"میرے بھائی نے گاڑی۔۔"

وہ اگئے سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"رونا بند کرو!۔"

اب وہ تیزی سے کہنے لگا کے اس نے لب دبا کر اپنی سسکی روکی

"اُف!۔"

صلاح الدین نے تھکے ہوے انداز میں آنکھیں بند کی اور پھر اس نے ثمرن کے گرد بازو لپیٹ کر اسے اپنے ساتھ لگایا ثمرن ساکت ہو گئی اور پھر وہ اس کے سینے میں منہ دیں روتی گئی ایک مہربان بازو نے اسے کھل کر رونے پہ مجبور کر دیا اور وہ اس کے ماتھے پہ لب رکھے

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں بول رہا تھا بس اس کے اندر کے بوجھ کو ختم کر رہا تھا اور فل حال یہ بہت ضروری تھا

****

"اس لڑکی کو بلاؤ!"

آغا جان پُر سوچ نظروں سے کھڑکی کو دیکھتے ہوئے ملازم کو بولے

"صاحب!"

"میں نے کیا کہا ہے!۔"

وہ دھاڑے

www.novelsclubb.com

"وہ دین لالہ نے منع کیا ہے صاحب کے کوئی بھی اس کے پاس نہیں جائے گا جیسے ۔"

"دین اس گھر کا بڑا ہے یا میں اگر تم اس لڑکی کو دو منٹ میں میرے سامنے نہ لائے میں تمھیں چیڑ کے رکھ دوں گا۔"

اچانک تایا اندر داخل ہوے اور ان کے سامنے آے

"یہ صلاح الدین کو کیا ہوا ہے ؟اس نے اس لڑکی کی خاطر میری بیوی اور بیٹی سے اونچی آواز میں بات کی اور حراسے اور باقی لڑکیوں سے کام کروایا یہ سب کیا ہے ہمارے لڑکیوں پہ حکم کسی نے آج تک نہیں چلایا وہ ہوتا کون ہے۔"

"مجھے لگتا ہے اس نے بتایا ہو گا یا وہ خود لڑکی چل کر آئی ہو گی۔"

"میں اس لڑکی کو اب گولی سے اُڑا دوں گا اگر میرے بیٹے کو مار کر یہاں راج کرنے کا سوچ رہی ہے تو اس کی بہت بڑی غلط فہمی ہے کتے نہ چھوڑ دیا اس کے آگئے تو میں بھی خان نہیں۔"

وہ غضب ناک لہجے میں ان کو بولے

"اور آپ اپنے پوتے کو کھلی چھوٹ نہ دیں مت بھولے وہ اس کلموہی کی بھی اولاد ہے جس نے ہمدردی کے سارے ریکارڈ توڑنے ہیں۔"

"ایسے نہیں کرنا مت بھولو جب دین حق اور سچ کا ساتھ دیں گا چاہئے اس کی جان کیوں نہ چلی جائے اسے خوف زرا بھی ہیں اس نے کچھ مہینے پہلے ایک لڑکی کا ذکر کیا جس سے وہ محبت کرتا ہے لیکن وہ لڑکی ہماری زات سے نہیں ہے مجھے خاصا اعتراض ہوا

لیکن میرا خیال صلاح الدین کی توجہ اس کی طرف کرنی پڑے گی تاکہ وہ اس لڑکی کے جمھیلے سے ہٹے پھر بندوبست کریں گے اور تم جزباتی مت ہو میرا بھی پوتا کھویا ہے میری نسل کا ایک حصہ ختم ہوا ہے تمھیں لگتا ہے میں ایسے چُپ کر کے بیٹھ جاو گا۔"

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"آج لگتا ہے سیلاب اکھٹا کرنا ہیں آپ نے۔"

www.novelsclubb.com

وہ ابھی تک اس کے سینے میں منہ دیں رو رہی تھی جب صلاح الدین شرارت سے بولا

وہ خاموش ہو گئی لیکن بولی کچھ نہیں من اور دل کا بوجھ ہلکہ ہوا تھا خود کو پُر سکون محسوس کر رہی تھی لیکن ڈر اب بھی حاوی تھا صلاح الدین نے اسے الگ کیا اور خاموشی سے اس کو دیکھتا رہا

"تم تو لوگوں کو رلاتی ہو خود کب سے رونا شروع کر دیا۔"

"آپ کو میں یاد تھی۔"

وہ ہلکی آواز میں بولی وہ مسکرایا لیکن بولا کچھ نہیں

www.novelsclubb.com

چہرہ صاف کیا اس کا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بستر پہ لیے کر گیا اور اسے بٹھا کر خود گھٹنے کے بل بیٹھا لیکن رُک گیا

"ایک منٹ!"

وہ اسے کھڑا ہوتا ہوا دیکھنے لگی صلاح الدین نے الماری جا کر کھولی اور اور کچھ ڈھونڈ کر اس نے پائلیٹ کی کیپ نکالی اور اس کی طرف مڑ کر آیا اور بیٹھنے سے پہلے اس نے ثمرن کے سر پہ پہنائی ثمرن نے حیرت سے کیپ کی طرف دیکھا پھر اسے

"اب ٹھیک ہے!۔"

وہ مسکرایا

"اب تمھارے پاس تو پاور آ گئی ہے خبر ادر کسے کو اپنے اوپر ہاتھ تو کیا آنکھ اُٹھانے بھی دیں ورنہ میں نے بہت مارنا ہے۔"

وہ مسکرا بھی نہ سکی اور صلاح الدین پریشان ہو گیا

وہ کچھ ریئکائٹ کیوں نہیں کر رہی وہ زرا سا مسکرا بھی دیں

www.novelsclubb.com

صلاح الدین نے اس کے ہاتھ دیکھے جو سوجے ہوے کے ساتھ ساتھ سے جلے ہوے بھی تھی اور ایک ہاتھ پہ ابالے بھی پڑے ہوے تھے جو پھٹ کر چھالا بن چکا تھا

"یہ کس نے کیا تھا۔"

اب اس کے لہجے میں سختی آگئی تھی ثمرن نے ہاتھوں کو دیکھا اور اپنے ہاتھ کھینچے

"میں کچھ پوچھ رہا ہوا اور چُپ کر کے سہتی رہی یاد ہے وہ مشین تمھاری ہاتھ پہ لگا تھا تم نے اس مشین کو مارنا شروع کر دیا واویلہ کیا تھا اب اتنے ظلم پہ خاموش رہی۔"

وہ خاموش رہی

www.novelsclubb.com

"ثمرن!"

اب وہ اونچی آواز میں بولا

"اب آپ بھی مارے مجھے ! سب نے مارا اب آپ کیوں نہیں مار رہے آپ کا بھائی مرا ہے۔"

وہ تیزی سے کہنے لگی صلاح الدین کو اس کا دماغ توازن میں نہیں لگا

"میں پوچھ کچھ رہا ہوں تم بول کچھ رہی ہو بتاو کس نے کیا۔"

"بس روٹی پکاتے ہوے جل گیا۔"

وہ اس کی اتنی اونچی آواز پہ ڈر گئی تھی اس لیے ڈرتے ہوے بولی

صلاح الدین نے تحمل سے لب دبائے اور پھر دُکھ بھری نظروں سے اس کے خوبصورت چھوٹے ہاتھوں کا حشر دیکھا اس سے رہا نہ گیا اور اس کے زخموں پہ اپنے لب رکھ دیا اور ثمرن کو جھٹکا لگا

www.novelsclubb.com

اس کو جھٹکا لگا یہ کیا کر رہے ہیں اس نے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن صلاح الدین نے موقعہ ہی نہیں دیا اور آخری بار اس کا ہاتھ چوم کر کہا

"ثمرن! یہ آخری بار دیکھ رہا رہوں میں، اگر ایسا دوبارہ ہوا تو میں نے ظلم کرنے والے کا تو حشر کرنا ہے

مگر چھوڑا گا تو مار کھانے والے کو بھی نہیں میں۔"

دروازہ اچانک کھلا وہ مڑا دیکھا مورے کھڑی ہوئی تھی

ہاتھوں میں شاپر تھا اس طرح ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائی

"بیٹی آو تمھارے کپڑے آئے ہیں دو دن کا کہا تھا بچی نے پانچ دن میں بنا دیں بھلا کریں اس کا آو کیا حالت بنائی ہوئی ہے صلاح الدین باہر جاو تم۔"

"ویسے مورے ثمرن کو میری ضرورت پر سکتی ہے کیا خیال اِدھر ہی نہ رُک جاو۔"

ثمرن کا منہ کھل گیا اس قدر بے باکی صلاح الدین اس کی حالت دیکھ کر ہنس پڑا

مورے نہ اتنا دھیان سے نہیں سُنا تھا اور صلاح الدین نے انھیں سُنانا بھی نہیں تھا

www.novelsclubb.com

وہ اُٹھ گیا لیکن اُٹھنے سے پہلے اس کا گال تھپ تھپانے لگا وہ ڈر گئی ایسا لگ رہا تھا وہ اسے تھپڑ مارے گا صلاح الدین نے افسوس سے اسے دیکھا پھر سر ہلاتے ہوے اُٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ باہر نکل کر کوریڈور کی طرف جانے لگا جب اسے آغا جان کا ملازم چلاتا ہوا اس طرف آیا اس کے ماتھے پہ بل آ گئے کوئی بھی یہاں نہیں آتا تھا سوائے صلاح الدین کے صلاح ایک دم رُکتے ہوئے اس کے سامنے آیا اور راستہ اس کا روک چکا تھا ملازم ڈر گیا

"کدھر جا رہے ہو؟۔"

www.novelsclubb.com

سخت بھاری لہجہ جو کبھی استعمال میں نہیں آیا تھا لیکن محبت کی خاطر اپنانا پڑ رہا تھا

وہ ڈر گیا لیکن خاموش رہا

"کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے؟۔"

مزید سخت لہجہ

"وہ آغا جان کا حکم۔"

"کیسا حکم اگر ان کا یہ حکم ہے کے اس لڑکی کو بلایا جائے تو پلیز ابھی آپ واپس تشریف لے جائے وہ اب کسی کی سامنے نہیں آئی تھی یہ میرا حکم ہے۔"

"پر صاحب انھوں نے۔"

وہ گھبرائے لہجے میں بول رہا تھا جب صلاح الدین نے ٹوکا

"میں کیا کہہ رہا ہوں جائے آپ اس کا اگر کسی بھی حق ہے تو وہ صرف میرا باقی کسی کا کوئی تعلق نہیں کہہ دو اگر پھر ان کے کہنے پہ آپ یہاں آئے میں آپ کی عمر کا بھی لحاظ نہیں کروگا جو بات فورن میرے کمرے میں آئے گا۔" وہ کہتے ہوے چل پڑا اور اپنے اعصاب ڈھیلے کیے وہ کب ایسا تھا اس کے گھر والے مجبور کر رہے تھے وہ ایسا بنے لیکن ان کی غلط فہمی تھی وہ عورت کے معاملے میں سخت گیر انسان بنے وہ

کبھی بن نہیں سکتا تھا جتنی وہ عزت کرتا تھا شاہد ہی اس دُنیا میں کوئی کرتا ہو وہ چلتا ہوا آیا جہاں اسامہ اور ارباز بیٹھے ہوے تھے یہ اس کے چھوٹے چچا کے بیٹے تھے چچا اور چچی کی ڈیتھ کسی کار حادثے میں ہو گئی تھی اس لیے وہ تو اس دُنیا میں نہیں تھے لیکن ان کے دو بیٹے اس حویلی کے حوالے کر گئے تھے وہ ان کے ساتھ نہیں رہتے تھے کیونکہ انھیں ان کا ماحول بالکل سخت ناپسند تھا کیونکہ یہ ہر پٹھان سے بے حد مختلف تھے اتنے جابر اتنے ظالم وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے اس لیے شہر سے روانہ ہو گئے تھے مگر اب چونکہ ان کی وفات کے بعد دونوں بچوں کو یہاں آنا پڑا تھا وہ مسکراتا ہوا ان دونوں کے پاس آیا اور اکیس سالا اسامہ کے پاس آیا اور اس کی ساتھ بیٹھا جو لیپ ٹاپ میں اپنی اسائینمنٹ بنا رہا تھا جبکہ انیس سالا ارباز کھڑا سائڈ پہ لگا ایرو بورڈ پہ تیر نشانے پہ پھینکنے کی کوشش کر رہا تھا.

"تمھاری یونی ورسٹی کب سے سٹارٹ ہو رہی ہے؟۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین اسامہ کو دیکھتے ہوے بولا اسامہ کو ناگواری ہوئی وہ کبھی بھی صلاح الدین کو نہیں پسند کرتا تھا اس کی جو گھر میں اہمیت تھی وہ اس کی نہیں تھی اس لیے حسد کی آگ میں وہ ہمیشہ صلاح الدین سے جلا کرتا تھا اور اس سے دور دور ہی رہتا کیونکہ آغا جان کی جو ٹھنڈک تھی وہ صلاح دین اور ہادی کے لیے تھے اس کے لیے اورار باز کے لیے نہیں

"دو ہفتے بعد!۔"

ناچاہتے ہوے بھی اسے بولنا پڑا پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا

"میں نے اسے حرا کی بچی کو مارنا ہے۔"

صلاح الدین مسکرایا ارباز کی بات پر

"ہاں کیا کیا اب اس نے تمھارے ساتھ بازی صاحب!۔"

"کرنا کیا ہے میرے تیر گھما دیں اگر مارنے ہی تھے اس پر تو جلدی سے لٹا دیتی۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین کی مسکراہٹ غائب ہو گئ

"کیا مطلب ہے؟"

"اس نے پہلے مجھے کہا کے میرا کوئی دشمن ہے اسے سبق سکھانا ہے میں نے تو پھر اس نے مجھے کہا میں تیر نشانے پہ لگاتا ہو تو مجھے سکھادوں میں نے سکھادیا لیکن منع بھی کیا کے کسی کو نہ مارنا پھر جب اس نے کہا کے مجھے دو تین دیں دوں وہ بہت تنگ کرتا ہے مجھے جوش مجھے بھی اگیا میں نے اس تقریباً کافی سارے دیں دے اب۔"

صلاح الدین تیزی سے اُٹھا اور کمرے کی طرف بڑھا

مورے اس کے گیلے بال تولیے سے نکال کر اسے نرم کارپٹ پہ بیٹھاتی پیچھے کوئی آئی اور کنگھی اُٹھاتے ہوے اس کے بالوں کو سائڈ پہ کرنے لگی جب اس کے گردن سے تھوڑا نیچے انھوں نے گہرا زخم دیکھا ان کا دل دہل گیا چونکہ قمیض کا گلا پیچھے سے کافی گہرا تھا اس لیے زخم جلدی نظر آگیا اس لیے بار بار ثمرن منع کر رہی تھی کے وہ خود کر لے گی اور بار اس کے چہرے کے تاثرات کافی تکلیف دیں ہوتے انھیں لگا یہ

جسم کے درد کے باعث ہے لیکن اتنے زخم پر اتنا سہنا ثمرن کو سمجھ آگئی اس نے جلدی سے بال اسے سائڈ پہ کیے

"آنٹی میں کر لو گی آپ رہنے دیں۔"

اتنا ظلم پر بھی چُپ اتنا تو وہ بھی چُپ نہیں رہی تھی لیکن اتنی خاموشی اسے زرا ترس نہیں آیا اپنے اوپر ایک بار تو آواز اُٹھا کر دیکھتی

اس نے جلدی سے ڈوپٹہ اُٹھا کر اپنے سر پہ کیا ایک دم دروازے پہ دستک ہوئی وہ ڈر گئی

"مورے دروازے کھولے!۔"

صلاح الدین کی تیز آواز پر ثمرن کا تو حلق سوکھ گیا تھا جبکہ مورے تیزی سے اُٹھی اور دروازہ کھولا

اور آنسو سے بھری آنکھوں سے صلاح الدین کو دیکھا

"مورے کیا ثمرن کے جسم پہ کوئی تیر استعمال کیا گیا ہے۔"-! ثمرن کا منہ کھل گیا اسے کیسے پتا چلا وہ کل رات کو کپڑے دھو کر اب کپڑے سکھا کر مڑی تھی جب اس لگا کچھ چیز اس کے کپڑے کو چھوئی ہے اس نے اپنا وہم سمجھا ایک کپڑا اسٹینڈ سے گر گئے تھے جب وہ جھکی تھی اچانک اس کے گردن سے نیچے بڑی زور سے اندر کوئی چیز گھسی تھی اور پھر اس کی چیختے تھے جسے اس نے سختی سے دبایا کے رات کے وقت کوئی اُٹھ نہ پڑے اس کی چادر اُتری ہوئی تھی اس لیے اس کو لگ گیا تھا ورنہ چادر نے اسے بچا لینا تھا وہ درد سے تڑپ رہی تھی اس کے چیخے نکل رہی تھی لیکن وہ وہ بار سختی سے دبا رہی تھی جب کے گنودگی اسے پرچا رہی تھی اس نے جلدی سے تیر پیچھے سے جلدی سے نکالا اور پھر بس جو درد تھا اس نے جسم کو ہلا ڈالا تھا اور وہ وہی بے ہوش ہو گئی صبح بھی اس کو مار پڑی تھی اس بات پہ وہ چھت پہ کیوں سوئی وی تھی انھوں نے اس کی گردن پہ جمے خون کی بھی پروانہ کی اور اسے مارتے چلے گئے

www.novelsclubb.com

لیکن اسے سہنا تھا اپنے گھر والوں کے لیے

"مورے!۔"

"اس کی گردن کے پیچھے۔۔"

مورے سے کچھ بولا نہ گیا اور وہ روتی چلی گئی صلاح الدین اب اسے دیکھنے لگا ثمرن نے سختی سے ڈوپٹہ اپنے گرد کیا تکلیف اب بھی شدید ہو رہی تھی لیکن اس نے دوائی کہا ہی تھی چھپ کے پین کلر جو کچن میں پڑی ہوئی تھی لیکن ایک دوا سے کہاں اثر ہونا تھا وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا وہ ایک دم پیچھے ہوتی گئی اور نفی میں سر ہلاتی رہی صلاح الدین چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"پلیز مجھے کچھ نہیں ہوا!۔"

وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے تیزی سے موڑ کر ڈوپٹہ اُتارنے لگا

"صلاح!!"

www.novelsclubb.com

اس کا تکلیف ہو رہی تھی صلاح الدین نے اس کے بال پیچھے کر کے دیکھا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا

"حرا نے کہا تھا مجھے کسی دُشمن پہ استعمال کرنے ہیں۔"

اس بات پہ صلاح الدین کا چہرہ سُرخ ہو گیا جب کے کنپٹی پہ رگے تن گئی تھی مٹھیاں بھینچے وہ اس کے خوبصورت گردن کے نیچے سوراخ جیسا زخم کر چکا تھا اور وہ سہہ رہی تھی وہ تیزی سے مڑا

"دین!۔"

وہ ڈر گئی

www.novelsclubb.com

****

جب پلین ہواؤں میں آ گیا تو اس پہلے جو اس کا دل بچوں کی طرح سہما ہوا تھا اب وہ چہکتے ہوے واو کہہ رہی تھی وہ اپنی بیلٹ کھولنے لگی جب صلاح الدین نے منع کیا

"محترمہ ٹک کے بیٹھے آپ سیدھا پیچھے جا کر گری گی۔"

"ماموں دیکھے یہ روک رہے ہیں مجھے !۔"

ثمرن نے گھور کر صلاح الدین کو دیکھا

"ثمرن صحیح کہہ رہا ہے اس کی توجہ مت خراب کرو۔"

اب اس نے وہی گھوری اب ماموں کو دکھائی

"ویسے واقی آپ دونوں کے ہاتھ میں پاور ہے ایک منٹ کے لیے تو میرا دل بیٹھ گیا تھا اب تو گئی ثمرن۔"

وہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"محترمہ جتنی آپ نے چیخے ماری ہیں اس سے یقینن ہم سب نے اللّٰہ کو پیارا ہو جانا تھا۔"

"توبہ ایسی باتیں تو نہ کریں ابھی بھی ہم ہوائوں میں۔"

صلاح الدین کو پلین تھوڑا نیچے کیا پھر اس کی چیخی

"ثمرن!۔"

ماموں نے ٹوکا

ثمرن نے ہاتھ بڑھا کر زور سے صلاح الدین کے کندھے پہ ہاتھ مارا

"ماموں انھوں نے کہا حرکت کی۔"

"اس نے تمھیں تنگ کرنے کے لیے نہیں کیا وہ بیلنس کر رہا ہے۔"

"کوئی نہیں جان بوجھ کر کیا مجھے تنگ کریں گا اس کو میں جوتے لگاوں گی۔"

صلاح الدین کو ہنسی آئی

www.novelsclubb.com

"آپ زیادہ کھی کھی نہ کریں آپ کی ہی بات ہو رہی ہے۔"

"سر یہ آپ کی بانجھی کوے کھا کر پیدا ہوئی تھی۔"

ماموں ہنس پڑے اور وہ دانت پیستے ہوے اسے کچھ کہنے ہی والی تھی جب دروازہ کھولا اور ایئر ہوسٹس اندر داخل ہوئی

Everything is under control

"کنڑول باتیں کر رہے ہیں یہ صاحب دیکھنا آپ لوگ چند منٹوں کے مہمان ہنس بھی رہا جبکہ پائیلٹ کو فوکس رکھنا چاہیے۔"

"ثمرن!۔"

"ماموں بس کریں بار بار ثمرن ثمرن!۔"

وہ تنگ آگئی

www.novelsclubb.com

"سب کچھ کنڑول میں ہے!۔"

صلاح الدین گلا کھنکھاڑ کر بولا

"کلمہ پڑھ لو سارے۔"

وہ اونچی آواز میں بڑبڑائی صلاح الدین کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ آگئی

"یہ کچھ نظر نہیں آرہا تو آپ چلا کیسے رہے ہیں۔"

وہ بادلوں کی جھرمٹ کو دیکھتے ہوے کہنے لگی کسی نے کوئی جواب نہیں دیا اسے سبکی محسوس ہوئی

"میں نے کچھ پوچھا ہے۔"

"اور ہمیں سُنائی نہیں دیا!۔"

"آپ سے پوچھا بھی نہیں ہے۔"

ثمرن کہنے لگی صلاح الدین ہنس پڑا

www.novelsclubb.com

"آپ خود کہہ رہی تھی ہمیں فوکس کرنا چاہئیے ہم فوکس کر رہے ہیں۔"

"ماموں میں کیا آپ کی جگہ آجاو مجھے بادلوں کو قریب سے دیکھنا۔"

"اتنا کیا قریب سے دیکھنا باہر ہی چلی جاو پھر اور میڈم یہ کوئی ریموٹ کنڑول والی پلین نہیں کیوں آپ مروانے پہ تلی ہے۔"

"ماموں ان سے کہہ دیں چُپ ہو جائے ورنہ میں نے ان کا سر پھاڑ دینا۔"

وہ تیزی سے بولی

"چُپ کر کے بیٹھو ثمرن ورنہ میں باہر بھیج دوں گا۔"

ماموں اب سنجیدگی سے کہنے لگے اسے مجبوراً چُپ ہونا پڑا اور صلاح الدین مسکراہٹ دبائے دوبارہ اپنے سسٹم کو دیکھنے لگا

****

www.novelsclubb.com

"وہ پاوڈر لانا جس سے ریش پڑ جاتے ہی کسی کو نہ پتا چلے اور ہاں ہو سکے تو زہر لے آنا اگر موقعہ ملے تو اسی وقت مار دوں گی خیر جلدی جاو کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیئے۔"

وہ مالٹے کے بیس منہ میں ڈالتے ہوے اسے ہدائیت دیں رہی تھی اور مڑی تھی تو صلاح الدین کو دیکھ کر اس کا چہرہ سفید ہو گیا اور وہ ڈر کر اچھل پڑی

"دین بھائی!۔"

یہ اس کی کہنے کی دیر تھی اور دین بھائی کا پہلی بار اُٹھتا ہوا ہاتھ نے اسے زمین کے بل گرایا

وہ منہ کے بل گری تھی صلاح الدین نے اپنے مٹھیاں بھینچ لی اسے خود پہ بھی غصہ آیا تھا لیکن ثمرن کے زخم ہر چیز پہ حاوی ہو گئے تھے

"بھائی!۔"

وہ مڑی اور اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا تو ابھی صلاح الدین کا ہاتھ پڑنے سے گال کافی جل رہا تھا

"مت کہو مجھے بھائی تم میں زرا انسانیت نہیں رہی کیوں کیا تم نے ایسا؟۔"

وہ دھاڑا تھا باقی سب شور کی آواز سے باہر آئے حرا کو گال پکڑے اور بھی نیچے گرے ہوے جبکہ صلاح الدین کو کھڑے اسے دھاڑتے ہوے پایا

"میں نے کیا کیا ہے آپ نے مجھے کیوں مارا!"

"ثمرن نے پھر کیا کیا تھا کیوں تم نے جو اسے تیر مارا!۔"

سب کے منہ کھل گئے اور حرا کا تو چہرہ ہی پیلا ہو گیا تھا

"حرا!!"

ارباز صدمے سے بولا وہ یہ سوچ نہیں سکتی وہ اس حد تک جائی گی

"اگر اس کے کہی اور لگ جاتا تو میں کیا کرتا تمھیں بھی میں وہی تیر گھسا و پھر درد کا اندازہ ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

"ارباز!!!"

وہ اونچی آواز میں اسے بلانے لگا حرا ڈر گئی

"نن نہیں بھائی آپ کیوں بھول رہے ہیں میں آپ کی اور ہادی لالہ کی بہن ہوں ۔"

وہ بالکل رونے والی ہو گئی

"بھولا نہیں تھا میں کسی کو لیکن تم لوگوں نے ساری حدیں پاڑ کر دیں ہے اور ایک بات یاد رکھنا میری اگر کسی نے بھی اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کی وہ ساری زندگی بنا ہاتھ پیر گزارنے کے لیے تیار ہو جاے اگر خون کا بدلہ خون ہے تو پھر ظلم کا بدلہ بھی ظلم ہی ہو گا۔"

تائی کو کسی نے خبر دیں کے دین نے حرا کو تھپڑ مارا تو وہ دہل کر باہر نکلی تھی ان کے پھولوں جیسی بچی کو کسی نے پھولوں کی چھری تک نہیں ماری تھی اور دین نے تھپڑ

وہ باہر آئی اور دین غصے سے اندر آ رہا تھا

"دین!"

صلاح الدین غصے سے انھیں اگنور کرتا آگے بڑھا تائی اس کی پیچھے بھاگی

"تم نے میری بیٹی کو کیوں مارا دین! کیا کیا تھا اس بیچاری نے تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے نا۔"

صلاح الدین رُک گیا لیکن مڑا نہیں

"یہ اگر آپ کسی اور کی بیٹی کو تھپڑ مارنے سے ہزار بار سوچتی تو آج یہ تھپڑ آپ کی بیٹی کو نہ پڑا ہوتا اپنی بیٹی کو روکے آج میرا تھپڑ پڑا ہے کل دنیا کے تھپڑ پڑے گے۔"

وہ اتنا کہتے ہوے آگے بڑھ گیا اور تائی کا چہرہ سُرخ ہو گیا وہ تیزی سے باہر آئی جہاں اسامہ حرا کو اُٹھا کر اپنے ساتھ لگا کر سنبھال رہا تھا جو بچوں کی طرح بلک رہی تھی ار باز کی بھی نیچر صلاح الدین جیسی تھی اس لیے اسے حرا سے کوئی ہمدردی نہیں ہوئی ہمدردی کے حق دار صرف وہی تھی

****

"یہ کتنا دور ہے پاکستان بھلا آ ہی نہیں رہا۔"

وہ اب بورسی سیٹ میں بیٹھی ہوئی تھی کم سے کم پسینجر سیٹ میں ٹی وی تو تھی اور سروس کا بھی فائدہ اُٹھایا جاتا تھا کچھ کھا لیتی لیکن یہاں بادلوں اور۔دو سڑے ہوے پائلٹس کو کیا دیکھتی

"ابھی سے بور ہو گئی۔"

یہ بات صلاح الدین نے شرارت سے کی تھی

"نہیں! میں کہاں سے بور مگر آپ کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگانے دیں رہے اور میرے پیٹ میں چوہے دور رہے ہیں اور یہاں تو کوئی ٹی وی نہیں ہے۔"

ماموں ابھی واش روم کے لیے گئے تھے اور صلاح الدین ابھی تک پلین چلا رہا تھا

"ویسے آپ کے ہاتھ تھک نہیں جاتے ہاتھ اُٹھا بھی نہیں سکتے اگر آپ کے چہرے پہ سر پہ خارش محسوس ہو تب کیا کرتے ہو گے۔"

صلاح الدین پہلے حیرت سے سُنتا رہا پھر اپنے قہقہے پہ قابو نہ پا سکا۔

"ارے ہنسے نہیں پلین کنڑول میں نہیں رہے گا۔"

وہ اس کے ہنسنے پہ ڈر گئے

"ویسے سوچنے والی بات کی ہے آپ نے میرے زہن میں کیوں نہیں آئی۔"

"ہیں!!! آپ کو اچینگ نہیں ہوتی۔"

"نہیں بھئی مجھے اچینگ نہیں ہوتی میں فلائی کرنے سے پہلے بھرپور تیاری کرتا ہوں تاکہ مسئلہ نہ ہو۔"

"اور اگر نیند آجائے؟۔"

www.novelsclubb.com

وہ تو پورا انٹرویو لینے بیٹھی تھی

"اب انسان میرے خیال سے بارہ گھنٹے سے زیادہ سو نہیں سکتا۔"

"ہاں یہ تو مجھ سے بھی زیادہ سویا نہیں جاتا کمر دُکھ جاتی ہے پتا نہیں لوگ کیسے سو جاتے ہیں بارہ آپ کے لیے پھر ٹھیک ہے اور کھانا؟۔"

"کھانا! میں کھانا اتنا نہیں کہتا بس سیلڈ اور کافی۔"

"ہائے اللّٰہ زندہ پھر کیسے ہیں! ایک کڑوی کالی رنگ کی کافی اوپر سے سلاد پتے بس !۔"

"ہاں جی بس!۔"

تبھی یہ بہت سمارٹ ہے ثمرن نے دل میں کہا

وہ کھڑی ہو گئی

www.novelsclubb.com

"ارے کہاں جا رہی ہو۔"

ایک دم اس کے منہ سے نکلا

"بھوک کو یاد کرتے ہوے بھوک سے پاگل ہو گئی ہوں اس لیے میں تو زرا پیٹ پوجا کر آو یہ لے ماموں بھی آ گئے۔"

وہ مڑ کر چلی گئی اور صلاح الدین پیچھے بھی نہیں دیکھ سکتا تھا بس سر جھٹکتے ہوے مسکرا پڑا وہ اس کے جانے پر اتنا پریشان کیوں ہو گیا وہ بھی پہلی ملاقات میں

****

مورے اسے ڈیٹول لگانے چار ہی تھی لیکن وہ منع کر رہی تھی مورے اسے سمجھانا چاہا لیکن وہ میں ٹھیک ہو کہہ کر اپنے سر پہ ڈوپٹہ رکھ کر بیٹھ گئی

"دیکھو چندا تھوڑی سی جلن ہو گئی بس اوپر سے اتنا گہرا زخم ہے میں ابھی صلاح الدین کو کہتی ہو تمھیں ہو سپیٹل لے جائے۔"

"نہیں پلیز انھیں بار نا نہ ملائے۔"

وہ پریشان ہوتی جا رہی تھی دروازہ کھلا اور صلاح الدین اندر آیا

"شُکر ہے تم آ گئے میں تو پریشان ہو گئی یہ لڑکی اپنے زخم نہیں دکھا رہی مجھے۔"

صلاح الدین نے اسے دیکھا ثمرن اس کے دیکھنے پر سر جھکا چکی تھی

"دین میں زرا گرم دودھ لاتی ہوں تم ہی اسے سنبھالوں۔"

وہ اس کو بوتل پکڑاتے ہوے چل پڑی اور اس نے دروازہ کو دیکھا پھر اسے جو سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"ان کو تو نہ یہ سزا غلط منتخب کی ہے تمھیں ناسیدھا کڑوی کافی اور سلاد پتے کھلاتے تب کچھ مزا آتا یہ جو حربے آزمارہے ہیں اس سے محترمہ کو کیا ہونا ہے بس مرور جائے گی لیکن زبان سے کچھ نہیں کہے گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب طنز کر رہا تھا اتنا تو حق بنتا تھا

وہ خاموش رہی

"خاموشی کا روزہ رکھنے سے کوئی ثواب نہیں ملتا ثمرن میڈم!"

وہ اسے دیکھتے ہوے غصے سے کہہ رہا تھا اسے اس پر نہیں اس کی خاموشی پہ بے حد غصہ آرہا تھا

"ڈوپٹہ اُتارے!۔"

وہ اب آنسو سے بھری آنکھیں اُٹھانے لگی اور اسے دیکھا جو بول تو غصے سے رہا تھا لیکن چہرے پہ نرمی ہی تھی

"دیکھیں مت مجھے جو کہا وہ کریں۔"

"میں ٹھیک ہوں!۔"

"وہ تو اچھی طرح سے نظر آرہا ہے مجھے شوہر کا حکم نہیں ماننا بس ساری دُنیا کی جائز اور ناجائز سُنی ہے جو کہہ رہا ہوں وہ کریں!۔"

اس نے کانپتے ہاتھوں سے ڈوپٹہ اُتارا صلاح الدین نے تو صرف اس وقت زخم پہ غور کیا تھا اب دیکھا تو جگہ جگہ نیل بھی پڑے ہوے تھے اسے بہت تکلیف ہوئی اتنا

تشہد داس کا دل کر رہا تھا ان سب کو پولیس کو حوالے سے کرنے سے پہلے حشر کر ڈالے لیکن ان اثر وسوخ والے لوگوں کو کسی نے کیا کرنا تھا

"میں خود کر لیتی ہوں۔"

وہ اس سے کاٹن اور بوتل لینا چار ہی تھی لیکن صلاح الدین نے ہاتھ پیچھے کر لیے اور سائڈ پہ انھیں رکھ کر اس کے بال پیچھے کیے وہ اس کے لمس سے ڈر گئی

وہ اگے ہو رہی تھی صلاح الدین نے اسے کے بازو پکڑ کر خود سے قریب کیا اور اس کے زخموں کو دیکھنے لگا

اور اس کی آنکھوں میں اتنا دکھ بڑھتا جا رہا تھا اور ثمرن کا ڈر ڈر کر بُرا حال ہو رہا تھا

اس نے ثمرن کے نم ہوتے بالوں پہ اپنا سر ٹکا لیا

"تم کیوں ہو گئی ہو ایسی تم وہ تو نہ رہی پلیز واپس آ جاو۔"

صلاح الدین کے لہجے میں گہرا دُکھ تھا جبکہ ثمرن ساکت بیٹھی رہی تھی یہ کیا کہہ رہے ہیں

صلاح الدین اپنے تاثرات چھپانا چاہتا تھا وہ اس کی حالت دیکھ کر بالکل رونے والا ہو گیا تھا ہاں مرد روتے ہیں کیوں نہیں روتے وہ ظاہر نہیں کرتے مگر روتے ضرور ہے کیونکہ اگر ان کی محبت یا پیارے کو تکلیف دی جائے تو انھیں بھی گہری تکلیف ہوتی ہے اس نے ثمرن کے گرد بازوں پھیلا کر مزید اسے خود سے قریب کر لیا اور ثمرن تکلیف بھلائے صلاح الدین کی سانیس محسوس کر رہی تھی بس کمرے خاموش دو فرد خاموش صرف ان کے دھڑکتے دل ہی خالی سُنائی دیں رہے تھے

****

www.novelsclubb.com

کچھ گھنٹوں کا سٹے قطر میں ہونا تھا اس لیے وہ اب قطر پہنچ گئے تھے صلاح الدین نے اسے یہاں سے جانے کا کہا تھا لیکن اس نے کہا تھا وہ بیٹھی رہی گی صلاح الدین نے کہا وہ ڈر جائے گی لیکن وہ ڈٹی رہی مگر جیسے پلین نیچے لینڈ کرنے لگا اور جو ثمرن کی

چیخی تھی جس سے مردے بھی اُٹھ جاتے یہ صلاح الدین کا کہنا تھا اور جب پلین رُک گیا تو ثمرن کی ولیوم کم ہوا اماموں نے مڑ کر ثمرن کو گھورا اور صلاح الدین کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا اس کا پیٹ دُکھنے لگا تھا

"ہاے میں بچ گئی۔"

جب اسے یقین ہو گیا کے پلین رُک گیا تو دل پہ ہاتھ رکھ کر گہرے گہرے سانس لینے لگی

"یااللّٰہ تیرا لاکھ لاکھ شُکر میں شُکرانے کا نفل پڑھو گی پہنچ گئے پاکستان!۔"

وہ لمبے لمبے سانس لیتے ہوے بولی

"نہیں ابھی پاکستان نے آپ کی ہولناک چیخے سُنی ہیں۔"

وہ ہنستے ہوے بولا

ثمرن نے غصے سے کیپ اُتار کر اسے ماری

"ثمرن! یہ آخری بار ہے توبہ بہت تنگ کیا ہے اور ایسے کرتے ہیں سوری بولو۔"

ماموں ہلکے سے ڈپٹتے ہوے بولے ثمرن نے صلاح الدین کو گھورا جو اسے دیکھ رہا تھا مڑ کر اس کی چمکتی ہوئی گرین امیر الڈ سٹون آنکھوں میں کچھ انھو کا پن تھا جس سے وہ گھبڑا گئی اس لیے کیپ لیتے ہوے بولی

"یہ میں ہر گز نہیں دوں گی بہت مزاق بنایا ہے میرا آپ نے بس اب سے یہ میری ہے ویسے اب تو میں بھی پائلیٹ بن گئی ہو ہے نا ماموں!۔"

"جی بالکل!۔"

صلاح الدین ہنستے ہوے بولا

"آپ بیچ میں کیوں بول رہے ہیں ماموں دیکھے خوا مخواہ فری ہو رہا ہے یہ خان زادہ ۔"

اُف یہ لڑکی تو کسی سپارک کی طرح اس کے دل میں پھوٹتی جا رہی تھی بہت انھو کی تھی مگر بہت پیاری تھی اس گرین سوٹ اور اسی کی ہی کیپ پہنے کوئی صلاح الدین کے دل سے پوچھتا کے حور پریٔ بھی اسے کے آگئے کچھ نہیں لگ رہی تھی اسے تھوڑی دیر رُکنا تھا جبکہ ماموں اُٹھ پڑے تھے جبکہ وہ اُٹھ کر ماموں کی سیٹ پہ آگئے اور ایک ایک چیز کو دیکھنے لگی اس نے yoke کو پکڑا اور اسے ہلانے لگی انداز خاصا بچوں والا جیسے بچے کسی گاڑی کے ساتھ کھیلنے لگ جاتے ہیں صلاح الدین نے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا اسے ایک دم وہ رُکی

"ایک منٹ!۔"

وہ اُٹھی اور سامنے ایک بورڈ سے اپنا بیگ نکالا اور اس میں سے کیمرہ نکالا اور صلاح الدین کو پکڑایا

"کیپٹن صاحب زرا میری فوٹو لے اچھی سے لیے گا میں اصلی والی پائلیٹ لگوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہتے ہوے دوبارہ اس پوزیشن میں آگئی اوریوک کو تھاما صلاح الدین ہنس پڑا اور فوکس کر کے اس کی فوٹو کھینچی

"ایک اور!۔"

"اب اسے جگہ کی۔"

"اب آپ اُٹھے اور میری پیچھے سے لے۔"

"اب ایسے۔"

کوئی چالیس فوٹو ہو چکی تھی اس میں سے ثمرن کو دس ہی پسند آئی

"بیٹر!۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین نے اسے کیمرہ پکڑایا

"شکریہ!۔"

"شکریہ نہیں میرے ساتھ ایرپورٹ کے کسی اچھی ریسٹورنٹ سے کھانا کھائی گی اور مجھے اپنے ٹائپ کا کھانا کھلائے گی تب شکریہ پورا ہو گا۔"

"ثمرن نے اپنا بیگ پکڑا اور ٹوپی پہنی۔"

"ہاں اگر بل آپ دیں۔"

"آپ کے ماموں کو اعتراض نہ ہو۔"

"ماموں کو کیا ہونا ہے وہ اتنے لبرل ہیں کے کیا بتاو اور ویسے بھی وہ سو جائے گے پر وایٹ روم میں ممانی بتاتی تھی اور میں بور ہو کر کیا کرو گی اچھا ہے ویسے آپ تھک نہیں گئے۔"

صلاح الدین نے اپنے پینٹ کی جیب میں ہاتھ رکھا اور نفی میں سر ہلایا

"سونا از ناٹ مائی تھنگ بس پوری ہے نیند!۔"

"پھر ٹھیک ہے مجھے کچھ پرفیوم بھی لینے ہیں۔"

وہ کہتے ہوے چل پڑی اور صلاح الدین مسکرا کر اس کے پیچھے آیا

****

"بس کر میری بچی نہ رو آتا ہے تمھارا باپ اور دادا بتاتی ہوا سے۔"

وہ حرا کو اپنے ساتھ لگائی غصے سے بولی جبکہ حرا بچوں کی طرح رو رہی تھی دوسری طرف آغا جان کو پتا چلا کے صلاح الدین نے سختی سے منع کیا ہے وہ خاموش ہو گئی انھیں فل حال حرا کا نہیں پتا چلا کیونک وہ مردان خانے میں تھے اور اسے وقت کسی کو بھی اجازت نہیں تھی کے وہ یہاں آئے

"ٹھیک ہے! تم جاو۔"

وہ کچھ سوچتے ہوے بولے صلاح الدین کی ہمدردی کچھ زیادہ نہیں تھی کچھ تو گڑ بڑ تھی مگر وہ اس لڑکی کو نہیں چھوڑے گے جس کی وجہ سے ان کے پوتے نے ان

www.novelsclubb.com

سے نافرمانی کی ہے اور وہ کسی بھی حد تک چلے جائے گے اب بات آنا سے اوپر گزر چکی تھی

****

وہ اب ہٹ کر اس کی بینڈیج کرنے لگا تھا بالکل چُپ کر کے وہ بھی خاموش تھی بلکہ خاموش نہیں تھی شاکڈ میں تھی صلاح الدین! کا اتنا زیادہ ریکائشن وہ بھی ایک خون بہاوالی کے لیے ایسا بھی کبھی ہوا ہے وہ سارے درد ساری جلن بھلا بیٹھی تھیٔ بس سوچ تھی صرف صلاح الدین، دین بینڈیج کر کے اس موڑنے لگا وہ مڑی اور اسے دیکھنے لگی صلاح الدین نے اس کا پیلا زرد چہرہ دیکھا جہاں نیل کے ساتھ کہی کہی زخم بھی تھے اس نے ثمرن کے نم بال چھوے اور پھر ڈوپٹہ اُٹھا کر اس کا سر چھپا دیا کے اسے سردی نہ لگ جائے اس وقت وہ نیلے رنگ کے گرم شلوار قمیض تھی جس کے آگئے خوبصورت کڑھائی ہوئی وی تھیں پر وہ اس میں پہلے کی طرح

www.novelsclubb.com

کھلی ہوئی نہیں لگ رہی تھی مگر بہتر لگ رہی تھی صلاح الدین نے بڑھ کر خود سے قریب کر کے اپنے ساتھ لگایا اور اس کا سر چوما اور کہنے لگا

تو قلب من را گرفتہ ای

(تم نے میرا دل لے لیا ہے)

یہ بات اس نے فارسی میں کہی تھی اور ثمرن کو پتا نہیں چلا یہ کتابیں بھیجنے والا بھی وہی ہے اور اس نے کہا کیا ہے

وہ اب جھک کر اس کی آنکھیں چوم چکا تھا جو سوجی ہوئی تھی

چشمان شما مرا دیوانہ می کند

www.novelsclubb.com

(تمھاری آنکھیں مجھے دیوانہ کرتی ہے۔)

وہ بالکل تھک گئی تھی اسے لگا وہ پشتو میں کچھ کہہ رہا ہے مگر وہ پشتو بہت کم بولتا تھا اس کو فارسی بہت پسند تھی اور اسے اس پر عبور بھی تھا

تب دروازہ کھلا اور مورے آئی تو وہ ایک دم پیچھے ہوئی صلاح الدین مسکرا پڑا

"مورے آپ اسے دودھ پلائیے میں اس کے لیے میڈسن لاتا ہوں۔"

وہ اس کا گال تھپک کر بولا جو بالکل چُپ تھی پتا نہیں کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا بالکل جھٹکا دینے والی فیلنگ تھی اور صلاح الدین کا پیار بھی بہت شاک کر دینے والا تھا وہ سب سے بے حد مختلف تھا

اُٹھنے سے پہلے اس نے کچھ سرگوشی میں کہا تھا

شما در خون من برای همیشه

(تم میرے خون میں بس چکی ہو ہمیشہ کے لیے)

www.novelsclubb.com

وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"تم ہی پلاؤ بہت نخرے کریں گی۔"

"کر کے تو دکھائیں میڈم کا حشر کر دوں گا۔"

وہ مضنوعی غصے سے بولا

ثمرن نے تب بھی کوئی رسپونڈ نہیں کیا سپاٹ چہرہ لیے بیٹھی رہی صلاح الدین لب دبائے پُرسوچ نظریں اس پہ گاڑے کچھ سوچنے لگا اور اُٹھ پڑا

"آپ پلاے میں آتا ہوں۔"

وہ یہ کہتے ہوے کمرے سے نکل پڑا اور ثمرن اس کی پُشت کو دیکھتے ہوے اچانک مورے کی نظر خود پہ پڑتے ہی سر جھکا چکی تھی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ اس وقت دوہا ایر پورٹ میں اس کے ساتھ چل رہی تھی ماموں تو واقی آرام کرنے کے لیے پروایٹ روم میں چلی گئی تھی کیونکہ سٹے آٹھ گھنٹے کا تھا اور ثمرن کے پاس آٹھ گھنٹے انجوائمنٹ کے تھے وہ ہر ایک چیز کو کیمرے میں قید کیے ساری یادیں اپنے ساتھ لیے کر جا رہی تھی اور صلاح الدین اپنے چشم سے اسے کیمرے کی طرح کیپچر کر رہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب وہ تصویروں سے فارغ ہو گئی تو صلاح الدین کی موجودگی کا بھی احساس ہوا وہ تو پتا نہیں اپنی دُنیا میں کھو ہی جاتی تھی ایسی عجیب عادت پہ امی ڈانٹا کرتی تھی اور واقی اسے شرمندگی ہی ہوئی

"ویسے یہ ایرپورٹ تو بہت خوبصورت ہے۔"

"ہاں ہے تو صحیح!۔"

وہ مسکرا کر بولا وہ کچھ زیادہ ہی نہیں مسکراتا تھا

"آپ کو پتا ہے آپ آج کے دن تقریباً چالیس بار مسکرائے ہیں بلکہ یہ سمائل آپ کے چہرے سے ہٹی نہیں ہے۔"

وہ اس کی عجیب بات پہ ہنس پڑا وہ واقی کبھی زندگی میں اتنا ہنسا یا مسکرایا بھی نہیں ہو گا جتنا کے آج وجہ بہت ہی خوبصورت تھی جسے وہ دل میں ہی دبا گیا لیکن آنکھوں کی گستاخی کو کون روکتا جو اس کے دلکش نقوش کا پہرہ کر رہی تھی

"ویسے آپ کو نہ پلین کے کھانے کا کچھ نظام بدلنا چاہیے یہ کیا دیتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے ہم پلین میں نہیں کسی ہوسپیٹل روم میں داخل ہو چکے ہیں اور ہمیں ایسا کھانا دیا جاتا ہے جیسے ہم پیسنجر نہیں مریض ہیں۔"

"ایک دن کی تو بات ہوتی ہے اور ویسے بھی پائلیٹ ہوں ہیڈ آف ایر لائن نہیں۔"

وہ مزے سے بولا

"ایک دن! ایک دن میں ایسا کھانا کھانے سے کوئی مر بھی سکتا ہے۔"

صلاح الدین نے اسے حیرت سے دیکھا ثمرن کو لگا کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے

"میرا مطلب ہے ایسا کھانا کھانے سے دل خراب ہو سکتا اور دل خراب ہونے سے بندہ مر بھی سکتا کیونکہ آپ کا دل آپ کے پورے جسم کا نظام سنبھالتا ہے۔"

وہ اپنے قہقہے کو روک نہیں سکا

"کون سی کلاس میں ہو!۔"

جب وہ کھل کر ہنس پڑا تو پھر بولا ثمرن نے گھورا اسے اپنے مزاق بنے پر بہت غصہ آیا۔

"فرسٹ ایر کے اگزامز دیں ہے اب سکینڈ ایر میں جاو گی۔"

"ارے بہت چھوٹی سی ہو میں تو سیون ایٹھ کلاس کی سمجھ رہا تھا۔"

"ہاں تو انکل الادین صاحب آپ خود بڈھے ہیں اس لیے بچی لگوں گی اتنی مشکلوں سے ان کلاسوں سے گزر کر بڑی ہوئی ہوں اور آپ مجھے بچی کہہ رہے ہیں۔"

وہ بگڑ کر بولی

"ارے عورتوں کو تو شوق ہوتا ہے ان کو کوئی ینگ ینگ کہے یا تو الٹا ہی حساب ہے ۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو وہ کوئی اور ہو گی میں ایک ہی پیس ہوں دُنیا میں بالکل اور جنل !۔"

"ہاں وہ تو لگ رہا ہے آپ جیسی ملی بھی نہیں اب تک۔"

"ملے گے بھی نہیں خیر آئے Gucci کے سٹور میں چلتے ہیں ویسے پتا ہے اس کی ٹیگ ہوا میں باتیں کرتی ہیں گوچی سے یاد آیا آپ نے وہ گانا سُنا گوچی گینگ اُف اللہ اتنا مزے کا ہے میں آپ کو کیا بتاوں۔"

وہ بول رہی تو اور وہ ساری دُنیا کو سائڈ پہ رکھے اسے ہی سُنے جا رہا تھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ باہر جا رہا تھا جب آغا جان کی آواز پہ اپنے بڑھتے قدم روک دیں۔

"کمرے میں آو میرے۔"

"معزرت کے ساتھ آغا جان فل حال میں کسی کام سے جا رہا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ سرد لہجے میں بولا

"میں نے کیا کہا ہے دین۔"

وہ سنیجدگی سے بولے

"میں جانتا ہوں آپ کیا کہے گے اور میرا جواب آپ کو بھی پتا ہے۔"

وہ ابھی تک آغا جان کی طرف نہیں مڑا تھا

"دین تمھاری جعرت کیسی ہوئی کے تم میری پوتی بھی ہاتھ اُٹھاتے۔"

وہ اب سختی پہ آ گئے تھے

"ہاتھ تو بہت کام چیز ہے جو اس نے معصوم سی لڑکی کے ساتھ کیا میرے بس میں ہوتا تو اس کے ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا!۔"

وہ پتھریلے لہجے میں بولا

"دین!۔"

www.novelsclubb.com

وہ دھاڑے

"اگر تم اس لڑکی کی خاطر ایسی حرکتیں کرتے رہوں گے تو میں اس لڑکی کی ہی جان لے لو گا سارے فساد کی جڑ وہی ہے اور خان زادے ہوں تم مت بھولو جلدی سے

اس لڑکی کا نام بتاو جس سے تم محبت کرتے ہو ورنہ تمھارا نکاح میں حرا سے کرواوں گا۔"

وہ یہ کیا کہہ گئے تھے انھوں نے زرا بھی نہیں سوچا کے وہ کیا کہہ چکے تھے صلاح الدین کو لگا اگر وہ اسے خنجر مار دیتے اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی ان کے باتوں سے ہوئی تھی صحیح کہتے ہیں زخم تو بھر جاتے ہیں لیکن لفظوں کے زخم کبھی نہیں بھرتے

وہ مڑا اور ان کے سامنے آیا اس کی آنکھیں سُرخ تھی جبکہ چہرے پہ زمانے بھر کی سختی آگئی تھی مگر وہ بولا تو دھیمے مگر سرد لہجے میں

"میں تو ہر گز نہیں بھولا کے میں خان ہوں مگر مجھے لگتا ہے آپ سب بھول گئے ہیں، کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی بھی خان اتنا بے رحم اتنا سنگدل، اتنا۔۔۔ بھی نہیں ہو گا جتنا کے آپ خان کا نام میں نے نہیں آپ لوگوں کے دقیانوس سوچ انا پرستی نے خراب کیا ہے اور لوگ جو آپ کا نام لیتے ہیں آپ کو اپنے آنکھوں میں بٹھاتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں وہ آپ کی عزت کرتے ہیں تو یہ آپ کی بہت بڑی غلط فہمی ہیں

آغا جان لوگ آپ سے ڈرتے ہیں کے آپ ان کی جان، مال، عزت نہ چھین لے کیونکہ ان کی نظروں میں آپ یہ تینوں کام کر چکے ہیں اب بات کرتے ہیں اس لڑکی کی یعنی کے صلاح الدین علی خان کی منکوحہ ثمرن مارنا چاہتیے ہیں آپ اسے شوق سے مارے لیکن مارنے سے پہلے گولی کا نشانہ آپ کے پوتے کے دل میں ہونا چاہیے اور حرا سے کیا کسی سے بھی شادی نہیں کر سکتا بیشک چار شادیاں جائز ہیں لیکن میری ڈکشنری میں ایک ہی شادی جائز ہے اور وہ بھی ہو گئی ہے ثمرن سے اور اس نے مجھے مکمل کر دیا ہے آپ کو اسے بہو تسلیم کرنا ہے تو ٹھیک ہے نہیں کرنا تبھی کوئی مسئلہ نہیں لیکن اگر اسے پہ ظلم کرنے کا ارادہ ہے تو آئیم سوری میں اب اس جہنم میں مزید نہیں رکھوں گا۔"

www.novelsclubb.com

آغا جان کا چہرہ سُرخ ہو گیا جبکہ آنکھیں ان کی جلنے لگی صلاح الدین نے انھیں آئینہ دکھایا تھا اور وہ آئینہ ان سے برداشت نہیں ہوا تو ایک زوردار تھپڑ صلاح الدین کو مارا ارباز اور اسامہ اندر داخل ہوے اور انھوں نے یہ دیکھ لیا ارباز کے چہرے پہ

صدمہ آگیا جبکہ اسامہ کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ وہ یہ سوچ نہیں سکتا تھا کے آغا جان اپنے لاڈلے پوتے کو کبھی تھپڑ مارے گے صلاح الدین نے اپنے جبڑا پکڑا اسے کوئی دکھ کچھ محسوس نہیں ہوا تھا بلکہ وہ بالکل خاموش سپاٹ تاثرات لیے ان کو دیکھ رہا تھا

اس سے پہلے وہ کچھ کہتے صلاح الدین تیزی سے وہاں سے چلا گیا

اور اپنے کمرے میں آیا اور بیگ پیک کرنے لگا اس نے فیصلہ کر لیا تھا اور اسے اب کوئی نہیں روک سکتا تھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"دیکھا یہ بیگ کتنا مہنگا اور ہے بھی اتنا چھوٹا سا میں کہتی ہوں کہ اتنے میں تو بیگز کی فیکٹری کھول لو اس سے خریدنے سے بہتر ہے۔"

وہ چھوٹا سا اپنے کپڑوں سے میچنگ کرتا بیگ دکھا رہی تھی اور پھر اسے رکھتے ہوے کہنے لگی

www.novelsclubb.com

"ویسے اچھا ہے لے سکتی ہوں۔"

صلاح الدین کو وہ بیگ اچھا لگا تھا

"میں کوئی نہیں لے رہی بل گیٹس کی اولاد تھوڑی ہوں۔"

"اللہ اتنے پیارے شوز۔"

وہ سلور کلر کے ہیلز جو دور سے ہی اپنی چمک دکھا رہی تھی اس کی طرف بڑھی اور اسے دیکھنے لگی

"اُف کتنے پیارے ہیں!۔"

صلاح الدین ویسے ہی شاپس کو دیکھنے لگا اس نے مورے کے لیے کچھ لینا تھا فل حال وہ باقی کے لیے کچھ نہ کچھ لیے لیا کرتا تھا لیکن مورے کے لیے کچھ بہت ہی خوبصورت سی چیز ہوں جو وہ استعمال کریں اس نے دیکھا بے اختیار نظر خوبصورت سے سفید اصلی والے موتیوں سے بنے کلچ پہ پڑے جس کا اوپنر پہ ایک

www.novelsclubb.com

کلاس والا روز بنا ہوا تھا صلاح الدین کو بہت اچھا لگا اس نے سامنے کھڑی لیڈی کو اس کو پیک کروانے کو کہا اور ثمرن کو جو گرین بیگ پسند آیا تھا وہ بھی پھر وہ اس کی طرف آیا جو حسرت سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی صلاح الدین کی آواز پہ مڑی پھر خود اپنی سوچ میں آئی

"چلے !اب پرفیوم لینے ہیں۔"

"ہاں چلوں !۔"

وہ وہ مڑا تو کریڈٹ کارڈ دیا پھر دو بڑے بڑی بیگ اُٹھانے ثمرن کا منہ کھل گیا اس نے شاپنگ بھی کر لی

یہ پائلیٹ تو کچھ زیادہ ہی امیر تھا صلاح الدین مڑا تو اس نے اپنے حیرت سے کھلتے ہوے منہ کو تیزی سے بند کیا

"اگر آپ مائینڈ نہ کریں تو آپ یہ پکڑ سکتی ہیں۔"

وہ اسے بیگ پکراتے ہوے بولا

"آپ کے ہاتھ ٹوٹے ہوے ہیں۔"

وہ گھور کر بولی غصہ آیا یہ خرید سکتا ہے وہ نہیں

"ارے نہیں ویسے ہی کہا میرے ہاتھوں میں درد ہو رہا ہے اچھا رہنے دیں۔"

"اب شرمندہ نہ کریں دیں۔"

وہ پکڑتے ہوے بولی وہ اپنی مسکراہٹ دبانے لگا

****

دروازہ پہ دستک ہوئی مورے نے جا کر دروازہ کھولا

www.novelsclubb.com

تو تائی دھکا دیں کر اندر آئی ثمرن بیٹھی ہوئی تھی ان کو دیکھتے ہوے ڈر کر اُٹھی

"ارے بھابی!۔"

تائی نے بڑھ کر ثمرن کو تھپڑ مارنے شروع کر دیں

"کمینی ڈائن! پہلے میرا بیٹا چھینا، پھر میری بیٹی کا حق چھینا اب میرے دین کو دور کر رہی ہے میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں۔"

وہ اب اس کا گلا دبا رہی تھی اور مورے پیچھے سے انھیں کھینچ رہی تھی

"بھابی چھوڑے اسے چھوڑے!۔"

ثمرن کو تکلیف ہو رہی تھی اس کی آنکھوں میں پانی آنے لگا وہ اپنے آپ کو بچانے کے لیے چیخ بھی نہیں سکتی تھی

مورے تیزی سے صلاح الدین کو بلانے لگی کے حرا اندر آئی اور انھیں کھینچتے ہوے باہر نکالنے لگی

www.novelsclubb.com

"ارے کیا کر رہے ہو!۔"

"چاچی جی امی کو ڈسٹرب نہ کریں۔"

وہ باہر نکال کر اب اندر گھسی اور دروازہ بند کرنے لگی مورے بھونچکا گئی اور دروازہ پیٹنے لگی کھولو

صلاح الدین پیکنگ آدھی کر کے انھیں تیار ہونے کی خبر دینے آیا تھا کے مورے کو دروازہ پیٹتے ہوے پایا

"مورے!۔"

وہ بھاگا انھوں نے دین کو دیکھا تو چیخی

"وہ مار دیں گے بچی کو دین ثمرن مر جاے گی۔"

اور دین نے دروازے کو توڑنا شروع کر دیا اندر کھڑی حرا ڈر گئی

www.novelsclubb.com

"مورے!۔"

وہ تیزی سے ماں کے پاس آئی جو ثمرن کو تقریباً مارنے والی تھی جب دروازہ ٹوٹا اور دین اندر داخل ہوا تبھی تائی کو ہوش نہ آئی

"میرے بیٹے کو مارا تم بھی مرو گی۔"

وہ بڑھتے ہوے انھیں تیزی سے پکڑا اور ہٹایا تائی دیوار کو جا کر لگی ثمرن نے اپنے گردن کو پکڑا جہاں سے اب خون نکلنے لگا تھا پیچھے زخم کے باعث وہ کھانسنے لگی آنکھوں میں گہرا پانی آگیا

صلاح الدین نے اسے دیکھا جو سارے بال اس کے منہ پر آچکے تھے

"ثمرن! آنکھیں کھولو! رینی!۔"

وہ اس کا چہرہ تھامتے ہوے بولا اور بال ہٹانے لگا وہ اس کو نہیں دیکھ رہی تھی صلاح الدین نے اسے اُٹھالیا اور بولا

www.novelsclubb.com

"مورے چلے!۔"

وہ کہتا ہوا اسے لیے گیا اور مورے کھڑی رہی انھیں دیکھنے لگی جو اس کے ساتھ کیا کرنے والے تھے

وہ سڑھیوں سے اُترا اور آواز دینے لگا

"دلنواز جلدی سے میرا بیگ لاو!۔"

وہ کہہ کر چلنے لگا سب حیرت سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگے اور وہ انھیں اگنور کرتا ہوا باہر آگیا اور اپنے کار کی طرف پہنچا اور دورازہ کھول کر اسے بیٹھایا اور اس کا ڈوپٹہ ٹھیک کیا اور اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو اپنے گردن کو پکڑیں لمبے لمبے سانس لیے رہی تھی

"پانی دوں!۔"

وہ سائڈ بورڈ سے پانی کی بوتل نکالتے ہوے بولا

مورے اپنی چادر سنبھالتے ہوے آئی باہر

"دین ٹھیک ہے نا بچی۔"

دین نے اسے پانی کی بوتل پلانے چاہئی وہ انکار میں سر ہلاتی رہی

www.novelsclubb.com

"پانی پیو!! میری جان نکال دوں گی۔"

وہ تیزی سے بولا اس نے پکڑا اور گھونٹ لینے لگی

"مورے آپ بیٹھے آپ کا سامان آجائے گا۔"

"دفع کرو سامان کو اسے دیکھو ہو سپیٹل لیے کر چلو۔"

"میں ٹھیک ہوں!۔"

وہ انھیں پریشان دیکھتا ہوا پاکر بامشکل ہی بول پائی

"اگر تم نے پھر بولا کے میں ٹھیک ہوں تو الٹے ہاتھ کا تھپڑ پڑے گا یہ سب تمھاری میں ٹھیک ہوں کی وجہ سے ہوا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے بولا

"دین!۔"

وہ اسے گھور کر دروازہ بند کرتا ہوا مورے کا دروازہ کھولا اور انھیں بیٹھایا تب تک دین کا سامان آ گیا تھا!

اور دین نے ڈگی کھولی اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا

اور اسے دیکھا جو سر جھکائے بوتل کو تھامے رو رہی تھی اور وہ اب مورے کی پروا کیے بنا اس کے کانوں میں سرگوشی کرنے لگا

"رونا بند کرو! مورے کا بھی لحاظ نہیں کرو گا۔"

****

وہ اپنے آنکھیں جلدی سے صاف کرنے لگی اور دین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کار اب پیچھے کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"آپ کو کوئی پسند کیوں نہیں آ رہا۔"

وہ اسے تقریباً دس پرفیوم دکھا چکی تھی لیکن مجال ہے ثمرن کو کوئی پسند آئے صلاح الدین اسے دیکھ رہا تھا جو ہر ایک ایک کو اپنی کلائی پہ سپرے کر کے سونگھ رہی تھی پھر بُرے بُرے منہ بنا کر رکھ دیتی صلاح الدین اس کی ہر ادا پہ مسکرا اُٹھتا۔

"یہاں تو کوئی اچھا نہیں ہے اتنی تیز اوّل تو امی نے لگانے نہیں دینی دوسرا بابا کو الرجی ہے اُف چلے۔"

"ایک منٹ!! میں مدد کر سکتا ہوں۔"

"اکسکیوزمی آپ کے پاس LAUTRE OUD by Maison Lancôme ہے۔"

"یس سر!۔"

وہ دوسری طرف بڑھی

"یہ کون سے نام کا منگوایا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"فرنچ پرفیوم کی کمپنی ہے مگر سمیل پیور عرب!۔"

"اچھا! پر بہت زیادہ مہنگا ہو گا۔"

"ایک تو آپ کو ہر چیز میں پرائز کی کیوں فکر لاحق ہوتی ہے۔"

"آپ کی طرح آندھا دُھند پیسہ تو نہیں ہے۔"

وہ بگڑ کر بولی وہ کچھ کہنے والا تھا جب وہ لے آئی صلاح الدین نے ان سے لی اور اسے پکڑایا

"آپ چیک کریں پھر بتائیں گا کے کیسا ہے۔"

وہ اسے لیے کر چیک کرنے لگی

www.novelsclubb.com

جبکہ وہ اسے کی آنکھوں میں ایک الگ رنگ دیکھ کر چونک پڑی تھی یہ ایسے کیوں دیکھ رہا ہے؟

صلاح الدین فورن نظر پھیر چکا تھا کے میڈیم اس کی دل کا حال نہ جان لے

****

وہ انھیں اسلام آباد میں اپنے ایک فلیٹ لے آیا تھا جو وہ کبھی اپنے استعمال میں تب لاتا تھا جب اسے نیلم نہیں جانا ہوتا تھا پورے سفر میں وہ خاموش رہی وہ مورے دعا کرتے کرتے اس کا چہرہ پھونک رہی تھی صلاح الدین نے سارے راستے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا ہاں کبھی موڑ کاٹنا ہوتا تو چھوڑ لیتا پھر پکڑ لیتا یہ ایک یقین دلانا تھا وہ اس کے ساتھ ہے اور وہ اس کے ساتھ رہے گا

پہلے تو وہ جاگی رہی پھر تھکن اور درد کے باعث سو گئی تھی

بیچ راستے میں وہ رُکے بھی تھے مگر وہ اُٹھ نہ سکی تھی وہ بہت زیادہ تھک گئی تھی اس کی آنکھوں اور جسم میں جان نہ تھی کے وہ اُٹھ سکتی صلاح الدین نے اسے جگانے کے بھی کوشش کی تھی مگر وہ نہیں اُٹھ رہی تھی مورے نے منع کر دیا لیکن وہ چاہا تھا کچھ کھا تو لے انھوں نے کہا جب اُٹھے گی تو دیں دینا اس طرح نہ وہ اُٹھی نہ ہی

صلاح الدین نے کھایا اب وہ تقریباً منزل کے قریب پہنچ گئے تھے تب ثمرن ہلکہ سا کسمائی صلاح الدین نے چونک کر دیکھا

موشم!۔"اس نے بے اختیار کہا اور پھر اچانک کچھ یاد پڑتے ہوے مسکرایا

"یہ آپ نے کیا کہا ہے مجھے۔"

"کچھ نہیں!"

"ہاے کہی پشتو میں گالی تو نہیں دیں۔"

"نہیں بھئی! ایسا کیوں سوچ رہی ہیں اور ویسے بھی اس کا مطلب Mousy ہے۔"mouse

www.novelsclubb.com

"اچھا!۔"

وہ شیک پی رہی تھی اچانک پھر رُکی پھر ایک دم سر اُٹھا کر دیکھا صلاح الدین تیزی سے اُٹھا

"الادین صاحب!! میں آپ کا سر پھاڑ دوں گی۔"

وہ شیک پکڑتے ہوے پیچھے بھاگی

اس نے ثمرن کو دیکھا جو مندی مندی آنکھوں سے ونڈو کو دیکھ رہی تھی پھر اس نے کسی کی نظریں اپنے اوپر محسوس کی پھر اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو صلاح الدین کے ہاتھوں میں قید تھا صلاح الدین نے مڑ کر دیکھا مورے سو چکی تھیں ثمرن نے اپنا ہاتھ ہٹانا چاہا لیکن صلاح الدین نے تھامے رکھا

"کچھ زیادہ نہیں سو گئی تھی طبیعت ٹھیک ہے تمھاری!۔"

وہ اس کی انگلیوں کو چھو رہا تھا جو سوجے ہوے تھے وہ خاموش رہی

"میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہوں موشم! چُپ کے روزے سے ثواب نہیں ملے گا بولو وہ سب کچھ جو تم ایک ہفتے سے اپنے اندر دبائے ہوے ہو۔"

وہ اب اس کا ہاتھ کو اُٹھا کر چومتے ہوے بولا ثمرن نے آنکھیں بند کر لی پھر دوبارہ کھولی تو صلاح الدین کو دیکھتے ہوے کہنے لگی

"کیا میں اپنا گھر باہر سے دیکھ سکتی ہوں۔"

پتا نہیں کیا تھا اس لہجے میں جس سے صلاح الدین کو دُکھ ہوا تھا وہ زبردستی مسکراتے ہوے بازو اُٹھا کر اس کے گرد پھیلا کر اسے ساتھ لگا کر اس کی کنپٹی چومتے ہوے بولا

"گھر کیا گھر والوں سے ملوانے بھی لے کر جاوں گا تم وہاں ان کے ساتھ ٹائیم سپینڈ کرنا لیکن ابھی نہیں تمھاری حالت دیکھ کر پریشان ہو جائے گے کہے گے ہماری پیاری سی بیٹی کا کیا حال کیا ہے فل حال بتاو بھوک لگ رہی ہے۔"

وہ اب بازو ہٹا کر سٹیرنگ کو تھامے اس سے پوچھ رہا تھا ثمرن نے نفی میں سر ہلایا

"بولو بھی!۔"

"مجھے بھوک نہیں ہے۔"

صلاح الدین نے تھک کر اپنے آنکھیں بند کی وہ کیا کریں لیکن انسان کا دماغی توازن جب ہل جاے تو سنبھلنے میں وقت لگے لگا اس لیے خود کو تسلی دیتے ہوے وہ ڈرائیو کرتے ہوے فلیٹ کے قریب آگیا تھا

"مورے!۔"

اس نے ہلکی سی اونچی آواز میں کہا مورے کو دو بار پکارنے کے بعد بلا آخر وہ اُٹھ گئی انھوں نے اپنے آنکھوں کو مسلا اور پھر ثمرن کو دیکھا جو سیٹ سے سر ٹکائے شیشے کو سپاٹ نظروں سے دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"بچی اُٹھی!۔"

"جی اُٹھ گئی آپ کی گونگی بیٹی!۔"

صلاح الدین نے طنزیا انداز میں کہتے ہوے کار پارکنگ ایڑیا میں لے گیا

"دین پہلے ہی اس کی حالت عجیب ہے اوپر سے تم۔"

"یہ اپنے اوپر اُٹھتا ہوا ہاتھ روک سکتی تھی لیکن نہیں مار کھانی ہے انعام ملنا ہے اسے ۔"

وہ یہ جان بوجھ کے ایسا کر رہا تھا کے وہ ریکائٹ کریں گی لیکن محترمہ پہلے والی ثمرن نہیں رہی تھی وہ بالکل بدل گئی تھی اور صلاح الدین کو اس کا بدلاؤ سخت زہر لگ رہا تھا۔

"چندا طبیعت ٹھیک ہے نا تمھاری!۔"

"میں ٹھیک ہوں!۔"

صلاح الدین نے کار کی چابی نکالتے ہوئے ثمرن کی آواز میں بولنے کی کوشش کی اچانک ثمرن کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ آئی مگر پھر غائب۔

وہ کار سے اُترا اور مورے کا دروازہ کھولا ثمرن نے بھی دروازہ کھولنے کی کوشش کی تھی مگر ہاتھوں میں لگتا تھا جان ختم ہو گئی ہے صلاح الدین نے اس کی طرف آیا اور دروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ آگئے کیا ثمرن نے ہاتھ آگئے کیا صلاح الدین نے اس بازوں میں اُٹھالیا ثمرن کا منہ کھل گیا وہ دروازہ ٹانگوں سے بند کرتا اپنی چابی آوٹمیٹک بٹن سے لاک کرتا مڑا

مورے کھڑی ہوئی تھی اس بات پہ زیادہ دھیان نہیں دیا لیکن ثمرن کی حالت عجیب ہو گئی تھی صلاح الدین چلتا ہوا لفٹ کی طرف آیا اور مورے کو بٹن دبانے کو کہا مورے نے جلدی سے دبایا اور وہ ویٹ کرنے لگے۔

"مجھے نیچے اُتار دیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ دھیمی سے آواز میں بولی

"مجھے سُنائی نہیں دیا۔"

ثمرن نے مورے کو دیکھا جو منہ میں کچھ نہ کچھ بڑبڑا رہی تھی ان کی طرف دھیان نہیں تھا

"آپ پلیز مجھے اُتار دیں۔"

اس نے پھر اس کی طرف دیکھتے ہوے کہا

صلاح الدین نے اسے دیکھا جو پریشان نظر آرہی تھی

اس کی آنکھیں ہرن کی طرح سہمی ہوئی تھی جیسے ہر طرف شکار شکاری تھے

لفٹ کھل گئی وہ اندر داخل ہوے سدا شکر خالی تھا ورنہ بندوں کو دیکھ کر ثمرن کی جان جاتی

www.novelsclubb.com

دین نے سیون فلور کا بٹن دبایا اور لفٹ چلنے لگی اور وہ اسے دیکھنے لگی صلاح الدین نے اسے دیکھا تو گھوری دکھانے لگا کے اب بس بھی کرو!

****

وہ کلائی سے سمیل سونگھنے لگی واقی تو کھ گئی ایسی سمیل پہلا لفظ اس کی زبان سے نکلا تھا

"واو!۔"

"واوواوواو آپ کا ہر چیز میں ٹیسٹ واقی بہت زبردست ہے۔"

"تھینک یو!۔"

وہ سر کو خم دیتے ہوے بولا

"میں تو دولو گی!۔"

"اوکے!۔"

www.novelsclubb.com

جب وہ کانوٹر سے بل ادا کرنے لگی صلاح الدین نے منع کیا وہ نہ نہ کرنے لگی کے صلاح الدین نے بل پے کر کے اسے دیا

"میں یہ نہیں لے رہی یہ اب آپ نے خرید لیا ہے۔"

"اچھا تو اسے گفٹ سمجھے!۔"

"میں کسی اجنبی سے بھلا گفٹ کیوں لو!۔"

وہ دیکھتا رہا پھر مسکراہٹ دبائی جس سے اس کا ڈمپل نامودار ہو گیا تھا

"اتنی دیر سے اجنبی کے ساتھ گھوم رہی ہے باتیں کر رہی ہیں اب گفٹ کے وقت اجنبی یاد آ گیا خیر اینی ویز آپ ہماری کوک پٹ میں مہمان رہی ہے اسی کا ہی گفٹ سمجھ لے۔"

وہ پہلے دیکھتی رہی پھر خوشی سے لے لیا

"شکریہ الادین صاحب!۔"

www.novelsclubb.com

"اُف صاحب تو نہ بلاؤ اتنا بھی انکل نہیں ہو پانچ سال بڑا ہوں میں!۔"

"پھر بھی پانچ سال بڑا ہونا بہت بڑی بات امی تو کہتی ہے ایک دن بھی بڑا ہو اسے رسپیکٹ دوں آپ تو پھر بھی اتنے بڑے ہیں۔"

"خیر آپ کو چوہے نہیں دوڑ رہے تھے۔"

وہ بازو سینے پہ باندھے بولا

"ہاں دور رہے ہیں میں تو اسے چکر میں بھول گئی تھی۔"

****

کھانے کھا کر جب سونے کو وقت آیا تو صلاح الدین نے کہا ثمرن اب اس کے ساتھ ہو گی مورے نے خاموشی سے صلاح الدین کو اشارہ کیا تو صلاح الدین ان کے ساتھ سائڈ میں آیا

"وہ گھبڑا جائے گی فل حال میرے ساتھ رہنے دوں میں جانتی ہوں تمھارا حق ہے مگر اس بچی کی حالت مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی۔"

www.novelsclubb.com

"مورے آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں اگر وہ ابھی میرے قریب نہیں آئی گی تو اجنبیت کی دیوار ہمارے گرد حائل ہو جائے گی اور کبھی نہیں ٹوٹے گی اس لیے کہہ

رہا ہوں میرا وعدہ ہے آپ سے وہ بہت جلدی ٹھیک ہو گی اور پھر جو آپ میڈم کے مزاج دیکھے گی تو آپ دنگ رہ جائے گی۔"

مورے نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"کیا مطلب؟۔"

"موشی موشم یہی ہے۔"

مورے کا منہ کھل گیا صلاح الدین نے بڑھ کر ان کے ماتھے پہ پیار کیا اور شب بخیر کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا

ثمرن جو واش روم سے باہر نکلی تھی صلاح الدین کو دیکھ کر اس نے پھر نظر جھکا لی اور چلتے ہوئے بستر کی طرف آئی

"تم نا مجھے روبورٹ لگتی ہو یا پھر کوئی زومبی میڈ سن کھائی جو میں نے تمھیں دی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہتے ہوے اس کے پاس آیا اور ساتھ بیٹھا وہ مزید کھسکی اور سر اثبات میں ہلایا

"زبان بھی اللہ نے دی ہے کچھ تو بولو!۔"

وہ پورا کا پورا اس کی طرف مڑا اور بولا

"اچھا خیر! میں یاد تھا تم مجھے کیسی بھولی ہو گی

آخر ایک دن کے دوست تھے ہم!۔"

خاموشی!

"نیند آرہی ہے۔"

نفی میں سر ہلایا گیا

"گُڈ مجھے بھی نہیں چلو بات کرو میرے سے۔"

www.novelsclubb.com

ثمرن نے آنکھیں اُٹھا کر صلاح الدین کی سُرخ آنکھیں اور تھکے ہوے چہرے کو دیکھا جو اتنے گھنٹے سے ڈرائیو کرنے کے باوجود بھی اس کی خاطر کہہ رہا تھا کے اسے نیند نہیں آرہی اسے ترس آیا وہ کیوں اس کی خاطر ایسا کر رہا ہے۔

"امی نے یہی کہا ہے کے جا کر سب کی مار کھانا ان کی خدمتیں کرنا بس شوہر کی کچھ نہ سُنا!۔"

وہ اب جھلا گیا تھا

"آپ سو جاے!۔"

"مجھے نیند نہیں آرہی بات کرنا چاہتا ہوں تم سے کیسی لڑکی ہو جو کہہ رہا ہوں وہ سُن نہیں رہی۔"

www.novelsclubb.com

وہ رونے لگی ایک دم سے کے صلاح الدین کو سمجھ نہیں آئی کے ہوا کیا ہے وہ بس منہ چھپا کر کھل کر رونے لگی صلاح الدین اس کے قریب آیا اور اس کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا وہ مزید رونے لگی۔

"میری وجہ سے آپ اپنی فیملی سے دور ہوے اب وہ میرے بھائی کو مار دیں گے یا میری فمیلی کو نقصان پہنچا دیں گے۔"

وہ اس کا ڈر اس کی خاموشی ایک منٹ میں سمجھ چکا تھا

"اگر ایسا ہوا تو میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کرو گی۔"

وہ روتی جا رہی تھی اور صلاح الدین نے اس کے گرد بازوں پھیلا لیے

"وہ کچھ نہیں کہے گے میں کہہ رہا ہوں نا تو رونے کا کیا فائدہ!۔"

ثمرن نے اپنا چہرہ اُٹھایا

"آپ کو نہیں پتا ابھی میں سو گی صبح خبر ملی گی کے انھوں نے میرے بھائی کو مار دیا ہے! پھر میرے اتنے صبر کا کیا فائدہ ہو گا۔"

وہ کھل کر اپنے دل کا حال بتا رہی تھی صلاح الدین نے اس کا چہرہ تھاما اور انگلیوں سے اس کے آنسو صاف کیے

"میری طرف دیکھو! موشم!۔"

ثمرن نے اس کی ہری آنکھوں میں دیکھا

"جب تک میں زندہ ہو نا کوئی تمھیں اور تمھاری فیملی کو نقصان نہیں پہنچائے گا سمجھی اور آج کے بعد سے مجھے تمھاری مظلومیت کی چادر پہنے نہ نظر آو تم وہ سٹرانگ بولڈ ثمرن ہو جو کسی سے گھبراتی نہیں ہے سمجھی۔"

وہ اسے پیار کرتے ہوے بولا ثمرن نے تھکے ہوے انداز میں اس کے سینے پہ سر رکھ دیا

"اب بتاوالادین صاحب یاد ہیں۔"

وہ روتے ہوے مسکراپڑی

"اور آپ کو موشم ابھی تک یاد ہے۔"

صلاح الدین ہنس پڑا

"وہ کتابیں آپ بھیجا کرتے تھے۔"

صلاح الدین نے اس کے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کی

"تو محترمہ کو پتا چلا گیا۔"

وہ جھک کر شرارت سے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا

www.novelsclubb.com

"آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتا تھا جو انسان پر فیوم وہ بھی اتنے مہنگے والے گفٹ کے طور پہ دیں سکتا ہے جو گوچی کا بیگ میں سے صرف موتیوں والے بیگ والا سامان

اُٹھتا ہے جبکہ دوسرا بیگ بھول جاتا ہے جو میں نے پسند کیا تھا تو وہ کتابیں کیوں نہیں بھیج سکتا۔"

وہ بہت ہی دھیمی آواز میں بولا تھا صلاح الدین بامشکل ہی سُن پایا تھا۔

"آپ کو پتا ہے آپ کی شادی میری چھوٹی بہن سے ہونے والی تھی۔"

"پر ثمرن میڈم اپنے الادین صاحب کسی کو کیوں دیتی وہ تو صرف ان کا ہے تبھی میڈم آغا جان سے لڑ کر شادی کا کہا۔"

وہ ہنستے ہوے بولا

"ہنس لے آپ میرے لیے قیامت سے کم دن نہیں تھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب الگ ہوتے ہوے بولی دین نے اسے گھورا اور اسے پھر کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا

"الگ ہونے کو کسی نے کہا تھا کیا تائی اماں نے یا آغا جان نے ؟۔"

وہ اب اسے پہ طنز کر رہا تھا وہ پھر چُپ تھی

صلاح الدین نے سوچا آج کے لیے اتنا ہی کافی زیادہ تنگ نہ کریں وہ خود بھی بہت تھک گیا تھا

اس لیے گال اس کے سر پہ رکھ کر اسے کچھ کہا

زن زیبا من تورا دوست دارم

My beautiful wife I love you

"آپ نے پھر مجھے پشتو میں کچھ کہا۔"

"یار تمھیں یہ کیوں لگتا ہے کے میں تمھاری بُرائی پشتو میں کروں گا اور میں پشتو تو بولتا نہیں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب اس کے بال سہلا رہا تھا وہ کچھ نہیں نہ بولی

"میرا دل کر رہا ہے پلین میں تمھیں بٹھا کر صحیح قسم کا مزا چکھاو! بولتی کیوں نہیں ہو!۔"

اس نے ہلکی سے چپیٹ ثمرن کے سر پہ لگائی وہ اس سے الگ ہو گئی

"آپ سو جائے میں نماز پڑھ لو!۔"

وہ اپنا چہرہ صاف کرنے لگی

"ٹھیک ہے پڑھ کر آجانا میں تمھارا انتظار کروں گا۔"

وہ مسکرا کر کہتا ہوا اب اُٹھ کر بیڈ کے دوسری طرف گیا اور لیٹنے کی تیاری کرنے لگا

وہ اسے دیکھنے لگی جواب کمبل اُٹھا کر لیٹنے لگا تھا اسے دیکھا تو سوالیہ نظروں سے دیکھا

"کچھ کہنا ہے؟۔"

ثمرن چونک پڑی پھر نفی میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"تو جاوں جلدی سے اور بیٹھ کر پڑھنا ٹھیک ہے۔"

وہ اب لیٹ چکا تھا اور ثمرن اسے دیکھ کر اُٹھ پڑی تھی۔

•••••••••••••••••

"یہ ایرپورٹ تو ختم ہی ہو گیا ابھی تو تین گھنٹے ہوے جبکہ چھ گھنٹے مزید انتظار کرنا۔"

وہ شیک پکڑے اس کی پیچھے بھاگی تھی جب اس نے اسے موشم کہا تھا اب وہ لمبے لمبے سانس لے کر شیک کا سپ لیتے اسے بولی

"اب میرے خیال سے زیادہ نہیں ہو گیا کہی بیٹھ جاتے ہیں۔"

وہ اپنے جیکٹ کے بٹن کھولتے ہوے بولا اور وہ نفی میں سر ہلانے لگی

"الادین! ایک ریکوسٹ تھیں آپ سے۔"

"بولے!۔"

وہ اس کو دیکھ رہا تھا جو پُر سوچ نظروں سے باہر کی طرف دیکھتے ہوے بولی جہاں سے قطر انٹر ہونے کا راستہ تھا وہ سمجھ گیا

www.novelsclubb.com

"نہیں!۔"

"یس۔"

وہ ان کا ہاتھ پکڑتے ہوے بولی اور چلنے لگی

"تم پاگل ہو۔" وہ اپنا ہاتھ نکلاتے ہوے بولا

"آپ کو پتا ہے یہ صرف آپ کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر باہر گھومنے کی اجازت دیں سکتے ہیں اس کے بعد ایر پورٹ سے باہر جانے نہیں دیں گے ابھی صرف چھ گھنٹے رہتے ہیں اور ایک اور مزے کی بات فلائٹ بھی مس ہونے کا ڈر نہیں ہے کیونکہ پائلیٹ جی تو میرے ساتھ ہیں۔"

وہ ہنستے ہوے اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتے ہوے بولی صلاح الدین ہنس پڑا

You are unbelievable

"مجھے پتا ہے اب چلے مجھے دوہا دیکھنا ہے ویسے سامان تو سیو ہے نا۔"

"لاکر میں رکھ کر بھی اور وہ ایر پورٹ میں کہہ رہی ہو کے سیو ہے کہ نہیں۔"

"ہاں اچھا خیر چھوڑے سامان کو قطر دیکھتے ہیں۔"

"دوہا ہے میڈم!۔"

"ہاں وہی!۔"

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"وہ بڑے آرام سے اس لڑکی کو لے گیا آپ سے بد تمیزی کی میری بیٹی کو تھپڑ امارا اور آپ چُپ چاپ کر کے بیٹھے ہیں کیا ہو گیا ہے آپ کو آغا جان۔"

تایا سخت غصے میں کہتے ان کے کمرے میں چکر کاٹ رہے تھے جبکہ آغا جان راکنگ چیر پہ خاموشی سے جھولتے ایک ہی تصویر کو دیکھ رہے تھے وہ تھی سامنے لگی صلاح الدین اور ہادی کی جو کالے شلوار قمیض میں ایک دوسرے کے کندھے پہ بازو پھیلائے کھڑے تھے اس وقت ان کی لڑائی بھی بڑی زبردست ہو گئی تھی موقعہ ہادی کی سب سے بڑی بہن رامین کی شادی تھی جو اب نیویارک میں رہتی ہے وہ ہادی کے میت کو بھی نہ دیکھ سکی وجہ وہ امید سے تھی اور اس کے کچھ دن رہ گئے تھے، دونوں کی صرف چھ منٹ کی لڑائی تھی وہ یہ تھی کے دونوں قران پاک رامین

www.novelsclubb.com

کے سر کے اوپر رخصتی کی وقت رکھنا چاہتے تھے کیونکہ دونوں کو رامین بہت پیاری تھی تھی ان سے بڑی مگر اس کو ٹریٹ ایسے کرتے تھے جیسے بہت چھوٹی ہو وہ اب دونوں لڑ رہے تھے کے رامین بیچ میں آگئی اور دونوں کو سُنانے لگی کے دونوں ہی مل کر پکڑے اس میں لڑنے کی کون سی بات ہے اور دونوں امیو شینل ہو گئے اور اسے اپنے ساتھ لگایا کتنی پرفیکٹ فمیلی تھی کوئی غم

جیسے ان کو چھو کے نہیں گزرا تھا یہ سب ہنگامے یہ سب مار دھاڑ بیشک باہر ہوتی تھی لیکن اتنا سب کچھ اب ان کے گھر میں ہو رہا تھا آغا جان کی نظر پورے دیوار پہ لگی اپنی سُنہری حویلی کے ایک ایک فرد کی طرف تھی جہاں مسکراہٹ چہرے سے ہٹتی نہیں تھی

www.novelsclubb.com

مگر ہادی کی موت نے سب کچھ بدل دیا تھا اور یہی چیز ان کے دل کو ٹھیس پہنچا رہی تھی ایک دم کوئی بات ان کے دماغ میں گھسی اور ان کو سمجھ آگئی آنا کو قائم رکھنا تھا کیونکہ سارے رشتوں میں اب بھی آنا بھاری تھی

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

آزان کی آواز پہ صلاح الدین کی آنکھ کھلی اس نے ارد گرد دیکھا کمرے میں آندھیرا تھا اس لیے اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا اس نے ہاتھ اُٹھنا چاہا جب اسے نے دیکھا کے کوئی اور بھی بستر پہ موجود ہے یہ بات سوچ کر وہ مسکرا پڑا اس نے ہاتھ بڑھا کر لمپ آن کرنا چاہا کے نیچے اس کی گھڑی گر گئی آواز اتنی زیادہ اونچی نہیں تھی لیکن ثمرن ڈر کر اُٹھ گئی صلاح الدین نے تکیہ سے فون نکالا جبکہ اس کی سہمی ہوئی آواز اور تیزی سے سانس لینے پر بولا

"کیا ہوا؟۔"

"آندھیرا کیوں ہے؟۔"

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے بولی

"امی!۔"

وہ بہت زیادہ ڈر گئے تھی صلاح الدین نے جلدی سے لمپ آن کیا اور اس کو دیکھا جو ڈر سے کانپ رہی تھی

اور رونے بھی لگی تھی

"موشم!۔"

اس نے اس کا بازو پکڑا لیکن وہ ڈر کر اچھلی مگر صلاح الدین کو دیکھ کر تھوڑی پُر سکون ہو گئی اور منہ پہ ہاتھ رکھا صلاح الدین نے گھڑی اُٹھائی اور سائڈ ٹیبل پہ رکھ کر اس کی طرف آئے جواب بیڈ کے کنارے پہنچ گئی تھی بازو پکڑا اور ہلکہ سا کھینچا

"کوئی نہیں یار ڈر جاتا ہے بندہ اس میں رونے کی کون سی بات ہے۔"

"آپ نے کہا تھا آپ لائیٹ نہیں بند کریں گے آپ نے کیوں بند کی۔"

وہ بھاری آواز میں بولی تھی

"آیئم سوری! اصل میں بیچ میں بجلی چلی گئی تھی پھر جب دوبارہ آئی تو لائٹ آن ہونے سے تمھاری آنکھ کھلنے لگی تھی میں جاگا ہوا تھا تمھاری نیند ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

وہ اسے ساتھ لگا کر اس کو تھپک کر بڑے پیار سے بولا

"آپ مارے گے تو نہیں۔"

وہ اب ڈر گئی تھی وہ بھی تو ان کی خاندان کا تھا

صلاح الدین نے سوچا بہت ٹائیم لگنا ہے

"ہاں بہت زیادہ ماروں گا۔"

www.novelsclubb.com

اس کے کہنے کے دیر تو وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگی۔

"اگر پُرانی والے ثمرن کو پتا چلتا وہ سال بعد ایسی ہو جاے گی اس نے تو اسی وقت اپنے آپ کو شوٹ کر لینا تھا اتنی ڈرپوک ہو تمھیں یاد ہے جب تم نے اس لڑکی کی

کتنی پٹائی کی تھی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا اُف اتنی بہادر لڑکی اب اس بہادر لڑکی کو دیکھو جو آندھیرے سے ڈرتی ہے۔"

ثمرن کو واقی اپنے آپ سے شرمندگی محسوس ہوئی وہ کب تھی ایسے صلاح الدین بالکل صحیح کہہ رہا ہے اگر وہ سال پہلے جان لیتی اس کا کیا حال ہونا اور وہ آگئے سے کچھ نہیں کر سکے گی تو اس نے واقی خود کو شوٹ کر دینا تھا مگر اب کیا کر سکتی تھی

"اِدھر دیکھو!۔"

اس نے ثمرن کا چہرہ اُٹھایا

"اب دوبارہ ڈری تو ماروں گا بعد میں اتنا پیار کروں گا اتنا پیار کروں گا میرے پیار کی شدتوں سے گھبڑا جاوں گی کے کہوں گی مجھے مار لیتے تو زیادہ بہتر تھا۔"

اس کا چہرہ سُرخ ہو گیا اتنا کے صلاح الدین کو لگا کے سارا خون اس کے چہرے پہ آ گیا ہو مگر جو بھی تھا منظر بے حد دلکش تھا اس نے ثمرن کے سر پہ اپنی محبت کی شدت چھوڑ کر بولا

شما آفتاب من ھستی

وماہ نور عزیزم

کہ روح من را زیبا ترمی کند

you are my sunshine)

And my moon light darling

(That brightens my soul

"یہ آپ مجھے ایسے دیکھ کر کیا کہتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ آج کہے بغیر نہ رہ سکی تھی صلاح الدین ہنس پڑا اور اپنا سر ہولے سے اس کے ساتھ ٹکرا کر بولا

"یہ تم خود ڈھونڈو کے میں کیا بولتا ہوں فل حال نماز پڑھ لے دیر ہو رہی ہے۔"

اس نے اس کو دیکھتے ہوے کہا اس نے سر ہلایا صلاح الدین نے مسکرا کر اس کے گال چھوے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھ گیا

****

"ٹیکسی نہ لیے لے۔"

صلاح الدین ایر پورٹ سے باہر نکلا اس کے ساتھ تب بولا

www.novelsclubb.com

"ٹیکسی سے کیا ہو گا پیسے لگے گے چھوڑے پیدل چلتے ہیں۔"

وہ مزے سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوے کہنے لگی

"میڈم چھ گھنٹے ہیں چھبیس گھنٹے نہیں!۔"

"اللّٰہ بار بار نہ بولے میں پھر سیڈ ہو جاو گی چلے ٹھیک ہے لیکن اچھی سی جگہ چھوڑ کر پھر پیدل چلنا ہے مجھے۔"

*****

وہ نماز پڑھنے کے بعد سو نہیں سکی تھی البتہ صلاح الدین بہت زیادہ تھکا ہوا تھا وہ سو پڑا تھا وہ اس کے ساتھ لیٹی اسے دیکھ رہی تھی وہ بالکل نہیں بدلا تھا ویسا ہی تھا خوبصورت، اچھا سویٹ سا بس فرق اس کی چہرے پہ سجی سٹبل (شیو) اسے مزید پُرکشش بنا رہی تھی اس نے اپنے ہاتھوں سے اسے چھونا چاہا لیکن ڈر کے مارے نہ کر سکی ویسے وہ کچھ کہے گا تو نہیں تو وہ ڈر کیوں رہی ہے اتنا اچھا تو ہے اگر اسے غصہ آگیا اور اگر اس نے تھپڑ مارا تو۔ اسے عجیب سا محسوس ہو رہا تھا وہ بستر سے اُٹھ گئی ڈوپٹہ سنبھالتی وہ باہر نکل آئی اس نے دروازہ آہستہ سے بند کیا اور مڑی لاونج میں اس وقت خاموشی چھائی ہوئی تھی مگر کمرہ ہلکہ سا گرم تھا، مطلب کوئی موجود تھا

www.novelsclubb.com

اس نے دیکھا کچن میں مورے ناشتہ بنا رہی تھی آہٹ پہ انھوں نے اپنا چہرہ موڑ کر دیکھا تو ثمرن کو دیکھ کر مسکرائی ثمرن نے آہستہ آواز میں انھیں سلام کیا

"وعلیکم سلام جاگ گئی میرا بچہ نیند نہیں آ رہی تھی کیا؟۔"

اس نے آ گئے چل کر ان کے پاس آئی اور نفی میں سر ہلایا

"چلو ناشتہ کیا کروں گی تمھیں تو پتا ہے فجر کے بعد سے مجھے بھوک لگنے لگ جاتی ہے عادی ہو اس لیے نیند نہ آنے کے باعث سوچا کچھ بنا دوں۔"

"آپ ہٹیے میں کر دیتی ہوں۔"

ثمرن کو ڈر تھا کہی صلاح الدین کو پتا لگے وہ مارنا نہ شروع کر دیں

www.novelsclubb.com

"ارے ہو گیا میرا کیا ہے بس بریڈ اور دودھ کا ایک گلاس تم بتاو کیا کھانا۔"

وہ پیار سے اسے دیکھتے ہوے بولی

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔"

اس نے جھجھکتے ہوے کہا

"ارے ایسے کیسے نہیں میں ایک کام کرتی ہوں اس کو بھی اُٹھا لیتے ہیں بیشک ناشتہ کر کے سو جائے ٹھیک ہے۔"

"نہیں میں انھیں بعد میں بنا دوں گی ابھی وہ تھکے ہوے ہیں۔"

"اچھا تم سے پوچھنا بلکہ بندے کو زبردستی کرنی چاہیئے رُکو تم یہ پکڑو دودھ زیادہ ضروری ہے میں اپنا بناتی ہوں۔"

"انٹی! آپ کھائے۔"

انھوں نے اسے ٹوکا

www.novelsclubb.com

"پہلے تو میں صلاح الدین کی ماں ہوں تو میں چاہتی ہوں تم مجھے مورے بلاؤ نہیں تو امی بھی بول سکتی ہوں دوسرا ماں ہوں، ماں کو بھی کبھی کہا ہے آپ نے امی میرا تو مت بنائیں آپ اپنا کھائے۔"

وہ ان کے کہنے پر تھوڑا سا شرمندہ ہو گئی اور خاموشی سے دودھ کا گلاس اُٹھا لیا

"ایک بات پوچھو بیٹی!۔"

مورے کے دماغ میں کچھ آیا تھا تو پوچھے بغیر نہ رہ سکی

وہ چونک کر انھیں دیکھنے لگی پھر بولی

"جی انٹ میرا مطلب مورے۔"

وہ مسکرائی

"صلاح الدین کا پتا ہے وہ کیا کرتا ہے۔"

یہ عجیب سا سوال تھا کم سے کم اسے ضرور لگا تھا

www.novelsclubb.com

"جی!۔"

"ارے میاں ہے تمھارا کچھ تو معلوم ہو گا اس کے بارے میں۔"

"پائلیٹ ہیں وہ۔"

"ارے واہ تمھیں تو پتا ہے اچھی بات ہے، پلین وغیرہ میں کبھی بیٹھی ہو۔"

اس کو اپنا ٹرپ یاد آگیا وہ دن کیسے بھول سکتی تھی

اس نے سر ہلایا

"پڑھائی کیا کرتی۔"

اب وہ اس کو سوچوں سے نکال کر ارد گرد کی باتیں کر رہی تھی اور وہ انھیں بڑی نرمی اور ٹھہر ٹھہر کے جواب دیں رہی تھی.

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

Souq waqif

کے پُرانے اور ٹریڈ شنل بازار پہ اس نے ٹیکسی روکی راستے میں وہ بولتی رہی کے روک دیں لیکن وہ چاہتا تھا وہ اسے تھوڑا بہت تو گھما دیں

"اگر دیر ہو گئی تو!۔"

اسے اب پریشانی ہو گئی یہ کافی دور لے آیا تھا

"آپ نے خود ہی کہا تھا کے فلائٹ مس ہو جانے کا ڈر نہیں ہے کیونکہ پائلیٹ ساتھ ہے۔"

وہ اُتر کر اسے کہنے لگا

"وہ تو ہے پر پھر بھی میں چاہتی ہوں وہاں کم سے کم آدھے گھنٹے پہلے پہنچے ہو۔"

"صرف ساڑے پانچ گھنٹے رہتے ہیں چلے۔"

وہ گھڑی کو دیکھتے ہوے کہنے لگا

وہ سر ہلا کر اس بازار کو دیکھنے لگیٔ

www.novelsclubb.com

"واو!۔"

وہ گھوم کر اسے دیکھنے لگی

"مجھے لگتا ہے میں کسی بہت ہی پُرانے زمانے میں آگئی ہوں قدیم عمارتوں کی نیچے چھوٹے سے بازار چلتے پھرتے ڈھیر سارے لوگ آپ کا میجک کارپٹ ویسے بہت فٹ نہیں الادین صاحب مجھے اسی کے زمانے میں لے گیا اب آگئے بڑھوں گی تو سفید بڑا سا محل ہو گا۔"

"آپ ڈزنی کی بہت بڑی فین معلوم ہوتی ہے۔"

وہ مسکرا کر اس کو دیکھنے لگا اسے اچھا لگا تھا وہ اتنے معصوم سی اور اس کی خواہشات بچوں جیسی ورنہ آج کل کی لڑکیاں وہ اپنے کزنز کو سوچتا جنھیں ڈرامہ گوسپ، اور بہت سی فضول فلمز اور گانے اور اسے دیکھوا نھیں کی عمر میں بچوں والی فینٹسی

"ویسے آپ کا نام صلاح الدین کس نے رکھا تھا وہ جو ایک لیڈر تھے صلاح الدین ایوبی۔"

وہ مسکرایا اور نیچ رش میں اسے سائڈ پہ کیا

"ہاں کچھ ایسا ہی ہے میرے آغا جان نے ان کا ہی قصہ سُنے کے بعد رکھا تھا ورنہ میں ایک مہینے سے بنا نام کے رہا تھا وہ میرا کچھ ڈفرنٹ کچھ یونیق نام سوچ رہے تھے ۔"

"یہ آغا صاحب کون ہے مجھے ایک بات تو بتائیں آپ کہی پرنس تو نہیں ہے میں کوئی آپ کو عام سے شخص سمجھو پتا چلے یہ کوئی شہزادہ نکلا۔"

صلاح الدین کو لگا تھا اس نے ہنس ہنس کر پاگل ہو جانا ہے اتنا وہ کبھی زندگی میں نہیں ہنسا تھا

"آپ کو کیسے پتا چلا۔"

وہ شرارت سے بولا

www.novelsclubb.com

ثمرن کارپٹس پہ نظر جمارہی تھی اس کے کہنے پر تیزی سے چہرہ موڑا صلاح کی آنکھوں میں شرارت دیکھ پہ نہیں پائی

"آپ سچ میں۔۔۔۔"

وہ مسکراہٹ کو بامشکل دباتا سر ہلانے لگا ثمرن نے منہ پہ ہاتھ رکھا

"گوش آپ واقی پرنس ہیں۔"

صلاح الدین سے ہنسی روکنا مشکل ہو گیا

"اللّٰہ میں ایک پرنس کے ساتھ ہوں میں کہی بے ہوش نہ ہو جاو۔"

وہ اب کھل کر ہنس پڑا کے ارد گرد کے لوگ متوجہ ہوے

"اُف بہت ہی بھولی ہیں آپ ہر کسی کی باتوں میں آجاتی ہیں بس آج سے آپ موشم !۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب ماتھے پہ بل ڈالے زوردار مکا اس کے بازو پہ مارا

"موشم کہے گے تو آپ کا چہرہ بگاڑ دوں گیٔ۔"

"موشم !۔"

وہ کہتے ہوے تیزی سے چل پڑا وہ بھاگنے لگی کے کسی چور نے اس سے بیگ جلدی سے لیا وہ تیزی سے مڑی اور جلدی سے اپنے بیگ کے سٹریپ پکڑے وہ بندہ بھاگ رہا تھا فورن منہ کے بل گرا صلاح الدین بھی تیزی سے آیا ثمرن چلتے ہوے آئی اور اپنی ہیل اُتار کر مارنے لگی صلاح الدین کا منہ کھل گیا

"بیگ چھوڑ میرا۔"

وہ غرائی تھی صلاح الدین حیران رہ گیا وہ عربی زبان میں کچھ کہہ رہا تھا صلاح الدین نے اسے کہا

"ٹھیک ہے بیگ مل گیا چلو۔"

مگر ثمرن نے اسے ٹھوکر ماری اور پھر غصے سے لوگوں کو دیکھا

"آپ کے ملک میں ایک چوری کرتا ہے تو آپ اس کے ساتھ کچھ نہیں کرتے مارے اس کو۔"

"موشم چھوڑدوں!۔"

"ارے ایسے کیسے چھوڑدوں آج میری کی ہے آج پٹائی نہیں لگی گی تو یہ کل بھی ایسے کریں گا۔"

وہ غصے میں اپنے بال سیدھے کرنی لگی اور ڈوپٹہ ٹھیک کرتے ہوے بولی

"کوئی گناہ کرتا ہے تو ہمارا فرض ہے اسے ہاتھ سے روکے نہیں تو پھر زبان سے اگر وہ پھر بھی نہیں سنتا تو اس کے حال پہ چھوڑدیں مگر پھر بھی پہلا کام تو کریں۔"

وہ اس کی بات میں جیسے کھو گیا تھا لوگوں مے اسے چور کو اُٹھا کر تو لگائی ساتھ میں پولیس کو حوالے کرنے کا فیصلہ کیا جبکہ وہ سائڈ پہ ہو کر جوتا پہنے لگی ایک عورت جو جولیری کی دُکان میں بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاس آئی

"تم ٹھیک ہوں؟۔"

انھوں نے عربی میں کہا تھا ثمرن سمجھ گئی تھی مسکرائی اور سر ہلایا

"جمیلہ!۔"

(خوبصورت)

"نہیں میرا نام ثمرن ہے۔"

"وہ تمھیں خوبصورت کہہ رہی ہے تم ٹھیک ہوں ایسے نہیں کرنا چاہی تھا۔"

وہ لاکھ لبرل صحیح مگر تھا تو ایک پٹھان اور اسے اچھا نہیں لگا

"ماء!۔"

(پانی)

"یہ کیا کہہ رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"پانی دوں تمھیں۔"

وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا

اس نے مسکرا کر سر ہلایا اور جولیری دیکھنے لگی اس کی نظر بے اختیار امیر الڈ نیکلس پر گئی

"یہ میرے کپڑوں سے کتنا میچ کر رہا ہے اور آپ کی آنکھوں سے۔"

صلاح الدین نے دیکھا واقی وہ اس کی آنکھوں کا رنگ تھا

"ویسے سچ پوچھو تو آپ خوش فہمی میں نہ جائے گا آپ کی آنکھوں کا رنگ بہت پیارا ہے۔"

وہ جولیری کو دیکھتے ہوے کہنے لگی جبکہ صلاح الدین کا دل پھولوں کی طرح کھل اُٹھا

وہ اسے بھی کہنا چاہتا تھا اس کی آنکھیں اسے دیوانہ کرتی ہے ہے تو کالی مگر صلاح الدین کو چمکتا ہوا سیاہ موتی لگتا تھا

www.novelsclubb.com

****

صلاح الدین اُٹھ گیا تھا اور ثمرن اس کے دروازے کھلنے پر فورن کچن میں آ گئی مورے سے باتیں کرتی رہی تھی مورے نماز چاشت پڑھنے چلی گئی اب وہی اس کا ناشتہ بنائی گی صلاح الدین چل کر لاونج میں آیا اور صوفے پہ بیٹھنے لگا جب کچن میں ثمرن نظر آئی وہ مسکرا کر چل کر اس کے پاس آیا ثمرن کا پتی ڈالتا ہوا ہاتھ کانپ اُٹھا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟۔"

وہ اس کے پیچھے آیا اور اسے اپنے گھیرے میں لیا اور اس کے بالوں میں منہ چھپا لیا مزید گھبڑا گئی وہ گھبڑا کیوں رہی تھی

"واوا ایک دن میں نارمل ہو گئی یہ تو اچھی بات ہے، کیا بنا رہی ہو۔"

وہ اب چہرہ اس کے گال کے قریب لے آیا وہ ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی صلاح الدین حیران ہو گیا

"کیا ہوا؟۔"

"کچھ نہیں دودھ لینا تھا۔"

وہ اس کے حیران کن تاثرات سے پریشان ہو گئی

صلاح الدین چلتا ہوا اس کا چہرہ تھاما اور اس کی آنکھوں میں دیکھا ثمرن اس کی آنکھوں کی تاب نہ لا سکی اور چہرہ جھکا لیا

"ڈرتی کیوں ہو تم مجھ سے جب سے تمھارے سامنے ہو کبھی تمھیں مارا ڈانٹا!۔"

اس کی آنکھوں سے پانی نکلنے لگا جسے صلاح الدین نے اپنے ہنٹوں سے چُنا

"ڈرنا چھوڑ دوں! اور بس کروں مجھے اپنی موشم دو سکینڈ میں واپس چاہیے یہ لڑکی مجھے زرا بھی نہیں پسند ناشتہ بناؤ میں آتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے پیار کر کے مڑ گیا جبکہ وہ آج پورے ہفتے میں پہلی بار کھل کر مسکرائی تھی

"موشم!۔"

وہ اس نے سر اُٹھایا

شاھزادہ بی گناہ من عاشقت ھستم

(میری بھولی سی پرنسس تم سے بہت پیار کرتا ہوں)

"آپ کیا کہتے ہیں۔"

وہ بھلا آخر آج مسکرا کر بول پڑی

****

"مجھے اس سفید گھوڑے پہ سفر کرنا کتنا پیارا ہے۔"

وہ اب اتنا گھوم چکے تھے بلا آخر اس کی نظر گھوڑے پہ پڑی اور چلتے ہوے اس کے پاس آئی

www.novelsclubb.com

"میرے پاس تین گھوڑے ہیں اور دو تو پرشین ہیں۔"

"آپ لگتا ہے افغانی ہیں اتنی اوبزیشن پرشین سے۔" وہ مسکرایا

"ایک کی تو اتنا سفید میں خود ڈرتا ہوں کہی وہ میلا نہ ہو جاے۔"

وہ اپنی گمر کو سوچ رہا تھا وہ اس کا فیورٹ گھوڑا تھا

"مجھے رائڈ لینی ہے۔"

"ہورس رائیڈگ آتی ہے۔"

"نہیں ایک دفعہ کرنے لگی تھی لیکن وہ گھوڑا اتنے غصے سے دیکھ رہا تھا مجھے مجھے لگا جیسے ہی بیٹھنا ہے میں نے میں بس اللہ تعالی کے پاس۔"

وہ مسکرا پڑا

"آو میں سکھاتا ہوں۔"

"سچ میں!۔" وہ معصومیت سے اسے دیکھنے لگی صلاح الدین نے گھڑی دیکھی

www.novelsclubb.com

"ابھی صرف تین گھنٹے باقی ہیں تو چلو اس کے بعد صرف سمندر۔"

وہ گھوڑے لے چکا تھا اور تیزی سے چڑھا اور اس نے دیکھا وہ ڈر رہی تھی اس نے ہاتھ آگئے کیا وہ اسے تھام چکی تھی اور صلاح الدین نے خود سے وعدہ کر لیا تھا وہ یہ ہاتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔

****

آغا جان اسامہ کے کمرے میں آئے وہ تو نہال ہو گیا اسے آغا جان سے بہت محبت تھی وہ چاہتا تھا وہ اس سے اسی طرح ٹریٹ کریں جیسے صلاح الدین اور ہادی کو کرتے تھے مگر دوری کی باعث سے وہ کبھی اسامہ کے قریب نہیں آئے تھے جبکہ ارباز کی طبیعت ہی ایسی تھی کے وہ سب کا لاڈلا خود با خود بن گیا

جبکہ اسامہ بالکل الگ تھلگ رہنے والا سرد مزاج کسی کے قریب نہیں آسکا تھا مگر اس کا دل بھی کرتا تھا وہ بھی سب کی طرح گھل مل کر رہے سب کے ساتھ ہنسی خوشی رہی مگر وہ نہیں کر سکتا تھا

"خان ٹھیک ہوں۔"

آغا جان نے اس کے کندھے پہ پیار سے تھپکی دیں

"مجھے اچھا لگا آپ آئے آغا جان!۔"

اس کے لہجے میں جوش تھا

"ہو آیا کرو کمرے میں میرے تم تو بہت مصروف ہو گئے ہو۔"

وہ صوفے پہ بیٹھتے ہوے بولے جبکہ وہ کیا کہتا اس کے لیے تو ان کے لیے ٹائیم ہی کب تھا جو آتا

"اسامہ خان ایک بات میری مان سکتے ہو۔"

آغا جان کا لہجہ بہت نرم تھا

www.novelsclubb.com

"جی بولیے آغا جان! آپ حکم کریں۔"

"ہادی اس دُنیا میں نہیں رہا، دین نے میرا مان نہیں رکھا اور ارباز میں بھی دین والی خصوصیت ہے میری امید اب صرف تم ہی ہو خان!۔"

وہ بولے اسامہ نے انھیں نا سمجھی سے دیکھا

"میں جو کہو گا تم وہ کروں گے نا میں جانتا ہوں تم بہت مختلف ہو صلاح الدین سے اس لیے تو اس امید پہ آیا ہوں کے تم مجھے شرمندہ نہیں کروں گے۔"

وہ تھوڑے سے دُکھی نظر آئے اسامہ گھٹنے کے بل بیٹھا اور ان کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھا

"آپ بے فکر ہو جاے آپ میری جان بھی مانگے گے میں سر جھکا کر راضی ہو جاو گا ۔"

آغا جان کی چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ آئی اور اس کے سر پہ پیار کیا اسامہ کا دل خوشی سے پاگل ہو گیا وہ اپنی اہمیت بنالے گا اب صلاح الدین کی کوئی جگہ نہیں ہے

"تم اس قاتل کی چھوٹی بہن کو اپنے نکاح میں لاو گے اسے حق دینا اس سے نہیں رکو گا لیکن تمھیں کیا کرنا ہے مجھے یہ بتانی کی ضرورت نہیں سمجھ گئی۔"

اسامہ ایک منٹ کے لیے ساکت ہو گیا یہ کیا کہہ رہے ہیں دل تو جیسے تھم گیا تھا

"صلاح الدین بھول گیا وہ کیا ہے لیکن تم مت بولنا مجھے مایوس مت کرنا کل میں اس لڑکی کو حویلی لے آوگا تیار رہنا۔"

اور وہ کچھ بول نہیں سکا تھا

"نہیں! میں اب بالکل نہیں مانو گی آپ میری ایک بچی کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں جبکہ میں دوسری ہر گز نہیں دوں گی ہمارا قصور بھی نہیں تھا پھر بھی میں نے اپنی پھول سی بچی آپ کے حوالے کی۔"

انھوں نے جب آغا جان کی بات سُنی تو ان کا دماغ بھک سے اُڑھ گیا

"ہم وانی میں اپنے ساتھ دو لڑکیاں لے کر جاتیں ہیں۔"

آغا جان سرد لہجے میں بولے

www.novelsclubb.com

"تو آپ کو پہلے لے جانا چاہیے تھا اور میں ابھی کہو گی میرے بیٹے نے کچھ کیا ہی نہیں سارا قصور اس کے دوست کا تھا اسے کچھ کیوں نہیں کہتا میرے ہی بچوں کے پیچھے پڑ گئے آپ۔"

امی کا ضبط ٹوٹ گیا تھا وہ نہیں برداشت کر سکتی تھی سب سے زیادہ دُکھ اس بات کا ثمرن کی قربانی ضائع گئی

"آپ اپنی بیٹی کو بلا دیں ورنہ آپ کے پاس کچھ نہیں بچے گا۔"

"میں نہیں دیں سکتی اپنی بچی۔"

ان کا دل تڑپ رہا تھا

"پہلے بھی تو دینی والی تھی اب آپ کو کیا ہوا ہے۔"

وہ خاموش ہو گئی

www.novelsclubb.com

"اپنے بیٹے کی اگر آپ زندگی چاہتی ہیں تو اپنے بیٹی کو ابھی میرے حوالے کریں اور میں یہ آخری بار کہہ رہا ہوں۔"

****

"آج ہی فلائٹ کیوں ہے؟۔"

وہ تیار ہو کر باہر نکلا تھا جب اس کی کال آگئی اور اب اس کی دوست کی بات سُن کر وہ بے چینی سے بولا

"یار اب کوئی کیپٹن اویل نہیں کر رہا تھا یہ فلائٹ چُنتے پتا نہیں سب نے ہی چھٹیاں لے لی تمھیں ہی آنا پڑے گا۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں دو دن کیسے رہوں گا۔"

وہ بڑبڑایا اور دروازہ کھول کر جس دشمن جاں کا سوچ رہا تھا وہی تھی اور ابھی اسی سوٹ میں تھی جسے تھوڑی دیر پہلے صلاح الدین نے دیا تھا اور زبردستی کہا تھا پہنو

امیر الڈ گرین اور بلیک کا مبنیشن جس پہ ہلکہ سانیٹ اور موتیوں کا کام ہوا تھا بال اس نے فرنچ ناٹ میں کیے وہ اپنی تمام تر خوبصورتی مگر کمزوری سمیت اس کے سامنے موجود تھی

"اب تو بہت زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔"

"تو کیا کہہ رہا ہے دین شام کو ریڈی رہنا۔"

"ٹھیک ہے۔"

اس نے بے دلی سے کہتے ہوے فون بیڈ پہ پھینکا اور اس کے پاس آیا

"تم سے کس نے کہا تھا کے بال باندھ کر آتی۔" وہ اس کے چوٹی کو پکڑتے ہوے بولا وہ ڈر گئی

www.novelsclubb.com

"میں نے نہیں کیے وہ مورے نے کہا تھا مم میں آگئے سے کیا کہتی۔"

صلاح الدین نے سینے پہ ہاتھ باندھ لیے

"میں پریشان ہوں اور تم موشم اپنی ہی پڑی ہے سب کتنے مطلبی ہو میرا تو کوئی سوچتا نہیں ہے۔"

اس کی کہنی کی دیر تھی اور ثمرن کو شرمندگی ہوئی

صلاح الدین نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور زور سے اسے بھینچا

I'm gonna miss you moosham

وہ لب اس کے پیشانی پہ رکھتے ہوے بڑبڑایا ثمرن ڈر گئی

"آپ کہاں جارہے!!۔"

صلاح الدین کو اس کے لہجے میں جیسے کسی کو کھونے کا بڑی شدت سے ڈر محسوس ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"ہاں جارہا ہوں میری تو قدر ہی نہیں کرتا۔"

وہ اب سے تنگ کرنے کی ٹھان چکا تھا دیکھے تو سہی

کرتی کیا ہے

"دین پلیز کہی مت جاے میں اکیلی رہ جاو گی۔"

وہ اس سے الگ ہوتے ایک دم وحشت زدہ ہوتے ہوے بولی

"میرے پاس آتی نہیں ہو، کچھ کہتا ہوں تو میڈم کا ایسی حالت ہو جاتی جیسے میں قصائی ہوں اور تم کوئی قربانی کا بکرا تو میں کیا کروں گا۔"

"آیئم سوری دین پلیز مجھے چھوڑ کر نہ جائے۔

وہ بالکل رونے والی ہو گئی

صلاح الدین کو بہت ہنسی آئی

www.novelsclubb.com

"اگر تمھیں وہ چور دیکھ لے تم ایک مرد سے وہ بھی اپنے شوہر اور اس کے سسرالی سے تو اس نے ہنس ہنس کر پاگل ہو جانا ہے کہ یہ وہی لڑکی ہے جس نے بھرے مجمے

میں مارا تھا اور کیا مارا تھا کہ میں پٹھان خود حیران ہو گیا تم مادر بزرگ خانم سے مل لیتی تو تم ان کی فیورٹ ہوتی اور تمھارا ساتھ یہ سب ہوتا بھی نہیں۔"

وہ ان کو سوچتے ہوے ہنس پڑا کاش وہ آجاتی

"وہ کون ہیں۔" وہ اب اس کی ہر بات کا جواب دینا چاہتی تھی کیونکہ کہی وہ ناراض نہ ہو جاے

"آغا جان کی بڑی بہن ہے اور قسم سے بالکل لگتی نہیں ہے ایک تو وہ ابھی بھی ماشااللہ سے سے جوان اور خوبصورت لگتی ہیں دوسرا فمینزم اگر کوئی ہے صحیح والا تو وہ ہماری خانم ہیں بہت محبت ہے انھوں نے لڑکیوں سے لڑکوں کو تو منہ ہی نہیں لگاتی بس ان کا ایک ہی لاڈلا ہے اسامہ باقی ہم نے تو پیار سب سے لے لیا تھا اسامہ پہ تو وہ جان چھڑکتی تھی بس باقی تو ان کی فیورٹ گھر کی لڑکیاں تھی۔"

"واقعی میں!۔"

وہ حیران ہوئی تھی صلاح الدین نے اس کی آنکھوں کو پیار کیا

چشمان شما باعث می شود قلب من سریعتر شود

Your eyes makes my heart beat faster

"یہ آپ کیا کہتے ہیں۔"

وہ سر اُٹھاتے ہوے بولا

"خود ڈھونڈو میں اب تیاری کرلوں میری امسٹرڈم کی فلائٹ ہے رات کو۔"

"آپ کیوں جارہے ہیں۔"

وہ الماری کھول کر اپنا بیگ نکالتے ہوے بولا

www.novelsclubb.com

"روزی روٹی کماوگا تو تمھارا خیال رکھ سکوگا۔"

وہ شرارت سے اس کو دیکھتے ہوے بولا

"صبح واپس آجاے گے۔"

وہ بے چینی سے اس کی طرف آئی

"جھلی! صبح کیسے آسکتا ہوں امریکہ میں جب ہم دونوں ساتھ تھے تو ہمیں پاکستان پہنچتے ہوے ایک دن لگ گیا تھا اور میں جاوں گا وہاں ایک دن رُکو گا پھر دو دن بعد واپس آجاو گا تب تک تم اور مورے انجوائی کرنا۔"

"اگر وہ لوگ آگئے۔"

ایک خوف تھا جو دین کو لگ رہا تھا اس کا بہت دیر سے ختم ہونا ہے

"تمھارا ایمان مضبوط نہیں ہے موشم اگر ہوتا تو تم کسی سے بھی نہیں ڈرتی سوائے اللہ کے۔"

وہ اب خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"ڈرنا چھوڑ دوں واپس آ و تو مجھے اپنی موشم واپس چاہیے اچھا سپیس ملی گی خود کو ان دو دن کے اندر اندر سنبھالوں مجھے وہی لڑکی چاہیے جس سے میں ایک سال سے بے انتہا عشق کرتا ہوں محبت بھی نہیں عشق ہیویو گاٹ دیٹ۔"

وہ حیرت سے اس شخص کو دیکھنے لگی اس شخص نے اس میں ایسا کیا دیکھا تھا جو اس سے عشق کر بیٹھا تھا وہ چلتے ہوے اس کے پاس آئی اور اس کی پشت سے لگ گئی اور اس کے گرد بازو پھیلائے اور اپنے آنسو سے بھری آنکھوں سے اس نے آہستہ آہستہ کچھ کہنے کی کوشش کی تھی

من

در

عشق

با

www.novelsclubb.com

شما

ھستم

صلاح الدین ٹھہر گیا

"میں نے صحیح کہا ہے کہ نہیں الادین صاحب۔"

صلاح الدین مڑا اور اس

کو دیکھا اور اس پر جھک گیا اور اتنے کہا

من در عشق باشما ھستم

(مجھے تم سے محبت ہو گئی)

www.novelsclubb.com

****

کالی رینج روور سُنہری حویلی کے اندر داخل ہوئی سب ان کے استقبال میں کھڑے ہوے تھے دروازہ کھلا اور سب سے پہلے بلال اُترا اور دوسری طرف آکر اس نے

دروازہ کھولا اور ہاتھ آ گئے کیا ایک بے انتہا گریس فل اور خوبصورت بزرگ اُتری وہ اس وقت نیوی بلیو شلوار قمیض میں ملبوس کے ساتھ ڈراک گرے شال اپنے گرد لپیٹے ہلکے سے گرے بالوں والی اور نیلی آنکھوں سمیت پٹھانوں والی نقوش کی حامل وہ آغا جان کی بڑی بہن ردا خانم تھی جو اپنے گردن پہ پہنا موتی کے نیکلس کو ٹھیک کرتی شان سے چل کر ان کے پاس آئی

"بخیر خانم جان!۔"

سب سے پہلے تائی اماں بڑی خوشی سے آگے بڑھی

اور ان سے ملی

"کیسے ہو نازیہ! ہادی پر صرف صبر کر سکتے ہیں میری جان!۔"

وہ پیار کرتے ہوے بولی تائی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

"صبر نہیں آتا خانم جان وہ میرے جگر کا ٹکڑا کھا گئے ظالم!۔"

وہ خود پہ قابو نہ رکھ سکی

"صبر صبر رو نہیں مجھے سب سے ملنے دوں۔"

"بالی!۔"

وہ مڑی اور بلال کو دیکھتے ہوے کہنے لگی

"جی دادی!۔"

"زرا وہ سپیشل سامان نکلانا۔"

وہ سر ہلا کر مڑا

"خان کہاں ہے اور دین اسامہ اور ارباز۔"

www.novelsclubb.com

وہ ساری لڑکیوں سے مل کر ان کا پوچھنے لگی

"خانم جان آغا جان شہر گئے ہوے ہیں اسامہ بھی ان کے ساتھ ہی ہے اور ارباز کا اگزام تھا دین کو رہنے دیں۔"

"کیوں کیا ہوا۔"

وہ ان کے ساتھ چلتے ہوے حیرت سے بولی

"دین نے ہم سے سارے تعلق توڑ دیں ایک لڑکی کی خاطر!۔"

"کیا؟۔"

انھوں نے حیرت اور خاصی اونچی آواز میں کہا

****

اسامہ سٹیر نگ کو تھامے سختی سے تھامے خاصی ریش ڈرایو نگ کر رہا تھا اور جبکہ اس کے ساتھ اس کی بیوی یہ سوچتے ہوے اسامہ کی نسے پھٹنے کے قریب تھی اس نے ایک بچی سے شادی کر لی

www.novelsclubb.com

آغا جان نے کہا تھا وہ یہ کام گھر میں نہیں کر سکتا تھا اس لیے اسے ان کے ایک فارم ہاوس لے جاے جو ایبٹ آباد میں واقع تھا اور اس کا ایسا حشر کر دیں اور ایسا ڈرا دیں کے وہ جب اسے اپنے ساتھ لاے تو وہ بالکل گونگی ہو جاے

اسامہ سر ہلاتے ہوے بے انتہا نفرت سے اس بارہ سال کی لڑکی کو دیکھتے ہوے اپنی مسرڈیز جی وگین آڑ کی طرف بڑھا اور وہ بالکل گھبراتے ہوے کبھی اِدھر کبھی اِدھر دیکھ رہی تھی اس کی کالی خوبصورت موٹی آنکھیں کبھی اِدھر کبھی اُدھر دیکھ رہی تھی اس نے جامنی رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی جو اپنی دوست کی پارٹی میں جانے لگی تھی اسے کیا پتا تھا کے وہ کسی کی بیوی بن جاے گی شادی کے مطلب سے بھی وہ اتنے صحیح طرح سے واقف نہیں تھی آغا جان کے حکم سے امی نے روتے ہوے ثمرن کا ہی کالا ڈوپٹہ پہنا دیا

www.novelsclubb.com

"امی مجھے نہیں جانا ابو!۔"

وہ بچی رونے لگی تھی اور ان کا کلیجہ پھٹنے کے قریب تھا

"میری جان مت رو بہادر بنا ہے تم نے اور تم کون سا اکیلی ہو آپی ہے نا تمھارے ساتھ رونا نہیں میری بچی کچھ کہے تو آپی کو بتا دینا دیکھنا آپی آپ کو کچھ نہیں ہونے دیں گی۔"

جھوٹی تسلی سے اس کے معصوم جسم کو گھیرے میں لیے دلاسا دیں رہے تھے

"ابو یہ زیادتی ہے رینی کا صبر نہیں آیا تھا اب نوری!۔"

ارسل بہت پریشان تھا

"تم چُپ کروں میری نظروں سے دور ہو جاو آج میری دوسری بیٹی مجھ سے جدا ہو رہی ہے اللہ کبھی تمھیں سکھ نہ دیں میری دو بچی چھین لی۔"

وہ نوری کو لگاے غصے سے بول رہی تھی ارسل شرمندہ ہو گیا کاش وہ ایسا نہ کرتا کاش تو آج اس کی بہنوں کا مستقبل نہ تباہ ہوتا یہی چیز اس کو ساری زندگی پاگل کرتی رہے گی اسے یقین تھا

"تمھیں انویٹیشن دینے ہو گا جانے کا جاو!۔"

وہ دھاڑے نور ڈر گئی اور رونے والی ہو گئی پھر دل میں سوچا آپی آپی کو بتاو گی آپی کے پاس جانا ہے امی نے کہا تھا

"کون سی کار میں جانا ہے۔"

وہ خود کو تسلی دیتے ہوے بولی

"وہ سامنے تمھارا شوہر کھڑا ہے اب جلدی دفع ہو ورنہ کھال اُدھیڑ دوں گا۔"

"میں پولیس کو بتاو گی اگر آپ نے ایسا کیا انکل!۔"

وہ تھوڑی سی بہادری سے بولی وہ کیوں ڈرے وہ کسی سے نہیں ڈری وہ بھری لاڈلی سب کو فٹافٹ جواب دیتی تھی کیسے چُپ رہتی ان بہنوں میں یہی خصوصیت تھی وہ بہت کم ڈرا کرتی تھی اور بولڈ انتہا کی تھی بچی کیا بڑی آغا جان مڑتے ہوے رُک

www.novelsclubb.com

گئے اور حیرت سے اسے دیکھنے لگے جو سُرخ آنکھوں سے انھیں دیکھ رہی تھی لیکن تھوڑا ڈرا ابھی بھی چہرے پہ تھا بچی تھی آخر!

"گستاخ!۔"

وہ اس مارنے لگے تھے کہ وہ جلدی سے بھاگتے ہوے گاڑی کی طرف آئی اس کا ڈوپٹہ اُتر گیا تھا اور اسامہ سگریٹ کے کاش لینے لگا وہ انتظار کر رہا تھا مگر وہ آہی نہیں رہی تھی اسے غصہ آرہا تھا بے پناہ اس نے ہارن بجانا شروع کر دیا نور نے دروازہ کھولا مگر دروازہ خاصا بھاری تھا اس نے بجانا شروع کر دیا اسامہ چونکہ

اس نے دیکھا تو وہی بچی اسے مشکلوں سے کھولنے کی کوشش کر رہی تھی اس نے تیزی سے دروازہ کھولا

www.novelsclubb.com

وہ اب چڑھنے لگی اور بڑی ہی مشکلوں سے

"آپ میری مدد کر سکتے ہیں!۔"

امی نے منع کیا تھا اگر اس نے اسامہ کو بھائی کہا وہ پھر کہہ رہی تھی کچھ مت کہنا اسے اور اگر وہ تمھیں کچھ کہے تو شور کرنے لگ جانا

"خود چڑھوں!"

وہ غصے سے بولا

اس نے ہمت کی مگر اس سے ہو نہیں رہا تھا اسامہ نے تیزی سے اس کا بازو پکڑا اور کھینچا کے وہ درد سے چیخ پڑی

"امی!۔"

"آواز نیچی رکھو!۔"

www.novelsclubb.com

وہ دھاڑا

"آپ مجھ پہ چیخی نہیں میں پولیس کو بلاؤں گی میرے ارشد بھائی آپ کو مارے گے ۔"

وہ آنسو اور غصے سے کہنے لگی

"کیا کہا تم نے!۔"

اسامہ کو پہلے حیرت ہوئی پھر غصے سے بولا

"آپ ڈانٹ کیوں رہے ہیں مجھے میں نے اور آپی نے تو کچھ نہیں کیا ڈانٹ تو بھائی کو پڑنی چاہیئے تھی آپ بھی ان انکل کی طرح گندے ہیں۔"

اسامہ کو دل کیا الٹے ہاتھ کا تھپڑ اسے لگائے مگر کچھ روک رہا تھا اسے

"دروازہ بند کرو!۔"

"وہ بہت دور ہے مجھ سے بند نہیں ہو رہا اور آپ نے میرے بازو میں درد کر دیا۔"

www.novelsclubb.com

کیا پٹھکا بچی تھی اسامہ نے اس کی طرف آکر بہت ہی غصے سے دروازہ بند کیا

اس کی نظر نور کی آئی پوڈ کی طرف بھری جسے اس نے سختی سے تھاما ہوا تھا

"یہ کیا اِدھر دوں!۔"

"نہیں یہ نہیں دوں گی۔"

وہ ڈر کر پیچھے ہوئی

"کیوں نہیں دوں گی دیکھو لڑکی میرے سے مار نہ کھالینا۔"

"یہ فون نہیں ہے یہ میرا آئی پوڈ ہے اس میں امی بابا کی آوازیں آئی گی ریکارڈ میں سُنو گی تو انھیں مس نہیں کروں گی اور رو گی نہیں تو پھر آپ سب مجھے مارے گے نہیں۔"

وہ معصومیت سے بولی ایک منٹ کے لیے اسامہ ٹھہر گیا

اور پھر اس نے اس کے آئی پوڈ کو دیکھا جس کے ساتھ ہیڈ فون بھی لگے ہوے تھے

www.novelsclubb.com

اس نے چھینا چاہا تھا مگر کچھ تھا جو اسے روک رہا تھا

"آواز نہیں نکالو گی!۔"

وہ سختی سے کہہ کر گاڑی ریورس میں کرنے لگا

"تھینک یو!۔"

وہ اسے دیکھ کر کہنے لگی وہ ایک دم خاموش ہو گیا اور سگیرٹ باہر پھینکا اس کی نیلی آنکھوں میں عجیب سے کرب تھا س

****

وہ اس کے کوٹ کے بٹن بند کر رہی تھی جبکہ صلاح الدین نے اس اپنی کیپ پہنائی

"کھانا ٹائیم پہ کھانا، میڈ میں نے منگوادیں ہے، دونوں کو کوئی ضرورت نہیں ہے کام کرنے کی میڈ سن میں نے باکس میں رکھ دیں ہے اسے دیکھ لینا باہر جانا ہے تو یہ لے میڈم چابی حاضر ہے گھومو پھیرو شاپنگ کروں چیک بھی رکھ دیا کریڈٹ کارڈ بھی ہے سب کچھ بس میں نہیں موجود یہ سب سے بڑی کمی ہے ویسے بتاو تمھارے لیے کیا لاو؟۔"

وہ جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولا ثمرن نے اس کا نام کی پلیٹ کو ٹھیک کیا

"الادین!۔"

"جی الادین کی موشم!۔"

"ویسے الادین کی جسمین ہوتی ہے موشم نہیں۔"

وہ تھوڑا مسکرا کر بولی

"جو بھی ہو لیکن تم موشم ہو وہ نام تو نہیں بدلنے والا

اگر امی ابو کے گھر جانا چاہتی ہو تو ضرور جاوں مگر میرا دل تھا میرے ساتھ چلتی۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کو کیسے پتا!۔"

دین نے اسے پیار کیا

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے میری جان۔"

وہ مڑ کر شیشے میں ٹائی ٹھیک کر رہا تھا ثمرن نے اس کے بازو پہ سر رکھ دیا

"آپ بہت اچھے ہیں دین!۔" دین مسکرایا

"یاد آیا تمھارے کتنے سیمسٹر ہوے ہیں۔"

ثمرن چونک پڑی

"دو!۔"

"اوکے جا کر یونی میں ری ایڈمیشن کرواوں تم!۔"

"دین مجھے سے نہیں ہوں پاے گا۔"

"مار کھاو گی اگر انڈسٹرل ڈیزائن نہیں ہوتا تو کچھ اور کروں مگر مجھے پڑھی لکھی لڑکی چاہئیے بس! ایک کام کروں اکنامکس میں گھس جاو۔"

وہ شرارت سے بولا

"اللہ صلاح الدین اکنامکس سے اچھا ہے میں آپ سے مار کھالو!۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہنس پڑا

"چلو اسے بارے میں ڈسکس کرتے ہیں بعد میں اپنے الادین کو گڈ بائی بولو۔"

وہ مسکرا کر مڑا اور اسے دیکھنے لگا

"گڈ بائی!۔"

وہ معصومیت سے دیکھنے لگی اور نرمی سے کہا صلاح الدین نے سوچا اس جیسا معصوم بندہ واقی کوئی نہیں ہو سکتا

"تم اپنے شوہر کو گڈ بائی بول رہی ہو کے کسی ایسے ہی عام سے بندے کو۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین نے گھوری دکھائی

"آپ نے کہا گڈ بائی بولو تو میں نے وہی کہا۔"

"یا اللہ مجھے صبر دیں۔"

اس نے کہتے ہوے ثمرن کی کمر پکڑی اور پھر ثمرن پچتائی ایسے گڈ بائی بول کر

•••••••••••••••••

وہ خاموش سے مگر سرد تاثرات لیے ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا جبکہ وہ کبھی اسے کبھی کھڑکھی کو دیکھ رہی تھی جب خاموشی برداشت نہ ہوئی تو بول پڑی

"آپی کے پاس کب تک پہنچے گے۔"

اسامہ چونکہ اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اس کے جواب کی منتظر تھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا

"آپ سے کچھ پوچھا؟۔"

www.novelsclubb.com

"اور میں تمھیں جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔"

وہ سختی سے بولا

"تو پھر میں کس سے پوچھو گاڑی میں آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں۔"

وہ اس کی سختی کو خاطر میں لائے بغیر بولی

"تو پھر اپنا منہ رکھو!۔"

وہ جبڑے بھینچے ہوئے بولا

"آپ یہ بات آرام سے بھی کہہ سکتے ہیں جس طرح آپ میرے ساتھ بات کرتے ہیں آپی کے ساتھ تو اور بُرا کرتے ہو گے۔"

"تمھاری آپی!۔"

وہ تمسخرانہ انداز میں سر جھٹکتے ہوئے بولا

"اسامہ آپ گاڑی روک دیں گے میں تاکہ کسی سے پوچھ لو۔"

www.novelsclubb.com

دوسرا جھٹکا جو اسامہ خان کو لگا تھا نور صبح سے اس نے ایک دم بریک لگائی اور رُک کر اسے دیکھا جو شیشہ نیچے کر کے کسی کو آواز دینے لگی یہاں مری شروع ہو چکا تھا

اور کار پٹس لگاے کھڑے آدمی جو بیچ راستے میں پاے جاتے تھے اس سے پہلے وہ کچھ کہتی اسامہ نے اس کا بازو دبوچا اور کھینچا

"اوچ!۔"

اسامہ نے اپنی سائڈ سے شیشہ بند کیا

"مجھے کیا کہا ہے تم نے۔"

وہ دھاڑا تھا

"اسامہ آپ میرا ہاتھ چھوڑے ورنہ میں چلاو گئ۔"

وہ گھورتے ہوے بولی اسامہ اسے رکھ کر لگانا چاہتا تھا لیکن اس بولڈ لڑکی! بچی تو وہ کہی سے نہیں لگ رہی تھی یہ تو بہت مختلف ایک اس کی بہن جوہر مظلومیت سہنے والی جس نے اپنے لب سی لیے تھے اور جتنے جہاں کا ظلم ہوا اس نے چُپ چاپ کر

www.novelsclubb.com

قسمت کا کڑوا گھونٹ سمجھ کر پی لیا مگر صلاح الدین نہ آتا تو یقینن اس کی خاموشی اور صبر نے یقینن مار دینا تھا

"پہلی بات خبردار مجھے اسامہ کہا تو! خان کہو مجھے دوسرا چلا کر دکھاو زبان گھدی سے کھینچ لوگا میں تمھاری!۔"

وہ اس کا بازو چھوڑ کر غرایا تھا

"آپ کا نام کیا پہلے وہ آپ ڈیسائڈ کر لے کیونکہ قاری صاحب نے آپ کا نام اسامہ بولا تھا دوسرا اماما نے مجھے آپ کو بھائی بولنے سے منع کیا کیونکہ آپ میرے ہزبنڈ ہیں اور تیسرا آپ نے اگر ایسا کیا تو میں ارشد بھائی کو بلا دوں گی۔"

وہ جیسے ٹھہر گیا تھا یہ لڑکی نہ رو رہی ہے نہ ڈر رہی یہ ہے کیا آخر؟۔

نوری کو رونا آرہا تھا مگر آپی نے ایک دفعہ کہا تھا

"میری طرح کبھی نہ بنااور ویسے بھی میری طرح ہو بھی نہیں ہمیشہ اسی طرح رہنا ہاں بچوں کی طرح رولینا چھپکے چھپکے یاخالی ماما بابا کے سامنے اگر کسی اور کے سامنے روئی میری جان تو تم انھیں کمزور نظر آو گی پھر پتا ہے نا کیا ہو گا۔"

ثمرن نے ناجانے کیوں جاتے ہوے اس آخری دفعہ ماتھے پہ پیار کرتے ہوے کہا تھااور یہ بات نوری کو سمجھ آگئی تھی جتنی وہ چھوٹی سی لگتی تھی اتنی ہی وہ سمجھدار تھی

"آپی اگر انھوں نے مجھے مارا تو میں کیا کروں گی۔"

وہ اپنی ہر بات آئی پوڈ کی نوٹ میں لکھا کرتی تھی یہ بھی اس نے انگلش میں لکھا تھا

پھر اپنے آنکھیں ہاتھوں سے مسلی کہی یہ شخص اس کے آنسو نہ دیکھ لے

****

تائی روتے ہوے سارا واقعہ بتانے لگی خانم کا منہ حیرت سے کھل گیا جتنی ساری ہمدردی تھی تائی کے لیے وہ ہوا میں چلی گئی

"بس!۔"

وہ اب تیزی سے اور خاصی اونچی آواز میں بولی تائی ڈر گئی

"آفسوس سدا آفسوس تم لوگوں پر آفسوس بھی نہیں تم جیسے جاہلوں پر تف ہے غضب خدا کا خون بہا کس کا حکم تھا۔"

تائی کا چہرہ خائف کے باعث سُرخ ہو گیا

"تو کیا اپنے بیٹے کی خون کی قمیت وصول کرتے بے غیرت بن جاتے۔"

www.novelsclubb.com

"زبان کو سنبھالوں اپنی تم بھول رہی تم کس کے سامنے بات کر رہی ہو۔"

"نہ تم لوگ قمیت وصول کرتے نہ ہی ان کی بیٹی لے کر آتے غضب خدا کا میرے پیچھے یہ سب ہونا تھا تو میں یہاں سے نہ جاتی میرے اصول تو بھول گئے سب آنے

دوں اس خان کو دو کوڑی کا رکھ دیا ہے کدھر ہے وہ بچی اسلام تو صرف تم لوگوں کے ڈوپٹے تک کا رہ گیا ہے بس! در گزر نہیں کرنا بس دل میں ٹھنڈک پڑنی چاہیے سو فضول کام کر لو حراجا کر اس لڑکی کو میرے سامنے لاو میں بھی تو دیکھو کیا حشر کیا خون بہا میں آئی لڑکی اور اس کے ساتھ ظلم نہ ہونا ممکن سی بات ہے کیوں خانزادی !۔"

وہ طنز سے تائی کو دیکھنے لگی

"وہ یہاں نہیں ہے مادر بزرگ خانم !۔"

ارباز بولا تائی نے ارباز کو گھور کر دیکھا کے کہی یہ بول نہ کھول دیں

"تو کہاہیں جہاں ہمارے جانوروں کا ٹھکانہ ہے وہاں رکھا ہو گا۔"

وہ اب سختی سے بولی تھی ان کی سختی واقی صحیح قسم کی سختی تھی کے اگلا بندہ سو دفعہ سوچتا ان کے سامنے بات کریں

"دین بھائی انھیں اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔"

"خانم جان آپ چھوڑے اب وہ ڈائن چلی گئی آپ ہادی کا سوچے۔"

"کیوں سوچو میں ہادی کو کیوں ہادی اللہ کی امانت ہے اس رب کا جب دل کریں اپنی چیز کو اس دُنیا میں بھیجے اپنی دُنیا میں پاس بلا لے دُکھ ہوتا ہے میں جانتی ہو بہت زیادہ لیکن کیا یہ سب کرنے سے ہادی واپس آئی گا اگر آتا ہے تو پھر لاو سامنے لاو میں بھی کھل کر ظلم کروں ہاتھیوں جیسی جسامت کے ساتھ ہاتھیوں جیسی موٹی عقل بھی تم نے لے لی یہ مجھے آج معلوم ہوا اتنا بیٹے کا غم ہوتا تو کھانا پینا سونا سب کچھ چھوڑا ہوتا لیکن چھوڑا نہیں تو پھر اس انسان کو کیوں نہیں بخشتے جس کا کوئی قصور بھی نہیں ہے ۔"

www.novelsclubb.com

وہ بہت زیادہ غصے میں تھی بلال نے آگئے بڑھ کر نوکر سے پانی منگوایا تھا خانم کو پکڑایا

"جزاک اللہ!"

وہ تین گھونٹ وقفے سے لے کر بلال کو دیتے ہوے بولی

"بلال کو دیکھ رہی ہو اس کا ماں باپ یعنی میرا بیٹا شکیل کو قتل کر دیا تھا امریکہ میں مسلمان سمجھ کر کیا ہم وہاں گئے کیا ہم نے سزا دلوانے کی کوشش کی میں جانتی ہوں وہاں ناممکن سی بات ہے پر میں نے اپنا اکلوتا بیٹا کھویا تھا پھر میرے پاس تین پوتے پوتیاں تھی وہ بھی چھوٹے چھوٹے سے ان کو دیکھ کر میرا کلیجہ پھٹنے کے قریب ہوتا لیکن در گزر کر دیا سارے انصاف اللہ پر چھوڑ دیں ہمیں اللہ کے کام میں دخل نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ بیشک انصاف کرنے والا وہی ہے لیکن ان نام کے مسلمانوں کو میں کیا کہو تم لوگوں سے بہتر انگریز ہیں جن کو یہ بات سمجھاو تو وہ اسلام قبول کر لے۔"

www.novelsclubb.com

"ارباز تم زرا میرے کمرے میں آو!۔"

وہ اُٹھتے ہوے ان کو دیکھے بنا چل پڑی

ارباز بھی تیزی سے ان کے ساتھ چل پڑا کے کہی تائی کچانہ چبا جاے

****

"مجھے بھوک لگ رہی ہے۔"

وہ تھک گئی تھی تو سیٹ کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوے بولی اسامہ نے موڑ کاٹا اسے سگریٹ کی شدید طلب ہو رہی تھی سر درد سے پاگل ہو رہا تھا

"اسامہ!۔"

"کیا مسئلہ ہے منہ نہیں بند رکھ سکتی اپنا!۔"

"غصہ بعد میں کر لیجیے گا پلیز ماما نے اس وقت صرف چاے بسکٹ دیں تھے اب میرا بھوک سے بُرا حال ہو رہا ہے۔"

وہ اب بہت پریشان لگ رہی تھی بھوک سے واقی وہ پاگل ہو رہی تھی

"تو میں کیا کروں گا۔"

"آپ میرے ہزبنڈ ہیں!"

www.novelsclubb.com

ایک تو اس منہ سے اتنا عجیب لگ رہا تھا یہ کہنا اسامہ کو غصے کے بجائے عجیب سی جھنجھلاہٹ ہوئی

"جیسے میرے بابا میری ماما کے ہز بنڈ ہیں بابا ہم سب کے لیے اتنا کچھ لاتے ہیں چپس بسکٹ، کپڑے کھانا بکس اور کبھی کبھی باہر لے جاتے ہیں تو آپ کو بھی میرے لیے چیزیں لے کر دینی چاہئے فل حال تو کھانا ہی کھلا دیں۔"

"منہ بند رکھو اپنا!۔"

وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا تھا

"میں رکھو گی اگر آپ مجھے کچھ لے دیں کھانے کے لیے۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ نے کار کو روکا اور تیزی سے اُترا

اور دھڑم کر کے دروازہ بند کیا

"توبہ فضول آدمی بس ایک بات کر رہا ہے منہ بند رکھو ماروں گا مجھے نہیں کرنی شادی آپی صحیح کہتی تھی ماں باپ زبردستی کروائے گے اور کروادی سب بُرے ہیں اور کتنا خطرناک ہے میری دوستوں کو پتا چلے گا تو وہ ہنسے گی مجھ پر ابھی تو بچی تھی میں ۔"

اسے رونا آرہا تھا

"ماما بابا آپ نے اچھا نہیں کیا ابھی تو میں نے باہر کے ملک دیکھنا تھا۔"

وہ اب ہچکی لیتے ہوے رو پڑی

"یہ بھی تو اچھا ہوا اسکول سے جان چھٹی اب روز روز نہیں اُٹھنا پڑے گا۔"

وہ خوش ہوئی اس بچی کی بھی عجیب سے خواہشات تھی باہر پھرنا گھومنا انجوائی کرنا بس گھر میں تو کبھی نہ ٹکنا اور ہمیشہ یہی مشن تھا سکول کو آگ لگا دینا یا چھٹی کرنے کے بہانے ڈھونڈنا پھر سارا دن وڈیوز، آرٹ اینڈ کرافٹ کا کام ٹی وی دیکھنا ڈھیر

سارے ہاٹ فلیمنگ چیتوز کے ساتھ جوس کے ڈبے خالی کرنا وہ دونوں بہنیں ایسی ہی تھی ایک ہی جیسی مگر مزاج دونوں کے مختلف

وہ اندر آیا شاپر پھٹک کر اس کی گود میں پھینکا

اور سگریٹ کو ہنٹوں سے نکال کر بولا تو اس کی دھواں صبح کے چہرے پر پڑا تو وہ کھانستے ہوے پیچھے ہوئی

"اگر اب تم نے کچھ بولا تو میں تمھارا وہ حشر کروں گا کے تمھیں امی نانی سب یاد آجائیں گی۔"

اس نے کھانس کر تیزی سے سگیرٹ اس کے منہ سے نکال کر شیشے کے باہر جلدی سے پھینکی

www.novelsclubb.com

"خود تو مرے گے لیکن میں ابھی بہت سارا جینا چاہتی ہوں آپ کو پتا بھی ہے اس لنگز کالے ہو جاتے ہیں اور اپنے لپس دیکھے کتنے پرپل ہو گئے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے انک پی ہو یک !۔"

وہ منہ بگاڑ کر فورن شاپر کھولا اس میں کے ایف سی کا برگر اور جوس کے ساتھ فرآئز تھے اس نے پہلے فرآئز کھانے کا سوچا اسامہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اس تھپڑ جھاڑنے لگا کے صبح نے اسے چُپس آفر کیے

"تھینک یو یہ لے۔" ہاتھ ہوا میں رہ گیا اور صبح اسے نہیں دیکھ رہی تھی وہ ایک ہاتھ میں اسے دیں شاپر میں تقریبا منہ گھسایا ہوا تھا اسامہ کے دل کو کچھ ہوا اس کے چھوٹے معصوم سے ہاتھوں میں پکڑا ڈبہ بھی بے حد چھوٹے لگ رہے تھے

www.novelsclubb.com

اور وہ اب اس کے گالوں کو دیکھنے لگا اتنے چھوٹے سُرخ گالوں پہ وہ کیا تھپڑ ابھی مار سکتا تھا اس نے ہاتھ تیزی سے گرا کر اس کا ہاتھ پرے کیا

"خود کھاو اور میرا سر مت کھاو۔"

"پاگل ہوا تنا فضول گندی چیز کھاوز و مبی تھوڑی ہو میں تو چکن کھاو گی یم!۔"

وہ مزے سے بولی

****

وہ لوگ صبح کو گھسیٹ رہے تھے بالوں سے اور اس کو لاتوں اور گھونسوں سے مارنے کے بعد پتھراوں کرنے لگے اور وہ آپی آپی پکار رہی تھی اس کا چہرہ اور جسم لہو ہو گیا تھا لیکن کوئی اسے بچانے کے لیے نہیں آیا تھا اور ثمرن چیخ چیخ کر انھیں روک رہی تھی کسی نے تیزاب کے بوتل اُٹھائی تو اس کی دلخراش چیخی حویلی میں گونجی

"نوری!۔"

وہ تیزی سے اُٹھی چہرے پہ پسینہ تھا اور سانسیں پھولی ہوئی تھی جبکہ حلق سوکھ گیا تھا اس نے مڑ کر دیکھا لیمپ کے ساتھ صلاح الدین کی تصویر لگی ہوئی تھی اسے صلاح الدین کی ضرورت محسوس ہوئی

www.novelsclubb.com

اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اُٹھایا اور کال ملانے لگی دو بار اُٹھائی نہیں گئی جب وہ تیسری بار ملانے لگی دین کا خود آ گیا

"موشم؟۔"

صلاح الدین کی سوئی ہوئی آواز پہ اس نے رونا شروع کر دیا کے صلاح الدین کا دماغ الرٹ ہو گیا

"کیا ہوا موشم سب ٹھیک ہے نا؟ موشی رو کیوں رہی ہو کچھ بتاو۔"

"ددد دین نوری!۔"

وہ ہچکی لیتے ہوے بولی

"موشم! میری جان نکالوں گی بولو ہوا کیا ہے؟ سب ٹھیک ہو مورے کو فون دوں ۔"

وہ اب واقعی بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا

www.novelsclubb.com

"دین وہ لوگ نوری کو مارنے والے تھے اس کا چہرہ خوبصورت چہرہ خراب کرنے والے تھے۔"

وہ زیادہ رونی لگی صلاح الدین نے گہرا سانس لیا

"میرا دل کر رہا ہے تمھارا گلا دبا دو لڑکی کیا ہو گیا ہے تو اپنے شوہر کو سکون بخشو۔"

"دین میرا دل گھبڑا رہا آپ پلیز آجائیں۔"

"بس ایک دن کی بات ہے میری جان میں پھر آجاوں گا۔"

"آپ ابھی کیوں نہیں آسکتے۔"

اس کا رو رو کر بُرا حال ہو رہا تھا

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ رونا بند کروں پاگل لڑکی!۔"

وہ اب خاصے غصے سے بولا وہ ایک دم چُپ ہو گئی

"رکھوں فون!۔"

وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا ثمرن کا منہ کھل گیا اس کے دل کو ٹھیس پہنچی وہ کتنا بد تمیز ہے وہ گھٹنے میں سر رکھ کر رونے لگی تقریباً بیس منٹ بعد فون بجا اس نے دیکھا دین کا تھا اس نے غصے سے بند کرنا چاہا مگر اُٹھا لیا

"کیوں کیا ہے فون! نہ کرتے نیند خراب ہو رہی تھی آپ کی۔"

وہ غصے سے بولی

"موشم بعد میں غصہ کرنا باہر میکڈونلز والا کھڑا ہے اس سے آڈر رسیو کر و پیمنٹ میں کر چکا ہوں۔"

"کیا؟۔"

وہ حیرت سے اس کی بات سُن رہی تھی

"جو کہہ رہا ہوں وہ کروں مجال ہے جو کبھی تم میری سُن لو۔"

www.novelsclubb.com

"آپ!۔"

"فون رکھواور جاکر ریسو کرو۔"

وہ اپنا ڈوپٹہ اُٹھا کر دبے دبے قدموں سے باہر آئی کہی مورے نا جاگ جاے اس نے بڑھ کر دروازہ کھولا اور ڈلیوری مین کھڑا ہوا تھا اس نے جلدی سے لیا اور کنفرم کیا کے صلاح الدین نے پیمنٹ کر لی انھوں نے سر اثبات میں ہلایا تو وہ جلدی سے پیکٹ لے کر کمرے میں آئی، بیڈ پہ بیٹھی اور اس کا میسج میں آیا فارسی میں میسج اسے پلے نہیں پڑا وہ بھی آئی لو یو کا اظہار اس نے صلاح الدین کی ڈیسک پہ پڑی گیلی گرافی کے کلیکشن میں یہ لکھا ہوا تھا تب بڑی مشکلوں سے بول پائی وہ جلدی سے فون کرنے لگی جب واٹس ایپ پہ وڈیو کالنگ ہونے لگی اس نے اُٹھایا اور دین کی سوئی ہوئی مگر خوبصورت شکل کو دیکھ کر ثمرن نے دیکھا وہ بستر پہ لیٹا ہوا تھا آنکھیں اس کی بامشکل کھل رہی تھی مگر پھر بھی اس کی خاطر وہ اُٹھ کر اسے کال کر رہا تھا

"ہائی میری بیوٹفول موشم! اُف میری آنکھوں کا حشر کر دیا ہے تم نے۔"

www.novelsclubb.com

"صلاح الدین! وہ نوری کو کچھ۔" وہ پھر سے رونے والی ہو گئی

"کچھ نہیں ہو گا وہ نہیں لے کر جائے گے اسے نہ ہی کچھ کہے گے۔"

"نہیں مجھے لگ رہا ہے وہ میری بہن کا ایک بار پھر مطالبہ کریں گے۔"

"کیسی باتیں کر رہی ہو یہ بات ممکن سی نہیں ہے ہمارے گھر اسامہ اور ارباز جو دونوں ہی بہت مختلف ہے اسامہ تو بھاگتا ہے لڑکیوں سے اور وہ شادی کریں گا بچی سے بڑا مزاق اور رہی ارباز کی بات تو اسے تو شادی کے نام سے الرجی ہے اور وہ دونوں بھائی مختلف ان پر کسی قسم کا کوئی دباو نہیں چاچا ان کے نام کچھ زمینیں کر چکے تھے اور آغا جان ان سے اتنا کلوز نہیں ہے اگر ہوتے تو میرے انکار سے سیدھا اسامہ کے پاس جاتے اور تم پھر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ کہتے کہتے رُک گیا اور اپنی سوچ کو سر جھٹکنے لگا کیا بکواس کر رہا تھا

"بہر حال کوئی چانس نہیں ہے بے فکر رہو اور ٹھنڈا کروں گی لڑکی آج تمھاری وِش لسٹ میں سے تمھارا لور تمھارے لیے رات کے ٹائیم میکڈونلز منگوائیں آئی مین گولز!!!۔"

وہ مسکراپڑی

"آئیم سوری آپ کافی تھکے ہوے لگ رہے آپ کو تنگ کیا۔"

"مجھے تو آپ تب تنگ کرتی ہے جب آپ روتی دھوتی ہیں فضول کا ڈرتی ہے پلیز موشم واپس آجاو مجھے اس لڑکی سے بے پناہ عشق ہے جو مجھے الادین کہتی تھی جو کسی سے نہیں ڈرتی جو زندگی کو کھل کر جیتی تھی جیسے اس کا آخری دن ہے جس کے چہرے پہ بیک وقت گھوری اور مسکراہٹ کے علاوہ کیوٹ کیوٹ اکسپریشنس ہوا کرتے تھے یہ کیا مظلوم سی ڈرپوک سی واپس آو تو مجھے ویسے ہی چاہیے۔

"مطلب آپ کو بس میرا ایک ہی روپ پسند تھا۔"

وہ اب شیک اُٹھا کر سٹرالبوں سے لگاتے ہوے بولی

"وہی تو تھا تمھارا اصل روپ خیر میری آنکھیں درد ہو رہی ہیں سویٹ ہارٹ صبح دس بجے کال کروں گا تمھیں پلیز بلیو کلر پہنا۔"

"تھینک یو صلاح الدین!۔"

"یورو ولکیم موشم!۔"

وہ اسے فلائنگ کس دیں کر فون بند کر چکا تھا اور وہ فون رکھ کر اب پُر سکون ہو چکی تھی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"ہمم کچھ پتا ہے وہ لوگ کہاں ہے؟۔"

ردا خانم پانی کے گھونٹ پیتے ہوے فائلز پہ نظر جماے بولی جو انھیں ارباز نے لا کر دیں کیونکہ ان کے فیملی کا بزنس وہی رہ کر سنبھالتی تھی جو فروٹس، گندم، ڈرائی

فروٹس پر مشتمل تھا وہ ہر چھ مہینے بعد آتی اور سارا انظام پر ایک دو ہفتے نظر رکھ کر پھر واپس چلی جاتی

"دین بھائی سُنا ہے امسٹر ڈم ہیں شاہد انھیں بھی لے گئے ہو۔"

"اچھا بات کرنے کی کوشش کروں اس سے اگر رابطہ ہوتا ہے تو میری اس سے بات کرواوں پریشان کیا ہے بچے کو اس خان کو تو جوتے لگانے کی قصر رہ گئی ہے اس عمر میں۔"

بلال کے چہرے پہ ان کی اس بات پہ کھل کر مسکراہٹ آگئی

"یہ کیا گندم اس سے مہینے اتنی کم کیوں ہوئی۔"

ان کے ماتھے پہ بل آئے اور سختی سے ارباز کی طرف دیکھتے ہوے بولی

"پتا نہیں مادر بزرگ گندم والے کی زمہ داری تایا کی تھی اور اگر ہادی بھائی زندہ ہوتے تو ڈیوز کا بھی مسئلہ نہ ہوتا اور نہ ہی گندم کی اکسپورٹس میں گڑ بڑ ہوتی۔"

"سمجھ سکتی ہوں لیکن یہ بڑے اس چکروں میں نہ پڑتے تو آج غریبوں کی رسک میں کمی نہ آتی خیر، ارباز اسامہ کیا کر رہا ہے اور کہاں ہے۔"

وہ فائلز پہ نظر جما کر کُرسی پہ آرام سے ٹیک لگا کر بولی

"مادر بزرگ اسامہ بھائی کے یونی میں کوئی کام ہے تو وہ کچھ دن شہر میں رہ گا۔"

"ٹھیک ہے دین کا پتا کروں اور تم کیوں کھڑے ہو بیٹھوں چندا۔"

وہ پیار سے اپنے پوتے کو دیکھتے ہوے بولی وہ مسکرا کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا

"بس کر دیں دادو اب تو انجوائی کریں کن چکروں میں پڑ گئی ہے۔" وہ بلال کے بال پیار سے سہلانے لگی

"یہ دفر تو کچھ نہیں کر سکتے مجھے ہی کرنا پڑتا ہے بس کچھ دن پھر ساری زمہ داری تمھارے پر ٹھیک ہے۔"

"مجھے کن چکروں میں گھسا رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہنسا

"ویسے دین نے بالکل اچھا کیا وہ واقعی مختلف نکلا ان سب سے جو باتوں کے ساتھ عمل کرنا بھی جانتا تھا۔"

"بس دعا ہے میری خان ارباز اور اسامہ کو ایسا نہ بنا دیں۔"

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"میں کیا پیچھے چلی جاو مجھے نیند آ رہی ہے۔"

وہ اب کھانے سے فارغ شاپر کو نیچے رکھ کر اسامہ کو دیکھتے ہوے بولی تھی اسامہ نے ان سُنی کرتے ہوے موڑ کاٹا

www.novelsclubb.com

"اسامہ!۔"

اس نے بازو ہلایا اس کا اسامہ نے ہاتھ جھٹکا

"تمھیں کٹ کھانی ہے کیا کہا تھا میں نے خان کہو مجھے۔"

وہ غصے سے مڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولا

"نہیں ابھی کھانے سے پیٹ بھر چکا ہے میرا! کٹ نہیں کھانی ہاں اگر راستے میں کٹ کیٹ لے دیں تو اچھا ہو گا۔"

"او گاڈ کہاں پھنس گیا ہوں۔"

"آپ کو ان گندے انکل کی بات نہیں سُنی چاہیے تھی دیکھا آپ بھی پریشان ہو گئے اس لیے کہتے بڑوں کی فضول بات نہیں مانی چاہیے۔"

وہ ٹیشو سے ہاتھ صاف کر کے بولی

اسامہ نے ہاتھ سے اس کا بازو پھر دبوچا

"آغا جان کے بارے میں ایک بار پھر کہنا تو میں تمھیں باہر پھینکنے میں دیر نہیں لگاوں گا سمجھی۔"

"تو پھر میں ارشد بھائی۔"

www.novelsclubb.com

"ٹو ہیل ودار شد میں کسی سے نہیں ڈرتا۔"

وہ واقی خطرناک لگ رہا تھا ایک منٹ کے لیے تو صبح بھی کانپ گئی لیکن وہ کیوں ڈرے اللہ ہے نا اس کے ساتھ امی نے کہا تھا ایک دم اسامہ کا فون بج اُٹھا

وہ اس کو چھوڑ کر کار ایک سائڈ پہ روک چکا تھا اندھیرا بڑھ رہا تھا اور صبح اس کو گھور کر شیشہ نیچے کرنے لگی اس نے دیکھا ارباز کا فون تھا اس نے اُٹھایا

"کیا ہے؟۔"

وہ تیزی سے بولا

"بندہ سلام کا جواب دیں دیتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اسلام و علکیم اب بولو۔"

جو بھی تھا اسامہ اس دُنیا میں آغا جی کے بعد ارباز سے ہی بے پناہ محبت کرتا تھا

"مادر بزرگ آگئی ہیں۔"

وہ چونکہ

"کس وقت!۔"

"بس صبح صبح!۔"

"اچھا!۔"

"ماحول پہ سختی چھا گئی آپ کتنے چالاک ہیں بھاگ آئے میرا تو بُرا حال ہو گیا اُف دُنیا جہاں کے کام میرے سر پہ آ گئے بھائی مجھ نکال دیں۔"

میں کون سا سکون میں ہو میرے سر پہ یہ آفت آ ٹپکی یہ ڈرتی بھی نہیں

"کب تک آئے گے۔"

www.novelsclubb.com

"آج ہی تو گیا ہو ہفتے تک آو گا رکھو! اپنا خیال رکھنا۔"

"ہاے بھائی کتنے ظالم ہے رکھتا ہوں۔"

"کس کا فون تھا۔"

وہ اب ٹانگیں اوپر کر کے مڑ کر اسے دیکھنے لگی اور پونی اُتار دیں کیونکہ سر اس درد کرنے لگ گیا تھا پونی کے باعث

اسامہ نے دیکھا اس کے لمبے بال پورے آبشار کی طرح پھیل گئے تھے اس نے ایک نظر انھیں دیکھا اور پھر بولا

"تمھیں میں نے کیا کہا تھا۔"

سختی دوبارہ لہجے میں آگئی تھی

"آپ نے جو بھی کہا تھا اسامہ مگر مجھے واش روم جانا ہے۔"

اسامہ نے جبڑے بھینچ لیے اور پھر اس کو دیکھا جو آئے پوڈ پہ نظر جمارہی تھی اسامہ نے اس سے فورن کھینچا اور اپنے جیب میں رکھا

"میرا آئی پوڈ۔"

وہ چلائی

www.novelsclubb.com

"منہ بند رکھو اپنا میں اگر تمھیں کچھ نہیں کہہ رہا اس کا یہ مطلب نہیں ہے تم میری خاموشی کا ناجائز فائدہ لو۔"

وہ سُرخ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا صبح کی آنکھیں جھلملا گئی

"میرا آئی پوڈ دوں!۔"

وہ اب غصے سے بولی تھی اس کی کوئی چیز چھینتا تھا تو اسے بہت غصہ آتا تھا

"تم تمیز سے بات کروں۔"

وہ اب اونچی آواز سے بولا

"نہیں کروں گی آپ میرے پاپا نہیں لگے ہوے جو آپ سے تمیز سے بات کروں ۔"

www.novelsclubb.com

"شوہر ہوں میں تمھارا! اور اگر ایک اور لفظ بولا تو زبان کاٹ کے رکھ دوں گا۔"

"کاٹ کے دکھائیں ایک تو کچھ ہوتا نہیں ہے بڑی بڑی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں ۔"وہ بھی کہاں رُکنے والی تھی

"تمھیں تو میں بتاتا ہوں۔"

"بعد میں بتائیں گا پلیز میرا آئی پوڈ دیں دے۔"

وہ اب اس کے بال کھینچنے میں بھی دیر نہیں لگانے لگی تھی

"تم بھول رہی ہو کہ تم کس چیز کے لیے میرے پاس لائی گئی ہوں تمھاری حد میں بتاو۔"

وہ سرد لہجے میں بولا نوری کو کچھ سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہہ رہا ہے

"بعد میں اچھا آئی پوڈ پاس رکھے میرے ساتھ یہ سامنے والے گھر چلے گے مجھے واش روم جانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

جسے وہ اپنا محافظ سمجھ کر اپنے ساتھ لے کر جانے کا کہہ رہی تھی وہ تو کچھ اور سوچ کر بیٹھا ہوا تھا اس لڑکی نے واقعی حد کر دی تھی اور وہ اسے اپنی حد بتائیں گا

****

ثمرن سو نہیں سکی تھی وہ جاگ کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو گئی کیونکہ دل کا بوجھ اللہ کی بارگاہ میں ہلکہ ہو سکتا وہ کہی بھی نہیں ہو سکتا وہ بیٹھی اب سلام پھیر کر اپنی بہن کے لیے دعا کر رہی تھی وہ جانتی تھی صلاح الدین صحیح کہہ رہا ہے مگر پھر بھی اس کا دل بے چین تھا وہ اپنی معصوم گڑیا کے لیے تو سب کچھ سہہ رہی تھی ورنہ وہ اپنی اوپر کسی کی سخت نگاہ نہیں برداشت کرتی تھی کجا کے مار مگر قربانی دینے پڑتی ہے بیشک اس میں آپ فنا کیوں نہ ہو جاے

www.novelsclubb.com

"اللہ میری بہن اور میری فمیلی کو اپنے حفاظ وامان میں رکھنا جو میں نے خواب دیکھا ہے اسے پلیز خواب تک رکھیے گا میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہو اللہ مگر میری

بہن پہ ایک کھروچ نہیں اسی کی خاطر تو اپنا سب کچھ داو پہ لگا دیا تھا میری قربانی رائگا مت کیجیے گا پلیز اسے پر شیطانی نگاہ سے محفوظ کرنا۔"

وہ آنسو سے سجدے میں جھک گئی تھی اور اسی کے یہ دعا عرش تک پہنچ گئی تھی اور بیشک خالص آنسو اپنے بندے کے اللہ کو پسند ہے

وہ ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا جہاں راستے میں لوگ ٹھہرا کرتے تھے اسامہ ہر چیز کے لئے تیار تھا اور جب وہ آغا جان کو بتائے گا تو وہ فخر سے اس کو اپنے سینے سے لگا لے گے پھر صلاح الدین کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی وہ ان کی نظروں میں ایک خان ہو گا اس کی اندر جیسے اس وقت انسانیت مر چکی تھی اور ایک خون آشام درندے کے سوائے کچھ نہیں تھا وہ اس کی معصومیت کو ختم کر دیں گا ہاں وہ کریں گا ایسا صبح نے ہاتھ آ گئے کیا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"میرا آئی پوڈ دیں دے پلیز!!!۔"

www.novelsclubb.com

کتنی معصومیت تھی اس کے چہرے میں کیسا نور تھا جسے وہ کچھ پلوں میں ہی سیاہی میں بدل دیں گا

وہ کچھ کہے بغیر اس کو اس کی چیز اسے دیں چکا تھا اور دروازہ چابی سے کھولا اور اندر آیا وہ تھینک یو بولی صبح کو عادت تھی اسامہ کے دل کو کچھ ہوا مگر حیوانیت غالب ہو رہی تھی وہ واش روم کی طرف جانے لگی جب اس نے صبح کا ڈوپٹہ پکڑا وہ زور سے نیچے گری

"امی!۔"

اسے بڑی زور سے لگی تھی وہ اب اس کے ڈوپٹے کو کھینچ کر اپنی جوتی سے روندنے لگا اور چہرے پہ دُنیا جہاں کی نفرت تھی

"اسامہ! یہ کیا بد تمیزی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ گھورنے لگی مگر اس کے چہرے کو دیکھ کر گھبڑا گئی عورت چاہئے پانچ سال کی بچی ہو یا ساٹھ سال کی عورت وہ اپنے اوپر اُٹھنے والی مرد کی نگاہ کو خوب اچھی طرح سمجھ جاتی اور صبح اتنی چالاک تھی

اسے کیوں نہ سمجھ آتی زمانے میں بدلتی ہوے ٹیکنالوجی نے بچوں کو اتنا سمجھدار کر دیا تھا

"آپ نے اگر مجھے مارا تو میں ارشد بھائی کو بلالوں گی۔"

وہ ڈری تھی مگر اُٹھنے کی کوشش کی تھی اسامہ نے اسے چُپ کرانے کے لیے ہاتھ اُٹھایا تھا مگر اس کی ماں کی چیختی ہوئی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی

"اللہ کا واسطہ ہے خان رحم کریں مجھ پر میں آپ کی بیٹوں کی ماں ہو رحم کریں۔"

ماں کی سسکتی ہوئی آواز جیسے صبح کے لیے فرشتہ ثابت ہوئی تھی وہ ٹھہر گیا تھا کمرے میں خاموشی ایسی پھیل گئی تھی جیسے کسی قبرستان میں قدم جمالیا ہو

"آپ بہت اچھے ہے اسامہ آپ ان گندے انکل کی بات مت سُنے۔"

صبح نے ہمت سے بولنے کی کوشش کی تھی مگر وہ بچی گھبڑا گئی تھی آنسو بلا آخر باہر آ گئے تھے کوئی بھی اس کے دل کا حال نہیں سمجھ سکتا تھا

"تم عورتیں جوتی کے برابر ہو میرے لیے، تم عورتیں ہم مردوں کے پیروں تلے روندے جانے کے لیے بنی ہو۔"

پگلا ہوا سیسہ اسامہ کو اپنے کانوں میں محسوس ہوا

پھر اس کی نظر سامنے آئینے میں اپنے وجود پہ پڑی اور اسے اپنے وجود سے گھن محسوس ہوئی ضمیر زندہ تھا اور ضمیر بھاری پڑتا جا رہا تھا

وہ اس پہ ہاتھ اُٹھانے لگا تھا لیکن رُک گیا اس کے سامنے نورِ صبح نہیں بلکہ اس کی ماں کی جھلک تھی جو اس کے باپ سے تھپڑ کھانے لگی ان کے چہرے میں بھی ویسے ہی وحشت تھی جتنی اس بارہ سال کی بچی میں تھی

"اپنی شکل گُم کرو زہر لگنے لگی ہو۔"

اس لگا اس کا باپ اس کے اس پاس چلا رہا اور اس کی ماں کو پیٹ رہا اور وہ خوف سے بستر کے نیچے چھپا اپنی ماں کی سسکیاں اور آہیں سہہ رہا تھا اسے اپنے باپ سے گھن محسوس ہوئی تھی اور اب خود سے بھی ہو رہی تھی صلاح الدین تو بہت خوبصورت اور بہت اچھا تھا وہ واقی بہت اچھا تھا جبکہ وہ وہ بھی سب کی طرح نکلا

وہ ہاتھ نیچے گرا چکا تھا

اور زمین کے بل بیٹھ گیا

اور چہرہ چھپا کے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا وہ ایسا نہیں کر سکتا وہ اس بچی پہ کبھی مر کر بھی ظلم نہیں کر سکتا

www.novelsclubb.com

جبکہ ڈری سہمی نور اس کو روتے ہوے دیکھ کر حیران

ہو گئی

"اسامہ!۔"

"میں اتنا گھٹیا نہیں ہو سکتا، میں نہیں ہوں ایسا امی نہیں ہوں میں ایسا میں عورت کی عزت کرنے والا ہوں میں بابا جیسا نہیں ہوں مجھے دین بھائی جیسا بنا تھا مگر میرا حسد ان کی طرح بنے سے روکتا تھا وہ بہت اچھے ہیں وہ بہت زیادہ ان جیسا واقعی کوئی نہیں ہو سکتا۔"

وہ خود سے بڑبڑا رہا تھا

وہ اس چھ فٹ اونچے مرد کو روتے ہوے دیکھ کر پریشان ہو گئی

*****

اس نے سوچا نوری کو کال کریں امی ابا کو فل حال سرپرایز دینا چاہتی تھی صلاح الدین کے ساتھ اس نے بال کانوں کے پیچھے کر کے اس کو میسج کرنے لگی تھی کے دین کی کال آگئی اس نے اُٹھائی

"اسلام و علیکم موشی کیسی ہو سو گئی تھی۔"

وہ ایک دم ہشاش بشاش لہجے میں بولا ثمرن مسکرائی

"آپ کا پلان فیل ہو گیا کیونکہ کھانے سے مجھے جتنی تھوڑی بہت نیند آ رہی تھی وہ بھی اُڑھ گئی۔"

"ظاہر ہے پائلیٹ ہوں جہاز اُڑا سکتا ہوں تو اپنی بیوی کی نیند نہیں۔"

وہ مزے سے بولا وہ شرم سے مسکرا پڑی

"کیا کر رہے ہیں آپ۔"

"کچھ نہیں حویلی کی خبر لو زرا ہو کیا رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ خاموش ہو گئی

"موشی اگر تم سچ میں تم ان کے نام تک سے بھی کانپی تو میں تم سے بات نہیں کروں گا۔"

صلاح الدین اس کی حالت سمجھ گیا تھا

"اور تمھیں ٹھیک مادر بزرگ کر سکتی ہیں۔"

"ننن نہیں دین۔"

وہ ڈر گئی تھی

"جھلی! مورے فون نہیں اُٹھار ہی فون دوں گی انھیں۔"

"آپ بات تو کریں گے نا مجھ سے۔"

وہ سمجھی کہی وہ ناراض ہو گیا ہے

"ہاں اگر محترمہ موشم ہوئی نہ کے ڈرپوک جھلی ثمرن!۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین تیزی سے بولا

"الادین صاحب! ڈرپوک نہیں ہوں۔"

وہ ایک دم تیزی سے بولی پھر خود ہی اپنے اس پُرانے لہجے پر حیران ہو گئی

"کیا کہا؟ یہ واقعی میری موشم بات کر رہی ہے۔"

وہ تصدیق چاہ رہا تھا

"میں مورے کو دیتی ہوں آپ ان سے بات کریں۔"

وہ جلدی سے مورے کو دیکھتے ہوے بولی وہ خود حیران تھی اپنے آپ پر صلاح الدین نے واقعیٔ پانچ دنوں میں کمال دکھایا تھا

••••••••••••

وہ رو رہا تھا اور وہ اب حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

"ارے آپ روے تو نہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب اس کے پاس آئی

میں ارشد بھائی کو نہیں بلاؤ گی پولیس بھی آپ کو نہیں پکڑی گی اب تو چُپ ہو جاے

۔

"تم اپنی بکواس بند کروں گی۔"

وہ اب دھاڑا تھا اس نے منہ بنالیا اسامہ کا چہرہ گیلا ہوا تھا اور اس کی نیلی آنکھیں جھلملا گئی تھی اور کافی زیادہ چمک رہی تھی اس نے کچھ سوچتے ہوے اپنا آئی پوڈ دیکھا جو سائڈ پہ گر گیا تھا اُٹھایا

اور سونگ پلے کیا جبھی بھی وہ سیڈ ہوتی تو میوزک لگایا کرتی تھیٔ

the dwarf yodel songکا Snow White

لگا دیا یہ بہت ہی بچکانہ حرکت تھی لیکن کیا بھی تو بچی نے ہی تھا جب ثمرن یا ان میں سے کوئی روتا تو یہ لگا دیتے اس کے بعد ہنس ہنس کر وہ لوٹ پھوٹ ہوتے تھے اسامہ نے سر اُٹھا کر دیکھا

www.novelsclubb.com

"اب دیکھنا آپ ہنس پڑے گے ویسے آپ کی نا اس لال رنگ والے اینگری سے شکل ملتی ہر وقت ناک پہ غصہ

رہتا

وہ اس کے پاس آئی اور اپنا ڈوپٹہ اُٹھایا

"یہ آئی پوڈ پکڑے ایک سکینڈ!۔"

اس نے اسے پکڑنے کو کہا اسامہ نے خاموشی سے اسے دیکھا

"اوہو پکڑے تو سہی پھر بتاتی ہوں۔"

"میں واش روم جا رہی ہوں آپ تب تک گانا سُنے خود کو ریلکس کریں میرے سامنے تو رو لیا باقیوں کے سامنے روگے تو لوگ آپ کا مزاق اُڑائے گے اب اچھے کیونکہ آپ نے مجھے مارا بھی نہیں ورنہ میری امی کہہ رہی تھی ایسے لڑکے بہت مارتے ہیں اور آپ نے مجھے بر گر بھی لے کر دیا آج کل تو کوئی ٹافی بھی نہیں دیتا آپ بُرے نہیں اپنے آپ کو مت کہے۔"

وہ اسے پکڑا کر چلی گئی اور اسامہ اس کی پشت کو دیکھ رہا تھا وہ کیا تھی کوئی بچی تھی یا پھر ایک سمجھدار لڑکی جو اس کو اپنا آئینہ دکھا رہی تھی

اس نے اس کے آئی پوڈ کو دیکھا اس کے دل کو کچھ ہوا یہ کیا کر دیا اس نے یہ لڑکی اس چیز کی مستحق نہیں تھی، اسے اپنا آپ اور بُرا لگ رہا تھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

آغا جی گھر پہنچے تو انھیں خبر ہوئی ان کی بہن پہنچ گئی ہیں وہ ان کے کمرے میں آنے میں زرا دیر بھی نہیں لگائی اور اب وہ دستک دیں رہے تھے کیونکہ اس طرح بلا دھڑک وہ ان کے کمرے میں داخل نہیں ہو سکتے تھے

"آجاو!۔"

www.novelsclubb.com

ان کی آواز پر آغا جی نے فورن دروازہ کھولا دیکھا تو وہ جاے نماز بچھا رہی تھی جب انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو آتے ہوے دیکھا تو ان کے ماتھے پہ بل پڑ گئے

"بخیر مشرہ خور!۔"

وہ مسکرا کر آگئے آئے خانم نے ہاتھوں سے انھیں آگئے آنے سے روکا

"تمھیں کسی نے اجازت دیں ہے آگئے آنے کی۔"

وہی سخت لہجہ جو وہ مردوں پہ استعمال کیا کرتی تھی

"مشرہ خور کیا ہوا سب خیریت تو ہے۔"

وہ چونک پڑے

"تمھیں تو میں بتاو گی دین کہاں ہے؟"

"دین؟۔"

"ہاں دین! اور اگر تم نے منہ سے جھوٹ بولا خان تو کھڑے ہونے کے قابل نہیں رہو گے میری عمر سے یہ مت سمجھ لینا کے میں کمزور اور بے بس ہو گئی ہو۔"

"خور کوئی بات ہوئی ہے ہم سے کوئی غلطی۔"

www.novelsclubb.com

"غلطی اگر خان تو نے غلطی کہی تو پھر میری جوتی ہو گی اور تمھارا سر گناہ کیا ہے میری تربیت کا تو نے یہ صلاح دیا ہے اور کدھر ہے تمھاری اولاد۔"

وہ دھاڑی تھی کے آغا جان کا سر جھک گیا تھا

"میرے بزنس کے ساتھ ساتھ میری عزت جو میں نے برسوں سے بنائی ہے اس کو بھی مٹی میں ملاؤں گے تم! یہ جو عزت اور نام ملا ہے مت بھولو یہ تمھیں میری وجہ سے ملا ہے۔"

وہ خاموش ہو گئے

"اپنے اس طاقت پہ اتنا مت اکڑو خان ورنہ منہ کی کھاو گے۔"

وہ سخت سے سخت الفاظ کہے جا رہی تھی اور وہ خاموش تھے کیونکہ خاموشی ان کی مجبوری تھی

تایا بھی خبر ملتے ہی فورن ان کمرے پہنچے خانم کی نظر اس پہ پڑی اور ان کی ایسی نظریں تھی تایا جان بھی ٹھہر گئی وہ سوچ رہے تھے اندر آئے یا پھر بھاگ جاے لیکن چونکہ خان کسی سے نہیں ڈرتے تو ہمت کر کے آگئے بڑھے

"بخیر خانم !۔"

"او بھئی چھوٹے خان تمھاری ہی کمی تھی۔"

وہ طنزیا مسکراہٹ سے بولی تھی اور تایا جی سمجھ گئے اب ان کے طنز سے اللہ ہی بچاے۔

•••••••••••••

وہ ڈرایو کر رہا تھا جبکہ اس کی نظر سوئی ہوئی صبح پہ پڑی ابھی اتنا بول بول کر اچانک وہ جمائی لے رہی تھی پھر اس نے کہا کے اگر پہنچ جاے تو اسے اُٹھا لیجیے گا اتنی بہادر بچی اس نے آج تک نہیں دیکھی تھی اس کی نظروں میں وانی میں آتی ایسی کئی لڑکیاں

جو اس کی عمر اور اسے بھی چھوٹی تھی جن کے چہرے پہ خوف، وحشت بات بات پہ رونا کچھ تو شاکڈ سے بالکل خاموش ہو جاتی تھی مگر اس پر تو فل حال ایسے کوئی اثرات نہیں آئے تھے اس کی بڑی بہن کو دیکھ لیا جائے جو اس سے پانچ چھ سال بڑی تھی کیسی حالت ہو گی تھی ایک بار بھی اس لڑکی نے احتجاج کیا ہوا بہت فرق تھا بہنوں میں بہت زیادہ اور وہ اس لڑکی کی اس بہادری پر داد دیں رہا تھا جو اس کے ساتھ سفر بنا کسی خوف کے کر رہی تھی گو کے اس کا وہ شوہر تھا مگر جو وہ کرنے جا رہا تھا جس سے اس کی معصومیت چھن جاتی۔اس نے سگیرٹ ہنٹوں میں دبایا اور لائٹر جیب سے نکالنے لگا جب اسے بیپ کی آواز آئی اس نے وہم سمجھا لیکن جب بیپ کی آواز بار بار سُنائی دینے لگی اس نے فون چیک کیا لیکن اس کی تو اونچی رنگ ٹون تھی اس نے صبح کے ہاتھ میں پڑا آئی پوڈ دیکھا وہ بھی آف تھا

www.novelsclubb.com

پھر یہ کہاں سے بج رہی تھی اس نے سگیرٹ منہ سے نکال کر سائڈ پہ کار روکی اور پھر اس چیک کیا آواز تو صبح کے پاس سے آ رہی تھی اور تفصیل سے چیک کرنے کے

بعد پتا چلا صبح میڈم کے پاس فون بھی ہے جو ان کی فراک کے اندر کی جیب میں پڑا ہوا ہے یعنی ارشد بھائی کی دھمکی ایسی نہیں تھی یہ لڑکی شاہد اور کچھ بھی لائی ہو گی

"اُف اسامہ خان یہ کس سے پالا پڑ گیا تمھارا۔"

وہ کہتے ہوے اب کار دوبارہ سٹارٹ کرنے لگا لیکن کار سٹارٹ نہ ہوئی

"اسے کیا ہوا؟۔"

اب وہ دوبارہ سٹارٹ کر رہا تھا لیکن کار نے مزید چلنے سے ہار مان لی تھی

"ڈیم اٹ!۔"

اسامہ نے زور سے سٹیرنگ پہ ہاتھ مارا کہ صبح جو سو رہی تھی اُٹھ

www.novelsclubb.com

"اُف سونے دیں۔"

وہ مندی مندی آنکھیں کھول کر غصے سے بولی

"اِدھر میری کار خراب ہو گئی ہے اور تم کہہ رہی ہو سونے دیں اب اس بھرے جنگل میں کون گاڑی ٹھیک کریں گا تم!۔"

اس نے پھر ٹرائی کیا مگر آوازیں نکلانے کی سوا اس نے کچھ نہیں کیا تو اسے غصہ آ گیا تھا اسامہ کی عادت تھی کے وہ چھوٹی باتوں پہ بہت زیادہ غصہ ہو جاتا کرتا تھا

"اچھا آپ بھی سو جائے صبح دیکھ لے گے۔"

وہ مزے سے کہتی ٹانگیں مزید اوپر کرتی شیشے کے ساتھ ٹیک لگا لی اسامہ اسے دیکھتا رہا پھر اس کا بازو پکڑ کر جنجھوڑا

"اُٹھو!۔"

"کیا ہے!۔"

وہ چڑتے ہوے بولی

اس کی جو نیند خراب کرتا تھا اس کو تو وہ کچا چبا جاتی تھی

www.novelsclubb.com

"میری کار خراب ہو گئی ہے۔"

"تو میں کیا آپ کو مکینک نظر آتی ہوں جو بار بار بول رہے ہیں مجھے اُٹھایا کیوں !!!!!!!!!۔"

وہ چڑ گئی تھی اور بہت بُرا چڑی تھی

"ایک بات تو بتاو تمھارے پاس کوئی فون ہے۔"

اسامہ تیزی سے بولا تھا اسے یاد آیا تھا وہ ایک دم گڑ بڑا گئی لیکن بناڈرے بولی

"ہاں ہے اور وہ میں بالکل نہیں دوں گی۔"

وہ اس کے سچ بولنے پہ حیران ہو گیا

www.novelsclubb.com

"اِدھر لاو دوں مجھے تم بالکل بھول گئی ہو کون ہو۔"

وہ سختی سے بولا تھا ساری ہمدردی جیسے منٹو میں غائب ہو گئی تھی فطرت کا مارا بیچارا

"آپ کے پاس اتنا مہنگا آئی فون ایکس ہے میرا آئی فون فور کا کیا کریں گے۔"

وہ منہ پہ آئے بالوں کو پیچھے کرنے لگی

"میں نے فون استعمال نہیں کرنا!۔"

وہ اب تحمل سے بولا تھا ورنہ دل تو پھر بھی کر رہا تھا اس کو ایک دو تو لگائے کیسی لڑکی ہے

"تو پھر کیا کریں گے اس کو چاے میں توڈبونے سے رہے اب مجھے بہت نیند آرہی ہے آپ نے پھر سگیرٹ پی اللہ جی مجھے بچا لیجیے گا پلیز ورنہ یہ تو چاہتیے ہیں میں مرو ایر فریشنر ہے۔"

اس نے شیشہ نیچے کرنا چاہا لیکن بٹن سے کچھ ہو ہی نہ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"یہ کھل کیوں نہیں رہا؟۔"

وہ بار بار بٹن کو دبانے لگی

"چھوڑے خراب کرو گی اسے۔"

اس نے صبح کا ہاتھ جھٹکا

"اُف کیا پتھر جیسے ہاتھ ہے اور اتنے رف کریم لگایا۔"

وہ ہاتھ سہلانے لگی

"یہ کھل کیوں نہ رہا آپ کی بوسی میں بے ہوش ہو جاو گی اور پھر ارشد بھائی۔"

"اگر تم مزید کچھ آگئے سے بولی تو ارشد بھائی کے سامنے گولی سے اُڑا دوں گا۔"

وہ پہلے دیکھتی رہی پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی

"تھپڑ نہیں مار سکے گولی مارے گی مجھے تو اب یقین ہو گیا ہے آپ نے مکھی بھی نہیں ماری ہو گی ہی ہی۔"

www.novelsclubb.com

"اویو!۔"

وہ انگلی اُٹھا کر اسے کے آگئے جھکا

"تم بھول رہی ہو کچھ میں کیا چیز ہوں۔"

"آپ چیز نہیں ہے اسامہ آپ انسان ہیں اور وہ بھی روندوں۔"

وہ ہنس پڑی تھی اور اسامہ اپنے بال کھینچ لینا چاہتا تھا اسے اُٹھا کر وہ بہت پچھتایا تھا

"دیکھاو ہی پھولی ہوئی ناک اس اینگری کی طرح ہاہاہاہا زیادہ غصہ مت کریں ناک اتنا موٹا ہو جاے گا ایک دن آپی بھی غصے میں تھی ان کا ناک کیا بتاو۔"

وہ بولنے لگی اور وہ غصے سے اُتر گیا کے وہ پوری رات اس کی بکواس نہیں سُن سکتا تھا

"اُف اٹیوڈ کتنا ہے یار اب اس نے اُٹھا دیا مجھے بھوک لگنے لگی ہے۔"

******

جب کار کا مسئلہ حل کر کے وہ سیدھا اندر آیا دیکھا تو صبح صاحبہ دُنیا سے بیگانی خواب خرگوش کی نیند لے رہی تھیں، اسامہ نے اس چھوٹی چڑیل کو دیکھا جو آج تقریباً اس کا دو لیٹر خون چوس چکی تھی

www.novelsclubb.com

وہ بہت تھک گیا تھا لیکن وہ جلد از جلد فارم ہاوس پہنچنا چاہتا تھا کیونکہ وہ مزید اپنا خون نہیں جلنا چاہتا تھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"یہ کوئی بھی فون کیوں نہیں اُٹھا رہا نہ امی، نہ بابا نہ ہی نوری کہاں غائب ہو گئے ہیں "۔

آج صلاح الدین نے واپس آنا تھا اور وہ دو دن سے مسلسل انھیں کال ملائی جا رہی تھی لیکن کسی نے بھی فون نہیں اُٹھایا وہ باہر آئی دیکھا مورے ماسی سے صفائی کروا رہی تھی اسے دیکھ جر مسکرائی

"ابھی سے تیار ہو گئی اچھا کیا آخر نئی نویلی دلہن کو ایسے ہی لگنا چاہیے۔"

وہ چھینپ گئی

"مورے میرے گھر والوں میں سے کوئی بھی فون نہیں اُٹھا رہا مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تم اپنا فون لائی تھی؟۔"

وہ اس کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"نہیں مورے یہ تو دین کا فون ہے۔"

وہ ایک دم کہہ کر لب دبا گئی تھی مورے کے سامنے دین بولنا اسے عجیب لگا

مورے مسکرا پڑی وہ سمجھ گئی اس کی جھجھک اور اس کے پاس آئی اور اس کا گال

تھپ تھپا کر خوش رہو کہا

"گھر کے نمبر پہ ڈائل کیا بیٹی؟۔"

"گھر کا نمبر کہہ رہے ہیں بند ہو گیا ہے باقی کی تو سمجھ سکتی ہوں مگر نوری کیوں نہیں

اُٹھا رہی پتا نہیں عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ارے چندا فکر کیوں کرتی ہو! ہو سکتا ہے تمھارے امی ابو نے تمھاری وجہ سے

نمبر نہ تبدیل کر لیے ہو۔"

"میری وجہ سے!۔"

"جانو لوگ فون کرنے لگ جاتے ہیں چسکے کے لیے، مضنوعی ہمدری بانٹنے کے چکر میں گرما گرم خبر سُنتے ہیں اور اسے پھیلاتے ہیں یہی تو ان کی زندگی میں تفریح ہے ۔"

"شاہد آپ صحیح کہہ رہی ہیں واقی امی ابا میری وجہ سے سائڈ پہ ہو گئے ہیں کوئی بات نہیں میں اور صلاح الدین جائے گی نا ان سب کے پاس تو پھر سب ٹھیک ہو جائے گا ۔"

وہ پُر امید لہجے میں کہنے لگی وہ پھر مسکرا پڑی دین نے واقعی صحیح کہا تھا وہ بہت بھولی ہے مگر بہت صاف دل کی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میری جان چلو کھانے کو دیکھو میں تمھیں دین کی پسند بتاتی ہوں۔"

وہ اس کو اپنے ساتھ کچن کی طرف لے کر گئی

****

وہ رات کے بارہ بجے بلا آخر پہنچ گیا تھا اس نے ہارن بجایا کہی بار بجانے سے بھی نوری کی نیند میں خلل نہیں پڑا کیونکہ اس کی نیند گہری ہو چکی تھی

دروازہ پورے دس منٹ بعد کھولا گیا دیکھا تو یہاں کا ہی چوکیدار گل شیر خان نے کھولا اسامہ اپنی کار بہت بڑے پارکنگ ایڑیا کی طرف لے کر جانے کے بجاے سامنے بڑے بڑے پلر کے قریب لے گیا اور گاڑی روک دیں

"اُٹھو!!۔"

اس نے خاصی اونچی آواز میں کہا مگر صبح نے کوئی رسپونس نہیں دیا

www.novelsclubb.com

"میں نے کچھ کہا ہے اُٹھو!!۔"

"اُف!۔"

گل شیر بھاگتے ہوے آیا اور دروازہ کھولا

"سلام اسامہ لالہ! معاف کرنا ہم لیٹ ہو گیا تھا۔"

"کوئی بات نہیں کمرے وغیرہ تو کھلوا دیں تھے۔"

اس نے مڑ کر اُترتے ہوے کہا گل شیر نے دروازہ بند کیا

"لالہ کمرہ کیا ہم نے تو پورا گھر کھول دیا ہے آپ بے فکر رہو!۔"

"ٹھیک ہے تم سامان نکالو، میں جا رہا ہوں۔"

"صاحب کھانا کھاے گا آپ لگا دوں۔"

گل شیر کو یاد آیا تو مڑ کر بولا اسامہ کو یاد پڑا آج واقعی اس نے ایک لقمہ بھی صبح سے اپنے اندر نہیں اُتارا تھا

www.novelsclubb.com

"نہیں رہنے دوں بس ایک کافی بنا کر میرے کمرے میں لا دوں۔"

اس نے نور کی سائڈ کا دروازہ کھولا

"اُٹھو!۔"

"بات سُنو پہنچ چکے ہیں ہم۔"

مگر وہ اتنی گہری نیند سوئی ہوئی تھی اسامہ اسے دیکھتا رہا پھر جھنجھوڑا

"اوسونے دوں!!!۔"

بڑبڑا کر وہ پھر نیند کی وادیوں میں

"توبہ اسے اُٹھایا تو اس وقت بھی میرا سر کھائی گی۔"

اس نے کچھ سوچتے ہوے بازو میں اسے اُٹھایا اور دروازہ بند کر کے اندر کی طرف بڑھا

لاونج میں آندھیرا تھا کافی

www.novelsclubb.com

"ایک تو یہ لائٹ آن کیوں نہیں کرتا۔"

وہ غصہ سے کہتے ہوے اوپر سڑھیوں کی طرف بڑھا

اور اپنے کمرے کے بجائے اسے ساتھ والے کمرہ جو کے ارباز کا تھا اس میں لے گیا آندھیرے کے باوجود وہ بنا لائٹ آن کیے بغیر اسے بستر پہ لٹا چکا تھا اور اس پر بنا کمبل ڈالے واپس مڑنے لگا کے ٹھہر گیا اس نے لائٹ آن کی اور مڑتی ہی کمبل اس پر ڈالنے لگا وہ اسے دیکھتا گیا پھر گہرا سانس لے کر مڑ گیا

****

وہ اب تایا کی اتنی بے عزتی کرنے کے بعد گہرا سانس لیتے ہوئے تھکے ہوئے انداز میں بستر کے قریب بیٹھی

"تمھیں شرم سے مر جانا چاہیے خان مجھے تو تمھیں خان بھی نہیں کہنا چاہیئے اس زمانے میں بھی یہی طور طریقے اپنائے ہوئے ہیں تم لوگوں نے، جانور بھی تم لوگ سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔"

وہ خاموش تھے

"بولتے کیوں نہیں ہو زبان کیوں بند ہو گئی میرے سامنے بھی اکڑ دکھاو آخر عورت ہوں تم مرد عورتوں کے سامنے بہادری دکھاتے ہو اور خود کو شیر سمجھتے ہو نام شیر ہے تمھارا مگر حرکتیں گیدروں جیسی اس گھر میں صرف ایک ہی مرد ہے صلاح الدین ورنہ میرے سے اس نے بھی جوتی کھانی تھی

"خانم بات ہادی کی تھی ایسے کیسے چُپ ہو جاتے۔"

تایا ممنائے اتنی بے عزتی پر ان کا چہرہ سُرخ ہو گیا تھا

"تم تو اپنا منہ بند رکھو ورنہ یہ جوتی پڑے گی یہ مت سمجھنا میں کسی کا لحاظ کروں گی ہادی کی موت ایسی لکھی تھی جو کے ہم میں سے کوئی نہیں روک سکتا تھا اور اس لڑکی کے بھائی نے گولی تھوڑی ماری تھی اکسیڈنٹ ہوا تھا جان بوجھ کے تھوڑی کیا مگر نہیں جاہل اکھٹے ہوے ہیں حویلی سے باہر پھینکنے کا دل کرتا ہے۔"

ان کا جلال قابل دید تھا

"اب جاو یہاں سے میری نماز بھی گزر رہی ہے، تم سب کو سیدھا کرتی ہوں میں پہلے تو سوچ رہی تھی صرف ہفتے میں سب کچھ دیکھ کر واپس چلی جاوں گی مگر یہاں تو نظام ہی الٹ ہو گیا اب کم سے کم تم سب جب تک سیدھے نہیں ہو جاتے میں نے یہاں سے ایک قدم نہیں ہلنا اور میرے خلاف کسی نے بھی کوئی سازش کی تو اپنے انجام خود ہی سوچ لے۔"

وہ سخت نگاہوں سے دیکھتی نماز شروع کر چکی تھی

تایا نے غصے سے اپنے باپ کو دیکھا جو کے ان سے ڈرتے تھے آغا جان نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا تو اسے جانے کا کہا, وہ پہلے دیکھتے رہے پھر سر کا خم دیتے ہوے مڑ پڑے جبکہ وہ وہی اپنے بڑی بہن کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے لگے وہ اگر ایسے بد تمیزی دکھائیں گے تو یہ جتنی تھوڑی بہت سلطنت ملی ہے اس سے بھی ہاتھ دھو کر بیٹھے گے

****

www.novelsclubb.com

وہ کھانا بنا چکی تھی مورے نے زیادہ بنانے بھی نہیں دیا تھا کیونکہ ابھی بھی اس میں کمزوری تھی اور جسم میں زخم بھی فل حال نہیں بھرے تھے صرف صلاح الدین کا من پسند لزانیا اور پلاؤ بنا دیا جس پہ اتنا جتن بھی نہیں کرنا پڑا تھا مورے ماسی کے ساتھ کریم کے زریعے کچھ سامان لینے گئی تھی بتایا نہیں تھا اور نہ ہی ثمرن نے تفصیل پوچھی تھی وہ اب تیار تھی کھانا بن چکا تھا اس لیے سوچا اس کے کوئی کپڑے نکال دیں وہ کمرے کی طرف بڑھی اور الماری کھولی اسے کمرے کی عجیب خاموشی سے گھبراہٹ ہو رہی تھی سوچا جب تک کمرے میں ہے کسی چیز کی آواز آئے اس نے ٹی وی آن کر دیا اور الماری کی طرف بڑھی ٹی وی میں کسی نیوز چینل کی آواز آنے لگی وہ اب تھوڑی مطمن ہو گئی وہ دین کے لیے کیمل رنگ کی شلوار قمیض نکال رہی تھی جب اس کا سکون پل میں غارت ہو گیا

www.novelsclubb.com

"قطر ایر ویز سے اسلام آباد آنے والی فلائٹ موسم کی تبدیلی کی باعث بچ نہیں پائی اور مارگلہ کے پہاڑ پہ جا گرا ہم آپ کو بتاتے ہیں کے پلین۔۔۔۔۔۔

اس کا سانس اکھڑنے لگا دین بھی تو قطر ایر ویز اس کا دین نہیں رہا اس دُنیا میں ابھی تو آیا تھا اس کے پاس یہ کیا کیا اللہ نے کیسی آزمائش میں ڈال دیا اس اس نے ہینگر سے تھامی اس کی قمیض کو دیکھا

"میں واپس آو تو مجھے پُرانی والی موشم چاہیئے ورنہ مجھ سے بات مت کرنا۔"

آنسو بے اختیار ہو گئے

"الادین! اتنی ب ب بڑی س س سزا۔"

اس نے ٹی وی کی طرف نہیں دیکھا لیکن اس کی کان میں گرم سیسہ نیوز والے انڈیل رہے تھے اس نے نفی میں تیزی سے سر ہلا کر ریموٹ اُٹھایا اور بند کیا

"نہیں دین کو کچھ نہیں ہو گا وہ بالکل سلامت ہو گے ایسی کیسے جاے گے ابھی تو میں ٹھیک ہو رہی تھی، میرے ہاتھ کا کھانا کھاے گے مجھ سے بات کریں گے ڈھیر سارا

پیار بھی کریں گے موشم بھی بولے گے نہیں دیں واپس آئے گے ضرور آ گئے گے
"۔

اس نے قمیض کو اپنے ساتھ بھینچ لیا تھا اور صلاح الدین کے خشبو کو محسوس کر کے یقین دہانی کروا رہی تھی کے نہیں دین زندہ ہے اور دین واپس آئے گا یہ جھوٹی بکواس خبریں جتنا وہ سسکیوں کو دبا رہی تھی اتنی ہی اس کے چیخے نکلنے لگی اور پھر پورا اپارٹمنٹ اس کی چیخوں سے بڑھ گیا تھا

****

وہ کافی کے سپ لے رہا تھا اور ساتھ میں سیگرٹ کے گہرے کش وہ کبھی بھی حویلی میں گھر والوں کے سامنے نہیں لیتا تھا یہ تو اس کی تنہائیوں کی ساتھی تھی اور وہ ہر ایک کش سے اُڑتے دھوے سے ماضی میں کھو جاتا تھا مگر آج ماضی سے ہٹ کر وہ سوچ رہا تھا وہ آج کرنے کیا جا رہا تھا اگر اس کی ماں کی آواز اس کی قدموں کی زنجیر نہ بنتی تو وہ آج کیسے سر اُٹھا پاتا ساری زندگی ضمیر نے اس پر کوڑے برسانے تھے اور

آخرت میں جب وہ اپنی ماں کے نام سے پکارا جاتا اور پھر اپنی ماں کا کیا منہ دکھاتا جس نے اسے نصیحت کی تھی

"اسامہ عورت جتنی بھی مضبوط کیوں نہ ہو مگر مرد کی محبت پہ نازک آبگینے کی طرح ہوتی ہے چاہیے وہ باپ کی محبت ہو، بھائی کی، شوہر کی یا بیٹے کی وہ اسے کمزور بنا دیتی ہے ان کی محبت کی خاطر اپنا آپ مٹا دیتی ہے بدلے میں کیا چاہیئے ہوتا صرف عزت محبت بیشک نہ دیں عزت بہت ضرور اس کے بغیر عورت بالکل خالی ہے اور میں کچھ نہیں چاہتی بس میرا سمی ایک اچھا باپ، ایک اچھا شوہر ایک اچھا بیٹا اور بھائی بنے بس اور عورت کی عزت کو اپنی پہلے اولیت سمجھنا بس مجھے اور کچھ نہیں چاہیے تم سے "۔

www.novelsclubb.com

دھوے میں ماں کا عکس غائب ہو گیا تھا اور وہ حال میں واپس لوٹا

اس نے سامنے پڑی اپنی امی کی تصویر دیکھی جو کتنی پیاری تھی کتنی خوبصورت تھی مگر باپ نے انھیں

ان کی ہر چیز سے محروم کر کے تباہ و برباد کر دیا

وہ خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا جب کال بیل پہ چونکہ دیکھا تو اس کی یونی فیلو رامین کی کال تھی اُف ایک تو اس لڑکی کو آرام نہیں ہے پروجیکٹ کے بارے میں اسے ہمیشہ رات کو ہی کیوں یاد آتا ہے۔ فل حال وہ اب سونا چاہتا تھا فون بند کر کے وہ اپنے بستر کے طرف آیا لیکن وہ جانتا تھا نیند ہمیشہ کی طرح اس پر مہربان نہیں ہو گی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"فون تو کر دیا تھا تم نے گھر والوں کو۔"

اسد کار موڑتے ہوے بولا دین فون پہ ارباز کو ٹیکسٹ کر رہا تھا کیونکہ وہ بھی بہت پریشانی سے پانچ بار کال کر چکا تھا اور اب ٹرائی مار تھا تو فون نہیں اُٹھا رہا تھا تو میسج کرنا پڑا

"یار لکھا تو تھا ہماری فلائٹ پہنچ گئی تھی پہلے اور وہ ہولینڈ کی فلائٹ تھی مجھے نہیں لگتا پریشان ہونا چاہیے مورے کی ابھی تک کال نہیں آئی اور نہ ہی موشم کی تو وہ ضرور بے فکر ہو گے یا انھیں اب تک خبر نہیں ملی ہو گی اچھا ہے خوامخواہ انھوں نے پاگل ہو جانا تھا۔"

"اللہ کا شکر ہے مگر ان بیچارے کے گھر والوں پہ کیا بیتی ہو گی۔"

"بس اللہ صبر دیں خود بھی خبر نہیں ہوتی کیا سے کیا ہو جاے خوف ہی آجاتا ہے۔"

دین جھنجھلا کر ثمرن کو کال ملا رہا تھا اور ثمرن دیوانوں کی طرح دین کو کال ملا رہی تھی لیکن نمبر بزی وہ پاگل ہو رہی تھی

"پلیز دین ثمرن مر جاے گی پلیز اُٹھاے نا ایک بار آپ کی آواز سُنا چاہتی ہوں مجھے آپ کی منہ سے موشم سُنا ہے۔"

وہ بار بار کر اپنا سر تھام چکی تھی ٹی وی اس نے آن نہیں کی تھی اگر اس میں دین کی موت کی تصدیق ہو جاے گی تو اس کی سانسیں رُک جاے گی اور اب تک اس کی سانسیں قائم مطلب دین زندہ ہے ابھی بھی وہ پُر امید تھی

مورے کو راستے میں ٹریفک کے باعث دیر ہو گئی تھی اور وہ بھی دونوں کو کال ملا رہی تھی لیکن دونوں کے نمبر بند جا رہے تھے

"اللہ خیر کریں دین کو تو اب تک پہنچ جانا تھا اُٹھا کیوں نہیں رہا اور ثمرن بھی نہیں کال اُٹھا رہی۔"

وہ پریشانی سے بولی

دین اپنے دوست سے مل کر کار سے اپنا بیگ اُٹھانے لگا

اور وہ صوفے پہ بیٹھی رو رو کر پاگل ہو رہی تھی کوئی بھی فون نہیں اُٹھا رہا تھا سب اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"آپی!!۔"

نوری ڈر کر اُٹھ گئی

اس نے دیکھا کمرے میں گھپ اندھیرا تھا اور اس نے خود کو نرم بستر پہ پایا وہ جلدی سے اُٹھی۔

"میں کب یہاں آئی اس کا مطلب ہے میں گھر آ گئی آپی سے مل سکتی ہوں آپی آپی !۔۔"

وہ تیزی سے آندھیرے میں اُٹھی اور دروازہ ڈھونڈنے لگی

"کمرے میں وہ اینگری مین تو نہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے فون مشکلوں سے فراک کی اندرونی جیب سے نکالا اور ٹارچ آن کر کے وہ ہر طرف دیکھنے لگی تو یہ کسی لڑکے کا کمرہ لگ رہا تھا مطلب گیٹار پنچنگ بیگ سامنے لٹکا

ہوا اس نے بٹنز تلاش کر کے لائٹ آن کی اور مڑ کر کمرے کو جائزہ کیا سامنے دیوار پہ خوبصورت گیلگرافی سے لکھا تھا

"ارباز خان!۔"

"یہ کس کا کمرہ ہے؟۔"

اس نے مڑ کر ایک انلارج تصویر دیکھی جس میں اسامہ بلیو شلوار قمیض میں وہی سڑی ہوئی شکل بنائے ہوے کھڑا تھا جبکہ اس کے ساتھ اسی شکل جیسا جس کی آنکھیں بلیو کے بجائے گرین تھی مگر براون شلوار قمیض میں کھڑا اس کے ساتھ کھڑا اسامہ کے کندھے پہ بازو پھیلا کر کھڑا مسکرا رہا تھا

"لگتا ہے اس کا بھائی کتنا جولی لگ رہا ہے مطلب یہ واقعی کریلا ہیں۔"

اس نے منہ بنایا

اور دیکھا

"آپی! ہاں آپی ہوں گی میں ان سے ملوں گی۔"

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر کی طرف بڑھی اس وقت صبح کے آٹھ بج رہے تھے

اور وہ اس بڑے سے گھر میں انھیں پکارنے لگی تھی کے وہ ابھی باہر نکلے گی اور اسے

اپنے ساتھ لگائی گی اور وہ انھیں پیار سے کہے گی

"میری گُڈورانی!۔"

وہ ثمرن کو پیار سے گڈورانی کہا کرتی تھی جب بہت پیار آیا کرتا تھا

••••••••••••

دین نے دروازے پہ آیا اور بیل بجائی ثمرن روتے روتے بے ہوش ہو چکی تھی

دین کتنی بار بجاتا رہا نیچے اس کی گاڑی پہ کھڑی تھی مطلب وہ گھر پر ہی تھے

اس نے فون نکالا اور گھر کے نمبر پہ کال کرنے لگا لیکن کوئی رسپونڈ نہیں

"اُف ہو کیا رہا ہے اتنی غیر زمہ دارنہ حرکت!۔"

www.novelsclubb.com

وہ پریشان ہو گیا اور چابی گھما کر دروازہ کھولا اور اندر آیا

"موشی، مورے!!!۔"

وہ اندر کی طرف بڑھا اندر عجیب سی خاموشی تھی اس کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا

وہ بیگ چھوڑ کر اندر کی طرف بڑھا

اور دروازہ کھلا تو ٹھہر گیا

"موشم!!!۔"

پہلے تو وہ شاکڈ ہو گیا اور پھر دل جیسے ڈوبنے کے قریب تھا ثمرن زمین کے بل اس کی قمیض پکڑے بے ہوش پڑی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ بھاگتے ہوے اس کے پاس آیا

"موشم میری جان!!!"

اس نے اس کو اُٹھا کر بیڈ پہ لیٹایا

اور اس کا چہرہ تھپ تھپایا اس کا چہرہ سوجا ہوا تھا

اور چہرے پہ آنسو کے نیشان تھے صلاح الدین پاگل ہونے جو تھا

"مورے کہاں ہے! مورے مورے!!۔"

اس نے اونچی آواز میں کہا وہ کہاں چلی گئ

وئ تیزی سے سامنے پڑی باٹل واٹر کو اُٹھا کر اس پر چھینٹے مارنے لگا

"موشم خدا کے لیں آنکھیں کھولے۔"

وہ ہاتھ پکڑ رہا تھا اس کے جو ٹھنڈے ہو گے

"ددین آپ کک کہی نہیں گئے۔"

www.novelsclubb.com

وہ بے ربط الفاظ سے کہنے لگی

"آنکھیں کھولو میں پاگل ہو جاو گا۔" کیسا بے قرار لہجہ تھا

ثمرن کو ہوش آرہا تھا مگر ڈر تھا اگر وہ آنکھ کھولے گی تو وہ غائب ہو گا وہ چلا گیا ہے وہ مر گیا ہے ارد گرد یہی الفاظ چیخ رہے تھے دل سسک رہا تھا

"دین!!۔"

"دین کی جان آنکھیں کھولو۔"

وہ اس کے قریب آیا اور اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور جھکا

"پلیز میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"آپ چلے جاے گے!۔"

"موشم اگر تم نے دو سکینڈ کے میں آنکھیں نہ کھولی تو میں واقعی چلا جاوں گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ جیسے مرنے کو ہو رہا تھا ثمرن نے بامشکل اپنی پلکوں کو اُٹھایا آنکھیں خوف کھا رہی تھی وہ روک رہی تھی مگر دل اُمید دلا رہا تھا وہ یہی ہے عکس نمکین پانیوں کے باعث دُھندلاپن تھا مگر جیسے ہی نظارہ صاف ہوا امیر الڈ آنکھوں نے جیسے رُکتی دھڑکن کو

ایک بار پھر چلانا شروع کر دیا اٹکی ہوئی جان میں جیسے جان واپس آگئی تھی سانسیں جو ٹھہریے تھی چل پڑی تھی اور اسے آج پتا چلا تھا دین سے جسم کا نہیں روح کا رشتہ تھا دل جیسے ایک ہو چکے تھے وہ اقرار کر چکی تھی دین نے اس کی سیاہ موتی جیسی آنکھیں دیکھی دو اس کی بھی بے قرار دل کو سکون مل گیا وہ خود پہ قابو نہ رکھ پایا اور اس کی سیاہ آنکھوں کو دیوانہ وار چھونے لگے جس میں اب بھی پانی نکل رہا تھا

"دین اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں مر جاتی۔"

وہ اس کے ساتھ لگی رو رہی تھی اور صلاح الدین شدت سے اپنے محبت کی مہر اس کے پیشانی پر چھوڑ رہا تھا

"میرا دل کر رہا ہے تمھیں آغا جی کے پاس جا کر تمھارے عقل ٹھکانے لگاو جھلی بیوقوف، بندریاں!۔"

وہ غصے میں جو دماغ میں آیا

کہتا گیا

"کیا کہا آپ نے۔"

وہ اب اس سے الگ ہوتے ہوے گھورتے ہوے بولی

"بولوں گا میرے خیال ہے بندریاں میں بھی اتنی عقل ہو گی ٹی وی بھی خبر کیا سُنی یہ بھی نہ جانا کے فلائٹ آئی کہاں سے ہے مگر میں تو بھول گیا تھا یہ نہیں پتا کے فلائٹ اوٹو پائلیٹ پہ ہوتی ہے اور مجھ سے پوچھتی ہو کے اتنے دیر سے کیسے تھامے ہوے ہیں۔"

اور ثمرن کا منہ کھل گیا

www.novelsclubb.com

"تو وہ سب ڈرامہ تھا۔"

"تو اور میں بس تمھیں بیوقوف بنانے کی خاطر ہینڈل کو تھامے رہا اور ایک اور وجہ بھی تھی ہاتھ مچل رہے تھے تمھارے خوبصورت گال بال اور سپیشلی وہ ایر رنگز

کو چھوے اس لیے یہ وجہ بھی تھی۔"

وہ بھرپور شرارت سے بولا اس کا منہ کھل گیا اس نے بڑھ کر صلاح الدین کے بال بگاڑنا شروع کر دیں اور سینے پہ خوب مکے برسائے اور صلاح الدین دل و جان سے خاضر تھا

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※'

وہ پورا گھر دیکھ چکی تھی کوئی نہیں تھا کچن میں کسی کی آواز آئی

"شاہد آپی وہاں ہو گی آپی!!!۔"

وہ چلتے ہوے کچن میں آئی دیکھا تو وہاں کوئی اٹھارہ سال کا نوجوان لڑکا کچن میں ناشتہ بنا رہا تھا نورِ صبح کی آواز سُن کر بے اختیار مڑا اور گڑبڑا گیا

"جی بی بی!۔"

نوری نے گھورا

www.novelsclubb.com

"میری آپی کہاں ہے؟۔"

"کک کون آپی؟؟"

"ثمرن آپی؟۔"

"بی بی ہم نہیں جانتا!۔"

"وہ بڈھے انکل کہاں ہیں اور اسامہ؟۔"

وہ سینے پہ ہاتھ باندھے پورے کچن کا جائزہ لے رہی تھی جو بہت ہی بڑا تھا اور ہر چیز صرف وڈ سے بنائی گئی تھی

"اسامہ لالہ تو اوپر سو رہے ہیں ہم اب اُن کا ناشتہ بنا رہا آپ ہم کو بتاو آپ کیا کھائے گا۔"

www.novelsclubb.com

"میں وہاں نہیں آئی جہاں سب رہتے ہیں آپی اور صلاح الدین!۔"

"آپ دین لالہ کی بات کر رہی ہیں وہ تو جہاز اُڑاتا ہے اب تو بہت عرصہ ہو گیا ہے ان سے ملے ہوے سُنا ان بچارے کا شادی ہو گیا ہے۔"

نوری چونک پڑی

"وہ پائلیٹ ہیں؟۔"

"اوہو جی ہم سب ان کو کپتان بلاتا۔"

"اٹس کیپٹن!!!۔"

نوری نے بڑھ کر سیب اُٹھایا اور آنکھیں گھماتے ہوے کہا

"نہیں وہ تو فوج میں نہیں ہوتا!۔"

www.novelsclubb.com

نوری کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی یعنی آپی کی خواہش پوری ہو گی مگر الادین بھائی زیادہ اچھے تھے انھوں نے آپی کو گفٹس لے کر دیں تھے آپی کو گھوڑے پہ بھی بٹھایا تھا آپی اب کہاں ہے؟

"میرے لیے چیز سینڈوچ بنادیں گے۔"

"آپ بھی کھاتا ہے؟۔"

وہ حیرت سے مڑا نوری بڑھ کر سٹول پہ بیٹھ چکی تھی

"کیا کھاتا ہے؟۔"

"اسامہ بھائی کو پنیر سینڈوچ بہت پسند ہے اور اس کے ساتھ وہ اورنج جوس پیتا ہے ۔"

"مجھے بھی دیں دوں وہ کون سے کمرے میں ہیں۔"

گل شیر ایک بار پھر حیرت سے مڑا

www.novelsclubb.com

"آپ کے کمرے کے تو ساتھ ہے بی بی۔"

"مجھے نوری بلاؤ میں بڈھی آنٹی تھوڑی ہوں۔"

"آپ کو کیسے؟۔۔"

وہ سٹول سے اُتری اور کہتے ہوے اس کی سُنے بغیر اوپر کی طرف بڑھی۔

••••••••••••

وہ سویا ہوا تھا جب دروازے پہ زوردار دستک ہوئی وہ مندی مندی آنکھیں کھولے پہلے اپنا وہم سمجھتا رہا اس نے کروٹ بدلی تو دروازہ دستک روکنے کا نام نہیں لے رہا تھا اسامہ کو غصہ آیا

"گیٹ لاسٹ!!!۔"

وہ چیخ کر کہتے ہوے تکیہ اپنے منہ پر رکھ چکا تھا

"دروازہ کھولو!۔"

نوری نے زور سے دستک کی اور وہ کرتی رہی جب تک وہ اُٹھ نہیں جاتا اسامہ تیش میں آکر تکیہ پھینک کر اُٹھا اور دروازے کو کھولا اور اس چھوٹی چڑیل کو دیکھا جسے زرا آرام نہیں ہے

www.novelsclubb.com

"کیا تکلیف ہے؟۔"

وہ دھاڑا تھا

"یہ مجھے کہاں لے آو ہو یہاں میری آپی نہیں ہے۔"

وہ بھی غصے سے بولی چھوٹی سفید پیشانی پہ بل پڑ گئے

"تم اتنی دیر سے اس لیے دروازہ پیٹ رہی تھی کہ تمھاری وہ منحوس آپی نہیں ملی ۔"نورِ صبح کو ایک دم غصہ آگیا

"کیا کہا آپ منحوس ہے اگر میری بہن کے لیے آپ نے ایک لفظ کہا تو میں۔"

نوری کو تو جلال آگیا اس کے بہن کو اگر کچھ کہے تو بس اس کی خیر نہیں تیش تو اسامہ کو بھی آگیا

www.novelsclubb.com

"تو میں کیا اتنی چھوٹی چونٹی کی طرح ہو جسے ایک منٹ میں پیروں سے مسل دیا جاے۔"

وہ نہ صرف بولا تھا بلکہ اشارے سے بھی اسے سمجھتا ہوا بولا نور نے سر اُٹھا کر اسے اونچی لمبے لڑکے کو دیکھا جو اس کا شوہر تھا اور اس کے دل سے یہ نکلا تھا امی بابا بہت بُرے ہیں انھیں میرج زرا پروا نہیں تھی پھینک دیا کسی کو دیں کر (بچوں کی سائیکی)

"ہاتھی اور چونٹی کے کہانی سُنی ہے آپ نے۔"

جس نے کمرے پہ دو ہاتھ رکھے ہوے تھے ایک دم اس کی بات پر رُکا

"مجھے چونٹی کہتے ہے نا آپ ابھی بتاتی ہوں آپ کو۔"

وہ کہتے ہوے مڑ گئی اور نیچے کی طرف بڑھی اور اسامہ پہلے اسے دیکھتا رہا پھر غصے سے دروازہ پھٹک کر بند کیا اس کا دل کر رہا تھا اس چھوٹی کو اُٹھا کر زمین پہ پٹھک دیں

www.novelsclubb.com

وہ بڑھتا ہوا واش روم کی طرف بڑھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"مجھے آغا جان پہ غصہ آرہا ہے دو کوڑی کا نہیں چھوڑا ان کی بہن نے خود بھی ان کی سُنتے رہے مجھے بھی کھڑا کر دیا سُنانے کے لیے۔"

تایا کا غصے سے بُرا حال ہو رہا تھا اور تائی کا خود چہرہ سُرخ ہوا تھا

"میں نے کہا کہ میرا بیٹا مرا ہے تو بجائے افسوس کرنے کے کہنے لگی سب کے بچے مرتے ہیں میں نے بھی اپنا بیٹا کھویا ہے ہونو میں سمجھی تھی میرا دُکھ سمجھے گی اور دین کو بلا کر اس لڑکی کو پیس کے رکھ دیں گی لیکن نہیں انھوں نے تو ہمیں زلیل کرنا شروع کر دیا کے ہم ظالم ہے بھلا بتاو کیا ظلم کیا ہے میرے جسم کے حصے کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کہتے ہیں ہم ظالم ہے بھئی ٹھیک ہے۔"

تائی کے آنکھوں میں پھر آنسو آگئے تایا نرم پڑ گئے

"اوہو مت رو میں کل آغا جان سے بات کرتا ہو اور اس اسامہ کی خبر لیتے ہیں کہ اس نے اس کا کام تمام کیا ہے کہ نہیں کم سے کم روح کو تو ٹھنڈک مل جاے صلاح

الدین نے تو ہماری ناک کٹوادی بس اللہ اسامہ کو عقل دیں اور اب تک اس کو دو کوڑی کا کر چکا ہو۔"

تایا نفرت سے کہتے ہوے سگار سلگانے لگے جبکہ ان کو یہ نہیں پتا تھا کے اسامہ کے بجاے نور صبح اس کا جینا حرام کرنے لگی ہے۔

••••••••••••••••••••

"خدا کا شکر ہے میرا بیٹا صحیح سلامت واپس آ گیا مگر مجھے ان حادثے میں لوگوں کا آفسوس ہو رہا ہے کیا بیتی ہو گی ان سے جڑے ہوے رشتوں پر اللہ صبر دیں۔"

"امین!۔"

صلاح الدین چاے کے سپ لے رہا تھا ان کے کہنے پر بولا

"ویسے یہ موشم کدھر ہے؟۔"

"نماز پڑھ رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے بال سنوار کر کہنے لگی

"ابھی تو پڑھی تھی اس نے عیشا کی اب کون سی۔"

وہ ٹی وی سے نظریں ہٹا کر مڑ کر کمرے کو دیکھنے لگا

جہاں ہلکہ سا دروازہ کھلا ہوا تھا

"پڑھنے دوں اسے پہلے بیچاری کی کیا حالت ہو گئی مجھے تو اس کی حالت دیکھ کر دل بیٹھ گیا شرمندگی ہوئی اسے ایسے چھوڑنا نہیں چاہیے تھا۔"

وہ شرمندگی سے بولی صلاح الدین نے انھیں اپنے ساتھ لگایا اور سر پہ پیار کیا

"آپ پریشان تو نہ ہوے مورے اچھا تھا اس کے اندر جمع غبار بلا آخر پھٹ پڑا اس طرح مجھے اندازہ بھی ہو گیا وہ مجھ سے کتنی محبت کرتی ہے اب تو وہ مجھے بالکل نارمل لگ رہی ہے۔"

"مجھے بہت فکر ہے اس کی وہ نارمل کے بجاے مجھے خاصی چُپ لگ رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"تھوڑا شاکڈ ہو جاتا ہے بندہ لیکن آپ سے کھانے پہ بھی بات کی ہے کیا ہوا مورے میرے نہیں خیال آپ کو اس بات کی پریشانی ہے۔"

"مجھے پتا نہیں کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا جیسے کچھ بہت کچھ ہو چکا ہے اور ہم اس سے بے خبر ہے میں نے خواب میں اسامہ دیکھا۔"

اب صلاح الدین ٹھہر گیا

"اسامہ؟۔"

"ہاں اسامہ وہ ایک چھوٹی سے گڑیا کو توڑ رہا تھا اور بڑی ہی بے دردی اور نفرت سے توڑ رہا تھا میرے دل میں خوف آگیا ہے۔"

وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے آہستہ سے کہنے لگی اب یہ بات ثمرن کو تو نہیں بتا سکتی تھی دل کی بات ہمیشہ اپنے بیٹے سے کرتی تھی

"آپ نے کچھ زیادہ ہی سوچا ہو گا اسامہ کو اس لیے۔"

وہ انھیں تسلی دیتے ہوے کپ سائڈ پہ رکھتے ہوے بولا

"شاہد ایسا ہی ہو مگر پتا نہیں مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے بہت کچھ ہو چکا ہے اور ہم اس اے بے خبر ہے۔"

صلاح الدین نے ان کا ہاتھ چوم کر اس تھپکا

"کچھ نہیں ہوا! اگر ہوتا تو پتا چل جاتا ار باز سے میری بات چیت ہے مادر بزرگ آگئی ہے۔"

اس کی بات پہ مورے کے چہرے پہ بے اختیار مسکراہٹ آگئی

"اچھا وہ آگئی ہے تو تم ان سے بات کرو نا!۔"

www.novelsclubb.com

"ابھی فل حال نہیں وہ حویلی آنے کی ڈیمانڈ کریں جو کہ میں نہیں جانا چاہتا اور رہی بات ابھی ثمرن کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہوئی اور میں اس طرح نہ اسے چھوڑ کر جا سکتا ہوں نہ لے کر۔"

وہ کہنے لگا جب ثمرن کمرے سے باہر آئی وہ گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"تمھیں اسامہ نے بلایا ہے۔"

نوری فورن کچن میں آئی

وہ اب ٹرے سجا رہا تھا

"اسامہ لالہ نے بلایا ہے ہاں ناشتہ بن چکا ہے ابھی لایا آپ کا بھی بن گیا۔"

"ٹھیک ہے جاو!!" وہ جانے لگا تو نوری نے روکا نہیں ایسے نہیں

"بات سُنو!۔"

www.novelsclubb.com

"جی بی بی!۔"

"نوری!!۔"

وہ تیزی سے کہنے لگی

"تم یہ اِدھر رکھوا سے کچھ چاہیے تھا وہ نیچے کھائے گا۔"

"اچھا ٹھیک ہے!۔"

وہ ٹرے کاونٹر پہ رکھ کر چلا گیا اب نوری نے تیزی سے جوس دیکھا تو اس کے چہرے پہ بے اختیار مسکراہٹ آئی اس نے سامنے پڑا سالٹ پڑا دیکھا اور اُٹھایا

"اسامہ خان اب تمھیں پتا چلے گا مجھے چونٹی کیا کرتی ہے۔"

"جی لالہ!۔"

"ناشتہ لے آئے!!۔"

وہ اب تیار ہو کر سپرے کر رہا تھا جب گل شیر اندر آیا

www.novelsclubb.com

"وہ بی بی۔"

"کیا بی بی جلدی کرو بلکہ ایک کام کرو ناشتہ تیار ہے۔"

"جی لالہ جی نیچے پڑا ہے۔"

"اچھا تم بستر ٹھیک کرو, میں نیچے جاتا ہوں۔"

وہ اپنا لیپ ٹاپ نکال رہا تھا نوری نے اس کا کہنا سُنا اور جلدی سے سڑھیوں سے اتری مگر آخری دو والے میں بڑے احتیاط سے کیونکہ وہاں وہ تیل گرا چکی تھی

اسامہ جانے والا تھا جب اس فون بیل پہ رُک گیا آغا جان کی کال تھی وہ باہر نہیں سُن سکتا تھا

"گل!۔"

جو بستر اٹھیک کر رہا تھا رُک گیا

"جی!۔"

www.novelsclubb.com

"تم نیچے جاو بعد میں کر لینا۔"

"مگر۔"

"جاو!!۔"

وہ سختی سے بولا اور کال سُننے لگا

"توبہ کاش دین لالہ ساتھ ہوتے مٹھاس ہی مٹھاس ان کے لہجے میں ہوتی ہے اور انھوں نے مرچے ہی چبائی ہوتی ہے۔

وہ کہتے ہوے نیچے اُترا لیکن بچارے کے نصیب میں لکھا تھا گل شیر کا پیر پھسلا اور دھڑم کر کے گرا

(او مر گیا ہوے)

وہ چیخا اسامہ بات کرتے ہوے رُکا اور نوری سینڈوچ کھاتے ہوے رُکی

"آغا جان میں بات کرتا ہوں آپ سے نیچے لگتا ہے کچھ ہوا ہے۔"

وہ باہر کی طرف بڑھا جبکہ نوری خود کچن سے باہر آئی تو اسامہ کے بجاے بچارے گل شیر کو کمر اور سر پکڑے ہوے دیکھا تو اس نے منہ پہ ہاتھ رکھا

"گل شیر!۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ پریشانی سے بھاگا

"تو تو گئی نوری! نہیں میں اس چکی (Chucky) سے نہیں ڈرو گی۔"

وہ کہہ کر جلدی سے کچن کی طرف مڑی

••••••••••••

صلاح الدین رات کو پیاس کی خاطر اٹھا تو دیکھا وہ اُٹھی ہوئی تھی اور کسی سوچ میں گُم تھی لائٹ چونکہ وہ ڈرتی تھی اس لیے وہ بند نہیں کرتا تھا وہ اس کی خاطر ہر چیز کمپرومائز کرنے کے لیے تیار تھا

"موشی!۔"

www.novelsclubb.com

ثمرن نے مڑ کر اسے دیکھا

"آپ اُٹھ گئے۔"

"کیا ہوا؟۔"

"کچھ نہیں بس بار بار نوری کا خیال آرہا۔"

"اُف تین دن سے کبھی نوری کبھی اسامہ کبھی نوری کبھی اسامہ۔"

وہ اب تنگ آگیا تھا کیا کرتا وہ حیرت سے دیکھنے لگی

"اسامہ؟۔"

اس نے دیکھا تھا لیکن اس کا کہاں ہے؟۔

"کچھ نہیں مورے ٹینشن میں ہے اسامہ کے لیے دراصل ایک راز کی بات بتاو اسامہ گھر میں کسی سے بھی بات نہیں کرتا سوائے مورے کے۔"

وہ اُٹھ بیٹھا

www.novelsclubb.com

"اچھا! مگر آپ کی مورے کو تو میں نے کوئی بھی فرد سے اچھی طریقے سے بات کرتے نہیں دیکھا بلکہ ان کے پاس تو کوئی بھی نہیں آتا۔"

وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی اسامہ کو وہ دن میں دیکھ چکی تھی اور وہ بہت خاموش سا لڑکا جو اس سے کچھ سال بڑا ہو گا بہت ہی سنجیدہ اور کافی سخت مزاج کا دیکھتا تھا وہ تو شاہد اپنوں سے بھی کم بات کرتا تھا مورے سے

"تمھارے وقت میں وہ مورے کے پاس نہیں آیا تھا اصل میں اسامہ کو ایک برا ابلم ہے اور اس ساری چیزوں کا حل صرف مورے کے پاس ہے اور اِدھر آو میرے قریب۔"

وہ اس کا بازو پکڑ کر کھینچتے اپنے ساتھ لگاتے ہوے بولا اور اس کا سر چومتے ہوے بولا

"اسامہ اپنے خول میں رہنے والا شخص ہے حالانکہ اس میں اتنا ٹیلنٹ ہے جو ہمارے خاندان میں کسی کو ہو بہت کمپلیکسڈ بندہ میں نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھا مورے کا کہنا تھا اس کو بہت ہی تیز طرار لڑکی سے شادی کرواوں گی اور اسامہ تو لڑکیوں کے نام سے بھی بھاگتا تھا۔"

"ہاو سویٹ مردوں کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔"

وہ ہنس پڑا

"ہاں میری طرح نہیں ہے جو ایر ہوسٹس کے ساتھ ساتھ فیمیل پائلٹ یا تمھاری جیسی موشی کے ساتھ فلرٹ کروں۔"

ثمرن نے سر اُٹھایا اور اتنے بل اس کی پیشانی پہ آئے تھے کہ دین سے سے گنا مشکل ہو گیا ثمرن نے صلاح الدین کا جبڑا پکڑا

"الادین صاحب لگتا ہے آپ کو یاد کرانا پڑیں گا کہ ثمرن کیا تھی۔"

اس نے جھک کر اتنی سختی سے کہا تھا کہ صلاح الدین کو بُری طرح ہنسی آئی اس نے ثمرن کا ہاتھ چھوڑا اور اسے پیار کیا

"اور میں چاہتا ہوں تم مجھے یاد کرواوں۔" اس نے اتنے غصہ سے دین کو دیکھا جس کے چہرے پہ شرارت سے بھرپور مسکراہٹ تھی

"مجھے صحیح طریقے سے بتائیں دین!۔"

وہ اب پریشان ہو گئی تھی کہی دین واقعی سچ تو نہیں کہہ رہا دین اس کے ڈرتے ہوے نینوں کو دیکھا اور اس کے گرد بازو حمائل کر کے گھمبیر لہجے میں بولا

"جانِ دلام۔"

"The life of my heart"

اس نے ثمرن کا ہاتھ اُٹھا کر سیدھا اپنے دل پہ رکھا

"شرین ام۔"

"My sweet"

پھر کہتے ہوے اس کے گال چھوے

www.novelsclubb.com

"نورے چشم ام۔"

"The light of my eyes"

پھر اس کی آنکھیں پہ پیار کی مہر چھوڑی

"روحامی۔"

"My soul"

"وجودامی۔"

"My existence"

وہ جزبوں سے بھرپور لفاظ کہتا ہوا اس کے ہر ایک ایک نقش کو چھو رہا تھا بلا آخر ثمرن نے اس کے ہنٹوں پر ہاتھ رکھ کر روکا

"بس بس!!!۔"

وہ روہانسی ہو گئی وہ مسکرا پڑا شیو پہ بے اختیار ڈمپل نمودار ہوا

www.novelsclubb.com

"میری محبت کی تو صرف جھلک دیکھی ہے موشم زندگی گزر جاے گی لیکن میری محبت کے خزانے تمھارے لیے کبھی ختم نہیں ہو گیٔ۔"

"میرے خیال ہے صبح بات کرتے ہیں مجھے بہت زیادہ والی نیند آرہی ہے۔"

وہ کروٹ بدل کر بولی دین مسکرایا اور اس گدگدانے لگا

"دین!۔"

وہ دبی آواز میں چلائی

"تمھیں تو نیند نہیں آرہی تھی۔"

وہ اس کے گالوں کو اپنے گالوں کے ساتھ مس کرتے ہوے بولا

"اب بہت زیادہ آرہی ہے اتنی کی کوئی حد نہیں۔"

وہ کمبل اپنے اوپر کرنے لگی

"مگر مجھ نہیں آرہی اور میں موشم کا الادین چاہتا ہے کہ موشم اسے ٹائم دیں
۔"اس نے ثمرن کا کمبل منہ سے ہٹایا

www.novelsclubb.com

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"ہاے لالہ!!۔

نوری اندر اس کی آواز سُن کر نوری کو ہنسی آئی

"تم ہوش میں ہوتے بھی ہو!! دھیان سے نہیں چل سکتے تھے اسامہ اسے بامشکل ہی اُٹھا پایا وہ پریشانی میں بھول گیا کہ تیل آخری دو سڑھیوں پہ لگا تھا کیونکہ اس نے بھاری بوٹ پہنے ہوے تھے

"اس نے اُٹھا کر اسے صوفے پہ بیٹھایا وہ بیچارا پیر پکڑ کر کہرانے لگا

"ہاے لالہ۔"

"خاموش رہو دیکھ رہا ہوں نا میں۔"

وہ غصے سے بولا اور اس کے پیروں کا جائزہ لینے لگا

www.novelsclubb.com

"لڑکیوں کی طرح ہاے ہاے کر رہے ہو کچھ نہیں ہوا بس لگی ہے موچ بھی نہیں لگ رہی پھر بھی اونٹمنٹ لگا دیتا ہوں۔"

وہ اُٹھ پڑا اور کچن کی طرف آیا نوری پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی اس چکی کے آنے پر اس نے جلدی سے رُخ موڑا اور جوس کے سپ لینے لگی اور بھی بڑی ڈرامائی انداز سے وہ اسے ایک نظر دیکھ کر دراز کی طرف بڑھا اور اس میں سے کچھ نکالنے لگا

"ارے بیچارا آپ کی وجہ سے گر گیا اور آپ اسے ڈانٹ رہے ہیں۔"

وہ رُک گیا اور مڑا سوالیہ نظریں تھی مگر کافی سخت

تھی

وہ مزے سے جوس پیے اپنے لمبے بالوں کو جھٹک رہی تھی اسامہ کی نظریں اس کی کالے لمبے بالوں میں الجھی تھی لیکن خود چڑ گیا اور تیزی سے مختلف دراز کھولنے لگا لیکن کہی نہیں ملی آخری دراز کو زور سے بند کر کے وہ باہر آیا اور اسے بولا

"سو موجیل کہاں رکھی ہے تم نے۔"

"لالہ رہنے دیں ہم سرسوں کا تیل لگائے گا اور کپڑا باندھ دیں گا۔"

"تیل کہاں رکھا ہے؟۔"

وہ جلدی سے بولنے لگا

"کچن میں اوون کے پاس پڑا ہے۔"

وہ تیزی سے مڑا اور وہ ابھی تک مزے سے بیٹھی ہوئی تھی

"تم اِدھر ہی بیٹھی رہو گی۔"

وہ اس کی شکل دیکھ کر چڑ رہا تھا

"آپ نے مجھے مخاطب کیا اسامہ؟۔"

www.novelsclubb.com

واہ کیا معصومیت تھی آنکھیں چھپک کر اسے دیکھتے ہوے بولی اُف وہ جلدی سے گرین شیشے کی بوتل کی طرف بڑھا اور اسے اُٹھانے لگا تو نوری گھبڑا گئی وہ اُٹھانے لگا

جب اسے چپ چپا لگا جیسے ابھی کھول کر گرایا ہو اسامہ کو الجھن ہوئی وہ ہاتھوں کو دیکھنے لگا اور ٹیشو کی طرف بڑھی

"بوتل کا کیا کرو گے۔"

فطری گھبڑاہٹ سے اپنے چکی کو دیکھنے لگی چکی صاحب نے اسے دیکھا اور بڑبڑایا

"مصیبتیں کم تھی ایک یہ ٹپک پڑی۔"

"کیا کہہ رہے ہیں بتائیں نا کیا کریں گے۔"

"سر کی مالش کرواوں گا کیوں تم نے بھی کروانی ہے۔"

وہ دھاڑتے ہوے بولا

www.novelsclubb.com

"لالہ کیا ہوا!۔"

گل شیر اونچی آواز میں بولا

"نہیں امی لگاتی تھی اُف اتنی دفہ سر دھویا کرتی تھی پھر عجیب سے چُپ چپت بال اُف آپ لگاے واقعی بہت ہی رف بال ہے اور کٹنگ کی بھی ضرورت ہے ویسے کتنے بورنگ ہے آپ۔"

"منہ بند کرو!"

وہ صاف کر کے جوس کا گلاس اُٹھانے لگا

"منہ تو تمھارا بند ہو گا چکی۔"

وہ شرارت سے مسکرائی وہ باہر کی طرف گیا اور اس بوتل اور کپڑا پکڑایا

اور جوس لبوں سے لگانے لگا مگر اسے لگا جیسا کسی نے

www.novelsclubb.com

****

صلاح الدین رات کو پیاس کی خاطر اٹھا تو دیکھا وہ اُٹھی ہوئی تھی اور کسی سوچ میں گُم تھی لائٹ چونکہ وہ ڈرتی تھی اس لیے وہ بند نہیں کرتا تھا وہ اس کی خاطر ہر چیز کمپرومائز کرنے کے لیے تیار تھا

"موشی!۔"

ثمرن نے مڑ کر اسے دیکھا

"آپ اُٹھ گئے۔"

"کیا ہوا؟۔"

"کچھ نہیں بس بار بار نوری کا خیال آرہا۔"

www.novelsclubb.com

"اُف تین دن سے کبھی نوری کبھی اسامہ کبھی نوری کبھی اسامہ۔"

وہ اب تنگ آگیا تھا کیا کرتا وہ حیرت سے دیکھنے لگی

"اسامہ؟۔"

اس نے دیکھا تھا لیکن اس کا کہاں ہے ؟۔

"کچھ نہیں مورے ٹینشن میں ہے اسامہ کے لیے دراصل ایک راز کی بات بتاو اسامہ گھر میں کسی سے بھی بات نہیں کرتا سوائے مورے کے۔"

وہ اُٹھ بیٹھا

"اچھا! مگر آپ کی مورے کو تو میں نے کوئی بھی فرد سے اچھی طریقے سے بات کرتے نہیں دیکھا بلکہ ان کے پاس تو کوئی بھی نہیں آتا۔"

وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی اسامہ کو وہ دن میں دیکھ چکی تھی اور وہ بہت خاموش سا لڑکا جو اس سے کچھ سال بڑا ہو گا بہت ہی سنجیدہ اور کافی سخت مزاج کا دیکھتا تھا وہ تو شاہد اپنوں سے بھی کم بات کرتا تھا مورے سے

www.novelsclubb.com

"تمھارے وقت میں وہ مورے کے پاس نہیں آیا تھا اصل میں اسامہ کو ایک برا ابلم ہے اور اس ساری چیزوں کا حل صرف مورے کے پاس ہے اور اِدھر آو میرے قریب۔"

وہ اس کا بازو پکڑ کر کھینچتے اپنے ساتھ لگاتے ہوے بولا اور اس کا سر چومتے ہوے بولا

"اسامہ اپنے خول میں رہنے والا شخص ہے حالانکہ اس میں اتنا ٹیلنٹ ہے جو ہمارے خاندان میں کسی کو ہو بہت کمپلیکسڈ بندہ میں نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھا مورے کا کہنا تھا اس کو بہت ہی تیز طرار لڑکی سے شادی کرواوں گی اور اسامہ تو لڑکیوں کے نام سے بھی بھاگتا تھا۔"

"ہاو سویٹ مردوں کو ایسا ہی ہونا چاہئیے۔"

وہ ہنس پڑا

www.novelsclubb.com

"ہاں میری طرح نہیں ہے جو ایر ہوسٹس کے ساتھ ساتھ فیمیل پائلٹ یا تمھاری جیسی موشی کے ساتھ فلرٹ کروں۔"

ثمرن نے سر اُٹھایا اور اتنے بل اس کی پیشانی پہ آئے تھے کہ دین سے سے گنا مشکل ہو گیا ثمرن نے صلاح الدین کا جبڑا پکڑا

"الادین صاحب لگتا ہے آپ کو یاد کرانا پڑیں گا کہ ثمرن کیا تھی۔"

اس نے جھک کر اتنی سختی سے کہا تھا کہ صلاح الدین کو بُری طرح ہنسی آئی اس نے ثمرن کا ہاتھ چھوڑا اور اسے پیار کیا

"اور میں چاہتا ہوں تم مجھے یاد کرواوں۔" اس نے اتنے غصہ سے دین کو دیکھا جس کے چہرے پہ شرارت سے بھرپور مسکراہٹ تھی

"مجھے صحیح طریقے سے بتائیں دین!۔"

وہ اب پریشان ہو گئی تھی کہی دین واقعی سچ تو نہیں کہہ رہا دین اس کے ڈرتے ہوے نینوں کو دیکھا اور اس کے گرد بازو حمائل کر کے گھمبیر لہجے میں بولا

"جانِ دلام۔"

"The life of my heart"

اس نے ثمرن کا ہاتھ اُٹھا کر سیدھا اپنے دل پہ رکھا

"شرین ام۔"

"My sweet"

پھر کہتے ہوے اس کے گال چھوے

www.novelsclubb.com

"نورے چشم ام۔"

"The light of my eyes"

پھر اس کی آنکھیں پہ پیار کی مہر چھوڑی

"روحامی۔"

"My soul"

"وجودامی۔"

"My existence"

وہ جزبوں سے بھرپور لفاظ کہتا ہوا اس کے ہر ایک ایک نقش کو چھو رہا تھا بلا آخر ثمرن نے اس کے ہنٹوں پر ہاتھ رکھ کر روکا

"بس بس!!!۔"

وہ روہانسی ہو گئی وہ مسکرا پڑا شیو پہ بے اختیار ڈمپل نمودار ہوا

www.novelsclubb.com

"میری محبت کی تو صرف جھلک دیکھی ہے موشم زندگی گزر جاے گی لیکن میری محبت کے خزانے تمھارے لیے کبھی ختم نہیں ہو گیٔ۔"

"میرے خیال ہے صبح بات کرتے ہیں مجھے بہت زیادہ والی نیند آرہی ہے۔"

وہ کروٹ بدل کر بولی دین مسکرایا اور اس گد گدانے لگا

"دین!۔"

وہ دبی آواز میں چلائی

"تمھیں تو نیند نہیں آرہی تھی۔"

وہ اس کے گالوں کو اپنے گالوں کے ساتھ مس کرتے ہوے بولا

"اب بہت زیادہ آرہی ہے اتنی کی کوئی حد نہیں۔"

وہ کمبل اپنے اوپر کرنے لگی

"مگر مجھ نہیں آرہی اور میں موشم کا الادین چاہتا ہے کہ موشم اسے ٹائم دیں
۔"اس نے ثمرن کا کمبل منہ سے ہٹایا

www.novelsclubb.com

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"ہاے لالہ!!۔

نوری اندر اس کی آواز سُن کر نوری کو ہنسی آئی

"تم ہوش میں ہوتے بھی ہو!! دھیان سے نہیں چل سکتے تھے اسامہ اسے بامشکل ہی اُٹھایا وہ پریشانی میں بھول گیا کہ تیل آخری دو سڑھیوں پہ لگا تھا کیونکہ اس نے بھاری بوٹ پہنے ہوے تھے

"اس نے اُٹھا کر اسے صوفے پہ بیٹھایا وہ بیچارا پیر پکڑ کر کہرانے لگا

"ہاے لالہ۔"

"خاموش رہو دیکھ رہا ہوں نا میں۔"

وہ غصے سے بولا اور اس کے پیروں کا جائزہ لینے لگا

www.novelsclubb.com

"لڑکیوں کی طرح ہاے ہاے کر رہے ہو کچھ نہیں ہوا بس لگی ہے موچ بھی نہیں لگ رہی پھر بھی اونٹمنٹ لگا دیتا ہوں۔"

وہ اُٹھ پڑا اور کچن کی طرف آیا نوری پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی اس چکی کے آنے پر اس نے جلدی سے رُخ موڑا اور جوس کے سپ لینے لگی اور بھی بڑی ڈرامائی انداز سے وہ اسے ایک نظر دیکھ کر دراز کی طرف بڑھا اور اس میں سے کچھ نکالنے لگا

"ارے بیچارا آپ کی وجہ سے گر گیا اور آپ اسے ڈانٹ رہے ہیں۔"

وہ رُک گیا اور مڑا سوالیہ نظریں تھی مگر کافی سخت

تھی

وہ مزے سے جوس پیے اپنے لمبے بالوں کو جھٹک رہی تھی اسامہ کی نظریں اس کی کالے لمبے بالوں میں الجھی تھی لیکن خود چڑ گیا اور تیزی سے مختلف دراز کھولنے لگا لیکن کہی نہیں ملی آخری دراز کو زور سے بند کر کے وہ باہر آیا اور اسے بولا

"سوموجیل کہاں رکھی ہے تم نے۔"

"لالہ رہنے دیں ہم سرسوں کا تیل لگائے گا اور کپڑا باندھ دیں گا۔"

"تیل کہاں رکھا ہے؟۔"

وہ جلدی سے بولنے لگا

"کچن میں اوون کے پاس پڑا ہے۔"

وہ تیزی سے مڑا اور وہ ابھی تک مزے سے بیٹھی ہوئی تھی

"تم اِدھر ہی بیٹھی رہو گی۔"

وہ اس کی شکل دیکھ کر چڑ رہا تھا

"آپ نے مجھے مخاطب کیا اسامہ؟۔"

www.novelsclubb.com

واہ کیا معصومیت تھی آنکھیں چھپک کر اسے دیکھتے ہوے بولی اُف وہ جلدی سے گرین شیشے کی بوتل کی طرف بڑھا اور اسے اُٹھانے لگا تو نوری گھبڑا گئی وہ اُٹھانے لگا

جب اسے چپ چپا لگا جیسے ابھی کھول کر گرایا ہو اسامہ کو الجھن ہوئی وہ ہاتھوں کو دیکھنے لگا اور ٹیشو کی طرف بڑھی

"بوتل کا کیا کرو گے۔"

فطری گھبڑاہٹ سے اپنے چکی کو دیکھنے لگی چکی صاحب نے اسے دیکھا اور بڑبڑایا

"مصیبتیں کم تھی ایک یہ ٹپک پڑی۔"

"کیا کہہ رہے ہیں بتائیں نا کیا کریں گے۔"

"سر کی مالش کرواوں گا کیوں تم نے بھی کروانی ہے۔"

وہ دھاڑتے ہوے بولا

www.novelsclubb.com

"لالہ کیا ہوا!۔"

گل شیر اونچی آواز میں بولا

"نہیں امی لگاتی تھی اُف اتنی دفہ سر دھویا کرتی تھی پھر عجیب سے چُپ چپت بال اُف آپ لگاے واقعی بہت ہی رف بال ہے اور کٹنگ کی بھی ضرورت ہے ویسے کتنے بورنگ ہے آپ۔"

"منہ بند کرو!"

وہ صاف کر کے جوس کا گلاس اُٹھانے لگا

"منہ تو تمھارا بند ہو گا چکی۔"

وہ شرارت سے مسکرائی وہ باہر کی طرف گیا اور اس بوتل اور کپڑا پکڑایا

اور جوس لبوں سے لگانے لگا مگر اسے لگا جیسا کسی نے

www.novelsclubb.com

****

"کہاں بھاگو!۔"

نوری نے ہر جگہ بھاگ چکی اور اسامہ کو بھی بھاگا چکی تھی اب کہاں وہ جاے وہ گیٹ کی طرف گئی

"دستگیر پکڑوا سے۔"

اسامہ گیٹ پہ سوچ میں گم چوکیدار کو چیختے ہوے بولا

نوری جلدی سے بٹا اُٹھا چکی تھی چہرے پہ اب مزے کے بجاے پریشانی نے جگہ لے لی اس نے دروازے سے باہر دور لگائی

"صبح!!!!۔"

اسامہ تیزی سے باہر کی طرف بھاگا صبح کا رُخ سامنے فارم گارڈن کی طرف تھا اسامہ بھی اس کی طرف بڑھا صبح کہی چھپنا چاہتی تھی مگر اسے کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی اوپر سے یہ اسامہ رُک کیوں نہیں جاتا وہ فارم گارڈن کی طرف بڑھنے لگی جب

www.novelsclubb.com

ایک نہیں دو جرمن شپیرڈ اس کے سامنے آئے بھونکتے ہوے وہ ڈر کر چیخ مارتی ہوئی ایک کتے کو بٹا مار چکی تھی اور پھر ڈر کر مڑی کیونکہ اسے پتا تھا اب کیا ہو گا

"اسامہ!!۔"

وہ تیزی سے اس کی طرف بھاگتی ہوئی آئی اسامہ نے غصے سے بڑھ کر اسے پکڑنے لگا تھا جب صبح کے پیچھے پڑے کتے کو دیکھ کر اس نے بنا سوچے سمجھے صبح کو کسی گڑیا کی مانند اُٹھا لیا

"کتا کتا!!!!۔"

وہ چیخنے لگی تھی ڈر کے اور اسامہ کے سینے میں چھپنے کی کوشش کی اور اس کی گیربان کو سختی سے تھام لیا چہرہ تو جیسے سفید ہو گیا تھا وہ کسی چیز سے نہیں ڈرتی تھی سوائے کتے سے وجہ بھی صبح اسامہ کو بعد میں بتائیں گی کتا اسامہ کو پہچان کر رُک گیا مگر وہ اس کے بوٹس سونگھنے لگا

"چُپ کرو اگر تم تو ایک لفظ بولی نیچے گرا کر ان کو ناشتہ دیں دوں گا۔" وہ جلدی سے ڈرتی ہوے مزید چیخی اسامہ نیچے ہونے لگا تو نوری نے اس کے بال پکڑ لیے اسامہ کا سر چکڑا گیا وہ اسے گرانے لگا وہ مزید چپک گئ

"میں پوری دُنیا اکھٹی کر دوں گی اگر آپ نے مجھے گرانے کی کوشش کی مجھے یہاں سے نکالے۔"

"ہاہاہاہا تو نورے صبح کتے سے ڈرتی ہے۔"

وہ ہنستے ہوے طنزیا انداز سے اسے دیکھتے ہوے کہنے لگا وہ اسے گھور رہی تھی پھر اس کے کانوں کے سامنے چیخی اسامہ ایک دم پیچھے ہوتے ہوے اسے گرانے لگا وہ مزید چیخی

www.novelsclubb.com

ایک دم دو بندے بھاگتے ہوے آئے اور ایک کتے کو پکڑ چکے جواب نور کی چیخ سے بھونک رہا تھا اسامہ نے اسے اُترا اس نے اس کی شرٹ پکڑ لی

"ننن نہیں مجھے اُٹھاو!۔۔"

"بچی نہیں ہو تم جو میں اُٹھاو!۔۔"

"امی امی!!۔"

وہ ایک دم اس کے پیچھے ہو گئی اور رضا خان شرمندگی سے دیکھنے لگا

"سوری اسامہ لالہ ویسے آپ کب آئے۔"

"کل رات! چھوڑو اسے بروڈِ دھر آو بڈی!!!۔"

وہ تیزی سے پیچھے ہوئی اور اسامہ اس کے سر کو سہلانے لگا

"داٹس گُڈ بوئی۔"

www.novelsclubb.com

"یہ تمھیں کاٹتا نہیں ہے۔"

جب وہ کچھ نہیں کر رہا تھا تو خاصے اعتماد سے بولی لیکن ڈر کا عنصر اب بھی شامل تھا

"نہیں! ہاں مگر بچیوں کو خاص کر بد تمیز لڑکیوں کو کاٹتا ہے۔"

اس نے مڑ کر سرد لہجے میں اسے کہا

"آپ کچھ زیادہ بد تمیزی سے پیش نہیں آرہے میں نے آپ سے پوچھا ہے جبکہ آپ مجھے گرانے والے تھے۔"

"تمھیں کیا گلے لگاوں جس طرح تم نے میری جوس میں میں نمک ڈالا اور ایک سکینڈ۔"

وہ کتے کو چھوڑ کے اس کی طرف مڑا وہ ایک دم پیچھے ہوئی

"تم نے سڑھیوں پہ کچھ لگایا تھا جس سے گل شیر گر گیا تھا۔"

"ننن نا نہیں تو میں ایسا کیوں کروں گی آپ کو کر منل لگتی ہوں۔" وہ کمرے پہ ہاتھ رکھ کر آگئے بڑھا

www.novelsclubb.com

"یعنی وہ تم تھی جو مجھے گرانے والی تھی تبھی وہ میرے پاس آیا تھا ورنہ میری بغیر اجازت کے آیا نہیں کرتا وہ آغا جی نے مجھے کہا پھنسا دیا ہے۔"

وہ دانت پیستے ہوے بولا

"زیادہ نادانت پیس کر بولو سمجھ آرہی ہے دانت ٹوٹ جائے گے اوکے بائی۔"

وہ تیزی سے گھر کی طرف بڑھی اور اسامہ اس کی چھوٹی سی پُشت کو دیکھتا رہا اور مڑ کر گارڈن کی طرف بڑھا

اچانک فون اس کے جینز کی جیب سے بزہوا اس نے فون نکالا اور کانٹیکٹ پہ راس خانم کا نمبر دیکھ کر رُک گیا اس نے کچھ سوچا کے بند کر دیں لیکن پھر اُٹھالیا

"سلام بڑی جان!"

اسامہ انھیں بڑی جان بلاتا تھا دین اور ار باز کی طرف مادر بزرگ نہیں!۔

www.novelsclubb.com

"سلام کیسا ہے میرا بیٹا! اپنی بڑی جان سے ملنے نہیں آئے۔"

وہ پیار سے اسے بولے جو بھی تھا انھیں اپنے سے جڑے ہر رشتے سے بڑی محبت تھی

"سوری بڑی جان اصل میں کام اس بار زیادہ تھا یونی کا پروجیکٹس وغیرہ بھی آپ جانتی ہیں میں پھر حویلی میں دھیان نہیں دیں پاتا۔"

"ارے تم کب سے اکسپلینشن دینے لگے اسامہ خان خیر تو ہے نا۔"

وہ نظر شناس تھی اور باتوں کو پکڑنا کوئی ان سے سیکھے اسامہ نے گہرا سانس لی

"آپ مجھے سے پوچھ پوچھ کر سب اگلواتی اس سے اچھا ہے میں آپ کو پہلے ہی بتا دیتا ہوں۔"

وہ سپاٹ لہجے میں کہتا اِرد گرد دیکھنے لگا

"چلو میرا شہزادہ سمجھدار ہو گیا دین تمھارے ساتھ ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ بیلوں کو چھوتے ہوئے چونک پڑا

"دین؟۔"

"دیکھو اسامہ تم جھوٹ نہیں بولتے اور میں اُمید کروں گی تم اس کی خاطر اپنی عادتیں نہیں بدلو گے۔"

وہ بہت نرمی سے بولی تھی اسامہ کی پیشانی پہ بل آ گئے لب سختی سے دبائے گے پھر بولا

"دین میرے ساتھ نہیں ہے۔"

"اسامہ دین سے بیشک تمھاری نا بنے مگر اپنی بڑی امی سے بنتی ہے نا۔"

وہ مورے کی بات کر رہی تھی

"میں سچ کہہ رہا ہوں صلاح الدین اور بڑی امی میرے ساتھ نہیں ہے وجہ ہے ثمرن اور صلاح الدین کبھی میرے ساتھ نہ ٹھہرتا میری کلاس شروع ہونے والی ہے بڑی جان میں آپ سے بات میں بات کرتا ہوں۔"

اسے تو غصہ آجاتا تھا فورن پتا نہیں وہ اپنی اس عادت پہ چڑ رہا تھا اور بے بس بھی تھا گہرا سانس لیتے ہوے اس نے انھیں خدا حافظ کہا حیرت کی بات ہے وہ بھی جلال میں نہیں آئی اور اس کی بات پہ رضامند ہو کر فون بند کر دیا اور وہ اب چلتے ہوے اپنے فیورٹ جگہ پہ آیا اور درخت کے سائے تلے بیٹھ گیا اور جیب سے سگیرٹ کا پیکٹ نکالا اور اس میں سے منہ میں ایک نکال کر منہ میں ڈالا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ شاور لے کر واش روم سے باہر آئی اس نے دیکھا دین ابھی تک سویا ہوا تھا وہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر اس کا بچوں جیسا معصوم چہرہ دیکھنے لگی پھر یک لخت اس کو شرارت سوجی اس نے بڑھ کر اپنا تولیہ اُتارا اور سائڈ پہ رکھا اور اس کے پاس آئی

www.novelsclubb.com

"الادین صاحب!۔"

اس نے آہستہ سے کہا وہ گہری نیند سویا ہوا تھا

"میری نیند برباد کر کے خود مزے سے سوئے ہوے ہیں۔"

اس نے جلدی سے کہتے ہوے اپنے بالوں کو پکڑا اور نچھوڑ کر الادین کی منہ پہ سارا پانی نکالا وہ تیزی سے اُٹھا وہ ہنسنے لگی

"یا اللہ کیا سیلاب آگیا ہے۔"

اس نے اپنے گیلے منہ کو چھوا اور تیزی سے کہا

"اب اتنا بھی نا بنے ٹائیم دیکھ رہے ہیں صبح کے دس بج گئے اور اِدھر الادین صاحب خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے ہیں۔"

وہ اُٹھنے لگی جب دین نے اس کا بازو پکڑ لیا

www.novelsclubb.com

"نہیں دین!۔"

دین نے بیچارگی سے منہ بنالیا

"دین مورے انتظار کر رہی ہو گی۔"

دین نے اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لٹایا

"چھوڑو وہ کچھ نہیں کہے گی آو سو جاتے ہیں ابھی دس بجے۔"

ثمرن نے اپنے گیلے بالوں زور سے اس کے چہرے پہ مارے

"نہیں ان سے ناشتہ بناو گی اُٹھے ناتیار ہو جائیں پھر امی بابا کی شاپنگ بھی کریں گے ان کے پاس بھی جانا ملنے۔"

"مل لے گئے۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گال پہ رکھ کر مزے سے آنکھیں بند کر چکا تھا وہ اب اسے اُٹھا کر پچتائی لیکن کام بھی تو تھے

www.novelsclubb.com

"دین مجھے امی ابا سے ملنا ہے۔"

ثمرن نے صلاح الدین کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوے بولی

"اور میں نے کہا ہے میں تمھیں لے کر جاوں گا فکر کیوں کرتی ہو۔"

وہ اس کے ہاتھ پر لب رکھتے ہوے بولا جہاں اب بھی جلن کے نیشان تھے صلاح الدین اُٹھا

"کریم لگائی تم نے ؟۔"

وہ اس کے ہاتھ کا جائزہ لینے لگا اور پھر اس کو رُخ موڑنے کو کہا تا کہ وہ اس کے پیچھے کا زخم دیکھ سکے۔

"ابھی بھی کافی زیادہ ہے ڈاکٹر کے پاس گئی۔"

ثمرن نے گردن نفی میں ہلائی

"تمھیں بس رونے اور مظلومیت طاری کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں رہا!۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب غصے میں آگیا

"دین میرا دل نہیں کر رہا تھا۔"

وہ مڑ کر مسکراتے ہوے اپنے پیارے سے شوہر کو بولی

جواب گھور رہا تھا اسے

"تم میری دُشمن ہو پتا ہے کیونکہ تم میری موشم کے ساتھ ظلم کر رہی ہو۔"

وہ ہنستے ہوے اس کے گلے میں بازو ڈالے کر اپنا سر اس کی تھوڑی کے ساتھ ہولے سے ٹکراتے ہوے بولی

"مجھے موشم سے جیلسی ہے۔"

صلاح الدین کے چہرے پہ اب مسکراہٹ آگئ

"ہونا بھی چاہئیے صلاح الدین کی قلب (دل) ہے وہ اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچائے گا سمجھو وہ دین کے قلب کو تکلف پہنچائے گا۔"

www.novelsclubb.com

"یہ قلب کیا ہے دین؟۔"

"یہ ایک ورڈ ہے جیسے تم نے آئیم ان لوو دیو کا مطلب ڈھونڈا تھا اسی طرح یہ ڈھونڈو تب تک میں شاور لے آو۔"

وہ اس کی پیشانی چوم کر اُٹھ گیا وہ گھورنے لگی

"ناٹ فیر دین!۔"

دین مڑا اور مسکرا کر بولا

"دوستت دارم!۔"

"اُف مجھے یہ آپ کا پیار کا انداز سمجھ سے باہر لگنے لگا ہے۔"

وہ شیشے کی طرف آئی اور برش سے اُٹھا کر کرنے لگی دین اسے پانچ منٹ تک دیکھتا رہا پھر مڑ کر واش روم میں گھسا

****

www.novelsclubb.com

وہ کپڑے تبدیل کرنا چاہتی تھی لیکن وہ تو صرف اسی جوڑے میں آئی تھی صبح کو روز نہانے اور روز تیار ہونے کی عادت تھی وہ ایک دن بھی تیار ہوئے بغیر نہیں رہ

سکتی تھی مگر یہاں تو کچھ بھی نہیں تھا نہ اس کے کپڑے جوتے، ٹاول، سپرے ، کریم، لوشن سوچ سوچ کر وہ پریشان ہو گئی تھی اس نے ارباز کے کمرے کے بجائے اسی کے کمرے کی راہ لی اور اس کے کمرے کو دیکھا جو بے حد سمپل سا تھا جبکہ اس کے ساتھ والے کمرے میں دُنیا کا ایک بھی سامان چھوڑا ہو گرے اور بلیک کمبنیشن کا کمرہ تھا جس پہ سادہ مگر بیش قیمتی کالے رنگ کا بیڈ جس کے اوپر گرے بیڈ شیٹ بچھی ہوئی تھی گرے پردے کے ساتھ ہی ڈریسنگ ٹیبل کے علاوہ صرف ایک ڈیسک تھا

"اتنا سمپل کمرہ ویسے میں ہوتی تو یہاں سٹکر لگاتی یہاں اپنی بنائی ہوئی پینٹنگ رکھتی اور یہاں واز ہوتا اُف جیسا وہ ویسا ہی اس کا کمرہ۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اس کے سائڈ ٹیبل پہ پڑی ایش ٹرے دیکھی بھری ہوئی

"اُف چرسی ہے پورا بابا کو تو سگریٹ پینے والے سے سخت نفرت اور میری شادی تو چرسی سے کروادیں۔"

اس نے اپنا سر تھام لیا بابا بولتے ہی اس کی آنکھوں میں نمی آگئی

"آپی بھی نہیں یہاں میں تو بالکل اکیلی ہو گئی۔"

ایک اور آنسو

"وہ سب تو مزے کر رہے ہو گے مجھے چھوڑ دیا یہاں کسی کو بھی میری پروا نہیں ہے صرف آپی مجھ سے کرتی ہیں وہ بھی پتا نہیں کہاں کہی مار تو نہیں دیا۔"

وہ اپنی آنکھیں مسلنے لگی اس کے دُکھ کو اس کی تکلیف کو صرف ثمرن سمجھ سکتی تھی اور ثمرن تو خود یہاں موجود نہیں تھا جو اس پر گزر رہی تھی وہ کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا اگر اسامہ بُرا نکلتا تو بھی کوئی اس کے پاس بچانے کے لیے نہ آتا۔"

لب کو سختی سے دبائے وہ ہچکیوں کو روکنے لگی کہی وہ چکی اس کا رونے نہ دیکھ لے وہ کبھی مر کر بھی اس کے سامنے نہیں روے گی

وہ جلدی سے اُٹھی اور اس کی الماری کی طرف بڑھی اور کھولا تو اپنا منہ گھسا کر اس نے ٹاول ڈھونڈا اس کی چیزیں اِدھر اُدھر کر کے وہ آرام سے تولیہ نکالنے لگی اور مسٹر اسامہ کو پتا چلا تو وہ اس کی یقینن گردن مڑورنے میں دیر نہیں کریں گے وہ اب ٹاول ہاتھ میں پکڑے کپڑے کا سوچ رہی تھی لیکن اتنے بڑے بڑے کپڑے اسے کیسے پورے آئے گے اس نے ڈھونڈ کر بامشکل ہی اس کی تقریباً تھوڑی سی بڑی پرپل شرٹ دیکھی شاہد اسامہ کی بچپن کی ہو گی چلو شرٹ بھی ہو گئی اب اسے پینٹ کا انتظام کرنا تھا وہ پینٹ کو کاٹ سکتی تھی لیکن ویسٹ کا کیا کرتی نوری میڈم کچھ تو کرنا ہے۔

وہ دماغ میں سوچتی جلدی سے کام پہ لگ گئی

www.novelsclubb.com

•••••••••••••

"مورے آپ بھی چلے نا!"

وہ نفی میں سر ہلا کر اس کی پیشانی چومنے لگی

"جب مل لونا پھر میں آو گی ابھی تم اور دین ہی جاو۔"

"مگر!۔"

ثمرن نے ان کے بازو کو پکڑا ہوا تھا اور صلاح الدین کو دیکھا جو اپنے شرٹ کے سلیوز مڑورتے ہوے کندھے اچکاے

"میں نے تو کہا تھا مورے نہیں جاے گئیں۔"

"پر مجھے اچھا لگے گا۔"

"چندا جاو میری کچھ نفل رہتے ہیں پھر مجھے کام بھی ہے اگلی بار۔"

انھیں عادت نہیں تھی جانے کی اور وہ فل حال ثمرن کے ماں باپ کے سامنے جانا نہیں چاہتی شرمندگی ہوتی کہ ان کی بیٹی کا یہ حال کر کے بھی کچھ نہ کر سکی۔

"چلو موشم دیر ہو رہی ہے۔"

وہ مورے سے ملتا اس کو لے کر چل پڑا

"مورے شرمندہ ہو رہی ہیں۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لفٹ کی طرف بڑھا تھا جب ثمرن اسے بولی

"وہ کمفرٹبل فیل نہیں کریں گی اس لیے بعد میں مل لے تو اچھا ہے۔"

"پر دین مجھے اچھا لگے گا میں اپنی اتنی پیاری سے ساس اپنے امی ابو سے ملاو۔"

دین مسکرایا اور لفٹ کھول چکی تو وہ دونوں اندر داخل ہوے

"فل حال الادین صاحب کا ملنا ضروری ہے مجھے تو ڈر لگ رہا جیسے قدم رکھو کہی بندوقے تان نہ لے۔"

ثمرن کو ہنسی بھی آئی تھی مگر اس نے گھورا

www.novelsclubb.com

"میری فمیلی آپ کی فیملی کی طرح نہیں ہیں، وہ معصوم بیچارے لوگ آپ کو دیکھ کر اتنا خوش ہو گے اتنا کہ بس حد نہیں۔"

"آئی سی!!۔"

وہ مسکراہٹ دبا کر بولا اور اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا جو لیمن کلر کر سادے شیفون ڈریس میں ملبوس تھی بال اس کے کھلے ہوے تھے اس نے سر پہ ڈوپٹہ لیا تھا مگر وہ اب پھسل کر گر چکا تھا کانوں میں اس نے موتیوں کے ایر رنگز پہنے بہت سمپل مگر خوبصورت لگ رہی تھی

"پرفیکٹ!۔"

ایک لفظ صلاح الدین کی منہ سے نکلا

"پر ایک کمی ہے۔"

ثمرن نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا اور کہنی اسے ماری

"تنگ نہ کریں مجھے پتا ہے اچھی لگ رہی ہوں۔"

وہ کھل کر ہنس پڑا

"اپنے منہ میاں مٹھو!۔"

www.novelsclubb.com

"جی بالکل انسان جب تک اپنے آپ سے پیار نہیں کریں گا تو کوئی بھی اس سے نہیں کریں گا۔"

ثمرن کے اپنے فلسفے صلاح الدین کو اس کی ایک ایک بات یاد تھی اور اس طرح دوبارہ سے اپنے رنگ میں دیکھ کر وہ دلی طور پہ پُر سکون ہو گیا تھا

"ہاں یہ بات تو ہے۔"

وہ ہنسا

"آپ میرا مزاق بنا رہے ہیں الادین صاحب!۔"

وہ گھورتے ہوے بولی دین نے نفی میں سر ہلاتے ہوے اس کی ناک دبائی

www.novelsclubb.com

"موشی موشم انگلیاں خالی ہیں میرڈ نہیں لگ رہی۔"

"چھوڑے انگھوٹی کو ویسے میں نے نوری کو آپ کے بارے میں بتایا تھا اور اسے تو خوشی ہو گی وہ گوچی بیگ دینا والا شخص آپ ہی نکلے تو وہ تو خوشی سے پاگل ہو جاے

گی اور پھر دیکھنا کیسے اس کی ڈیمانڈ شروع ہو گی اسے ہر چیز برینڈ کی پسند تھی اور سچ میں اتنا وہ سڑی تھی دین میرے سے بھرپور کوشش تھی سسی کی کہ بیگ لے کر ہی رہے مگر میں نے لا کر میں رکھ دیا۔"

وہ ہنس پڑا اس کی باتیں سُن کر

"ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا۔"

وہ اب دونوں گاڑی میں آ گئے تھے

"کیا سوچ رہے تھے۔"

"جتنا تم نے نوری کو پکچرائز کیا ہے اس سے تو وہ بچی بالکل نہیں معلوم ہو رہی۔"

www.novelsclubb.com

"ہے نا پوری آفت مجھے تو اس کے ہونے والے شوہر پہ ترس آئے گا وہ تو خون کے آنسو روے گا۔"

وہ ہنس کر بولی

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"کیا کہا تم نے ؟۔"

حرا تیزی سے میگزین چھوڑ کر اُٹھی پلوشہ نے ہاتھ مسلتے ہوے اِدھر اُدھر چکر کاٹے ۔"

"خانم ایسا کیسے کر سکتی ہیں ان کی جُرعت۔"

"تمھاری شادی کبھی نہ کبھی تو کروانی ہی تھی نا اگر انھوں نے فیصلہ سُنا دیا ہے تو پھر کیا پریشانی ہے۔"

عالیہ نہیں چاہتی تھی اس کی آواز باہر تک جاے ابھی وہ اتنی سُن کر آئی ہیں ان کی اتنی باتیں وہ توڈر گئی تھی کہ کہی ایک عدد تھپڑ ہی نہ جھاڑ دیں ان کے بھی چہرے تذلیل کے باعث سُرخ ہوے وے تھے

"نہیں میں صلاح الدین علی خان کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گیٔ۔"

"بی بی وہ شادی شدہ ہے۔"

پلوشہ تیزی سے بولی

"مجھے کوئی پروا نہیں ہے ویسے بھی تین مزید اس پر جائز ہیں۔"

"لیکن وہ محبت اس کلموہی سے کرتا ہے اور اپنا تھپڑ بھول گئی۔"

عالیہ تیزی سے کہنے لگی حرا کا چہرہ سُرخ ہو گیا تھا جبکہ جبڑے بھینچے گے تھے

"وہ اس سے محبت نہیں کرتا وہ بس ہمدردی کا مارا انسان ہے اور کچھ نہیں۔"

"تم نے اس کا جنون نہیں محسوس کیا تھا اس کی دیوانگی نہیں محسوس کی تھی حیرت ہے حرا تم نے اس کی تھپڑ کی شدت سے ہی پتا چل جانا تھا وہ اس لڑکی کے لیے دیوانہ ہے ہمیں تو اس کی حالت دیکھ کر ہی محسوس ہو گیا تھا یہ ہمدردی کبھی بھی نہیں ہو سکتی وہ کبھی بھی آغا جان کے خلاف جا کر اسے یہاں سے لے جاتا۔"

"میں صلاح الدین کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

"پھر بیٹھی رہو کیونکہ یہ لاحاصل ہے اور یہ فیصلہ آغا جان نے نہیں کیا جس پہ وہ تمھارے آنسو سے بدل جاے یہ ردا خانم نے کیا ہے جو چیز ان کے زبان سے نکل آئے وہ ایک مہر لگ جاتی کوئی بھی ان کی بات سے نہیں پھر سکتا وہ بھی نہیں اور تم تیاریٔ پکڑو بیٹا۔"

عالیہ اسے کہنے لگی جبکہ اس کو پورے حویلی کو آگ لگانے کا دل کر رہا تھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

اسامہ اندر آیا اس نے پر سینٹشن اپنے سر کو ائیمیل کرنے تھی ماضی کی یادوں میں وہ بہت سی چیزوں کو بھول جاتا تھا یہاں تک کے وہ اپنے آپ کو بھی مگر ماضی کے یادوں سے جیسے وہ نکلاتا اسے دُنیا کو ہوش ہوتا اور اب جیسے ہی ہوش آیا تو وہ اندر پہنچا اس نے گھڑی جو دیکھا ابھی گھنٹہ باقی تھا وہ جلدی سے اندر کی طرف آیا تھا اسے لگا جیسے قیامت آگئی ہو اس کا سر جیسے چکڑا اُٹھا تھا وہ خود کو سنبھال کر اندر داخل ہوا اور

www.novelsclubb.com

اس نے بستر پر اپنی قمیتی پینٹ کے ساتھ اتنا بڑا ظلم دیکھا اور تو اور اس کی جینز اس کے شرٹ اس کا پورا کمرہ کاٹ کبار بنا ہوا تھا

"یا اللہ یہ کیا ہوا ہے۔"

اور پھر وہ ڈائن باہر آئی جس نے اس کے کمرے کا حشر کیا تھا اس نے اسامہ کی ہی شرٹ پہنی تھی اس کی فٹ بال میچ والی ارجنٹینا کی جو اسے اتنی مشکلوں سے ملی تھی اور اس نے سنبھال کر رکھا تھا

نور نے اپنی گیلے بالوں پہ برش کر چکی تھی اور وہ اس کی پینٹ کو پتا نہیں کیسے شارٹس بنا چکی تھی اب وہ بیلٹ باندھ رہی تھی جو اس کے ارباز کے کمرے سے ملی تھی

اسامہ کے چہرے پہ وحشت تھی اس نے سر پکڑ لیا

"مجھے میرے کپڑے نہیں ملے اور وہ کپڑے بہت گندے تھے اور تمھاری شرٹ اور پینٹ کو پورا پہننے کا طریقہ آپی نے سکھایا تھا اور سارا کمال یوٹیوب کا بھی تھا ویسے کیسا لگ رہا ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ مسکرا کر چیک کر رہی تھی اور اسامہ سے کچھ بولا نہیں گیا مگر پھر اس کا غصہ واقعی فارم ہاوس کو ہلا چکا تھا سوائے اس چھوٹی وچ (witch) کے جواب مزے سے اسے کے سوکس پہن رہی تھی

*****

اسامہ غصے سے آگئے بڑھا نوری نے ایک دم کینچی پکڑ لی

"آگئے مت آنا۔"

"تمھیں تو میں بتاتا ہوں تمھاری جُرعت کیسی ہوئی میرے کپڑوں کا ہاتھ لگانے لگی میری جینز میرا کمرہ میں تمھارا قتل کر دوں گا۔" وہ اتنی زور سے چیخا تھا ایک منٹ کے لیے صبح بھی کانپ گئی

"ڈرتی نہیں ہوں میں تم سے سمجھے !ارشد بھائی۔"

"شٹ آپ!!۔"

وہ دھاڑتے ہوے اس کے پاس آیا اور جینز اُٹھائی جس نے بیچارے نے نوری کے ہاتھوں شہادت پائی تھی

اس نے سیدھا نوری کے منہ پہ پھینکی

"جانتی بھی ہو کتنے کے ہے تم جیسی کہاں جانتی ہو گی اتنے مہنگے اور برینڈڈ کپڑے نکلو یہاں سے جاہل آن پڑھ لڑکی۔"

ایک دم نوری کا دل چھن سے ٹوٹا

"اور اپنی شکل گُم کر دوں نفرت ہے مجھے تمھاری شکل سے تمھارے وجود سے پتا نہیں کہاں پھنس گیا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

نورِ صبح کا دل بھر آیا اس کو رونا آنے لگا مگر وہ آنکھوں کو سختی سے روک رہی تھی

"میرے پاس کپڑے نہیں تھے۔"

وہ آہستہ سے کہنے لگی ٹھوڑی کانپنے لگی تھی

"تو، میں کیا کرو باپ نہیں ہوں تمھارا جو میرے چیزیں پوچھے بغیر استعمال کروں دل کر رہا ہے تمھاری گردن اُڑا دوں۔"

"باپ نہیں شوہر تو ہو!!۔"

وہ چیخی تھی اسامہ رُک گیا اسے دیکھنے لگا جس کی آنکھیں سُرخ ہو گئی تھی تھوڑی ہل رہی تھی چہرہ پیلا ہو گیا تھا ایک منٹ کے لیے اس کا دل نرم پڑ گیا تھا مگر پھر تیزی سے بولا

"ہاں ہوں بد قسمتی سے مگر تم سے بہت جلد جان چھڑواوں گا اور خبر ادر میری چیزوں کا ہاتھ لگایا ٹانگیں توڑ دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے جلدی سے کینچی پھینکی اور تیزی سے بھاگی

اسے بہت رونا ہو رہا تھا سب اسے اکیلے چھوڑ گئے تھے کسی کو اس کی پروا نہیں تھی اس شخص نے اسے ڈانٹا تھا کل اسے مارے گے امی ابو کو صرف ارسل کی پروا تھی آپی اور وہ بیشک بھاڑ میں جاتے ان کو کوئی پروا نہیں تھی وہ تکیہ میں منہ دیں پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی آج بہت ہو گیا تھا اس نے کون سا کچھ کیا تھا جو اس نے جینز اس کے منہ پہ مارا جبکہ اسامہ نے اپنا سر تھام لیا اسے اتنے غصے سے بات نہیں کرنا چاہیے تھی وہ لڑکی اپنے بھائی کی خاطر اپنی ساری فیملی کو چھوڑ کر آئی اور جب اس کے پاس کپڑے نہیں تھے تب اسے یہ کرنا پڑا دماغ اسے سمجھا رہا تھا اور دل اسے کہہ رہا تھا نہیں اس نے ٹھیک نہیں کیا تھا اور وہ اب اس کے غصہ کا بدلا ضرور لے گی اس سے پہلے وہ کچھ کریں اس کا کمرہ لاکڈ کر دیا جاے۔"

www.novelsclubb.com

وہ جلدی سے اُٹھا اور اس نے سائڈ ڈیسک سے چابی نکالی اور اس کے دروازے کی طرف آیا اور لاک لگانے لگی نوری نے تیزی سے سر اُٹھایا اور جلدی سے اُٹھی اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی وہ لاک لگا چکا تھا

"دروازہ کھولو چکی کھولو ورنہ میں ٹھیک ہے بہت ہو گیا میں آپی کو کال کرتی ہوں۔"

وہ مڑ کر فون ڈھونڈنے لگی لیکن فون نہیں مل رہا تھا پورا بیڈ چیک کیا بلا آخر جب ملا تو اس نے چیک کیا بیٹری لو ہو گئی تھی

"او نہیں!!!!!!۔"

اس نے غصہ سے فون پھینکا

اور بیڈ پہ لیٹ گئی

"میں تمھیں چھوڑو گی نہیں چکی یاد رکھنا!۔"

وہ غصے سے بولی اور چہرہ صاف کرنے لگی جو ابھی تک آنسو کی وجہ سے گیلا ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"یہ اس سٹریٹ میں ہے میرا گھر۔"

وہ اسے اشارہ کرتے ہوے بولی

"مجھے پتا ہے سویٹ ہارٹ!!!ورنہ تمھیں بُکس کیسے بھیجتا!۔"

"اومیں تو بھول گئی تھی دین ویسے میں ٹھیک تولگ رہی ہوں نا امی بابا کو نہ لگے کہ میرے اوپر بہت زیادہ ظلم ہوا ہے۔"

وہ اس کو دیکھتے ہوے بولی صلاح الدین نے مسکرا اسے دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"نہیں بہت پیاری لگ رہی ہو وہ دیکھے گے تو سمجھ جاے گے کہ دامادا نھیں صحیح ملا ہے۔"

وہ ہنس پڑی اور اس کے بازو پہ مکا مارا

"اتنے بھی صحیح نہیں ہے اور پلیز فارسی کے لفظ استعمال کرنے کی ضرورت بالکل نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہنس پڑا اور کار گیٹ کے قریب روکی

"مزے کی بات بتاو مجھے فارسی پسند تھی مگر تمھیں دیکھ کر میری زبان بے اختیار ہو جاتی ہے بس دل کرتا ہے تمھاری خوبصورتی کو اسے الفاظ سے بیان کرو ورنہ تمھارے ساتھ زیادتی ہو گی تمھاری ڈسکرپشن پر شین لنگیوج میں مکمل ہو سکتی ہے ۔"

ثمرن پیار سے اسے دیکھنے لگی

"ہو گیا آپ کا چلے اُٹھے !۔"

※※※※※※※※※※※※※※※

وہ اپنا کام کر کے فارغ ہوا تھا تو اسے بھوک لگی صبح وہ ناشتہ بھی نہیں کر سکا تھا اس صبح چڑیل کی وجہ سے گل شیر کو کھانے کا کہہ کر وہ سگیرٹ کے کش لیتا لان میں آ گیا ایک بار پھر فون ایک تو وہ اس فون سے تنگ آ گیا تھا جب سے وہ گیا ہے پتا نہیں کتنی بار کال آ چکی تھی اس نے جلدی سے بیزاری سے دیکھا مگر بیزاری آج پورے دن میں پہلے دفعہ ہوا ہوئی

www.novelsclubb.com

جب اس نے بڑی امی کا نام دیکھا

"اسلام وو لیکم بڑی امی !۔"

اس نے نرمی سے کہا

"میری جان چندا اسامہ ٹھیک ہو !۔"

"جی بڑی امی آپ کو خیال آگیا میرا۔"

وہ شکوہ صرف انھیں سے کرتا تھا وہ مسکرا پڑی

"سگریٹ تو نہیں پی رہے اس وقت !"

اسامہ حیرت سے فون دیکھنے لگا اور فورن لبوں سے سے سگیرٹ پھینک کر بولا

www.novelsclubb.com

"نہیں تو !۔"

"اسامہ آپ جھوٹ کب سے بولنے لگے۔"

"میں کب بول رہا ہوں ویسے آپ ٹھیک ہیں کدھر ہے آپ۔"

"میں اللہ کا شکر اس وقت میں دین کی فلیٹ میں ہوں دین اور ثمرن دین کے گھر گئے ہیں۔"

اسامہ سُن رہا تب کہ اچانک ٹھہر گیا

"کس کے گھر؟ وہاں کیا کر رہے ہیں۔" وہ

"کیا مطلب ہے اسامہ ثمرن کو باپندی تو نہیں لگائی دین نے وہ مل سکتی ہے۔"

اگر وہ وہاں جاے گے اور دین کو یہ سب ضرور پتا لگ جاے گا اور وہ ثمرن کی طرح نوری کی لیے بھی آواز اُٹھائے گا اور خانم بھی اچکی تھی

"ام بڑی امی آپ سے میں تھوڑی دیر بعد میں بات کرتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے نماز پڑھی آپ نے؟۔"

وہ جب بھی آتا ان کے پاس تو وہ ان سے پوچھا کرتی تھی

"نہیں!۔"

اس نے سچ بولا تھا

"ایئم سوری بڑی امی۔"

اس نے جلدی سے خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیا تھا

اور منہ پہ ہاتھ پھیرا

"اوگاڈ اگر صلاح الدین کو پتا چل گیا۔"

اس نے مڑ کر دیکھا گل شیر اسے بلا رہا تھا وہ پیشانی پہ بل لیے آگئے بڑھا

"کیا ہوا؟۔"

"وہ اوپر سے وہ بی بی کی چیخنے کی آواز آئی۔"

www.novelsclubb.com

"رہنے دوں! چیختے رہے۔"

"مگر لالہ ان کی چیخ خاصی دلخراش تھی۔"

"کیا مطلب؟۔"

وہ اس کا جواب سُنے بغیر نا جانے کیوں چل پڑا اور سڑھیوں کی طرف بڑھا اور چیخوں کی آواز واقعی آ رہی تھی

"صبح!!۔"

•••••••••••••

اس نے بیل کہی بار دیں لیکن دروازہ کوئی کھول نہیں رہا تھا گاڑی بھی بابا کی اندر ہی پارک تھی تو پھر کہاں گئے۔

"سوے ہو گے دوپہر کا وقت ہے۔"

صلاح الدین نے گلاسس اُتارتے ہوے کہا

"نہیں کوئی تو ہو گا امی تو اُٹھ جاتی اگر سوئی وی ہوُ کے میں کال کرتی ہوں۔"

اس نے فون نکال کر نمبر ڈال کر نا چاہا ان کے ساتھ والی آنٹی باہر آئی

"وہ گھر پہ نہیں ہیں۔"

ثمرن نے سر اُٹھایا

"ثمرن تم؟۔"

"اسلام وعلکیم آنٹی کیسی ہیں آپ۔"

ثمرن مسکراتے ہوے بولی اور وہ حیرت سے ثمرن کو دیکھ رہی تھی پھر اس کے پیچھے کھڑے ہوے شاندار سے شخص کو پھر اتنی مہنگی گاڑی کو یہ لڑکی خون بہا میں گئی ہی گئی تھی نا

"آنٹی یہ میرے ہزبنڈ صلاح الدین دین یہ میری ساتھ والی آنٹی ہیں۔"

"اسلام وعلکیم!۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین مسکراتے ہوے بولا

"وعلیکم سلام بیٹا ثمرن بیٹا امی ابو تو نہیں ہے۔"

"کیا مطلب آنٹی؟۔"

"وہ لوگ تو کراچی چلے گئے اور نورِ صبح نہیں آئی؟۔"

"نورِ صبح؟۔"

وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی

"ارے بچی دو دن ہو گئے گئے ہوئے اسے اس کا نکاح سُنا ہے کسی سے پڑھا دیا گیا ہے ۔"

ثمرن کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی وہ گرنے لگی صلاح الدین نے اسے سنبھالا

"کیا مطلب ہے آپ کا؟۔"

"پتا نہیں مجھے کچھ نہیں بتایا کوئی مولوی صاحب آئے تھے کوئی ایک بزرگ تھا اور کوئی نوجوان سا خوبصورت سا لڑکا تھا

www.novelsclubb.com

"نہیں آپ مزاق کر رہی ہو گی آنٹی!۔"

ثمرن تیزی سے کہنے لگی ایسا نہیں کر سکتے وہ جس کے لیے وہ اتنا کچھ برادشت کرتی رہی وہی چیز ہوئی

****

وہ تیزی سے دروازہ کھولنے اور دروازہ جیسے ہی کھولا اور نوری کی چیخوں نے اس کا استقبال کیا اور ایک اور چیز بھی تھی جو کرنے والی تھی وہ تھی نورِ صبح کے ہاتھوں میں گن تھی جو ار باز کی ہی یقینن تھی

"صبح!!!۔"

"چوہا!!!!!۔"

وہ چیخی اور اس سے گن بھی بامشکل اُٹھائی جارہی تھی ظاہر ہے بھاری تھی اس کے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے

"صبح گن نیچے رکھو!!!۔"

اسامہ تیزی سے آگئے بڑھا مگر نور

"میں اسے مار دوں گی وہ اس کمرے میں کیا کر رہا ہے۔"

اس کے چہرے پہ وحشت تھی اسامہ کبھی اِدھر ہو رہا تھا کبھی اُدھر

"صبح!!! چوہے کو دوسرے طریقے سے مارا جا سکتا ہے گن نیچے رکھو۔"

وہ بیڈ پہ کھڑی پیچھے دیکھ رہی تھی کبھی آگئے

"میرا جینا حرام کر دیا سب نے مجھے امی ابو کے پاس جانا ہے۔"

یہ لڑکی مجھے مروا کر رہے گی

اسامہ نے دل میں کہا اور جلدی سے اس کے قریب آیا اور اس کا بازو پکڑا صبح نے ٹریگر دبا دیا اور فائر کی آواز آئی

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••

"کس سے پڑھایا ہے۔"

ثمرن کو اپنی آواز کھائی میں محسوس ہوئی، صلاح الدین کو بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا اسے کچھ کچھ سمجھ آ رہی تھی اس نے تیزی سے فون نکالا اور آغا جان کی فوٹو نکالی

"کیا یہ شخص آئے تھے؟۔"

دین نے ان کی تصویر دکھائی

"ہاں یہی تھے، اور فریحہ نے بتایا تھا کہ نور ثمرن کے پاس جا رہی ہے مجھے تو حیرت ہو رہی ہے اس گھر کے فرد ہو کر بھی آپ کو پتا نہیں لگا۔"

"دین!!!۔"

دین کے چہرے پہ پتھریلے تاثرات آ گئے وہ جلدی سے سائڈ پہ ہوا اور فون ملانے لگا مگر آغا جان فون نہیں اُٹھا رہے تھے

"چلو ثمرن!۔"

اس نے مڑ کر ثمرن کا ہاتھ پکڑا ثمرن نے زور سے جھٹک دیا

"اچھا تو یہ سب پلاننگ تھیں آپ لوگوں کی اصل شکار تو آپ لوگوں نے میری بہن کا کرنا تھا۔"

صلاح الدین کو جھٹکا لگا یہ کیا کہہ رہی ہے

"ثمرن؟۔"

صلاح الدین نے اس کا ہاتھ ایک بار پھر پکڑا اور تنبیہ نظروں سے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ بہن کی خاطر غصہ سے پاگل ہو گئ

"میری نور۔نوری۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کے رو پڑی تھی

"ارے بیٹی رو کیوں رہی ہو کیا ہوا ہے۔"

وہ ثمرن کی رویہ پہ پریشان ہو گئ

"اوکے آنٹی اللہ حافظ۔"

دین نے اس کا ہاتھ سختی سے پکڑا اور اسے کھینچ کر کار کی طرف لایا

"چھوڑے میرا ہاتھ آپ!!۔"

وہ نفرت سے نکلانے لگی مگر دین نے تیزی سے اسے گاڑی میں بیٹھایا

اور لاک کیا

اور دوسری طرف آیا کار میں بیٹھا وہ سر تھام کر پاگلوں کی طرح رو رہی تھی

"میری بہن میری معصوم بہن آپ لوگ جانتے تھے کہ میں خاموش ہو میں چُپ کر کے سہہ رہی ہو وہ اب سب کی انا کو ٹھنڈا نہیں کر رہا تھا تو میری بہن چاہیے تھی اس کے ساتھ وحشی سلوک کر کے آپ لوگوں کو آرام آنا تھا۔"

"موشم!!۔" وہ اس کا چہرہ اُٹھانا چاہتا تھا ثمرن نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹک

www.novelsclubb.com

"مسٹر صلاح الدین آپ کا ڈرامہ اب نہیں چلے گا آپ تو میری شکل نہیں دیکھنا چاہتے تھے میں بیوقوف آپ جیسے شخص کے پیار کا یقین کر بیٹھی ایسا کیسے ہو سکتا تھا آپ کا بھائی مرے اور آپ بدلہ نہ لے اور وہ مورے وہ بھی دھوکے باز

بہن کی محبت میں وہ اندھی ہو گئی تھی اس کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا بول رہی تھی صلاح الدین نے زور سے سٹیرنگ پہ ہاتھ مارا وہ رُکی

"شٹ اپ! ثمرن جسٹ شٹ اپ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں مگر اپنی ماں کی توہین ہرگز نہیں اگر تم نے ایک اور لفظ میری ماں کے خلاف استعمال کیا

"---

www.novelsclubb.com

آ گئے صلاح الدین سے کچھ بولا نہیں کیا وہ اپنے آپ کو کنٹرول کرنا چاہتا تھا وہ اس لڑکی سے بے انتہا محبت کرتا تھا وہ مانتا تھا وہ ہوش میں نہیں ہے اس لیے ایسا کہہ رہی

ہے صلاح الدین نے چہرہ موڑ لیا اور اپنی منہ پہ ہاتھ پھیر کر کنٹرول کرنے کی کوشش کی

"دیکھا یہ ہے آپ کا اصلی روپ اپنے دادا کو ابھی اس وقت کہے میری بہن کو میرے حوالے کریں۔۔۔۔ورنہ انجام بہت بُرا ہو گا۔"

وہ بے انتہا نفرت سے صلاح الدین کو دیکھتے ہوے بولی صلاح الدین حیران ہو گیا تھا مگر خاموشی سے کار سٹارٹ کی

"میں آپ سے کہہ رہی ہو کچھ میری بہن میرے حوالے کریں۔"

وہ زور سے بولی پتا نہیں اسے کیا ہو گیا تھا جب اس نے سُنا اچانک سے نور پہ درندگی کے نیشان اس کے جسم پر فورن نظر آئے تھے تو اس کا جسم کیا روح بھی تڑپ اُٹھی تھی دماغ نے تو جیسے کام کرنا ہی چھوڑ دیا تھا اسے کچھ نظر نہیں آیا اسے ان سے بھی زیادہ اپنی امی ابو پہ بے انتہا غصہ آیا وہ منہ چھپا کے رونے لگی صلاح الدین خاموشی

سے ڈرایو کرنے لگا وہ بھی اسے فل حال چھیڑنا نہیں چاہتا تھا اس نے جلدی سے ار باز کا نمبر ملایا

.....

گولی سیدھا سائڈ وال پہ لگی تھی گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بستر پہ گر گئی تھی اور وہ بالکل ساکت گھٹے کے بل گری اسامہ نے جلدی گردن موڑ کر دیوار کو دیکھا اور پھر اسے اور جلدی سے گن اُٹھائی اور اسے گھورتے ہوے اُٹھ کر ار باز کی الماری کی طرف بڑھا اور اسے رکھا اور لاک لگا کر اس کے پاس آیا وہ ابھی تک بالکل سٹل دیوار کو دیکھ رہی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی گولی چل جائی گی وہ اس کے سامنے آئے اور دونوں ہاتھ کمر پہ جما کر اس کی طرف دیکھنے لگا نور نے چونک کر اس کی نظروں کی تپش کو بہت محسوس کیا تھا اس نے سر اُٹھایا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اسامہ اسے کھل کر سُنانا چاہتا تھا لیکن وہ اپنی انرجی فل حال ویسٹ نہیں کرنا چاہتا تھا لب دبا کر وہ غصے سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"اسامہ لالہ اسامہ لالہ آپ ٹھیک ہیں؟؟۔"

نیچے سے گل شیر کی ڈری ہوئی مگر خاصی اونچی آواز آئی وہ دروازے کے پاس آیا اور تیزی سے کہنے لگا

"میں ٹھیک ہوں!، کھانا تیار ہے۔"

"جی!۔"

"ٹھیک ہے ٹیبل تیار کروں!۔"

وہ واپس آیا اور اسے دیکھنے لگا

"گن کہاں سے نکالی ہے؟۔"

www.novelsclubb.com

نور نے سر اُٹھایا اس نے سختی سے نہیں پوچھا تھا بہت سپاٹ لہجہ تھا مگر نظریں بڑی خطرناک تھی اس کی

"تم نے مجھے کمرے میں بند کر دیا تھا۔"

اس نے صرف اتنا کہا

"ہاں تو میڈم نے سوچا کہ کیوں نا پستول سے کھیلا جائے ایک تو اس ارباز کے بچے کو بھی آرام سے الماری میں پھینکنے تھی۔"

وہ اب طنزیا لہجہ اپناتے ہوے ارباز کی لاپروائی پہ غصہ آیا

"نہیں میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی جس سے دروازہ کھل جاتا تو الماری کو سارا چھان کر ایک پیکٹ میں یہ پڑا تھا نکال رہی تھی تو میرے پیر پہ کچھ گزرتا ہوا محسوس ہوا میں نے دیکھا تو چوہا تھا بھاگ کر بیڈ کیپ اس آئی جبکہ گن میرے ہاتھ میں تھی۔"

اسامہ نے اس کی بات سُن کر تالی بجائی

"واہ ہمت کی داد دیتا ہوں آپ کی گن بھی کیسے اُٹھالی آپ نے!!!۔"

"دیکھو مجھے سُنانا بند کرو!! میری جان نکل گئی تھی۔"

وہ چڑ گئی تھی

"اوہو جیسے چوہانے تم جیسی موٹی گائے کو نگل لینا تھا۔"

صبح نے تکیہ اُٹھایااور اسے مارنے لگی کہ اسامہ نے تکیہ پکڑ لیا

"کمرے میں بند کیا تھااب چاہتی ہو کیا رسی سے باندھو!۔"

"باندھ کر تو دکھاو تم مجھے ,پلیز مجھے میری آپی سے ملادوں امی ابو نے کہا تھاوہاں آپی ملی گی میں تنگ آگئی ہوں پلیز کدھر ہیں۔"

وہ اب تنگ اچکی تھی بس اس کا ایڈونچر اتنا ہی تھا

"تمھاری آپی نہیں ہے یہاں وہ اپنے شوہر کے ساتھ شہر میں ہے اب تمھیں یہی رہنا ہے ہمیشہ کے لیے اور میں نے بہت برداشت کر لیا مگر اب اگر تم نے کوئی گڑ بڑ کی تو میں لحاظ نہیں کروں گا۔

www.novelsclubb.com

وہ انگلی اُٹھا کر اس کے سر پہ ٹیپ کرتے ہوے بولا

"مگر امی ابو نے کہا تھاوہ آپی ہو گی میرا خیال رکھنے کے لیے۔"

وہ مسکرایا اب وہ اس کنڑول میں لانے لگا تھا

"تتت بیچاری صبح تمھیں اپنے آپ کو سنبھالنا ہو گا خود ہی اور تم بھول جاو تمھاری کوئی فیملی ہے۔"

وہ ایک دم منہ کھولے اسے دیکھنے لگی پھر ہمت کر کے بولی

"مجھے آپی سے ایک بار ملا دوں۔"

"ناٹ آ چانس لٹل گرل اِدھر ہی ساری زندگی تم نے سڑنا ہے بھول جاو اور تم انھیں کا پوچھ رہی ہو جنھوں نے تمھاری قدر نہیں کی اپنی بیٹے کی جان کی خاطر تمھیں ہمیں سونپ دیا زرا بھی نہیں سوچا اور تم ان کا ہی سوچ رہی ہو حیرت ہے ۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس سے بدلہ لینے کے ساتھ ساتھ اپنا درد بھی بیان کر رہا تھا جو فل حال نور کو سمجھ میں ہر گز نہیں آنا تھا

"وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔"

وہ بالکل رونے والی ہو گی

"اچھا تو ایسے کوئی دیں دیتا ہے انھوں تمھاری بہن سے بھی محبت نہیں تھی انھیں صرف اپنے بیٹے سے محبت تھی جس سے محبت ہوتی ہے اسے اپنے پاس رکھتے ہیں اور تمھیں پتا ہے تمھاری آپی تو تمھارے گھر والوں کے پاس واپس چلی گئی ہیں ان سے ملتی بھی ہو گی وہ تو بس تمھیں پھنسانا چاہتے تھے۔"

وہ اس کا برین واش کر رہا تھا

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟ بابا ماما تو خود رو رہے تھے مجھے بھیج کر۔"

www.novelsclubb.com

"ڈرامہ لٹل گرل ڈرامہ تو کرنا پڑتا ہے ورنہ تم جاتی۔"

وہ مسکرایا تھا نوری کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئی

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں آپ نے مجھے کڈنیپ کیا ہے وہ گندے والے انکل بھی رہتے تھے گھر میں وہ بھی نہیں ہیں اور بھی بہت سے لوگ بھی ہو گئے یہ آپ کہی اور لے آئے ہیں آپی وہاں ہو گی آپ نے انھیں قید کیا ہو گا یا مار دیا ہو گا۔"

وہ چہرہ صاف کرتے ہوے غصے سے بولی تھی مگر اس کی آواز بھرا گئی تھی وہ کبھی اس کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی

"کوئی نہیں مارا ہم نے وہ چلی گئی ہیں واپس جس کے ساتھ ان کی شادی ہوئی تھی اور اگر انھیں تمھاری پرواہ ہوتی تو وہ تمھیں لینے آتی تمھیں کال کرتی تمھارے پاس تو فون بھی ہے ایک بار بھی تمھارے گھر والوں نے کال کیا یہ ٹریک کر کے تمھارے سو کالڈ ارشد بھائی آجاتیں اور میں نے تمھیں کیڈنیپ نہیں کیا تمھارے امی ابو نے خود حوالے کیا تمھیں سمجھی۔"

وہ اب مزید تیزی سے بولا

"میری فون کی بیٹری لو ہو گئی ہیں کیا پتا آپی نے فون کیا ہو۔"

www.novelsclubb.com

"دلاسے دیتی رہو تم نور صبح خود کو مگر اب تم بھول جاو تم یہاں سے کبھی جا پاو گی۔"

وہ نفرت سے کہتا ہوا دروازہ کھول کر زور سے بند کرتا اپنے پلان میں کامیاب ہو گیا تھا نور صبح اپنی فیملی سے بد گمان ہو گئی تھی کبھی کبھی ایسا پل آتا ہے کہ آپ سالوں سال بھی کسی کی بات پہ بھروسہ نہیں کرتے یا مان ہی نہیں سکتے اور کبھی ایک وقت ایسا بھی آتا کہ ان کی ایک بات دل کو لگ جاتی ہے اور وہ اس کو تسلیم کر لیتے ہیں ہاں وہ جو کہہ رہا بالکل سچ اور درست کہہ رہا ہے

"ٹھیک ہے اگر انھیں میری پروا نہیں ہے تو مجھے بھی ان سے کوئی سروکار نہیں ہے واقعی صحیح کہہ رہے ہیں سب کو محبت ہی ارسل بھائی سے ہیں ورنہ وہ مجھے کبھی کسی کو نہ دیتے انھوں نے تو مجھے چیزوں کے بغیر بھی بھیج دیا۔"

www.novelsclubb.com

وہ رونے لگی پھر منہ صاف کر کے اُٹھی جب کھل کر رو چکی

"اب میں بالکل نہیں روں گی میں ان کے لیے مر گئی۔"

وہ خود سے کہتے اُٹھ کر نیچے کی طرف بڑھی

****

"صلاح الدین کو اگر پتا چل گیا آغا جان تو وہ ہنگامہ کریں گا ہمیں اس کی پروانہ ہوتی اگر بڑی جان یہاں نہ ہوتی۔"

وہ کھانا کھا چکا تھا اب سڈی روم میں بیٹھا تھا

"کنڑول میں آئی لڑکی تمھارے سبق سکھایا تم نے۔"

وہ جانا چارہے تھے کم سے کم ان کو اتنی تو ٹھنڈ پڑ جاے جبکہ اسامہ خاموش ہو گیا

وہ نیچے کچن میں آئی اور گل شیر کو دیکھنے لگی جو برتن رکھ کر کپڑا مار رہا تھا اسے بُرا لگا اس کی وجہ سے وہ گر گیا اور بیچارا ابھی تک کام کر رہا ہے

www.novelsclubb.com

"بات سُنیں!۔"

وہ آہستہ سے بولی وہ مڑا ایک منٹ کے لیے اس چھوٹی بلی کو دیکھا جو آج ایک دن میم پورا گھر ہلا کر رکھ چکی تھی مگر وہ اب اس سے محتاط ہو گا کیونکہ یہ بہت خطرناک بلی تھی

"جی بولے بی بی۔"

"میں آپ سے چھوٹی ہو تو آپ میرا نام کہہ کر بلایا کریں اور کھانا ہے مجھے بھوک لگ رہی ہے۔"

"آپ ہماری مالکن ہیں اس لیے اسامہ لالہ سے کٹ نہیں کھانے اور جی بی بی ابھی دیتا ہوں آپ کہاں کھائے گی۔"

www.novelsclubb.com

"وہ اسامہ کھا چکا ہے۔"

وہ اپنی سوجی آنکھوں کو مسلتے ہوے بولی

"جی وہ تو کب کے ابھی سٹڈی روم میں بیٹھے ہیں لالہ!۔"

"یہ لالہ کیا ہوتا؟کسی میوزک سے امپریس ہو کر آپ نے انھیں کہنا شروع کر دیا تھا۔"

"بی بی آپ پٹھان نہیں ہے؟۔"

وہ حیرت سے انھیں دیکھنے لگا آغا جان تو کبھی ایسا نہیں کر سکتے تھے باہر کے خاندان میں شادی تو کہی اسامہ لالہ نے پسند سے تو نہیں کی لیکن اتنی چھوٹی بچی کو وہ سر جھٹکنے لگا

"نہیں میں پٹھان تو نہیں ہو مجھے تو پشتو بھی نہیں آتی۔"

"نہیں وہ آپ اسامہ لالہ کا بیوی ہے تو۔"

اس کا منہ بگڑ گیا اسے پھر سے اپنے ماں باپ کا اس پر ظلم یاد آنے لگا

"اچھا ویسے کیا پکا ہے۔"

"پلاؤ پکا ہے!۔"

وہ پلیٹ میں ڈال کر اس کے سامنے پیش کرنے لگا کابلی پلاؤ دیکھ کر اس کا نجانے کیوں دل خراب ہوا جو گاجر اور کشمش سے پورا پلاؤ بھرا ہوا تھا اس نے منہ پہ ہاتھ رکھا

"یہ کیا ہے؟۔"

"یہ اسامہ لالہ کا فیورٹ ڈش ہے۔"

"واقعی میں اسے صرف چکی ہی کھا سکتا ہے۔"

"جی کیا بولا!۔"

وہ اس کے بڑبڑانے پر بولا

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں سٹڈی روم کس طرف ہے۔"

"آپ کھانا نہیں کھائے گا بی بی۔"

وہ اسے اُٹھتے ہوئے دیکھ کر حیرت سے بولا تھا

"نہیں مجھے نہیں پسند یہ۔"

کھانے کے معاملے میں وہ ہر گز سمجھوتہ نہیں کر سکتی تھی

"ہم آپ کو کچھ۔۔۔"

وہ اس کے بولنے سے پہلے ہی مڑ کر باہر کی طرف چل پڑی

"آغا جان اس سب کو چھوڑے مجھے یہ بتائیں اگر دین یہاں آ گیا تو میں کیسے سنبھالو گا ۔"

"شرم کرو تم ڈرتے ہو اس سے۔"

وہ غصے سے بولے جبکہ اسامہ حیران ہو گیا یہ آغا جی بول رہے تھے جو دین کے خلاف ایک لفظ نہیں سُنا چاہتے تھے مگر اب، اسامہ نے ان کے الفاظ کو بامشکل ہی ہضم کیا اور بات جاری کی

www.novelsclubb.com

"ڈرتا نہیں ہوں میں عزت کرتا ہوں وہ بڑے ہیں مجھ سے ناچاہتیے ہوے بھی میں ان سے بدتمیزی نہیں کر سکتا یا ان کو روک سکتا۔"

"پہلی بات حویلی میں، میں نے دین سے رابطہ ہر کسی سے بند کروادیا ہے اور دوسرا سب کو لگتا ہے تم اسلام آباد والے گھر میں ہو اور اگر وہ یہاں آنے کی کوشش کریں گا یعنی حویلی وہ مجھ پر چھوڑ دوں اگر مجھے پتا چلا تو تم اس لڑکی کو لے کر نیلم آجانا سمجھ گئے۔"

دروازہ کھلا تو نور کو دیکھ کر اس کی پیشانی پہ بل آگئے وہ پوری سٹڈی پہ نظریں گھماتی جب اسے دیکھنے لگی تو اس کی گھوری پہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر وہ فون پہ بات کر رہا تھا اخلاق کے خلاف جاتی تھی یہ بات

www.novelsclubb.com

وہ چلتے ہوے بُکس کی طرف آئی اور اتنے بڑے بڑے بُکس دیکھ کر اس کا دل خراب ہو گیا اُف بندہ تو مر جاے اتنی کتابیں! واقعی یہ چکی جیسا خشک مزاج کا حامل بندہ ہی پڑھ سکتا تھا

"میرے روم میں کیا کر رہی ہو کس کی اجازت کے بغیر اندر آئی ہو۔"

وہ مڑی وہ بے انتہا سخت نظروں سے اسے کے سراپے کو دیکھ رہا جہاں اس کے کپڑے زیب تن کیے وہ بڑے آرام سے اس کی بُکس کو چھیڑ رہی تھی

"یہ گھر اگر تمھارا ہے تو یہ میرا بھی ہے۔"

وہ تیزی سے اسے بولی تھی

"تمھارا؟۔"

ابرو اوپر ہوے تھے اور پھر اس کی تمسخر سے بھری ہنسی چھوٹی تھی

"یہ تمھارا گھر نہیں ہے بلکہ تمھارا کوئی گھر نہیں ہے لٹل گرل۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے دل پہ تیر پھینک رہا تھا اور تیر سیدھا نشانے پہ لگ رہا تھا مگر وہ مضبوط تھی ایک بہادر لڑکی جس کو کوئی نہیں تھا آنسو چھلکنے کو بیتاب تھے مگر وہ سختی سے روکے بولی

"مگر یہ گھر میرا ہے آپ بیشک کہتے رہے ماما جب آپی کو کہتی تھی ان کا اصلی گھر ان کے شوہر کا ہی گھر ہے۔"

وہ بہت معصومیت سے بولی تھی ایک منٹ کے لیے اسامہ ٹھہر گیا اور اسے دیکھنے لگا

"خیر مجھے اس وقت سخت بھوک لگی ہے۔۔۔"

"تو آپ کی اطلاع کے لیے یہ کچن نہیں سٹڈی روم ہے اور یہاں کھانا نہیں ملتا۔" وہ سرد لہجے میں بولا

"مجھے پتا ہے اور مجھے وہ نہیں کھانا گندا!۔"

وہ اسامہ کے فیورٹ افغانی پلاو کو منہ بگاڑ کر بُرا کہہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"تو مت کھاو تمھاری مرضی مگر رات کو بھی یہی ملے گا۔"

وہ اب فون ٹیبل پہ رکھتا اپنی ڈائری دراز میں رکھنے لگا

"پلیز نا مجھے فرآئز کھانے ہے اور ٹھنڈی پیپسی بھی پینی ہے۔چاول مجھے سخت بُرے لگتے ہیں اور یہ تو بہت ہی بُرا ہے عجیب سی چیزیں ڈالی گئی ہے۔"

وہ اس کے پاس آکر منت بھرے انداز سے بولی تھی جو کبھی بابا کو بولا کرتی تھی وقت بھی کیسے رنگ دکھاتا ہے وہ اپنی پیشانی مسلے اسے دیکھنے لگا

"جاو یہاں سے۔"

"پلیز نا میں بھوکی رہو گی پھر سارا دن۔"

وہ دھمکانے کا طریقہ آزمانے لگی جیسے اپنوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا مگر امیوشینل بلیک میلنگ تو وہاں کام کرتی ہے جہاں جزبات ہو یہاں تو جزبات سرے سے نہیں ہے تو پھر دھمکی بے کار تھی

"میری بلا سے تمھیں کھانا میسر کر رہے ہیں ایک چھت دیں رہے ہیں اتنا ہی کافی ہے اب جاو یہاں سے۔"

وہ سرد لہجے میں کہتا لیپ ٹاپ کھول چکا تھا وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی جو دُنیا سے بے نیاز اپنے لیپ ٹاپ پہ مصروف ہو چکا تھا وہ تھکے قدموں سے مڑ کر باہر آ گئی اور دروازہ بند کر چکی تھی اور اسامہ کے کیبورڈ پہ چلتی انگلیاں تھم گئی تھی نیلی آنکھیں بے اختیار دروازے کی طرف گئی تھی یہ بے حد غیر متوقع حرکت تھی پُر سوچ لکیریں اس کی پیشانی پہ آئی تھی اور پھر بنا کچھ سوچے اس نے فون اُٹھایا اور صبح کے لیے آڈر کرنے لگا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ کار گھر کے راستے پر لے کر جا رہا تھا، جب اچانک ثمرن تیزی سے بولی

"حویلی چلے۔"

www.novelsclubb.com

سارا ڈر ساری وحشت جیسے ہوا ہو گئی تھی وہ اب ڈرپوک سہمی ہوہی ثمرن ہر گز نہ تھی وہ صرف نور صبح کی بہن تھی جو ہر حال میں اس کے پاس اُڑھ کر پہنچنا چاہتی تھی وہ خاموش رہا، ایک ہاتھ سے سٹیر نگ تھامے جبکہ دوسرے ہاتھ سے مسلسل ہر

ایک کا نمبر ملا رہا تھا مگر فون بند تھا اس کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا تھا اسے ثمرن سے زیادہ تکلیف تھی اس کے گھر والے اس قدر گر سکتے تھے وہ بھول گیا تھا نور کا نکاح اس سے ہونے والا تھا تو وہ چُپ ہو گیا تھا تو کیسے اس کے گھر کہ مرد آغا جان کا حکم ٹال سکتے تھے مگر اسامہ اور ارباز میں سے کون ہو گا اسامہ شاہد نہ ہو کیونکہ ارباز فون نہیں اُٹھا رہا تھا وہ واقعی اس سے رابطے میں تھا دو دن اس کہ کریش کی خبر کے باعث دو مسڈ کال آئی تھی دین نے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر لاحاصل اب اسے سمجھ آ گئی اس نے جلدی سے اسامہ کا نمبر ملایا مگر کال جانے سے پہلے ہی فون ڈیڈ ہو گیا

"شٹ!!!۔" اس نے فون غصے سے ڈیش بورڈ پہ پھینکا

www.novelsclubb.com

"صلاح الدین علی خان بس کر دیں آپ کا یہ ڈرامہ نہیں چلنے لگا مجھے میری بہن کے پاس لے کر چلے۔"

وہ تیز مگر خاصی اونچی آواز میں کہنے لگی صلاح الدین ایسے بنا رہا جیسے گاڑی میں اس کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو

"صلاح الدین!۔"

وہ اب اس کا بازو پکڑ کر جنجھوڑنے لگی آنکھیں چھلک چکی تھی سُرخ چہرے کے ساتھ وہ صلاح الدین کو دانت پیستے ہوے بولی تھی

"میری بہن! وہ تڑپ رہی ہو گی دین اللہ کا واسطہ دیتی ہوں میں آپ کو۔"

وہ اب سارا غصہ دور پھینک کر اب اس کی منت کر رہی تھی

"دین میں آپ سب کی غلام بن جاوں گی میں نے پہلے بھی زبان سیے رکھی اب بھی ایسا کروں گی پلیز میری بہن میری نوری مجھے واپس لٹا دیں۔"

صلاح الدین اس سے ناراض رہنا چاہتا تھا مگر وہ کیا کرتا سامنے کوئی عام لڑکی نہیں تھی وہ موشم تھی صلاح الدین کی موشم ثمرن نے روتے روتے اپنا سر اس کی بازو پہ رکھ دیا

"مجھے پلیز میری بہن دیں دے وہ نہیں سہہ پائی گی یہ ایذا میرے لیے ناقابل برداشت تھا تو وہ کیسے جھیلے گی۔"

اس کا ہر ایک لفظ تکلیف سے چور تھے صلاح الدین کا دل بھی بھر آیا تھا اس نے بازو ہٹا کر اس کے گرد پھیلائے اور اس کے سر پہ محبت کی مہر چھوڑی

"فکر نہ کروں موشم نور کو میں واپس لاوگا۔"

لہجے میں محبت، اپنے بات کی مضبوطی نے ثمرن کے دل کے اک کونے میں آسودگی پھیلا دی تھی اسے پختا یقین تھا کہ اس کا الادین اسے مایوس نہیں کریں گا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ اوپر جانے کے بجائے سیدھا لاونج میں آ گئی گھر میں خاموشی طاری ہوئی وی تھی اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے اور پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے مگر گھر میں چاول کے علاوہ مزید کچھ نہیں تھا بے دلی سے وہ گرنے کے انداز میں صوفے پہ بیٹھی وہ پاس پڑا ریموٹ اُٹھا کر سامنے ہوم تھیٹر کو آن کرنے لگی جتنا اس کا سائز تھا اسے ٹی وی نہیں کہا جا سکتا تھا ٹی وی آن ہو گئی اور سکرین پہ نیوز چینل کی تیز تیز خبریں پڑھتی آوازیں پورے لاونج میں گونجنے لگی اس نے جلدی سے ریموٹ پکڑ کے آواز آہستہ کی پھر رُک گئی ایسا کیسے ہو سکتا تھا نور کو کوئی تنگ کریں اور نور اسے بخش دیں ایک شریر سی مسکان سے وہ چینل بدل کے آواز اونچی کرنے لگی

•••••••••••••••

www.novelsclubb.com

گھر میں برونو مارز کی آواز ایسے گونجی جیسے کوئی کانسرٹ ہو رہا ہو اتنی تیز اور اتنی اونچی چھت پھاڑ دینے والی آواز سے تقریباً گھر کا پورا حصہ تو نہیں مگر آدھا حصہ جہاں اسامہ سٹڈی روم میں موجود کو ہلا کے رکھ گیا تھا باہر نکلنے سے پہلے وہ نورِ صبح کی

حرکت جان گیا تھا ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ اتنی خاموشی اور اتنی تمیز سے چُپ چاپ اس کی بات سُنتی ! اسامہ نے دروازہ کھولا تو ایسا لگا یہ آواز اس کے کانوں کے پردے پھاڑ دیں گے اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر چلا کر نور کو آواز دیں

"نورِ صبح !!!!!!۔"

مگر نتھنگ بٹ یو دا ٹس واٹ آئی لائک میں رقص کرتا برونو مارز کے مشکل ترین سٹیپس کو دیکھ کر خود بھی شروع ہو گئی کبھی دونوں بازو ہوا میں لہرا کر کبھی انھیں باندھ کر اپنی ٹانگوں کو آگئے پیچھے دائے بائے

"اُف کتنا تیز ہے۔"

وہ جھنجھلا کر کہتے ہوے ریموٹ اُٹھا کر دوسرا گانا چلانے لگی کمرے میں اب میوزک کی چلنے سے پہلے ہی ہوم تھیٹر بند ہو گیا

"یہ کیا ہوا !۔"

اس نے اپنی گردن کو گھما کر دیکھا اسامہ دی چکی نے پلگ اُتار دیا وہ اب خنخوار نظروں سے صبح کو دیکھ رہا تھا ساری ہمدردی اس لڑکی کی حرکتوں کی وجہ سے ہوا میں اُڑ جاتی تھی

"اسامہ لالہ! ہائے میرے پردے پھٹ گئے تھے۔"

وہ مسکرا پڑی

"لالہ کے چمچے کانوں کے پردے ہوتے ہیں۔"

وہ گل شیر کو ہنستے ہوئے کہنے لگی اسامہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی اس کے ساتھ کیا کریں کمرے میں بند کر چکا تھا، کھانے کی پابندی کا انجام اس کے سامنے تھا وہ کچھ ایسا کریں جس سے یہ لڑکی اس کے کنٹرول میں آجائے اس نے اسے کچھ دیر تک سخت نظروں سے دیکھا پھر گل شیر کو اس کے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا اور ایک بار پھر اسے ویسی نظروں سے دیکھتا وہ مڑ گیا تھا

****

حراہمت کرتی رہی کہ وہ بات کریں مگر ردا خانم نے اس کی شکل دیکھنا گوارا نہیں کی تھی باقی سب تو ان کے فیصلے کے آگئے بے بس ہو گئے تھے اور اس نے رو رو کر آسمان سر پہ اُٹھایا تھا صلاح الدین !۔"

"چُپ کر حرا تیرے باپ نے سُن لیا نا تو تیرا گلا گھونٹ دیں گا۔"

ماں اس کے رونے پر گھبڑا گئی تھی وہ بھی ڈر سے جلدی سے آنسو صاف کرنے لگی کہ محبت سے زیادہ اسے جان پیاری تھی

"اماں یہ کیا کر رہی ہیں مجھے نہیں کرنی کسی سے بھی۔"

"رامین نے اعتراض نہیں کیا تو تم کیوں کر رہی ہو۔"

وہ اب روایتی ماں کے روپ میں آگئی تھی نا جانے اپنی بے بسی کو چھپانا تھا یا وہ اپنی اولاد کے سامنے کمزور نہیں دکھنا چاہتی تھی

"دادو آپ صحیح نہیں کر رہی۔"

بلال چکر کاٹتیں ہوے ان کے پاس آیا اور ان کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھا

"تو تم مجھے بتاو گے جانتے نہیں ہو اس سنگدل لڑکی نے کیا تھا اگر اس بچی کی جان چلی جاتی مجھے تو سوچ کر ہول اُٹھ رہے ہیں کہ میرے خاندان کے لوگ بے حس ہو گئے ہیں۔"

وہ دُکھ سے بولی وہ اپنے جزبات صرف ایک شخص کے سامنے کھولتی تھی اور یہ اعزاز صرف بلال کو ہی حاصل تھا

"دادو اس کا بھائی مرا ہے اسے تکلیف تھی۔"

جب انسان محبت کر بیٹھتا ہے تو اسے اس کی غلطی یا گناہ میں بھی اسے مجبوری یا بے بسی لگتی تھی اور یہی چیز بلال کر رہا تھا

"بلال میں تو تمھیں بہت مختلف سمجھتی تھی تم نے محبت کی بھی تو اس سنگدل لڑکی سے۔"

وہ اب حیرت سے بلال کو تک رہی تھی بلال نے لب دبائے نظر چراتا ہوا کہنے لگا

"دادو غلطی آپ کی بھی ہیں آپ اگر ان کو سر پہ نہ چڑھاتی تو وہ ایسا نہ کرتی۔"

بلال دل کی بات زبان پہ لے آیا دادا خانم کا منہ حیرت سے کھلا

"میں نے تو جو اسلام میں ان کا حق ہے وہی دلوایا ہے اس سے زیادہ کیا کیا ہے میں نے اور تعلیم انسان کو عقل اور شعور دیتی ہے مجھے کیا پتا تھا ان کی فطرت ویسی کی ویسی رہے گی۔"

"آپ کو پتا ہے دادو فیصلے کرنے کا حکم عورتوں کے بجائے مردوں کو کیوں دیا ہے کیونکہ عورتیں جزباتی ہوتی ہیں اور آپ جزباتی ہی ہو رہی ہیں۔"

اگر یہ بات بلال کی جگہ کوئی اور فرد یہ کہتا تو وہ اس کا سر پھاڑ دیتی وہ تھکے ہوے انداز سے اسے دیکھ رہی تھی

"آج تک کیا میں نے کوئی غلط فیصلہ کیا ہے؟۔"

وہ بس اس سے پوچھنا چار ہی تھی وہ آیا اتنی ظالم یا وہ خود جزباتی ہو رہا ہے اپنی محبت نہ حاصل کرنے پر

بلال کو ان کے لہجے نے شرمندہ کر دیا اور وہ ان کے ہاتھ تھامے بولا

"آپ نے کچھ غلط نہیں کیا مگر اب کرنے جا رہی ہیں۔"

"اس بات کو چھوڑو یہ دین اور اسامہ کا کیا چکر دین کی تو سمجھ میں آتی ہے اسامہ بہت عجیب طریقے سے بات کر رہا تھا میرا دل جیسے بیٹھا جا رہا پتا نہیں دین اور وہ بچی ٹھیک ہو گے مت پوچھو اتنی شرمندگی ہو رہی ہے اس بیچاری کے حالت کے زمہ دار میرا خاندان ہے۔"

"آپ پریشان نہ ہوے داد وصلاح الدین ایک اچھا انسان ہے اس کی اچھائی اس لڑکی کو سب بھلادیں گی رہی بات اسامہ کی تو اس کے اگزامز چل رہے ہیں اور شاہد وہ صلاح الدین کی وجہ سے آپ کو ان کے بارے میں نہیں بتانا چارہا۔"

"شاہد تم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر جو تمھاری ڈیمناڈ ہے وہ بہت بھاری میں اس لڑکی کو دیکھنا نہیں چاہتی اور تم ہو کے۔"

"اگر آپ کسی ایسے شخص سے اس کی شادی کرواتی جس سے میں خود مطمن ہو جاتا کہ وہ وہاں خوش رہے گی مگر آپ اس کا رشتہ وہاں پکا کروا رہی ہیں جہاں عورتوں کو دو کوڑی کا سمجھا جاتا ہے۔"

رداخانم نے اسے گھورا

"ار باز نے تمھیں بتایا ہے نا!۔"

وہ ان کی گھوری اور تیز لہجے کو خاطر میں لاے بغیر بولا

www.novelsclubb.com

"ہمیں در گزر بھی تو کر دینا چاہیے داد وا سے ایک موقع بھی تو دے۔"

"جتنی تم اس کی منت کر رہے وہ تو ایک بار بھی نہیں آئی میرے پاس معافی مانگنے ۔"

انھوں نے اپنا ہاتھ نکالا

"آپ نے اتنی دہشت پھیلائی ہے کہ وہ بیچاری کیسے ہمت کرتی۔"

وہ مسکراہٹ دبانے لگی اور بلال کے چہرے پہ چپٹ لگائی

"بدمعاش مگر ابھی میں کوئی فیصلہ نہیں کروں گی مجھے سوچنے کا وقت دوں تم ہی کہتے ہو جزبات میں آکر فیصلہ کرنا چاہیے اور پلیز زرایہ صلاح الدین کا پتا لگاو تا کہ میں اس کے پاس جانے کی تیاری کرو۔"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا کر ان کے گالوں پہ پیار کرتا تھینک یو دادو کہہ کر اُٹھ گیا اور وہ معض ٹھنڈا سانس بھر کر رہ گئیں۔

••••••••••••••

"تھوڑا اور ڈالو۔"

وہ سپائسس مزید پیزا میں ڈلوا رہا تھا ساتھ میں ہاٹ ساس جس میں پورا جسم لال ہو جاتا ہے گرمی سے وہ بھی گل شیر سے منگوایا اور اب اسے ہدائیت دیں رہا تھا اس لڑکی نے جو کچھ کیا تھا وہ اب اس کی بھاری قمیت چکائی گی

"بس کر دیں لالہ بی بی مر جائے گیئں۔"

"مر ہی جائے۔"

اسامہ نے اکتا کر کہا

www.novelsclubb.com

"ہاے اسامہ لالہ توبہ کریں کیسی باتیں کر رہے ہیں بی بی لے لیے۔"

"تمھارا کام ہو گیا!۔"

"یہ لے۔"

"میں کیوں تم جا کر دیں کر آو بلکہ نئیں رہنے دو مجھے دو۔"

ایک ایول سمائل اس کے چہرے پہ رینگی تھی شام کے ٹائم وہ فرآئزا سے گل شیر کے ہاتھوں دیں چکا تھا اب وہ کھا کر اِدھر صوفے پہ ہی سو گئی تھی آج کے دن بہت ہو گیا ایڈونچر وہ اب سو رہی تھی اسامہ چلتے ہوے اس کے پاس آیا

"اُٹھو!۔"

وہ اسے آواز دینے لگا مگر وہ اتنے فاصلے پہ اس کی آواز کیسے سُن پاتی وہ خاصی گہری نیند میں تھی رات کے اس وقت نو بج رہے تھے وہ وہ بڑے آرام سے اپنے سارے کام نپٹا کے اب اپنا پلان شروع کرنے لگا

اس نے ریموٹ اُٹھا کر ٹی وی آن کی اور آواز اونچی کی مگر اس کی نیند بے حد پکی تھی بلا آخر اس کا بازو جھنجھوڑنے لگا وہ اس کا ہاتھ جھٹکنے لگی

"سونے دو آپی!!!"

وہ رُک گیا وہ اب کروٹ بدل رہی تھی

"نور صبح!!!۔"

وہ چاہتیے ہوے بھی اپنے لہجے کو بدل نہ سکا تھا اور سخت لہجے میں ایک بار پھر اسے اُٹھانے لگا

"افوہ!!! کیا تکلیف مجھے ایسے نہ پکڑا کرو۔"

وہ چلائی تھی ماتھے پہ لاتعداد شکن آ گئے تھے

"تم جب گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی تو میں کیا کرتا اور یہ تمھاری کتنی بُری عادت ہے ہر جگہ سونے کی۔"

وہ ڈبہ سائڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوا بولا نور نے مندی آنکھوں سے اس کے بے حا جھاڑ جھنا انداز دیکھا

www.novelsclubb.com

اور جمائی روک کر منہ پہ ہاتھ رکھ اور صوفے سے ٹیک لگا دیں

"آج بہت تھک گئی تھی۔"

وہ نیند میں بولی

"ہاں جیسے اب ہل چلا کر آئی ہو۔۔۔۔"

طنز کرتا ہوا وہ اپنا فون دیکھنے لگا مگر وہ اسے جواب دیں بنا اپنا آئی پوڈ ڈھونڈنے لگی بال اس کے سارے منہ پہ آئے ہوے تھے اسامہ نے ایک نظر اسے دیکھا چڑیل !! نہیں چڑیل بھی اس سے بہتر ہو سکتی ہے یہ تو ویمپ ہے سر جھٹک کر وہ فون پہ مو توجہ ہوا

www.novelsclubb.com

"ہٹو تم میرے آئی پوڈ پہ بیٹھے ہو۔"

وہ اس کے بازو کو ہولے سے دھکا دیتے ہوے بولی

ایک ناگوار سے نظر دیکھتا ہوا وہ ہلکہ سا اُٹھا وہ آگئے بڑھ کر اپنا آئی پوڈ اُٹھانے لگی اور اپنے منہ پہ ہلکہ سے بال ہٹا کر وہ اب فون کو غور سے دیکھ رہی تھی اب جیسے اسے دُنیا کا ہوش نہیں تھا اصل میں آج کل کے بچوں کا ایسا ہی حال ہو گیا تھا موبائل اور انٹرنیٹ کو ہی اپنی دُنیا بنالیا تھا ورنہ پہلے تو کھیل کود گھومنا پھیرنا، دنیاوی کام وغیرہ ہوا کرتے تھے یہ تبصرہ اسامہ کا تھا جو وہ دل میں کر رہا تھا لیکن وہ خود صاحب اس وقت موبائل استعمال کر رہے تھے انسان بھی بڑی عجیب شہہ ہے خود کریں تو مجبوری، شوق، دل کو بہلانا اگلا جو کچھ کریں تو ہمیشہ ناحق ہی ٹھہرایا جاتا ہے۔

"یہ لو آگیا تمھارا پیزا!۔"

صبح نے سر اُٹھایا اور پھر نا سمجھی سے اسے دیکھا آنکھیں نیند سے اُٹھنے کے باعث ابھی تک لال تھی

"تمھارا کھانا سامنے پڑا ہے!۔"

www.novelsclubb.com

وہ ٹھنڈے لہجے میں کہتا ہوا اب ٹی وی آن کر چکا تھا اور چینل ڈھونڈنے لگا تا کہ اسے صبح صاحبہ کے ہوش ٹھکانے لگائے کم سے کم مار وار تو نہیں سکتا مگر جیسے وہ کرتی ہے ویسی یہ بھی وہی کریں گا ٹام جو ٹھہرا تھا لیکن بھول گیا تھا کہ سامنے والی بندی بھی جیری تھی جو ناک میں دام نہ کریں تو اس کا نام بھی نور صبح فرہاد نہیں!

ایک اکتاہٹ زدہ نظر اس پر ڈال کر وہ اب پیزے کے ڈبے کو دیکھنے لگی تو چہرے کے تاثرات زرا ڈھیلے پڑے۔

"اوو ویسے تو میں نے فرآئز کھا لیے تھے مگر جبکہ رات ہو گئی ہے تو ڈنر تو بنتا تھا ویسے اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی مجھے نہ اُٹھاتے خرچہ بچ جاتا مگر آپ ایک اچھے انسان ہے اس لیے میرا خیال آیا۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ کی ریموٹ کے بٹن کو پریس کرتا انگھوٹا ساکت ہو گیا وہ کیا وہ تو پورا کا پورا ساکت ہو گیا

"اچھے انسان!۔"

"اسامہ تم بُرے ہو،

اسامہ نے مجھے مارا وہ گندا ہے

ہم نہیں بلائے گے اسامہ کو وہ بہت بُرا ہے۔"

کچھ آوازیں تیر کی طرح اسامہ کے اندر گھسی تھی ایک شخص ایک شخص نے بھی کبھی اسے اچھا کہا نہیں تھا ایون بڑی امی نے بھی نہیں اور اس بچی کے ساتھ وہ جو کچھ کر رہا ہے پھر بھی وہ اس کے لیے ایک اچھا انسان ہے

اچھا لفظ دوسرے کے لیے کتنا بے معنی لگتا ہو گا مگر اسامہ کے لیے لفظ کسی ٹھنڈے پانی کی طرح اس کے جلتے ہوے روح پہ پڑتے ہوے ثابت ہوے تھے سارے سرد اثرات لمحوں میں غائب ہو گے تھے

وہ ڈبہ اُٹھانے لگی اور اسے کھولا گرم پیزے کی خشبو نے اس کی بھوک چمکا دی

"اُف تھینک یو ویسے میں کتنی لکی ہوں۔"

اسامہ کا منہ کھل گیا اس کی بات پر مگر جیسے وہ پیزے کو نکالنے لگی ایک بہت ہی مکار مسکراہٹ اس کے لبوں پہ پھیلی تھی

"اب پتا چلے گا تمھیں ویمپ!!!۔"

وہ اُٹھا کر منہ تک لے کر جانے لگی پھر بولی

"تم بھی لو نا اب میں اتنی بھی بُری نہیں ہوں۔"

"نہیں شکریہ۔"

وہ سرد لہجے میں کہتے ہوے ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا وہ کندھے اچکا کر کھانے لگی اسامہ کن آنکھیوں سے دیکھتا اس کے چہرے کا تاثرات جانچ رہا تھا مگر وہ ایک ہاتھ میں پزا پکڑے جبکہ دوسرے سے آئی پوڈ کو اہمناک سے تکتی کسی اور دُنیا میں چلی گئی تھی

www.novelsclubb.com

اسامہ کو مسکراہٹ ابھی بھی قائم تھی دیکھنا ابھی مرچے مرچے کرتی چلائی گئے مگر وہاں تو ایسا کچھ نہیں تھا وہ ایک ختم کر کے دوسرے اُٹھانے لگی یہ کیا؟ اسے مرچے زرا بھی محسوس نہیں ہوئی کیا فون واقعی انسان کے احساسات کو مفلوج کر دیتا ہے یا پھر وہ خود ایک مرچی تھی جسے اثر ہی نہیں ہونی تھی

اور حیرت کی بات اس نے ناپانی اور پیپسی مانگا یا اللہ اس جیسی کو مار بھی ڈالو گے تبھی زندہ اُٹھ کر آجاے گی اب کہ وہ تیسرا اُٹھا رہی تھی تو اسامہ نے دل ہی دل میں کہا

"تم کیسے کھا رہی ہو؟۔"

دل کی بات اچانک لبوں سے پھسل گئی صبح نے چونک کر اسے دیکھا اس کا چہرہ سُرخ تو ہو چکا تھا اور ہونٹ بھی خاصے سوجے ہوے تھے مطلب مرچے اثر ہوئی تھی مگر وہ ریکایٹ کیوں نہیں کر رہی تھی

"مطلب؟۔" وہ اس کے کہنے پر گڑبڑا گیا

"میرا مطلب ہے تمیز سے کھاو اور تیسرا پیس!!۔"

اب کے بار نوری کے ماتھے پہ شکن آئی

"نئیں تو خود ہی ڈبہ دیا ہے کہ خود ہی کھاوا گر اتنا ہی دل چار ہا ہے تو اسامہ نخرے نہ کریں اور لے لے۔"

اس نے ڈبہ سامنے پیش کیا اسامہ لینا نہیں چار ہا تھا مگر مرچوں کی intensity (شدت) دیکھنا چار ہا تھا جو ویمپ پہ اثر نہیں ہوئی تھی اس نے پیزا اُٹھالیا وہ اب دوبارہ فون پہ مصروف ہو گی اس نے چیک کیا اور پہلے ہی بائٹ پہ اسے لگا اس کی زبان نے انگارے کو چھو لیا ہو بس پھر اسامہ صاحب کی کھانسی کا دورہ شروع نور نے حیرت سے اسے دیکھا وہ اب پانی کے لیے گل شیر کو بلا رہا تھا

"کیسے تم کھا لیتی ہو اتنی مرچے۔"

وہ اب سُرخ چہرے سے اسے دیکھتے ہوے کہنے لگا

"اُفوہ آپ کے ڈرامے اتنے مزے کا تو ہے میں ہمیشہ مرچوں والی چیزیں پر فیر کرتی ہوں اور جب کھا لیتیٔ ہو پھر جو ٹھنڈی فینٹا پینے کا مزا آہا میری اور آپی میں ایک یہی چیز کامن ہے ہم تو مرچوں کا کا پیٹشن لگاتے ویسے بہت مزے کا تھا اب میرا پیٹ بھر گیا ہے اور وہ اس پٹھکا کُڑی کو کچھ کہہ نا سکا اور تیزی سے اُٹھ کر کچن کی طرف بڑھا

"فینٹا بھی لے آئے گا تو بہ گرمی ہی لگنے لگی۔"

وہ چہرے پہ آئی پسینے کی ننھی بوند کو صاف کرنے لگی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"اسامہ لالہ میں نے تو تقریباً پوری بوتل ہی ڈال دیں تھی مگر پھر بھی بی بی پہ اثر نہیں ہوا میں نے تھوڑا سا چھکتیٔ ہی میرا چاروں تبق روشن ہو گئے واقعیٔ وہ بہت بڑی چیز ہیں۔"

www.novelsclubb.com

نہیں ابھی ٹی وی دیکھ رہی ہے مرچے نہیں اثر کی تو کیا ہوا بہت سی چیزیں ہے جو اسے قابو میں لا سکتے ہیں

"لالہ آپ اسے مارے گے۔"

گل شیر کو تو یہی لگا تھا جس طرح اسامہ کا مزاج تھا اسامہ جھلا گیا بس صرف صلاح الدین اچھا ہو سکتا ہے حتا کہ اس نے حرا کو تھپڑ مارا تھا پھر بھی وہی اچھا ایک بس یہ ہی بُرا ہے وہ اب جن نظروں سے گل شیر کو دیکھ رہا تھا گل شیر گھبڑا گیا

"میرا مطلب یہ۔۔۔"

"مر دہوں میں اور میں کبھی مر کر بھی اس پر ہاتھ نہیں اُٹھا سکتا۔"

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے کہتے ہوے اُٹھ پڑا

•••••••••

وہ لائٹس بند کرنے لگا وہ جو ٹی وی میں پنک پینتھر دیکھ رہی تھی مڑی

"یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔"

"کیوں تمھیں اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔"

ایک بار پھر ٹام اپنے مشن پہ لگ گیا جبکہ جیری نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"ڈر اس میں ڈر لگنے والی کون سی بات ہے؟ وہ بس بابا کہتے تھے کہ اندھیرے سے آنکھیں خراب ہوتی ہیں۔"

وہ کہہ کر دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہوئی

"ڈر بھی کیسے سکتی ہو فل حال میں بھی تو ہوں۔"

وہ جیسے اس کا مزاق اُڑاتے ہوے اس کے پاس صوفے پہ بیٹھتے ہوے بولا

www.novelsclubb.com

"جی نہیں میں کمرے میں اکیلی بھی سو سکتی ہوں اور جب سے آپی گئی ہیں میں اکیلی ہی سو رہی ہوں اور وہ بھی گھپ اندھیرے میں بڑا مزا آتا ہے ورنہ روشنی میں نیند ہی نہیں آتی آپی کی وجہ سے جبر کرنا پڑا۔"

"اچھا تو ٹھیک ہے میں ہارر فلم لگانے لگا ہوں۔"

وہ اب اس سے ریموٹ چھینتا ہوا اوپشنز میں آیا وہ گھورتی ہوئی آئی پوڈ اُٹھا چکی تھی

"بات سُنے کنجرنگ یا انسیڈیس نہ لگائے گا۔"

وہ اب کھل کر مسکرا پڑا اور تمسخر سے نوری کو دیکھا جس پر اب ٹی وی کی ہی روشنی پڑ رہی تھی

"میں تو یہی لگاوگا۔"

"نئیں دُنیا کی سب سے بونگی اور بورنگ موووی ہے کچھ ہارر نہیں ہے اور اصلی کہانی کا ٹیگ لگا کر اویں مشہور ہو گئی سچ میں دس بار دیکھی ثمرن آپی تو ڈرپوک اللہ رات جاگتے ہوے مجھے بھی جگائے رکھا اُف!! آپ ایسا کریں وہ لگائے جو میں نے ٹریلیر دیکھا تھا اس کا کیا نام ہے۔۔۔۔"

اسامہ کو سمجھ نہیں آئی وہ اب اس کو کیا نام دیں بڑی ہی کوئی عجیب بلا تھی کم سے کم جو اس کی حرکتیں تھی وہ بارہ سال کی لڑکی کی ہر گز نہیں تھی وہ بارہ سال کی ہو نہیں سکتی۔

"ہاں یاد آیا یاد the strangers جو ابھی ابھی آئی ہے وہ لگائے۔"

وہ مزے سے کہتی اب آئی پوڈر رکھ چکی تھی اور وہ چُپ کر کے لگا چکا تھا دیکھتا ہے کیا ہوتا ہے

مووی وہ بڑے آرام سے دیکھ رہی تھی اور اسامہ کو ہر ایک سین پہ لگا تھا وہ ڈر گی وہ ابھی ڈرے گی مگر وہ بور انداز میں منہ پہ جمائی روک رہی تھی انداز میں بھی بیزاری تھی مطلب اسے یہ بھی مووی پسند نہیں آئی تھی

www.novelsclubb.com

"تمھارے ساتھ مجھے کچھ نظر آرہا ہے۔"

اسامہ کے کہنے پر اس نے دیکھا تو پھر کھل کر مسکرائی

"بچی ضرور ہوں اسامہ مگر بیوقوف نہیں۔"

اور اسامہ صاحب آگئے سے کچھ کہہ ہی نہیں پائے اب تو پکا یقین ہو گیا یہ بارہ سال کی نہیں ہے

"تمھاری عمر کیا ہے؟۔"

وہ واقعی جانا چاہ رہا تھا

"بس چار دن رہ گئے ہیں پھر میں تیرہ سال کی ہو جاوں گی۔"

وہ اداسی سے دیکھنے لگی

****

www.novelsclubb.com

"تمھاری برتھ آرہی ہے ہاوسیڈ اس بار تو تمھارے ماما بابا بھی نہیں ہو گے تمھاری سالگرہ سلیبریٹ کرنے۔"

وہ اتنی سخت بات کہہ گیا تھا کہ نور کا دل ایک بار پھر تکلیف سے بھر گیا وہ کیوں اس کے ماما بابا کا ذکر کرتا ہے

"اچھا ہے نا آپ میری برتھ سلیبریٹ کرنا اور یہ جگہ بھی کتنی بڑی ہے ورنہ اگر ماما بابا کے ساتھ ہوتی تو وہ گھر میں صرف ایک چھوٹے سے کیک سے اور بس باہر کھانا کھلا دیتے چونکہ اب میں یہاں رہتی ہوں تو میں اپنی سارے وِشز پوری کروں گی یار آپ نے اگر ذکر چھوڑ دیا ہے تو مجھے زرا ایک پین اور پیڈ تو پکڑا ے میں لسٹ لکھو اور آپ ایک اچھے ہزبنڈ کی طرح ساری باتیں سُنے گے۔"

اسامہ نے بُرا سا منہ بنالیا یہ لڑکی کبھی بدزن نہیں ہو گی اپنے گھر والوں سے

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

www.novelsclubb.com

"جلدی سے ناشتہ لا کیا ہاتھ پیر ٹوٹ گئے ہے تمھارے۔"

وہ ابھی ہاتھ دھو کر پلنگ پہ بیٹھا اپنی بیوی کو آواز دیں رہا تھا جب وہ ابھی تک کھانا نہ لائی تو چلاتے ہوے بولا

"کیا ہو گیا ہے کیوں چلا رہا ہے صبح صبح کام پہ نہیں گیا تو ابھی تک۔"

ایک عورت اس کے چلانے پر اپنے کمرے سے باہر وہ ابھی کپڑے سلائی کر رہی تھی مگر جب یہ پاگلوں کی طرح گھر ہلا کر رکھ دیتا تو مجبوراً انھیں باہر آنا پڑتا کہ روز روز کے تماشے سے بچا جاے پہلے بھی گاوں کے لوگوں نے گھر آکر جینا حرام کر دیا تھا یا تو یہاں شرافت سے رہا جاے یا پھر فورن تشریف لیے جانے میں زرا بھی دیر نہ کریں ورنہ وہ آغا جی کے پاس جائے گے فیصلے کے لیے وہ روز روز کے شور و پکار گالم گلوچ نہیں سُن سکتے تھے

"کام پہ تب جاوں گا جب تمھاری کام چور نوھ مجھے ناشتہ دیں کہا بھی تھا آپ سے مجھے دوسری شادی کرنے دیں مجال ہے کوئی زندگی میں کوئی سُکھ دیا ہو تو آرہی ہے کہ پھر تجھے تیری نانی یاد دلاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"تو گیارہ سال کی بچی سے کیسے اُمید رکھ سکتا ہے وہ بچہ جمے گی منع بھی کیا تھا تجھے مگر تیری ضد اور رٹ کی خاطر مجھے اسے لانا پڑا اور ابھی تو صرف چند مہینے ہوے ہیں تو ابھی سے بیزار ہو گیا۔"

"اوچُپ کراماں سویرے سویرے میرا سر کھانے لگ جاتی ہیں اور تو آگئی مہرانی صاحبہ نیند پوری کرلی جب میں نے کہا تھا میرے اُٹھنے سے پہلے ناشتہ موجود ہو تو کدھر دفعان ہوئی وی تھی۔"

وہ اپنے چھوٹے سے ہاتھ میں ایک چاے کا کپ تھامے جبکہ دوسرے سے بامشکل پلیٹ جس پہ دو بریڈ کے پیس تھے وہ اس کے سامنے رکھے

"وہ گیس ن نن نہیں تھی۔"

وہ گھبرائے ہوے لہجے میں بولی آنکھوں میں نمی بار بار آرہی تھی کہ آج بھی مار پڑے گی

www.novelsclubb.com

"اس سھو کے بریڈ کا میں کیا کروں گا اس ناشتے کے لیے مجھے اتنے دیر بیٹھا یار کھا وہ غصے سے کہتا ہوا دونوں چیز پھینک چکا تھا اور گرم گرم چائے اس کے ننھے پیروں پہ جا کر گری وہ چیخ پڑی

"ہاے سلیم یہ کیا کیا تو نے۔"

ماں نے سر تھام لیا وہ اُٹھتے ہوے اس کا بال پکڑ چکا تھا اور تھپڑوں کے بارش کرنے لگا

"دماغ خراب کر دیا اس نے جب سے ہماری زندگی میں آئی ایک پل چین سے نہیں رہا او کم سے کم اولاد نہیں دیں سکتی تو ڈھنگ کا بعام دیں دیا کر مگر نہیں نا کوئی کام آج تک تو نے کام کا کیا ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کو مار مار کر حشر کر چکا تھا اور ماں اس کا بازو پکڑے روکنے میں ہلکان ہو گئی تھی

"چھوڑ دیں مار دیں گا اسے تو سلیم رُک جا!۔"

وہ اب اس کا گلا دبوچ رہا تھا اور بیچاری ننھی سے غزل کو موت اپنے قریب نظر آرہی تھی اچھا تھا وہ مر ہی جائے کم سے کم اس ذلت بھری زندگی سے جان چھٹتی جو لمحہ لمحہ مار رہی تھی اس کی حالت ویسی تھی جیسے کسی ریشم کے ڈوپٹے کو کسی کانٹوں سے بھری جگہ پہ لگا کر بے دردی سے کھینچنے سے جو اس ڈوپٹے کا حال ہوتا ہے ویسی ہی غزل کا ہر روز ہوا کرتا تھا جب اس کی آنکھوں سے آنسو ابل ابل کر نکلنے لگا جب سلیم کو لگا اگلے پل ہی اس کی جان نکل جائے گی اسے چھوڑتا ہوا وہ نیچے زمین کے بل پھینکا اور وہ بے جان گڑیا بن پانی مچلی کی طرح تڑپ رہی تھی اور کھانس رہی تاکہ اس کی سانیس بہال ہوئے

"ہاے یہ کیا تو نے۔"

www.novelsclubb.com

ماں تڑپ کر اسے اُٹھانے لگی جس کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی

"سمجھا دیں اسے اماں اگر مجھے اس طرح کا ناشتہ ملا تو اس کو زندہ قبر میں پھینک دوں گا اور تو سُن کے واپس آ تو میرے کپڑے تیار ہوے ملے ورنہ چلنے کے قابل نہیں چھوڑا گا۔"

وہ غرا کر کہتا لکڑی کے دروازہ کو کھولتا ہوا اتنے زور سے بند کر گیا تھا کے لکڑی کا ایک کونا ٹوٹ کر نیچے گر گیا اور وہ دروازے کی طرف دیکھ کر اسے دیکھنے لگی جواب لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

"منع بھی کیا تھا تجھے جلدی اُٹھ جایا کر سلیمڈر کام نہیں کر رہا تھا تو لکڑیاں جلا لیتی آج تجھے یہ مار دیتا!۔"

وہ اسے اُٹھاتے ہوے زور سے بولی اور وہ بیچاری کیسے لکڑیاں جلاتی اسے تو اماں نے یہ سب سکھایا ہی نہیں تھا اسے تو پڑھ کر آفسر بنا تھا یہ کیا لکھ دیا اس کے نصیب میں اس کا دل بُری طرح سسک رہا تھا وہ اپنے سوجے ہوے منہ کو چھوتے ہوے سوچنے لگی

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"آپ کی اسامہ سے بات ہوئی تھی؟۔"

دین ثمرن کو سلا کر اب ان کے کمرے میں موجود تھا وہ ان سے تفصیل بات نہیں کر پایا تھا ایک تو ثمرن کی حالت غیر ہو رہی تھی دوسرا وہ حویلی کے ایک ایک فرد کو کال کر کے پاگل ہو رہا تھا مورے نے پریشانی سے اپنے بیٹے کو دیکھا جس کا خود بھی بُرا حال ہو گیا تھا آخر کو ایک بہت بڑا ظلم ہوا تھا اور ان کا ذی حساس بیٹا کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ ایک بچی کا معاملہ بھی تو نہ تھا وہ ثمرن کی بہن کا معاملہ تھا جس کا مستقبل تباہ کر دیا گیا تھا انھوں نے سر اثبات میں ہلایا

"کیا بات ہوئی آپ کی اس سے مورے مجھے پلیز ایک ایک بات تفصیل سے بتائیں گا یہ معاملہ بہت سنگین ہے ثمرن بالغ ہے اسے سمجھ بوجھ تھی پھر بھی اس کی حالت آپ نے دیکھی کیا سے کیا کر دیا اور وہ چھوٹی سی بچی کا کیا حشر کر دیا ہو گا انھوں نے دیکھ امی اگر وہ میرے یا مجھ جیسے بندے کے دستریں میں ہوتی تو وہ محفوظ ہوتی مگر

www.novelsclubb.com

اب میں نہیں جانتا آغا جان نے کس کے حوالے کیا اسے اسامہ کے یا ارباز کے اسامہ پہ مجھے شک نہیں پڑتا کیونکہ اسامہ ایسا ہے وہ کسی کی دباو میں آنے والا نہیں ہے اور وہ تو خود لڑکیوں سے بھاگتا ہے مگر مجھے ارباز پہ شک ہو رہا ہے ارباز بیشک ایک جولی اور اچھا لڑکا ہے مگر ہے تو پٹھانوں والا جوش یاد ہے آپ کو کام والے بھی ہاتھ اُٹھا لیا تھا کیونکہ اس کا پلے سٹیشن خراب ہو گیا تھا اور پھر خانم نے کیا کیا تھا اس کا بہر حال اگر خانم موجود کے تو مجھے اتنا یقین ہے کہ وہ ایسا سب ہونے نہ دیتی اوّل تو شادی پہ وہ ہنگامہ کھڑا کر دیتی اس کا مطلب ہے کہ آغا جان نے ارباز کو کہی اور بھیج دیا ہے وہ حویلی میں ہر گز نہیں ہو سکتی۔"

وہ بولتے ہوے اس کو جواب بھی مل گیا تھا ہاں اگر آغا جی نے ایسا کیا ہے تو وہ نوری کو ہر گز حویلی نہیں لے کر آئے ہو گے

www.novelsclubb.com

"بیٹا مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی اسامہ سے بات ہوئی تھی تو خاصا پریشان لگ رہا تھا کہا تو کچھ نہیں تھا حال چال پوچھا تھا پہلے تو گھنٹا لگا کر میرے پاس سے جاتا مگر آج اس نے چند باتیں کر کے بعد میں بات کرنے کا وعدہ کر کے بند کر دیا۔"

"اس وقت کہاں تھا وہ۔۔"

"میرے خیال ہے اِدھر ہی ہو شاہد یونی سٹارٹ ہونے والی تھی۔"

صلاح الدین نے اپنے لب دبا لیے اور سر ہلایا

"اسامہ سے ملاقات کرنے سے پہلے میرا حویلی جانا ضروری ہے مادر بزرگ کو بتانا ہے کہ ان کی بھائی انا کو سیٹل کرنے کی خاطر کس حد تک چلے گئے ہیں ثمرن نے بتایا یہ ہادی کی موت کا بدلہ ہر گز نہیں لے رہے اس دن کا واقعہ اس نے مجھے بتا دیا کہ وہ کیسے ان کے سامنے پیش ہو گئی کہ وہ اسے مار ڈالے وہ ثمرن سے ہار نہیں مانا چاہتے اور انھوں نے ثمرن کی کمزوری کو اپنے قید میں لیا اور وہ ہے نور صبح اور انھیں پتا تھا اس سے ثمرن ان کے پاس آئے گی پیر پکڑ کر معافی مانگی اور ان کے سارے

ظلم ایک بار پھر سہنے کئ لیے تیار ہو جائیں گی اور میں یہ ہر گز نہیں کروں گا میری نرمی کا انھوں نے خوب فائدہ اُٹھایا مگر اب نہیں یہ بات ثمرن کی بہن کی آ گئے ہے اور میں ایک بھائی کا فرض پورا کروں گا۔"

اس کی آنکھیں سرُخ ہو رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا ایک ایک کو شوٹ کر ڈالے مورے نے اس کے سر پہ پیار کیا

"خدا تمھیں کامیاب کریں دین میرا تو خود اس بچی کے لیے ہول اُٹھ رہے ہیں نجانے ثمرن کی کیا حالت ہو رہی ہو گی تم جاو بیٹا اس کو دیکھ کر آو فکر نہ کر میرا چندا اللہ سب بہتر کریں گا بندے کو وہ اتنی آزمائش دیتا ہے جتنا وہ سہہ سکے۔" دین ماں کی باتوں سے تھوڑا پُر سکون ہو گیا اور ان کا ہاتھ چوم کر بولا

www.novelsclubb.com

"آپ کو بھی پریشان کر دیا مگر کیا کرتا کس کے پاس جا کر اپنے دل کا حال بیان کرتا "۔

"پہلے تو کبھی نہیں کی اب کیسے خیال آ گیا۔"

وہ ماحول کے تناو کو کم کرتے ہوے بولی وہ چھینپ گیا اسے پتا تھا ان کا اشارہ ثمرن کی طرف تھا

"ایسی تو بات نہیں ہے مورے آپ سے کبھی کوئی بات چھپائی ہے۔"

"ہاں ہاں پتا ہے اب جاو اپنی موشم کے پاس ویسے غضب خدا کا دین بھلا کوئی اپنی بیوی کا نام چوہیار کھتا ہے۔"

مورے کو خود فارسی آتی تھی اس لیے اس کے موشم کہنے پر بولی وہ ہنس پڑا

"وہ میری جیرئ ہے مورے سارا سال اس نے مجھے اسی کی طرح تنگ کیا تھا اور وہ دن مورے وہ بہت مختلف تھی اب دیکھے تو لگتا ہے وہ ہے ہی نہیں اور مجھے اس کے لیے تکلیف ہوتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ گہرا سانس لیتا ان کے سر پہ پیار کرتا اُٹھ پڑا

•••••••••••••••

وہ مورے کی ہدایت پہ نماز پڑھنے چلا گیا وہ کبھی روزانہ پڑتا تھا یا کبھی ایک دن نہیں پڑھا کرتا یا تو اپنے اوپر احسان کرتے ہوے ایک دو پڑھ لیا کرتا تھا

مورے اس کو سمجھاتی تھی کہ نماز میں ہی سکون ہے اور وہ اس بات کو مانتا بھی تھا کے واقعی رب کی بارگاہ میں اپنا سر جھکنا کتنا سکون بخش تھا پر جب اس پر سُستی چھا جاتی تو وہ بہت سے دن اس سکون سے محروم رہتا اب جب اس نے نماز مکمل کی تو صرف اپنی ماں، ار باز، بڑی امی کے لیے دعا کرتا اُٹھ گیا اور باہر آیا جواب فلم کے بجائے کوئی ڈورے مون دیکھ رہی تھی جہاں جیان صاحب اپنی بے سُری آواز میں "میں ہوں جیان، میں ہوں بڑا طاقت ور۔" گا رہا تھا

اس نے صوفے کی طرف دیکھا جہاں وہ سب کی طرح اس کی سریلی آواز سُن کر بے ہوش ہو گئی تھی یعنی کہ وہ اب سو چکی تھی اسامہ نے ریموٹ اُٹھا کر نوبیتا کی روندی شکل کو بند کیا اور ریموٹ سائڈ ٹیبل پہ رکھ کر مڑنے لگا کہ رُک گیا وہ ایسے بنا کمبل کے صوفے پہ سوئے گی نہیں وہ اسے ایسے نہیں چھوڑ سکتا گھر میں ملازم بھی ہوتے

www.novelsclubb.com

بیشک قابل اعتبار ہو مگر وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا چل کر اس طرف آیا اور اسے بڑی ہی احتیاط سے اُٹھایا وہ ہلکہ سا کسمائی اور کچھ بڑبڑائی تھی

"امی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

اس بات پہ اسامہ رُک گیا وہ اب اسے دیکھنے لگا جو اتنا کہہ کر پھر خاموش ہو گئی تھی وہ الجھ گیا اس ویمپ نے اپنے اوپر ماسک پہنا ہوا ہے ورنہ در حقیقت وہ ڈرتی بھی ہے اور اپنے ماں باپ کو یاد بھی کرتی ہے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا شرمندگی نے اسامہ کو اپنے لپیٹ میں لیا تھا اسے نور کو یہ سب نہیں کہنا چاہیے

تھا وہ اُٹھا کر ار باز کے کمرے کے بجائے اسے اپنے کمرے میں لے گیا تھا کہی وہ واقعی ڈر کر گھبڑا کر نہ سوتی ہو وہ اسے اب بستر پہ لٹا چکا تھا اور اس پر کمبل ڈالنے لگا اور اس کے منہ پہ آئے بالوں کو ٹھیک کر کے چلتا ہوا سیدھا دروازہ بند کرنے لگا اور لیپ ٹاپ ڈیسک سے اُٹھا کر صوفے کی طرف آگیا اور آن کر کے اپنے کام پہ

مصروف ہو گیا مگر مسلسل اس کی نظر نور کے سوئے ہوے وجود پہ پڑ رہی تھی اس کی آنکھوں میں

نور کے لیے کچھ نہیں تھا سوائے ہمدردی کے اس نے جو کچھ کیا ہے بہت غلط کیا وہ بُرا ہے جو اس کے ساتھ روکھے رویہ سے پیش آرہا ہے مگر وہ بھی کیا کرتا آخر اپنی فطرت کو کیسے تبدیل کرتا اور یہ دل پہ ایسے شگاف پڑ چکے تھے جنھیں ٹھیک کرنا بے حد دشوار تھا

مگر ناممکن نہیں تھا اس کے اسی دل سمیت اسے اگر جوئی قبول کریں اور اس سے ایسی ہی محبت کریں جس طرح وہ ہے تو کیوں نہیں تبدیل ہو سکتا جس رنگ میں رنگے گے وہ رنگ جائے گا بس محبت کے بول کے بجائے فقط صرف نگاہ ہی کافی دل پگھلانے میں، اسامہ نے اب اس پر نظریں ہٹالی تھی اور جیب سے سگریٹ نکال کر ایک بار پھر اپنے ڈیپریشن کو دھوے میں اُڑانے کی بھرپور کوشش کرنے لگا

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"پوچھ سکتی ہوں میرے کمرے میں آنے کی جرات بھی کیسی کی تم نے۔"

وہ کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی جب ان کے کمرے کے دروازے دستک پر انھوں نے بولا

"اندر آجاو!۔"

تو حرا کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر ان کے ماتھے پہ شکن آگئیں اور پھر جب بولی تو لہجہ میں کرختگی نہیں مگر سرد مہری تھی حرا پہلے سے گھبڑائی ہوئی تھی مزید ان کے لہجے نے اس کے اوسان خطا کر دیں

"بڑی خانم!۔"

www.novelsclubb.com

"اپنے اس ناپاک زبان سے میرا نام بھی مت لو۔"

وہ سر جھٹک کر کڑوے لہجے میں بولی وہ اپنا سر جھکا چکی تھی

"آئیم سوری خانم!۔" وہ بھیگے لہجے میں بولی اصل میں اسے دُکھ اپنے کیے پہ نہیں تھا اسے تکلیف اپنے زبردستی شادی پہ ہو رہی تھی

"سوری؟ کس بات کی سوری معافی تو تمھیں اس بچی سے مانگنی چاہیے کیا قصور تھا مجھے بتاو اتنی محبت تو تمھیں بھائی سے نہیں تھی یہ تو میں اچھی طرح جانتی ہوں جس طرح تم نے اس کو مارنے کی کوشش کی اب خود ہی اپنے منہ سے اقرار کروں کہ آخر تم نے ایسا کیوں کیا؟۔"

وہ تیزی سے بولتے بولتے بلا آخر سنیجدگی سے کہنے لگی

"آپ ایسے کیسے کہہ سکتی ہیں خانم جان ہادی بھائی کے لیے میں کتنا تڑپی بیشک میری ان سے بنتی نہیں تھی مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ میں اپنے بھائی سے محبت نہیں کرتی۔"

بھیگے آنکھوں اور لہجے سمیت وہ ردا خانم کو اس وقت ڈھونگی لگی تھی

"محبت اگر تم کرتی تو تم جائے نماز بچھا کر اس کے لیے نفل پڑتی جو کچھ ہوا اسے در گزر کرتی ہادی کے لیے فاتحہ پڑھتی نا کہ خود اپنے لئے جہنم خریدتی چلو فرض کرو اگر ہادی سے اس کے خاندان کے کسی فرد کا قتل ہو جاتا اور تم خون کے بدلے جاتی پھر جو تمھارے ساتھ کرتی وہ کیا دُرست ہوتا؟ سچی سچی جواب دینا تمھیں اس لیے نہیں پڑھانے کی اجازت دی میں نے کہ تم جان لینے پر تُل جا واب جواب دوں چُپ کیوں ہو گی اگر کوئی جواب نہیں ہے تو خاموشی سے نکل جاو۔"

وہ تیزی سے کہتی اب کتاب کے صفے کو اُٹھانے لگی جب وہ ان کے پیر پکڑنے لگی اب اس بندے سے کسی ایک ہی طریقے سے دستبردار ہوا جا سکتا تھا کہ خانم کو قائل کیا جائے آخر فیصلہ خانم کا ہی تو تھا

www.novelsclubb.com

"مجھے معاف کر دیں آپ بیشک مجھے ان کے پاس لے جائے میں ان سے معافی مانگوں گی مگر میری کسی چالیس سال کی عمر کے اضغر علی سے شادی مت کروائیں خانم میں نے ابھی پڑھنا ہے اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے میرا مستقبل تباہ مت کریں۔"

وہ اپنا پیر ہٹانے لگی

"پرے ہٹو مجھے ایسے بالکل نہیں پسند میرے سامنے مت جھکا کروں جو بھی بات کرنی ہے سیدھے سیدھے کیا کروں یہ ہتھکنڈے زرا بھی نہیں پسند مجھے اور ابھی بھی تمھارے میں کوئی احساس شرمندگی نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف اپنی ہی مفاد کی خاطر تم یہ سب کر رہی ہو جب سچ مچ تم اپنی غلطی دل سے تسلیم کروں گی پھر میرے پاس ورنہ بھول جاو تمھاری کوئی بات میں سُنو گی۔"

بے حسی کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں تھے وہ حرا کو دیتی اس نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ معافی کی گنجائش ہی نہیں تھی اور معافی کو تب قبول کیا جاتا جب اگلا بندہ واقعی اپنی غلطی کو سچے دل سے تسلیم کرتا اور ردا خانم کو وہ ابھی تک مفاد پرست ہی لگی تھی تو وہ کیونکر اس کو معاف کر دیتی اس کی خواہش پوری کرتی وہ دو تین بار ان کو سوری بولتی رہی جب کوئی جواب نہ مل پایا تو اپنے بھیگے گال صاف کرتے وہ سر جھکائے مڑ پڑی جبکہ اندر آتے بلال نے بہت شدت سے اس کا درد محسوس کیا تھا پھر اپنی شکوہ

www.novelsclubb.com

کرتی نگاہیں اپنی پیاری دادی جان کی طرف بڑھائی جواب اس کی موجودگی اور نظروں کو نظرانداز کرتی کتاب میں گُم ہو چکی تھی وہ بلال کو پاڑ کرتی کمرے سے باہر نکل پڑی اور بلال مڑ کر اسے دور جاتا ہوا دیکھنے لگا

••••••••••••

"نوری!!!!!!"

وہ جلدی سے چیختے ہوے بستر سے تیزی سے اُٹھی تھی

دین جو فجر کی نماز مکمل کر رہا تھا اس کے چیخنے اور اُٹھنے سمیت تیزی سے کھڑا ہوا اور اس کے پاس آیا جو اب وحشت زدہ ہو کر دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"موشم! کیا ہوا؟۔"

اس نے ثمرن کو پکڑا اور وہ اس کے پکڑنے پر تڑپ اُٹھی اور اسے دھکا دینے لگی دین نے اپنی گرفت مضبوط کر لی

"جانے دوں مجھے وہ میری نوری کی معصومیت چھین لے گا جانے دیں مجھے!!
چھوڑ وہ نوری کے چھونے والا تھا میں اسے مار دوں گی۔"

وہ چلائی تھی

"ہوش میں آو۔"

دین اسے جنجھوڑنے لگا اور وہ تو ایسے تڑپ تھی جیسے اگلے پل اس کی روح نکل جائے گی اس کے چیخنے باہر کمرے میں بھی دستک ہونے لگی یقینن مورے بھی اس کی آواز سے ڈر کر آئی

"دین بچے کیا ہوا؟۔"

مورے باہر سے آوازیں دینے لگی اور وہ اسے قابو کرنے میں مصروف تھا

"ثمرن کچھ نہیں ہوا نوری کو ہوش میں آو۔"

وہ اب غصے سے اسے جنجھوڑتے ہوے کہنے لگا وہ اک دم ساکت ہو گئی دین اب اسے چھوڑ کر دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے کو کھولا مورے اندر داخل ہوئی اور دین سے کچھ کہنے کے بجائے اس کی طرف آئی اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا مورے کے مہربان لمس نے بھی اس کی چُپ نہ توڑی تھی جو یک دم اس کو اپنے لپیٹ میں لے چکا تھا وہ اسے بستر کے پاس بامشکل ہی اپنے بوڑھے بازو سے گھسیٹنے لگی اور اسے بیٹھایا

اور مڑ کر دین کو دیکھا جو خود بھی چُپ کر کے اسے دیکھ رہا تھا وہ اب سامنے سائڈ ٹیبل پہ پڑا پانی کا گلاس اُٹھا کر ثمرن کو پکڑانے لگی مگر وہ ہلی نہیں انھوں نے پیار سے اس کے بالوں کو سائڈ پہ کیا

www.novelsclubb.com

"میری جان پانی پیوں رات کو سونے کی باعث حلق سوکھ جاتا ہے۔"

وہ گلاس اس کے ہنٹوں کے قریب لے کر جاتے ہوے کہنے لگی پھر بھی اس کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی

دین نے چل کر آیا اور ان کے ہاتھ سے گلاس لیا

"مورے آپ جائے سوری آپ ڈسٹرب ہوئی میں سنبھال لوں گا۔"

انھوں نے اب اسے گھورا

"نہیں میں اپنی بیٹی کے پاس رہوں گی۔"

"مورے کیوں پریشان ہوتی ہیں جائے آرام کریں آپ میں ہینڈل کرلوں گا۔"

وہ گلاس ٹیبل پہ رکھ کر ان کو اپنے ساتھ لگائے دروازے کی طرف لے کر گیا

"دھیان سے دین بہت نازک ہے یہ لڑکی۔"

وہ ہولے سے ہنس پڑا

www.novelsclubb.com

"کوئی نازک وزک نہیں میڈم ایک چور کو پوری قطر بازار میں جوتے مار چکی ہیں نازک بس میں جب سے آیا ہوں ڈرامے ہیں محترمہ کے مجھے مزید قریب کرنے کے لیے۔"

وہ مورے کی پریشانی کو کم کرتے ہوے بولا

"باز آو دین خیال رکھنا!۔"

وہ اس کے گال پر ہلکہ سے چپیٹ لگا کر بولی دین ہولے سے مسکرایا

اور انھیں کمرے تک چھوڑ کر واپس آیا اور جائے نماز اُٹھائی اسے تہہ کر کے رکھ کر اس کے پاس آیا جو بالکل اسی پوزیشن میں تھی جدھر وہ اسے چھوڑ کر آئے تھے وہ اس کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے گھٹنے کے بل بیٹھا اور اس کے گود میں پڑا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

"اِدھر دیکھو ویسے جس طرح تمھاری حرکتیں تمھارا نام موشم سوٹ نہیں کرتا اب کیا رکھو۔"

www.novelsclubb.com

وہ نرمی اور بڑے پیار سے بول رہا تھا اچانک ثمرن کی آنسو اس کے گود میں گرنے لگے ہولے ہولے جسم کانپنے لگا

"امی ابو نے ٹھیک نہیں کیا الادین میں انھیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

اس نے ایک ایک لفظ کو کتنی تکلیف سے کہا تھا دین اچھی طرح جانتا تھا

"میرا صبر، میری برداشت کا کیا فائدہ ہوا دین کچھ بھی نہیں کہتے تھے صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے جھوٹ بولتے ہیں وہ لوگ کوئی نہیں میٹھا ہوتا الٹا عزت نفس کچلی جاتی ہے اور ویسا ہی ہو رہا ہے دین آپ خود جانتے ہیں میں اپنے اوپر کسی کی سخت نگاہ نہیں برداشت کر سکتی اور میں نے چار دن کی اتنی مار اتنی زلت کیوں سہی اپنے گھر والوں کی خاطر میرے گھر کا ایک ایک فرد سلامت رہے میری بہن کا مستقبل تباہ نہ ہوئے میں نے ان کے لیے اتنا کچھ کیا اور انھوں نے سب ختم کر دیا سب کچھ۔"

وہ پھٹ پڑی دین خاموشی سے اسے سُنتا رہا اس کا ڈیپریشن اس کے بولنے سے ہی کم ہو گا اس لیے بیچ میں

کچھ نہیں بولا

"میرا دل کرتا آپ کے آغا جان کو شوٹ کر دوں میرے بھائی نے نہیں مارا اس کے دوست نے یہ سب کیا تھا جواب باہر عیاشی کر رہا ہے میرے بھائی نے بیوقوفی کی تھی بس اور اس بیوقوفی کی اتنی بڑی سزا۔"

دین اُٹھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا اور اسے پیار کیا

"ریلکس موشم سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

وہ اس کی تکلیف کو باخوبی سمجھ رہا تھا مگر الفاظ نہیں مل رہے تھے جس سے اس کی تکلیف کم ہوتی

"کیا ٹھیک ہو گا دین طوفان تو اب گزر چکا ہے۔"

اس کے سینے پر سر رکھے وہ تھکے ہوئے انداز میں بولی دین نے اسے خود میں بھینچ لیا

"میری موشم سب سے بڑیو ہے کل میں حویلی کے لیے نکل رہا ہوں میری بھرپور کوشش ہو گی کہ میں نور صبح کو اپنے ساتھ لے آو تم پُر سکون ہو جاو میرے ہوتے ہوے اس کا مستقبل تباہ ہر گز نہیں ہو گا۔"

وہ خاموش رہی

"یار کچھ کمی لگ رہی یہ دو دنوں سے۔"

وہ اب اس کا دل ہلکہ کرنا چاہتا تھا وہ پھر بھی لب سیے بیٹھی رہی

"پوچھو گی نہیں۔"

ثمرن نے نفی میں سر ہلایا

"میری فارسی ! تمھارے اس ٹینشن کے چکر میں دو دن سے فارسی نہیں بولی۔"

"آپ نے بولی تھی۔"

اب وہ کہنے لگی لہجہ بھاری تھا مگر تھوڑا سکون کی آمیزش تھی

www.novelsclubb.com

"کیا بھلا بولا تھا مجھے یاد نہیں آ رہا۔"

وہ جان بوجھ کر اس سے وہ آخری لفظ منہ سے کہلوانا چاہ رہا تھا

"پتا نہیں دوست درم ہاں شاہد یہی تھا۔"

صلاح الدین کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آ گئی

"دوستت دارم!۔"

وہ بولا

"ہاں وہی دوستت دارم!۔"

اس نے دین کی طرف دیکھتے ہوے کہا

www.novelsclubb.com

"ارے ہاو سویٹ آف یو فارسی میں مجھے آئی لو یو بولا۔" وہ شرارت سے بولا

"اس کا مطلب یہ تھا۔" دین نے سر ہلایا

"او!!۔"

"جی او چلو اُٹھو اب فریش ہو نماز پڑھو پھر تمھیں صبح ہی صبح کہی لے کر جاتا ہوں۔"

وہ اسے اُٹھا کر بولا

"دین میں اس وقت کہی نہیں جانا۔"

وہ بہت تھکی ہوئی لگ رہی تھی

"ہاں اس وقت بولوں گا کہ نیلم کے لیے نکلتے ہیں تو پھر محترمہ کی ساری تھکن ساری بیزاری دور ہو جائیں گی۔"

"کیا ہم ابھی نہیں نکل سکتے۔" وہ ایک دم اُٹھ کر اسے بولی تھی

"جی نہیں!۔" صلاح الدین نے اسے گھور کر واش روم کی طرف راہ دکھائی

www.novelsclubb.com

"آپ بہت زیادہ بُرے ہیں۔"

وہ غصے سے کہہ کر واش روم کی اندر گھس گئی اور

وہ گہرا سانس لیتا ہوا بستر کی طرف آگیا

•••••••••••••••

وہ اُٹھی تو کمرہ روشن ہوا ہوا تھا وجہ کمرے کے بڑے بڑے کھڑکیوں اور بالکنی دروازہ کھلا ہوا تھا اسی وجہ سے صبح کی روشنی کمرے میں پڑ رہی تھی نور نے تھوڑا سا سر اُٹھایا اور پھر تکیہ پہ گرا دیا مگر اس اسامہ کے بستر اور کمرے میں خود کو پا کر وہ اُٹھی

اور نظر سامنے صوفے پہ لیٹے اسامہ پہ پڑی

"یہ چکی کب سے اچھا ہو گیا حیرت ہے۔"

اس نے اپنے بال کھجائے اور اس کے آدھ کھلے منہ کو دیکھ کر اس جیری کو صبح ہی صبح شرارت سوجی ایسا کیسے ہو سکتا تھا ٹام کو تنگ کیے بغیر اس کا دن خشگوار گزرتا

وہ جلدی سے کمبل ہٹا کر بستر سے اُتری اور واش روم کی طرف بڑھی یوٹیوب نے واقعی صبح کا دماغ خراب کر دیا تھا یہ بات امی نے کچھ دن پہلے کی تھی اس میں مختلف

پرینکس اور ڈرامے نہ صبح کو شیطان بنانے میں دیر نہیں کی تھی وہ واش روم سے ٹوت پیسٹ

لے کر آئی اور اس کے پاس پہنچی اس کا کیپ کھولتے ہوے اسے ہنسی بھی آ رہی تھی اور ڈر بھی لگ رہا تھا کہی یہ اُٹھ نہ جائے اس نے جلدی سے پیسٹ کی نپ کو اس کے منہ کے قریب لے کر گئی اور اسے دبانے لگی اور پیسٹ نکل کر اسامہ کے منہ میں گھس گئی جلدی سے یہ کام کیا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی یہ کیا کمرے میں کنڈی لگی ہوئی تھی اور اب صبح میڈم کی اتنی لائیٹ تو نہیں تھی کہ وہ کنڈی کھولتی!

اسامہ کو کچھ منہ میں محسوس ہوا اس کی پٹ سے آنکھیں کھلی اور اس نے جلدی سے منہ میں عجیب سی چیز محسوس کی اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا اور تیزی سے اُٹھا اس کے منہ میں پیسٹ اس سے پہلے وہ صبح کا بندوبست کرتا وہ تیزی سے واش روم میں بڑھا

www.novelsclubb.com

"اونو چکی اُٹھ گیا یہ کھلے کیسے کھل جا سم سم!!۔"

وہ جلدی سے سامنے پڑا ٹیبل دیکھنے لگی

اور وہ پانی سے اپنی زبان صاف کرتا بولا

"بیکار میں اس لڑکی کے ساتھ میں نے ہمدردی کی زندگی اجیرن کر دیں ہے اس نے ۔"

وہ دانت پیستے ہوے تیزی سے باہر کی طرف آیا جواب ٹیبل جلدی سے گھسیٹ کر اوپر چھڑنے لگی اسامہ بھاگتے ہوے آیا اور اسے پکڑ کر اُٹھایا

"تمھیں تو میں بتاتا ہوں!!! ویمپ!!!" وہ چیخنے لگی

www.novelsclubb.com

"بچاو امی بچاو!!۔"

وہ اس کی گرفت میں نکلنے کی کوشش کرنے لگی

"امی بچائی گی تمھاری۔"

وہ اسے بستر پہ گرا کر غصے سے بولا وہ غصے سے مڑی اور وہ اب اس کے سامنے بازو سینے پہ باندھے خنخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا چکی نہ ہو تو

"یہ کیا حرکت کی ہے تم نے؟۔"

وہ اب ایک ایک لفظ چبا چبا کر اس سے پوچھ رہا تھا

"میں نے کیا کیا ہے اسامہ!۔"

وہ ایک بلی کی طرح معصومیت کہ تمام ریکارڈ توڑ رہی تھی اور اس چھوٹی شیطان کی خالا کی اس معصومیت دیکھ کر اسامہ کا دل کیا اس کے لمبے بال سے اس کو پنکھے سے الٹا لٹکا کر پنکھا چلا دیں

"میں تمھیں وارن کر رہا ہوں نور صبح اگر دوبارہ تم نے ایسی حرکت کی تو میں پنکھے سے الٹا لٹکا دوں گا یا تمھیں واشنگ مشین میں ڈال کر واشنگ مشین چلا دوں گا

۔"وہ دانت پیستے ہوے کہہ کر پانی پینے لگا کیونکہ اس کی زبان عجیب سے کڑوی ہوئی تھی کہ اس کا دل خراب ہو رہا تھا

"واو پھر میں گول گول گھوموگی کسی رائونڈ رائونڈ۔"

وہ مزے سے انگلی سے گول گول کا اشارہ کرتے ہوے بولی

"کیا کیا تم نے اُف۔"

وہ اب فلیور خراب ہونے کے باعث بُرے بُرے منہ بناتا جلدی سے باہر کی طرف بڑھا کہ وہ بعد میں اس سے نمٹے گا وہ بھی اس کے پیچھے آئی

"ہاے کاش میرا ڈی ایسلار ہوتا تو آپ کی پکس لیتی۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے پیچھے آئی تھی اور وہ مڑا تھا

"مجھے مجبور مت کروں صبح کہ میں تمھیں سڑھیوں سے اُٹھا کر پھینک دوں۔"

وہ غصے سے بولا صبح نے اپنی آنکھیں گھمائی

"دھمکی! یار رہے میں ارشد بھائی۔"

"سٹاپ اٹ اتنا ہی وہ تمھارا بھائی ہوتا نا تو تمھیں میرے ساتھ مت بھیجتا اور اگر تم نے اس کا نام دوبارہ لیا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔"

وہ تو جیسے پاگل ہو گیا تھا ہر وقت ارشد بھائی ارشد بھائی ایسا کیا ہے اس میں جس پر وہ اتنے مان سے کہہ رہی ہے کہ جیسے وہ اسے ہر نقصان سے بچا لے گا اور یہی بات اسامہ کو آگ لگا رہی تھی۔

وہ خاموش ہو کر کندھے اچکاتی نیچے چل پڑی وہ بھی نیچے آیا

"اسامہ!۔"

وہ کچن کی طرف جا رہا تھا جب صبح کی آواز نے اسے روکا مگر وہ اس کی طرف مڑا نہیں تھا

"مجھے کوئی کپڑے لے دیں میں نے پہن تو لیا تھا مگر میں بہت ان ایزی فیل کر رہی ہوں۔"

"کیوں لے کر دوں تمھارے ماں باپ کے پاس پیسے نہیں تھے یا پھر تم سے جان چھڑانے کی اتنی جلدی تھی انھیں کہ دو جوڑے کپڑوں کے بھی نہیں دیں سکے۔"

وہ اتنی بے رحمی سے بولا تھا کہ پہلی بار نور صبح ضبط نہ کر سکی اور نمی اس کی آنکھوں میں پھیلتی گئی

"اور بالکل ٹھیک کیا انھوں نے تم جیسی کو کون برداشت کر سکتا ہے اور آغا جی نے ایک غلط فیصلہ کیا میرے حوالہ کر کے اچھی خاصی زندگی گزر رہی تھی میری مگر نہیں اسامہ کی زندگی میں مصیبت ہی لکھی ہوئی ہے کبھی خوشیاں تو ہے ہی نہیں گاڈ آئی جسٹ وانا کل مائی سیلف!۔"

وہ اپنی بولتا جا رہا تھا یہ نہیں دیکھ رہا تھا کہ وہ کتنے تیر کسی معصوم کے جسم پر نشر کر چکا تھا

ایک دم دھڑم کی آواز پہ وہ چونکہ صبح زمین بوس ہو چکی تھی اور اس کا منہ کھل گیا یہ کیا ہوا جب اسے ہوش آیا تو تیزی سے اس کے پاس آیا

"صبح!!!!!۔"

****

"تمھاری شکایت پھر سے آئی ہے کیوں ایسا کام کرتے ہو کہ بار بار لوگ میرے پاس آتے ہیں اور وہ بھی ان دنوں جب میری خور آئی ہیں اگر اسے پتا چلا کہ ابھی تک یہ رسم رواج اس علاقے میں قائم ہیں تو تمھارا سر کٹوا دیں گی۔"

سلیم ان کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا اور آغا جان مردان کے بجائے اسے میدان میں بلوایا تھا کہ وہاں اس کا معاملہ حل کیا جائے

www.novelsclubb.com

"معاف کر دیجیے مجھے آغا جان پر وہ لڑکی ہے ہی بد تمیز اور بد زبان کہ میں خود پر اختیار نہیں رکھتا میں نے کہا تھا ماں سے کہ میری دوسری شادی کروادیں پھر یہ نوبت نہیں آئی گی مگر وہ مانتی ہی نہیں ہے۔"

وہ دھیمے لہجے میں اپنی شرافت ثابت کرنے میں جتنا معصوم بن سکتا تھا وہ بنا تھا

"تو شادی کے لیے ماں سے کیوں اجازت مانگتا ہے تیرا حق ہے تو کر لے بیکار میں خود کو ہلکان کیا ہوا ہے۔"

وہ سگار کے گہرے کش لیتے ٹانگ پہ ٹانگ جمائے

"پھر وہ ہنگامہ کریں گی اور خانم جی کے پاس چلی جائے گی اور آپ کو تو پتا ہے نا۔۔"

"ہمم ایک کام کروں اپنی بیوی کو میرے مظفر آباد والے فارم ہاوس لے جاو وہاں اسامہ رہتا ہے اس کا بھی زرا خیال رکھنا مجھے اس کی فکر رہتی ہے اور اپنی اس بیوی پہ کو دل میں آئے کر لینا کیونکہ وہ اب گاوں کے لوگوں کے مسائل کل سے سُنے

گئیں اگر تمھاری خبر ہو گی تو خیر نہیں اس لیے اُدھر جو جی میں آئے کرنا میری طرف سے اجازت ہے تم نے ہمارے بہت سے کام کیے ہیں۔"

وہ مسکرا کر سگار کو ٹرے میں رکھتے ہوے بولی سلیم بے یقینی سے دیکھتا رہا پھر بلا آخر مسکرا پڑا وہ اس کے خلاف کیوں ہوتے بھلا اس نے ان کے اتنے کام جو کیے تھے

"آپ کا بہت مشکور ہوں میں ابھی ہی نکلنے کی تیاری کرتا ہوں۔"

"جاو!! مگر رُکو ایک سکینڈ!۔" وہ اسے جانے کا کہنے لگے جب ایک سکینڈ ان کے دماغ میں کچھ آیا تو اسے روکنا پڑا

"جی!۔"

"زرا اسامہ پر نظر رکھنا اور مجھ اس کی ایک ایک خبر دینا! سمجھ گئے۔"

اب ان کی نگاہیں سخت ہو گئی کہ اس معاملے میں کوئی کوتاہی نہیں برتنی

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔"

وہ سر کو خم دیتا ہوا مڑ گیا اور ان کی پُر سوچ نظریں اب صلاح الدین کے گھوڑے کی طرف تھی

••••••••••••••••••

وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا

"صبح صبح آنکھیں کھولو صبح تمھیں ہوا کیا ہے۔"

وہ اس کے یک دم ہوتے پیلے چہرے پہ وحشت زدہ ہو گیا اچھی خاصی خوش باش تھی اس نے جلدی سے صبح کو اُٹھایا اور صوفے کی طرف لے کر گیا اور اس کے پڑتے ٹھنڈے ہاتھ کو جلدی سے رگڑنے لگا

www.novelsclubb.com

"صبح! گل شیر گل شیر۔"

وہ پاگلوں کی طرح آوازیں دینے لگا اس کے سامنے وہ منظر گھوم گیا تھا جہاں اس کی امی بھی ایسی حالت میں تھی اور وہ پاگلوں کی طرح ان کے بے جان ہوتے وجود کے ساتھ لپٹا پاگلوں کی طرح رو رہا تھا

"امی مجھے چھوڑ کر نہ جائے امی میں اکیلا ہو جاوں گا میرا تو کوئی دوست نہیں کوئی میرا اپنا نہیں امی پلیز۔"

ابھی بھی اچانک اس کی آنکھوں میں نمی آگئی

"صبح آیئم سوری صبح پلیز!۔"

وہ جیسے اس کی خوبصورت معصومیت سے مٹکانے والی آنکھیں دیکھنا چاہتا تھا

www.novelsclubb.com

"دیکھو بہت گندا مزاق ہے۔"

"لالہ!!! بی بی کو کیا ہوا؟۔"

وہ بھی پریشانی سے پانی کا گلاس اُٹھا کر لایا اور وہ پانی کے چھینٹے مار کر اسے ہوش میں لانے لگا مگر وہ ہوش میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اس نے تو جیسے ٹھان لی تھی کہ وہ اسامہ کی خواہش پورے کریں اور اسامہ کو خود سے اس وقت نفرت محسوس ہو رہی تھی دل کر رہا تھا خود کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں

پھر اسے راہ نہ گیا تو تیزی سے اُٹھا کر گاڑی نکلوانے کو کہا اور پھر پورے دس منٹ کی ریش ڈرائیونگ کرتا

وہ پرائیوٹ کلنک لے کر گیا

"آپ ان کے کیا لگتے ہیں؟۔"

ڈاکٹر نور صبح کا چیک آپ کرنے کے بعد اسے ڈرپ لگوانے کا کہہ کر اب اسامہ کی طرف مڑی اور انھیں اپنے آفس میں ساتھ لے گئی اور جب انھوں نے اس سے یہ سوال پوچھا تو اسامہ کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا جواب آخر کیا دیں بہن تو وہ کہہ نہیں سکتا تھا اور بیوی وہ بھی بے حد مشکل تھا

"میری کزن ہے۔"

یہی ایک مناسب رشتہ تھا جسے وہ بنا سکتا تھا

"اس بچی کی پیرنٹس!۔" وہ اب ابرو اچکاتے ہوے بولی ڈاکٹر کو یہ رشتہ مناسب نہیں لگا تھا

"حیات نہیں ہیں میرے پاس رہتی ہے۔"

"اور کون کون ہے گھر میں۔" ڈاکٹر کے مزید تفصیل سے پوچھنے پر اسامہ کی بے چینی چڑ میں بدلی دی

"ڈاکٹر کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ نور صبح کو کیا ہوا تھا اب کیسی ہے؟۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنے لہجے میں ناگواری کو چھپا نہیں سکا تھا

"پہلے تو میں نے سوچا اتنی چھوٹی سی بچی کو کیسے سٹریس ہو سکتا ہے مگر جب آپ نے بتایا کہ ان کے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو چکی ہے تو مجھے سمجھ آگئی دوسرا آپ نے انھیں

ناشتہ نہیں کروایا اگر آپ اس کے گارڈین ہیں تو آپ کو ان کی زمہ داری تو بھرپور اُٹھانے چاہیئے اتنی سی بچی کے لیے ٹینشن کوا چھی بات نہیں ہے مسٹر خان نور صبح ہیڈ آVasovagal attack۔"

اور اسامہ کو منہ کھل گیا اس کے بے رحم جملوں نے اس کے ننھنے سے دل کا کیا حال کر دیا تھا اس کا شرمندگی سے سر جھک گیا اس کے اور اس کے باپ میں پھر کیا فرق رہ گیا

"ابھی تو میں نے ڈرپ لگا دی ہے اس کا بی پی اور بلڈ شگر لیول کو کنڑول میں لانا تھا، آپ کو اس کے کھانے پر بھرپور توجہ دینی ہو گی اور کوشش کیجیے اسے کسی قسم کا سٹریس نہ ہو اگر آپ زمہ داری اس کی نبھا سکتے تو اس کسی قابل بھروسہ اس کو کسی رشتے دار کے حوالے کر دیں ایسے پھر بچی کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔"

وہ اس ہدایت دینے لگی اور اسامہ فل حال صبح کے پاس جانا چاہتا تھا

"میں کیا اس سے مل سکتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"مل کیا سکتے ہیں آپ انھیں تھوڑی دیر میں لے کر جا سکتے ہیں میں بھی دیکھ آواب وہ کیسی ہے۔" وہ اُٹھ کر اب اس کے پاس آئے تھے اسامہ کو صبح کو ہوش میم دیکھ کر ایک دم جیسے جی اُٹھا تھا وہ اب نرس سے کچھ بات کر رہی تھی

"یہ سوئی میرے اندر کیسے گئی اسے نکالتے وقت درد تو نہیں ہو گا۔"

نور صبح کے سوال پر اسامہ اور ڈاکٹر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی ابھی ابھی اس کنڈیشن خراب تھی اور اب کیسے مزے مزے کے سوال پوچھ رہی تھی لیٹے لیٹے

"نور صبح کیسی فیل کر رہی ویسے جیسے نام ہے ویسی ہی پیاری سی ہو۔"

ڈاکٹر اس کے پاس آئی نور مڑ کر انھیں دیکھنے لگی تو ڈاکٹر کو دیکھنے لگی پھر اچانک اس کے ساتھ چکی کو دیکھنے لگی جو اس کو دیکھ کر مسکرایا تھا صبح نے گھورا

"یہ چکی یہاں کیا کر رہا ہے خوش ہو جاو نہیں مری میں۔"

وہ سمجھی جیسے چکی اس کے مرنے کا منتظر تھا اور اب اس کی بچنے پر ناکام ہو گیا ہے مگر اگر نور کو اسامہ کے دل کا حال جانتی تو وہ حیرت سے غوطہ زن ہوتی ٹام اور جیری بیشک ایک دوسرے سے بھرپور لڑتے مگر جب کسی ایک میں سے کسی کو کچھ ہوتا تھا تو وہ درد سے تڑپ جاتے تھے یہی حال ان دونوں کا تھا

"ارے تم اپنے کزن کو چکی کہتی ہو کیوں تمھارا کزن تمھیں تنگ کرتا ہے۔"

ڈاکٹر حیرت سے صبح کو اور پھر اسامہ کو دیکھتے ہوے بولی

"کزن یہ میرا کزن تو نہیں ہے۔"

صبح کی فراٹے بھری زبان پر پھر اسامہ اپنی گھوری کو روک نہیں پایا یہ لڑکی بیماری میں بھی باز نہیں آئے گی اس لیے وہ اسے چُپ کرنے کا اشارہ کرنے لگا

"کیا مطلب انھوں نے خود بتایا ڈاکٹر پہلے حیرت سے پھر عجیب نظروں سے اسامہ کو دیکھنے لگی اسامہ گڑبڑ گیا اب تو وہ پولیس کے حوالے

"یہ تو بس چکی ہے جو مجھے تنگ کرتا ہے۔"

بلا آخر نور کے جواب پہ اسامہ پُر سکون ہو گیا وہ واقعی بہت بڑے دل والی اور بہادر لڑکی تھی وہ اس کی دل میں پہلی بار کسی کی بھرپور سچائی سے تعریف کر رہا تھا ڈاکٹر نے ہنس کر اسے اپنا خیال رکھنے کو کہا اور پھر نرس سے نیڈل نکلوانے کو کہا

"درد نہیں ہو گا گھبراو نہیں۔"

وہ جب اس کے ہاتھ کی طرف بڑھی تھی کہ صبح نے تیزی سے ہاتھ پیچھے کیا مگر سوئی کی چُبن سے اس کے لبوں سے سسکی نکلی

"آرام سے!۔"

وہ تیزی سے کہنے لگا صبح نے اسے دیکھا وہ بہت مختلف لگ رہا تھا کہاں وہ اس کے بے ہوش ہونے سے پہلے اتنا غصے سے پاگل ہو رہا تھا اور اب ہنوار شد بھائی کا ڈر! ورنہ یہ تو چاہتا تھا میں مر جاو

دل ہی دل میں وہ کہتی وہ اب نرس کی طرف مڑی جواب بڑی احتیاط سے ٹیپ نکال کر اب اس کو دیکھنے لگی

"آپ ان سے باتیں کرے بالکل نہیں پتا چلے گا۔"

وہ ہمت کر کے سر ہلانے لگی وہ اسامہ کے سامنے کوئی کمزور بچی نہیں ثابت ہونا چاہتی تھی اس لیے لب سختی سے دبائے سوئی نکالنے کے لیے تیار تھی اس نے دوسرے ہاتھ سے سختی سے شیٹ کو تھاما ہوا تھا اسامہ اس کی کفیفیت سمجھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا وہ مڑی پتا نہیں کیا تھا اس کی نظروں جس کی اسامہ تاب نہیں لا سکا تھا اور اس کا ہاتھ چھوڑ کر مڑ کر باہر چلا گیا اور وہ حیرت سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگی اس کیا ہوا؟

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••

"وہاں کیوں بھیج رہے ہیں وہ تجھے اور میں اکیلی جان کیا کروں گی مجھے بھی ساتھ لے کر چل۔"

جب وہ اماں کا مظفر آباد جانے کی خبر دیں کر غزل کو

چاے کا حکم دیتا اپنی جوتے اُتارنے لگا تب اماں حیرت سے بولی

"تجھے میں کیسے لے کر جا سکتا ہوں آغا جی نے بس دو بندے کو جانے کو کہا اب میرا کام وہاں پر ہو گیا ہے ان کے اس گھر کی دیکھ بھال کروں گا۔"

"مگر وہ تو ثمینہ کا لڑکا نہیں سنبھال رہا گل شیر۔"

"تو کیا ایک بندے پر چھوڑ دیں وہ محل جیسا گھر اس پر بھی نظر نہیں رکھنے آج کل لوگ کرایہ پہ رکھ دیتے ہیں اس لیے بھیج رہے مجھے اور تو سوال بہت کرتی ہے آرام سے رہے اِدھر اور تو بھی تو کام کرتی ایسے کیسے لے جاو۔" وہ اب پلنگ پر لیٹ گیا تھا

"تو غزل کو میرے پاس چھوڑ دیں۔" سلیم کے چہرے پہ شکن آگئی

www.novelsclubb.com

"کیوں چھوڑ دوں اسے میرے پاس کیا پانچ چھ بیویاں ہیں جو اسے تیرے پاس چھوڑ دوں دوسری کرنے نہیں دیتی اور ایک جو ہے اسے بھی اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے۔"

وہ بگڑ گیا تھا غزل جلدی سے چائے بنا کر لائی تھی جلدی اور ڈر کے بنانے کے باعث اس کا ہاتھ جل گیا تھا سلیم نے ایک نظر دیکھا پھر نظریں ہٹا کر چائے اُٹھانے لگا

"تیاری پکڑ تجھے ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔"

وہ چائے کے گھونٹ پیتے ہوئے بولا غزل بولی نہیں مگر سوالیہ نظروں سے اماں کی طرف دیکھا سلیم نے سر اُٹھایا

"اُدھر کیا دیکھ رہی مظفر آباد جا رہے ہیں مگر اماں اِدھر ہی رہے گی۔"

اور یہ بات غزل کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھی ایک ہی تو سہارہ تھی اس کی ساس جو اس کے ساتھ سگی ماں جیسا برتاؤ کرتی تھی اب ان سے بھی دور ہو جائے گی تو وہ کیسے سہہ پائی گی اس نے نمکین پانیوں سے بھری آنکھوں کو اماں کی طرف دیکھا

"چل پیر دبا میرے صبح سے کام کر آیا ہوں اور کپڑے تیار ہے میرے۔"

وہ گھونٹ پیتے ہوے تیزی سے کہنے لگا

اماں نے اسے اشارہ کیا کے کہی ابھی پیٹنے نہ لگ جائے وہ کانپتے ہوے ہاتھوں سے کھڑے ہو کر اس کے پیر دبانے لگی

"ہاتھوں میں کیا جان نہیں ہے اور کچھ پوچھا ہے تجھ سے کپڑے تیار ہے؟ جواب دیا کر میری بات کا!۔"

www.novelsclubb.com

وہ سختی سے بولا تھا

"جج جی!۔"

"جی کی بچی چل جا کپڑے واش روم میں لٹا کر آمیں آرہا ہوں۔"

وہ نفرت سے کہتا کپ پٹھک کر رکھ چکا تھا اور اماں اسے دیکھنے لگی

"تو مت لے کر جا سلیم اسے!۔"

"فکر نہ کر تو اماں قتل نہیں کروں گا اس کا تو بس اپنے کام سے کام رکھ۔"

وہ اماں کی بات کاٹتے ہوے اُٹھ گیا کہ آج اس کا موڈ ٹھیک تھا اور وہ اماں سے بعث لگا کر اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا

•••••••••••••••

وہ ایک گھنٹے بعد ڈیسچارج ہو کر اب گاڑی میں بیٹھنے لگی اور جب دروازہ بند کیا تو اسامہ کار سٹارٹ کر چکا تھا کچھ دیر تو خاموشی چاہی رہی اسامہ کو سمجھ نہیں آئی بات کا آغاز کہاں سے کریں وہ اسے اپنے کیے کی معافی مانگنا چاہتا تھا جو ہوا تھا بے حد غلط ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"اسامہ!۔"

وہ سوچ میں ڈوبا ہوا تھا جب اس کی آواز پر چونکہ

"میرے کپڑوں میں عجیب سی سمیل آرہی ہے کیا مجھے نئے کپڑے مل سکتے ہیں میرا بیشک اس کی جگہ فون لے لو اب کس نے کال کرنی ہے مجھے، میرے پاس تو پیسے ہی نہیں تو تم اس کی جگہ لے لو۔"

اور اسامہ اس کے معصومیت سے کہنے پر پگھل گیا یہ لڑکی واقعی جادو گرنی تھی جو اس کی زندگی میں ایک عجیب سی روشنی بکھیر رہی تھی وہ اسے کچھ کہنے لگا تھا پر منہ سے کچھ کہہ نہ پایا تھا شاہد اپنی زبان سے ڈرتا تھا کہ اس سے کچھ غلط نہ نکل آئے اس کی کوئی بھی بات صبح کو تکلیف نہ پہنچائے وہ اب خاموشی سے منہ موڑ کر زہن میں کوئی دُکان سوچنے لگا جہاں سے صبح کے کپڑے مل سکے پھر ایک جگہ یاد پڑتے ہی وہ اس طرف کار کی راہ اس طرف لے گیا مگر صبح کی طبیعت کو سوچ کر اس نے اچانک گھر کی راہ لے لی وہ گل شیر سے کپڑے منگوالے گا صبح کے ایک تو اس کے جواب نہ

دینے پر انکار ہی سمجھ لیا اس لیے مزید ضد نہیں کی اگر نہیں لے کر دیتا تو ٹھیک ہے وہ کچھ نا کچھ بندوبست کر لی گی ویسے بھی یوٹیوب زندہ باد! وہ خود کو مطمن کرتی اب شیشے کی طرف دیکھنے لگی

جبکہ اسامہ اب اس کے اُداس رنگ اس کے چہرے پر دیکھ رہا تھا جو کم سے کم صبح کی شخصیت کا خاصا نہیں تھی۔

•••••••••

"واقعی میں دین، آپ مجھے صبح صبح ایرپورٹ لے آئے اس کی کوئی خاص وجہ۔"

وہ اب ایرپورٹ کی اندر انٹر ہو رہے تھے جب ثمرن اسے تنگ ہو کر دیکھنے لگی اسے تو کوئی اس کی بہن کی پروا نہیں تھی بس اپنی انجوائمنٹ کی پری ہوئی تھی جبکہ اگلے کے اندر اس قدر تناو بڑھا ہوا تھا کہ اگر ثمرن کو پتا چلتا تو وہ دنگ رہ جاتی کہ دین اتنا پریشان وہ خود کو بھی ریلکس کرنا چار رہا تھا اور ثمرن کو بھی تب ہی وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھ سکے گا

"ایر پورٹ کتنی یادیں جُڑی ہیں ہماری وہاں سے ہماری پہلی ملاقات ہی ایر پورٹ پہ ہوئی اور ہماری آخری ملاپ بھی ایر پورٹ میں ہوا تھا مجھے تو محبت ہو گئی ہے ایر پورٹ سے جب سے مجھے موشم ملی۔"

وہ اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوے بولا اور ثمرن پریشانی کی باوجود بھی ہولے سے مسکرا پڑی شرمندگی سے سر جھک گیا کتنی بدتمیزی کی تھی اس شخص سے جبکہ اس کا کیا قصور تھا وہ اپنی بہن کی محبت میں اتنی پاگل ہو گئی تھی کہ اپنے مجازی خدا کا احترام نہ کر سکی بلکہ اس سے بدتمیزی سے پیش آئی تھی اور دین نے سوائے اپنی ماں کے الفاظ کے علاوہ اسے کچھ نہیں کہا تھا آخر اتنا کوئی اچھا کیسے ہو سکتا ہے۔

وہ کار پارک کر کے اب اسے اُترنے کا بولا اور جب اُترا تو اس کے ساتھ چلنے لگا کہ

www.novelsclubb.com

اچانک پلین ان کے اوپر سے گزرا تھا دین نے اوپر دیکھا جبکہ ثمرن کے اندر بیزاری پھیلی ہوئی تھی

"اوپر دیکھو موشم!۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر سوچ سے نکال نہ چاہتا تھا

"اس کو دیکھ کر کیا کرنا ہے۔"

ثمرن بے دلی سے بولی

"اوکم آن خود ہی بتایا تھا تم نے تمھارا گھر ایر پورٹ کے پاس ہے اور جب تمھیں پلین کی آواز آتی تو بس میڈم چھت پہ بھاگتی تھی بڑے سے پلین کو اپنے اوپر گزرتے ہوے دیکھے اور اب کیوں ٹینشن لیتی ہو بار بار نوری کو سوچنا بند کرو اس کو اللہ کے حوالے کیا ہوا ہے نا انشااللہ کچھ نہیں ہو گا اسے۔"

"چلو آو!۔"

وہ خاموش تھی تو صلاح الدین بلا آخر گہرا سانس لیتا ہوا اس کو ایر پورٹ کے اندر لے کر جانے لگا تو ساتھ میں اپنے دوست کو کال کرنے لگا جو ایر لائن کمپنی کا مالک ہے

••••••••••••••••

"بی بی یہ آپ کا کپڑے آگیا ہے۔"

وہ بالکنی کے تھوڑے سے فاصلے پہ بیٹھی بارش کے گرتے ہوے بوندوں کو زمین میں جذب ہوتا ہوا دیکھ رہی تھی وہ آج پورا دن بالکل ایک بے جان گڑیا کی طرح ایک ہی زاویے میں خاموش بیٹھی ہوئی تھی ناگھر آکر اس نے کسی سے بات کی نہ ہی اپنا آئی پوڈ استعمال کیا، نہ ٹی وی دیکھنے کا دل کیا دل میں اک عجیب سی بیزاری آگئی تھی اور جیسے ہی بادل گرجے تھے وہ اُٹھ کر سیدھا بالکنی میں موجود سیکٹر پہ آ بیٹھی پھر تھوڑی ہی دیر بعد گل شیر کی آواز پر وہ مڑی

"یہ کون لایا ہے؟۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب حیرت سے بڑے بڑے شاپنگ بیگ اس کے ہاتھوں میں دیکھ کر تیزی سے اُٹھی

"یہ اسامہ لالہ لایا ہے آپ کے پاس کپڑے نہیں تھا تو ان کو خیال آیا ویسے بی بی آپ کا طبیعت تو ٹھیک ہے ہم سوپ لائے۔"

"نہیں اِدھر دکھاو ویسے گل شیر کہی کوئی پولیس تو نہیں آئی تھی گھر میں۔"

اس چکی کی اتنی مہربانی پر وہ حیران کیوں نہ ہوتی کہاں وہ اس خار کھاتا تھا اور اب!

"بی بی کیسا بات کرتا ہے پولیس کیوں آئے گا۔"

"تو یہ تمھارے اسامہ لالہ کیوں اتنے اچھے بن رہے کہی ارشد بھائی والی دھمکی کام تو نہیں کر گئی۔"

وہ شرارت سے مسکرائی تھی چلو صبح صاحبہ اس چیز کا کیوں نہیں فائدہ اُٹھایا جائے ایک تو بیماری دوسرا پولیس کا ڈر دونوں اسامہ کو کنڑول میں لایا جا سکتا ہے، صبح بس تھوڑی دیر کے لیے بیزاری کی موڈ ہوتا تھا پھر اس کوئی نہ کوئی شرارت ہی سوجتی

تھی ایک شریر سی مسکان سے وہ بیگ سے اپنے کپڑے نکالنے لگی مگر پینٹ شرٹ کے بجائے شلوار قمیضوں کے ڈھیر دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا یہ کیا؟؟

"یہ کیا لائے ہیں تمھارے لالہ جی میں یہ پہنوں گی۔"

"بی بی کلر بھی تو اتنا اچھا اور کتنے خوبصورت ہیں ہم بھی جب شادی کریں گا تو اپنی بیوی کے لیے بھی ایسا سوٹ لائے گا۔" وہ ستائیسی نظروں سے رنگ برنگے خوبصورت قمیتی جوڑے دیکھنے لگا

"تو تم بھی بچی سے شادی کریں گا۔"

نور بھی اس کے انداز میں بولی وہ بھونچکا گیا

"توبہ کریں بے بی خانم جی کو اگر پتا چلا تو وہ میری گردن اُڑا دیں میں تو خود حیران ہوں جب مجھے پتا چلا کہ آپ اسامہ لالہ کا بیوی ہے اور وہ بھی آغا جی کے حکم سے ہوا ہے یہ شادی ویسے کیا یہ بات خانم کو پتا ہے۔"

وہ اپنے سوال کا جواب نور سے پوچھ رہا تھا

"یہ خانم کون ہے؟۔"

وہ شلوار قمیض کو دیکھ کر منہ بن گیا ایک بھی جینز شرٹ نہیں تھی اور اب وہ گل شیر سے خانم کا پوچھ رہی تھی

"آپ کو خانم کا نہیں پتا؟۔"

"نہیں کون ہے؟۔"

وہ اب بستر پر بیٹھ چکی تھی

"وہ آغا جی کا بہن اور آپ کہہ سکتے ہیں دوسرا اسما جہانگیر ہے بہت سٹرانگ لیڈی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اب وہ کون ہیں کیا وہ لوگوں کو مارتی ہیں جو سٹرانگ ہیں۔"

"ارے نہیں نہیں حق کے لیے آواز اُٹھاتی ہیں صحیح غلط میں فرق جانتی ہیں اور ناانصافی ان کی وہ کیا کہتے ہیں ڈکشنارئ میں نہیں ہے۔"

"اٹس ڈکشنری!۔"

وہ مسکرائی

"ہاں وہی۔"

"اچھا پر وہ ہے کون؟۔"

"اسامہ لالہ کا بڑی جان، دین لالہ اور ارباز کا مادر بزرگ سب کا خانم آغا جان کا خور رداخانم!۔"

www.novelsclubb.com

"واونائیس اچھا تم جاو ویسے ایک بات بتاو میری آپی کی شادی صلاح الدین سے ہوئی تھی وہ ہے کون؟۔"

ایک دم جیسے اسے خیال آیا تھا

"آپ دین لالہ کو پوچھ رہا ہے پر آپ کا آپی کا شادی دین لالہ سے کب ہوا ہیں دین لالہ کا شادی بھی ہو گیا مجھے اب تک کسی نے کیوں نہیں بتایا میں ابھی اسامہ لالہ سے پوچھ کر آتا ہے۔"

"ارے مجھے ان کی تصویر تو دکھا دوں۔"

"ہاں ہاں آپ رُکو!۔"

وہ گیا اور پھر دو منٹ بعد واپس آیا اور اسے پکڑا کر پھر یہ جاوہ جانور نے تصویر میں موجود شخص کو سفید گھوڑے پہ بیٹھے دیکھا جو کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا وہ اس وقت سفید پولو شرٹ اور ڈارک بلیو جینز سمیت اپنی تمام تر دلکش سمیت پوری تصویر میں چھایا ہوا تھا بالکل اس کے آپی کا آڈیل

"ٹال، ہینڈسم، اینڈ مین آف مینی ٹیلنٹس۔"

www.novelsclubb.com

نور نے غور کرنے پہ دیکھا اس کی آنکھیں ہری تھی بالکل امیر الڈ سٹون کی مانند جو مقابل کو اپنی آنکھوں سے چت کر دینے کی صلاحیت رکھتا تھا

"اسامہ کا بھائی تو اسامہ اسامہ سے زیادہ ہینڈسم نہیں بلکہ چکی اور ان کا کیا مقابلہ واقعی ہائی سویٹ بس آپی کو ڈانٹے نہ ہو اور مارے بھی نا ہی ہی آپی کو ہاتھ بھی کون لگا سکتا ہے آپی اسی کے ہاتھ توڑ دیں یار یہ تو ہورس رائیڈر بھی ہیں واو میں اپنی دوستوں کو۔۔۔۔۔

وہ جیسے کہتے کہتے چُپ ہو گئی تھی اچانک سے جیسی اپنی جگہ اور اپنے گھر والوں کی زیادتی یاد آ گئی تھی وہ اُداسی سے ان کی تصویر دیکھنے لگی

پھر سائڈ پہ رکھ کر کپڑوں کو دیکھنے لگی اب تو کوئی چارا نہیں تھا اس لیے پنگ لمبی سی شیفون کی گھیر دار والی فراک اُٹھائی اور واش روم کی طرف بڑھی

•••••••••••••••

وہ بس سے اُتر کر اب ہاتھ آ گئے بڑھا رہا تھا ثمرن نے پکڑ لیا اور نیچے اُتری اور اسے چھوٹے سے پرائیوٹ پلین کی طرف لے گیا جو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی چھوٹا تھا

"دین!۔"

سامنے ایئر ہوسٹس ان کے استقبال کے لیے کھڑی تھی

"گڈ مارننگ کیپٹن صلاح الدین!۔"

وہ ایک پیشہ ور مسکراہٹ سجاتے ہوے بولی

"گڈ مارننگ فاطمہ سب کچھ تیار ہے۔"

"یس سر!۔" وہ اب سڑھیوں میں چلنے لگا صلاح الدین نے ثمرن کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"ہم کہاں جا رہے ہیں آپ تو کہہ رہے تھے ہم واک کے لیے جائے گے اب۔" وہ مڑ کر مسکرایا پھر بولا

You can call it air walking but I'll prefer flying

(تم اسے ہوا میں چلنا کہہ سکتی ہوں پر میں اُڑنا چنو گا)

وہ اب اندر آ گئے مزید دو ایئر ہوسٹس آ گئی اور ان کا استقبال کرنے لگی

"یہ آج ہو کیا رہا ہے۔" وہ بڑبڑائی تھی

"دس وے سر۔"

ایئر ہوسٹس کے پیچھے وہ دونوں چلنے لگے اور وہ اس یونیق پلین کو دیکھنے لگی وہ چلتے ہوے سیدھا کوک پٹ کے دروازے کی طرف لے آئی جس کا وہ کوڈ دبا رہی تھی اور وہ اب کھل چکا تھا

www.novelsclubb.com

"ہیر یو گو!۔"

"تھینک یو! آو موشم!۔"

وہ اسے ساتھ لے کر چلتا کو پائلیٹ کی سیٹ کی طرف لے آیا اور اسے بیٹھنے کو کہا

"ہم کہاں جا رہے ہیں دین!۔"

"اوہو ٹینشن کس بات کی ہے لڑکی آجائے گے واپس تم اس مومنٹ کو انجوائی کیوں نہیں کرتی۔"

وہ اب جھلا گیا تھا

وہ اب بیٹھ گئی تھی تو وہ اس کی سیٹ بیلٹ باندھنے لگا اور پھر اس کے ماتھے پہ لب رکھتا ہوا وہ اب اپنی سیٹ کی طرف آگیا

****

www.novelsclubb.com

"تمھیں آغا جان نے بھیجا ہے۔"

اسامہ جاگنگ کر کے آیا تھا جب سلیم اور ساتھ اس کی بیوی کو فارم ہاوس میں آتے ہوے دیکھا تو پوچھے بغیر نہ رہ سکا کیونکہ آغا جان انھیں بھیجنے سے پہلے اسے اطلاع لازمی دیتے شک بنتا تھا شاہد بڑی جان نے بھیجا ہو

"جی سر!۔"

وہ اسامہ سے دو سال بڑا تھا مگر حیثیت کے مطابق اسے سر بولتا تھا اور اسامہ نے اس کے سمیت نور سے بھی چھوٹی لڑکی کو اس کی بیوی کے طور پہ دیکھا تو اپنے لب سختی سے بھینچ لیے وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ یہ کام وہ خود کر چکا تھا

"اپنی ماں کو ساتھ نہیں لائے۔"

وہ اب چلنے لگا وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا سارا سامان اس نے غزل سے اُٹھوایا ہوا تھا اور خود بڑے آرام سے اسامہ کے پیچھے تعابداری سے چل رہا تھا کہ اسامہ کو رُکنے پڑا

"اتنا بھاری سامان اس سے اُٹھوا رہے ہو ہوش میں ہو۔"

وہ سخت لہجے میں بولا کہ سلیم گڑبڑ گیا اور جلدی سے مڑا اور اسے گھورتا ہوا سامان تقریباً جھپٹتے ہوے لینے لگا

"سوری سر اصل میں اسے خود عادت ہے سارے کام کرنے کی۔"

وہ تیزی سے بولنے لگا اسامہ نے بہت ہی ہمدرد نظروں سے اس معصوم کے چہرے کو دیکھا جس میں صبح کا عکس نظر آتا ہے پھر سر جھٹکتا ہوا بڑھا

"گل شیر گل شیر!!! چکی چکی۔"

نور صبح لمبی سے پنک فراک میں لمبے بالوں سمیت باہر گل شیر اور اسامہ کو بلا رہی تھی اسامہ کو ایک شخص اور اس کے ساتھ اسی کی ہی ہم عمر لڑکی کو دیکھ کر ٹھہر گئی

"تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی باہر کیوں آئی ہو۔"

وہ چاہ کر بھی اپنے گھور ہٹا نہیں سکا تو اس سے کہنے لگا جو اس کو نہیں اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی

"گھر میں کوئی نہیں تھا مجھے لگا تم بھاگ گئے ہو ارشد بھائی کے ڈر سے یہ کون ہے !!۔"

"کوئی نہیں کام والے ہیں اندر جاو!۔"

سلیم کی نظریں نور صبح کی سراپے کی طرف تھی پھر اس نے اپنی بیوی کو دیکھا تو اس کا دل خراب ہو گیا

اور یہ چیز اسامہ کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی تو اب کی بار سختی سے بولا

"موسم مزے کا ہو گیا ہے گل شیر کو ڈھونڈ رہی تھی۔"

وہ اب اندر کے بجائے باہر آ گئی تھی

"ہلیو تمھارا کیا نام ہے۔"

وہ ایسی تھی کوئی بھی اپنی عمر کا دیکھتی تو اس کے ساتھ شروع ہو جاتی

"جاو کمرے میں، اور تم لفیٹ سائڈ پہ جاو وہاں کواٹر ہے پھر میرے پاس سٹڈی میں آناتب تک آغا جان سے پوچھ کر آو۔"

وہ چلتا ہوا صبح کی طرف آیا جو پلر کے قریب کھڑی تھی اس کا بازو پکڑنے لگا صبح غزل کو دیکھ کر ہاتھ ہلانے لگی سلیم کے تاثرات بگڑ اور غزل کو سختی سے بولا

"چلو یا تمھیں بلانے کے لیے سند بھیجو!۔"

وہ کڑوے لہجے میں بولتا تیزی سے چل پڑا

"تمھارا ڈوپٹہ کہاں ہے!۔" وہ اب اس کا بازو چھوڑ چکا تھا اور اس وقت دونوں لاونج میں موجود تھے اور وہ سینے پہ بازو باندھے اس سے استفسار کر رہا تھا

"میں نے پہلے کبھی نہیں پہنا تو اب کیوں پہنوں اگر اس دن کی بات کر رہے ہو تو امی نے مجبوراً پہنایا تھا کیونکہ وہ امیر ش پوری یعنی کہ آپ کے آغا جان ہلا بول دیتے

۔"اس کے امریش پوری کہنے پر پہلی بار اسامہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی جسے اس نے تیزی سے دبایا

"بیماری میں بھی تم باز آجاو مگر نہیں۔"

"میں بیمار نہیں ہوں کیوں بار بار کہہ رہے ہو کیا مجھے کینسر ہے!۔"

یہ بات اسامہ کو بڑی دل پہ جا کر لگی تھی

"نور صبح اپنی زبان کو لگام دوں ورنہ ایک الٹے ہاتھ کا تھپڑ کھاو گی اور اتنی ٹھنڈ ہے اگر بیمار نہیں ہو تو بیمار پڑ جاو گی اور میرے پاس اتنے فالتو پیسے نہیں ہے جو تم پر خرچ کروں۔"

وہ تو غصے میں جیسے بے قابو ہو گیا تھا اور صبح میڈم کو غلط فہمی تھی کہ یہ چکی اس کے ساتھ حسُن سلوک سے پیش آئے گا بھلا ٹام اینڈ جیری کا ریلشن شپ فرینڈ شپ پر مبنی ہو سکتا ہے بھلا؟۔

"اور میرے سارے جوڑے شلوار قمیض کیوں ہیں۔"

وہ اب جانے لگا تب نور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا ایک منٹ کے لیے وہ تو جیسے ٹھہر گیا تھا نور نے ابھی تک اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا وہ اب اس کو دیکھنے لگا

"مجھے جو مناسب لگے وہی لے آیا۔"

وہ کندھے اچکاتے ہوے بولا اور اپنا ہاتھ بے اختیار چھڑوا چکا تھا کوئی چیز اسے تکلیف دے رہی تھی اور وہ خود نہیں سمجھ پا رہا تھا آخر یہ تکلیف کس وجہ سے تھی جو صبح کا ہاتھ پکڑنے سے اسے بڑی شدت سے محسوس ہوئی تھی

"جاو کمرے میں گل شیر سے تمھارے لیے کچھ بھیجتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ سنیجدگی سے کہتا ہوا چل پڑا

•••••••••••••••

"آنکھیں کھول لو موشم اب تو ہم ہوائوں میں ہیں۔"

صلاح الدین کے کہنے پر اس نے بے حد دھیرے سے کھولی چہرے پہ ڈر کے باعث پسینہ چھا گیا تھا ہاتھ بے اختیار کانوں میں پہنے ہیڈ سٹ کو ٹھیک کیا

"آپ نے کتنے خطرناک طریقے سے ٹیک آف کیا ہے الادین صاحب۔"

وہ بہت ہی گھبڑائے ہوے لہجے میں بولی وہ ہنس پڑا

"ویسے ہم جا کہاں رہے ہیں مورے کو آپ نے اطلاع دی تھی وہ بیچاری سوچ رہی ہو گئیں ہم کہاں چلے گئے۔"

"باہر کے ملک تو نہیں لے کر جا رہا بس دوسرے شہر جا رہے ہیں اور جانے سے پہلے بتا چکا تھا اور اب کوئی سوال نہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھتے ہوے بولا

"آپ بہت عجیب ہے دین اِدھر میری بہن مصیبت میں ہیں اور آپ کو اپنی ہی پڑی ہے۔"

وہ بگڑتے ہوے بولی صلاح الدین نے اسے ایک نظر دیکھا پھر تھکے ہوے انداز میں مسکرا کر بولا

"ہاں مجھے اپنی پڑی ہے اور میں اپنا ہی سوچتا ہوں۔"

وہ بڑبڑاتے ہوے بولا اور وہ بھی اسے کچھ نہ کہہ پائی

پھر جہاں انھوں نے ٹیک آف کرنا تھا اس جگہ کو سُن کر وہ حیرت سے غوطہ زن ہو گئی پشاور!!! وہ اسے دیکھنے لگی جواب بے نیازی سے بادلوں میں گُم ہوا تھا

"دین ہم پشاور کیوں جا رہے ہیں۔"

صلاح الدین چونکہ تھا مگر پھر اس نے کچھ نہیں کہا تھا

www.novelsclubb.com

"بس اپنی پڑی ہے مجھے اور اپنی بہن کا پتا کروانے جا رہا ہوں!! تمھاری اور تمھاری بہن سے میرا کیا لینا دینا۔"

وہ اتنی آہستگی سے بولا تھا کہ ثمرن بامشکل ہی سُن پائی تھی دین نے گہرا سانس لیا

"بچہ خان ایر پورٹ اُترے گے مجھے شک پڑتا ہے کہ نوری وہی ہے۔"

اچانک سے ثمرن کی آنکھوں میں پانی آگیا وہ شخص اسے ہمیشہ اپنے عمل سے اسے شرمندہ کروادیتا تھا

اور وہ اس کے حُسن سلوک سے اتنا بلند ہو جاتا تھا کہ ثمرن کو اپنا آپ بہت چھوٹا لگتا تھا وہ اس شخص کے واقعی قابل نہیں تھی ہونٹوں کو سختی سے دبائے وہ رُخ موڑ چکی تھی کہ وہ اس کو مزید دیکھنے سے نہ رو پڑے جبکہ وہ فلائی کر رہا ہے تھا اور وہ جانتی تھی اس شخص نے اس کی بات دل پر بھی نہیں لی ہو گی مگر پھر بھی وہ بہت بار اس کا دل توڑ چکی تھی اور وہ بنا ظاہر کیے اس پر پیار نچھاور کرا جا رہا تھا

•••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میری ان سے بات ہو چکی ہے جیسے انھوں نے کہا ویسا کرتے جاو مگر مجھے شکایت کا موقع نہیں ملنا چاہیے اور کوشش کرو گھر میں کم ہی آو اور میری موجودگی میں ہر گز نہیں ورنہ تم جانتے ہو کہ میں کیا چیز ہوں سمجھے۔"

سلیم نے اس چھوٹے خان کو دیکھا جو سب سے ہی سخت اور مغرور تھا جس کو وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا

"ٹھیک ہے سر! آپ بالکل فکر نہ کریں آپ آغا جی کے بیٹے ہیں آپ کا حکم سر آنکھوں پر اور گھر کی بھی فکر نہ کریں میری بیوی سب سنبھال لے گی۔"

جتنا اسے غصہ آیا تھا اتنے ہی تحمل سے کہتا اس کو تسلی دینے لگا

"نہیں سارے کام گل شیر اور باقی دو ملازم سنبھال رہے ہیں کوئی ضرورت نہیں ہے اور میں چھوٹی بچی سے کام کروانا پسند نہیں کرتا!۔"

وہ اب سگیرٹ سلگا چکا تھا

www.novelsclubb.com

"جاو!۔"

وہ جب اپنی بات کہہ چکا تو اس کے بلاوجہ کھڑے ہونے پر خشک لہجے میں کہتا ہوا لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا

وہ سر کو خم دیتا ہوا چل پڑا اس کا فون بج اُٹھا اس نے دیکھا تو ماتھے پہ بل آ گئے سگیرٹ کو منہ سے نکالتا ہوا اس کے منہ سے دھواں نکلا یہ لڑکی اس کا جینا حرام کر دے گی بلا آخر اس نے اُٹھا لیا اور خاصے تیز لہجے میں بولا

"کیا کام ہے تمھیں !۔"

"بندہ سلام کا جواب ہی دیں دیتا ہے خان کیا مسلمان نہیں ہو !۔"

وہ ہنستے ہوے بولی ایک تو اس کی بلا جواز ہنسی سے اسامہ کو چڑ تھی

"اسلام و علکیم آپ کو کوئی کام تھا۔"

دانت پیستے ہوے وہ بولا تھا

"اب بھلا کام کے لیے تمھیں کوئی فون کر سکتا ہے۔"

"دیکھے اگر کام نہیں ہے تو اپنا اور میرا وقت مت برباد کریں۔"

وہ اس کا جواب سُنے بغیر غصے سے فون رکھ چکا تھا دماغ خراب کیا ہوا تھا اس لڑکی نے خوامخواہ فری ہو رہی تھی دروازہ کھلا وہ متوجہ نہیں ہوا بس اپنے کام میں مصروف تھا صبح کے ہاتھ میں برش اور ایک پونی تھی چلتے ہوے اس کے پاس آئی تھی

"آپ میری پونی بنادیں گے۔" وہ جو لیپ ٹاپ پہ جو مصروف تھا اور سگریٹ ایش ٹرے مسل رہا تھا صبح کی آواز پہ چونکہ اور مڑ کر اسے دیکھا اور گھورا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ اور ڈوپٹہ ؟۔"

"اوہو بتایا بھی ہے کیوں میرا موڈ خراب کر رہے ہو اسامہ!!۔" اسامہ کا دل بے اختیار دھڑک اُٹھا ایک دم اس نے سر جھٹکا

"ایک تو تم مجھے اسامہ مت بلایا کروں بھول گئی کیا کہا تھا میں نے تمھیں!۔"

"اُف یاد ہے مجھے میرے سڑے ہوے ہز بنڈ خان سے تم اپنی عمر سے بڑے لگوں گے۔"

وہ اب آنکھیں گھماتی ہوئی بولی وہ اب دوسری سگیرٹ سلگا چکا تھا

"اتنی کیوں پیتے ہو مر جاو گے اور دانت کالے ہو جائیں گے۔"

"ہو گیا تمھارا؟۔"

اسامہ کش لیتے ہوے بولا دھوئے کی وجہ سے وہ بے اختیار پیچھے ہوئی تھی اور کھانسنے لگی

"میری طبیعت کا خیال رکھنے کا کہتے ہو اور خود ہی اس نکوٹین سے مروانا چاہتیے ہو ۔"

"کیا کام ہے صبح مجھے مت تنگ کروں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب بیزاری سے بولا تھا

"آپ میری پونی بنادیں۔"

وہ اب برش اور پونی آگئے کرتے ہوے بولی

"زبان چلا لیتی ہو تو پونی نہیں بنا سکتی۔"

وہ گھورتے ہوے طنز کرنے سے باز نہیں آیا تھا

"نہیں آپی اور امی کی لاڈلی تھی نا اس لیے وہ بنایا کرتی تھی میری ایک تو بال ہی اتنے بھاری ہیں اونچی بن ہی نہیں سکتی اس لیے اب آپ کے ساتھ رہتی ہوں تو یہ کام آپ کو کرنا ہو گا پھر پتا ہے میں بھی آپ کی دو پونی بناوں گی یہ دیکھے دور بر بینڈ پڑے ہوے ہیں۔"

اور وہ منہ کھولے حیرت سے تک رہا تھا اس سے پہلی وہ کچھ کہتا دونوں چیزیں اس کی گود میں ڈال کر اب نیچے بیٹھ چکی تھی

****

www.novelsclubb.com

خانم سامنے بیٹھی ان سب کی ڈیمانڈز کو غور سے سُن رہی تھیں ساتھ ہی ایک طرف ان کے بلال بیٹھا ہوا تھا جس نے سائڈ پہ پیسوں سے بھرے دو بڑے بڑے بیگ وہ بھی ان کے کہنے پر رکھیں ہوے تھے اس کو اتنے دو اس کو اتنے یہ سلسلہ چلتا رہا جب بلال نے ان کے کندھے پہ نرمی سے ہاتھ رکھ کر ہولے سے تھپکا وہ اب اپنے مینیجر اور وکیل سے کچھ ضروری بات کر رہی تھیں چونک پڑی اور بے اختیار مڑ کر اسے دیکھا

"ایک منٹ ہاں بولو بلال!۔"

"سب کے مسائل حل کر رہی ہیں میرا بھی چھوٹا سا مسئلہ ہے سولو کر دیں پلیز۔"

وہ بیچارگی سی صورت بناتا خانم کو بہت پیارا لگا تھا مگر وہ اسے گھورنے لگیں

"تم اس گاوں کا حصہ نہیں ہو اور تمھارا یہ چھوٹا سا مسئلہ میرے لیے بہت بھاری ہے میرا فیصلہ اب بھی نہ میں ہے۔"

وہ اب سنیجدگی سے کہہ کر دوبارہ مڑنے لگی کہ بلال نے روکا

"دیکھیں آپ دین کو بلوالے اگر وہ اور اس کی مسز حرا کو معاف کر دیں گئے پھر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا!۔"

وہ ہوشیاری سے دین کا پتہ پھینک کر انھیں زیر کر رہا تھا مگر وہ بھی ردا خانم تھیں اتنی آسانی سے کسی کے جال میں نہیں پھنستی تھیں۔

"بیشک وہ معاف کر دیں، میں نے بھی کر دیا ہے مگر میں اس لڑکی کو اپنی بہو نہیں بناؤں گی۔"

وہ چڑنے لگا

"دادو میں نے آپ سے کچھ نہیں مانگا آج تک آپ میری ایک خواہش بھی پوری نہیں کر سکتی۔"اس نے اموشنل کرنا ضروری سمجھا

"اگر تمھاری خواہش قابل دید ہوتی تو میں سو بسمہ اللہ کر کے کیوں نہ پوری کرتی اپنے بچے کی خواہش دیکھو بلال بچے میں بہت دور اندیشی سے کام لے رہی ہوں اور میں چاہتی ہوں تم بھی لو فائدہ تمھارا ہی ہے بلال ورنہ اس الفت میں سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہو گا۔"

وہ بہت سمجھداری سے اسے قائل کر رہی تھیں

"وہ شرمندہ ہے آپ بھی تو دیکھیں وہ نہ کھانے کھا رہی ہے نہ کسی سے بات کر رہی ہے وہ نمازیں بھی باقائدگی سے پڑھ رہی ہے وہ بدل رہی ہے داد و کچھ تو اپنا آپ دل نرم کریں میرا آپ سے وعدہ ہے میں بالکل نہیں پچھتاؤں گا!۔"

وہ ان کا ہاتھ پکڑ وہ کر بھرپور امیانداری اور سچائی سے بولا تھا کہ ان کا دل پگھل گیا اور وہ دل میں اس کی خواہش پوری کرنے کے لیے تیار تھیں مگر حرا کو شرمندہ کرنا ضروری تھا کہ وہ آئیندہ ایسی حرکت کرنے کا سوچتے وقت بھی گناہ تصور کریں وہ خود بھی غور کر رہی تھیں ساروں کے رویے کے بانسبت حرا کا بہت تبدیل ہوا تھا

اورانھیں خوشی تھیں اس بات کی بس دین اوراس کی بیوی آجائے وہ ان سے پورے دل سے معاف مانگ لے،وہ جانتی تھیں دین بڑے دل کا ہے وہ معاف کردیں گا پھر وہ اپنے پوتے کی آرزو دل وجان سے پوری کیوں نہیں کریں گئیں۔

"اچھا سوچنے دوں جاواب صبح سے میرے ساتھ ہو۔"

وہ منہ بنا چکا تھا اور اُٹھ گیا

"پتا نہیں کب سوچے گئیں آپ!۔"

وہ مسکراہٹ دبا کر اب منیجر کی طرف متوجہ ہوئی

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ اب ٹیک آف کر چکا تھا پھر اس نے ثمرن کو دیکھا جواب ڈرنے کے بجائے سر جھکائے کسی ایک نقطے پر غور کر رہی تھی

"موشم؟۔"

وہ چونک پڑی اس نے سر اُٹھایا پھر زمین کو دیکھنے لگی وہ جھٹکا لگنے پر بھی نہیں چیخی تھی یہ بات دین کے لیے کافی حیران کن تھی کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد اس نے سیٹ بیلٹ اُتاری پھر اُٹھ کھڑا ہوا ایک دم کوک پٹ کا دروازہ کھلا اور ایئر ہوسٹس نمودار ہوئی

"ال اوکے سر!۔"

"جی آو!۔"

وہ اب جھک کر اس کی سیٹ بیلٹ کھولنے لگا پھر اس کو دیکھتے ہوے ٹھہر گیا وہ رو رہی تھی

اس کی انگلیاں بے اختیار سیدھا اس کے گال کو چھونے لگی ثمرن نے پھر بھی سر نہیں اُٹھایا تھا وہ اب مڑ کر ایک معزرت زدہ مسکراہٹ اچھلاتا پرائیوٹ مومنٹ چاہتا تھا وہ بھی مسکرا کر دروازہ بند کر چکی تھی

وہ اب گھٹنے کے بل بیٹھا پھر اس کا سر اُٹھانے لگا

مگر وہ اس کے ہاتھ ہٹا کر اپنے گال تیزی سے صاف کرنے لگی

"میں آپ جیسے اچھے بندے کی قابل نہیں ہوں۔"

وہ گو لگیر لہجے میں بولی صلاح الدین ہنس پڑا

"دین کی جان کس نے کہا یہ تم سے۔"

وہ اب اس کے ہاتھ پکڑتے ہوے بولا

"میں نے آپ سے بہت بد تمیزی کی آپ کے ساتھ اتنے بُرے طریقے سے پیش آئی اور آپ، آپ میرے لیے اتنا کچھ کر رہے ہیں میں واقعی آپ کے قابل نہیں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب بار بار اپنے لہجے کو ہموار کرنے کی کوشش میں بہت دھیمے سے بول رہی تھی مگر اس کی آواز بھرائی جا رہی تھی

"اُف اتنا سیلاب تم کہاں سے لے آئی ہو! بس بھی کرو ورنہ میں خود پر قابو نہیں پاسکوں گا چلو آو دیکھنا نور مل جائے گی۔۔"

اور وہ کچھ بھی کہے بغیر سیٹ سے اُتر کر اس کی گود میں بیٹھ کر اس کی گردن میں منہ دیں بس رونے لگی

"آئی لو یو دین آئی لو یو سو مچ! پلیز الادین آپ اپنی موشم کو معاف کر دیں میں اب کبھی مر کر بھی آپ سے بد تمیزی نہیں کروں گی۔"

ہچکیوں سے کہتے ایک ایک لفظ دین کی رگوں میں بس رہے تھے اور روح میں جیسے آسودگی پھیل گئی تھی

اس کے گرد بازوں پھیلاتا وہ اسے کھل کر رونے دینے لگا اور وہ جانتا تھا اب وہ نہیں روئے گی

•••••••••••••••••••

"تم نے اسامہ کی بیوی دیکھی ہے تیرے جتنی ہیں لیکن کتنی خوبصورت گوری چٹی مومی گڑیا سی اور تو اپنے آپ کو دیکھ اسامہ پر بھی رشک آتا خون بہا میں ملی بھی تو کتنی سُندر بیوی اور میرے نصیب پھوٹے ہوے جو میں نے تم جیسی سے شادی کر لی۔"

"تو کس نے کہا تھا مجھ سے کرنے کو نہ کرتے تو آج میری زندگی یو تباہ نہ ہوتی اور میں اس وقت چھٹی جماعت میں چلی جاتی۔"

دل کا درد وہ دل کو ہی بتاتی خاموشی سے جھاڑو لگا رہی تھی جبکہ وہ اپنے بکواس میں لگا رہا

"کون سا کباڑ ختم کر رہی ہے تو مجال ہے شوہر کو بھی وقت دے پکی جہنمی ہے مجھے غصہ دلا کر کیا سمجھتی ہے رو سکھی رہے گی اب تو اس گڑیا کو دیکھا کر تیری جیسی منحوس کی شکل دیکھنے کا دل نہی کرتا چل دفع ہو یہاں سے باہر مجھے سونا ہے۔"

وہ غصے سے بولتے اسے باہر کا رستہ دکھانے لگا اور وہ پریشان ہو گئی باہر اتنی تیزی بارش ہو رہی ہے اور وہ کیسے باہر جائے

"جانا او جاتی کیوں نہیں!۔" وہ جوتی اُٹھانے لگا تو وہ تیزی سے جھاڑو چھوڑ کر تیزی سے باہر بھاگی۔

••••••••••••

"یہ کتنے بال ہیں تمھارے ہاتھوں میں ہی نہیں آ رہے!!۔"

وہ جھنجھلا گیا تھا کبھی ایک طرف سے لٹ پکڑتا تو کبھی دوسری طرف سے نکل جاتی کبھی وہ اتنی زور سے بال کھینچتا کہ بے اختیار نور چیخ پڑتی پھر کبھی اتنی ڈھیلی پونی بناتا کہ پونی اس کے سلکی بالوں سے پھسل کر نیچے گر جاتی وہ اب چڑ گیا تھا

"بھئی مجھ سے نہیں ہو رہی اتنے لمبے بال رکھتی ہی کیوں ہو تم لڑکیاں!!

وہ اب برش ڈیسک پہ پٹھکتے ہوے بولا

"نہیں نہیں بنائیں دیکھا آپ نے بس ہاتھوں میں پونی ڈالنی ہے پھر میرے سارے بال اپنی ہاتھوں کی گرفت میں لے پھر اس میں پونی گھسائے اس کے بعد پونی کے کم سے کم دو یا تین بال دیں اور یہ کام آپ اونچائی سے کریں پھر ہو گیا۔"

"اگر بولنا آتا ہے تو خود ہی کروں مجھ سے نہیں ہو رہا!۔"

"پلیز نا اسامہ پھر میرا ڈورئے مون لگ جائے گا!۔"

"اُف تم نا!!۔"

پھر ایک دم اس کے صبح کی طبیعت کے باعث چُپ ہو گیا اور دوبارہ اس کی ہدائیت کیے ہوے طریقے سے کرنے لگا اور بلا آخر انتھک کوشش سے اسامہ دی چکی اپنے مشن میں کامیاب ہو چکے تھے

"واو مگر سر درد ہونے لگا اتنی کس کے باندھی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب اپنے سر کو دبا رہی تھی پھر بلا آخر اُٹھ گئی پھر مڑی کہ اس کے بال اسامہ کی منہ پہ پڑے

"اُف!!۔"

وہ اب ربر بینڈ اُٹھانے لگی پھر اسے دیکھا

"نہیں!!۔"

اسامہ نے تیزی سے گھورا

"نہیں بالکل بھی نہیں۔"

وہ بے حد اویل سمایل سے اس کی طرف بڑھی

www.novelsclubb.com

"پرفیکٹ واو اسامہ آپ کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔"

وہ اپنے کام کا کمال دیکھ کر تالی بجاتے ہوے بولی

"اسامہ لالہ آپ کی کالی کافی! یہ کیا ہاہاہاہاہا!!۔"

وہ اسامہ کی کافی لے کر اندر آیا تھا پھر حیرت سے دیکھ کر اس کو ہنسی کے دورے پڑے اسامہ نے دانت کچائے اور پھر تیزی سے انھیں اتارنے لگا کہ صبح نے اس کا ہاتھ روکا

"نہیں بالکل بھی نہیں میں ابھی آپ کی پکس لوں گی ویسے اسامہ ایک اور چیز!!

"سوری بہت ہو گیا میں اب بالکل نہیں سُنوں گا نکالوں اسے اور تم اپنے بتیسی اندر کرو ورنہ میں بتیس کے بتیس توڑ دوں گا!۔"

وہ تو جیسے گل شیر کے ہنسنے پر بگڑ گیا گل شیر کی ہنسی کو بریک لگا ورنہ کوئی بعید نہیں تھا اسامہ کا

"تھوڑا سا میک آپ کرنے دیں میں نے وہ یوٹیوب میں ہز بنڈ میک آپ ٹیگ دیکھا تھا اس میں یوٹیوبر اپنے شوہر کا میک آپ کرتی ہیں مجھے بھی کرنا ہے۔"

اور اب وہ تیزی سے اُتارنے لگا

"اسامہ پلیز!!۔" وہ منہ بسورنے لگی

"جاوں تم باہر بہت سُن لی تمھاری جاو!۔"

وہ غصے سے بولا

"اُف چکی!۔"

بے اختیار بولتے ہوے اس کی نظر سامنے کھڑکھی میں پڑی تو حیران ہو گئی وہ لڑکی باہر بارش میں کھڑی بھیگ رہی تھی کبھی پریشانی سے اِدھر دیکھ رہی کبھی اُدھر اس کے چہرے پہ عجیب سی وحشت تھی

وہ خود کو روک نہ پائی اور باہر کی طرف بڑھی اسامہ کے روم کے ساتھ ہی یہ دروازہ تھا جس کا لاک اس نے تیزی سے کھولا اور پھر پورا دروازہ کھول کر وہ باہر آئی اور پھر لفیٹ سائڈ پہ مڑ کر اسے آواز دیں

"سُنو سُنو!!۔"

www.novelsclubb.com

غزل بے اختیار چونکی تھی وہ لڑکی یعنی کے اس کہ مالکن اسے اس طرف آنے کا اشارہ کر رہی تھی وہ جلدی سے چلتے ہوے اس کے پاس آئی

"جججج جی بی بی۔"

"تم پاگل ہو مانا کہ بارش ایک اچھی چیز مزا آتا ہے پر اتنی تیز طوفان پر میں بھی کبھی نہ جاو ایسے باہر کیوں کھڑی تھی کمرہ نہیں مل رہا تھا۔"

غزل شدت سے کانپ رہی تھی نور نے بے تکلفی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"آو اندر آو تمھارے تو ہاتھ بھی کتنے ٹھنڈے ہیں آو۔"

"ننن نہیں بی بی۔"

www.novelsclubb.com

"میرا نام نور ہے تم مجھے نوری بھی کہہ سکتی ہو نور بھی اور صبح بھی بہت سے نام ہے خیر اچھا چھوڑو آو تم بھی میری طرح بے ہوش نہ ہو جاو۔"

وہ کمزور سا احتجاج کرتی رہی مگر نور کھینچتے ہوے اسے لے آئی

"آو!! تمھارے تو کپڑے بھی بہت میلے ہیں کیا ٹائیم نہیں ملا تھا یا کپڑے نہیں تھے ۔"

وہ اس کے بدرنگ اور تقریباً گھسے ہوے کپڑوں کو دیکھ کر خود کو روک نہیں پائی تھی کہنے سے۔اور وہ بیچاری پریشان ہو گئی

"آپ کا کوئی کام کرنا تھا بی بی اگر کوئی کام نہیں ہے تو مجھے باہر کھڑا ہونا!۔"

"اوہو کتنی بار کہا ہے میرا نام بی بی نہیں ایک گل بھائی کم ہے اس چکی کا چمچہ کہ تم بھی شروع ہو جاو! ویسے وہ عجیب سا بندہ تمھارے ساتھ کون تھا؟۔"

وہ اسے لاونج کی طرف لے آئی جو کافی گرم تھا غزل کو تھوڑا سکون ملا مگر وہ ڈر اس پر غالب ہو رہا تھا کہ کوئی کچھ کہہ نہ دیں

"جی شوشوہر۔"

"اتنا بڑا آدمی تمھارا شوہر۔"

نور کی آنکھیں پھیل گئ

"ویسے اسامہ کی ساتھ تو میری مجبوراً ہوئی تھی مگر تمھارا کیا تمھارے بھائی نے بھی کچھ کیا تھا۔"

وہ نا سمجھی سے دیکھنے پھر کب سمجھ آئی تو نفی میں سر ہلانے لگی

"پھر کیوں کی تم تو اتنی چھوٹی ہو اور کھڑی کیوں بیٹھو نا۔"

وہ خود جب صوفے پہ بیٹھ گئی تب اس بیٹھنے کو کہا

"نہیں بی بی میں ٹھیک ہوں۔"

"اُف ایک تو میں کیا کوئی بڈھی اماں ہوں جو سب مجھے بی بی بلاتے ہیں نور نام ہے میرا اور کھڑی کیوں ہو بیٹھ جاو!۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب ٹی وی آن کر چکی تھی

وہ اسے دیکھنے لگی

"اب میں اسامہ کو بلاو!۔"

وہ کچھ سوچ کر اس کا نام استعمال کرنے لگی کیونکہ اسامہ نے بتایا وہ کام والے ہیں وہ اب گھبڑا گئی مطلب سلیم کو پتا چل گیا شکایت آئی ہے تو وہ بیٹھ گئی

"واہ اسامہ کا نیم واقعی ڈروانہ ہے تم نے کھانا کھایا! مجھے پتا ہے نہیں کھایا ہو گا میں ابھی آئی۔"

وہ تیزی سے اُٹھی

"بی بی۔"

مگر وہ ان سُنے کرتا اُٹھ پڑی

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••

وہ اب منزل پر پہنچ گئے تھے دین کے پاس چونکہ چابی نہیں تھی اس لیے بیل مارنے لگا اچانک سائڈ گیٹ کا چھوٹا دروازہ بلا آخر پانچ منٹ کے بیل کرنے کے بعد کھلا اور ایک گارڈ باہر نکلا جو پٹھان ہی تھا

"اسلام وعلکیم فرید چاچا!۔" وہ مسکرا کر ان کے بگل گیر ہوا ثمرن حیران ہو گئی مگر پھر جلدی سے حیرت پہ قابو پایا کیونکہ یہ دین تھا سب کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک رکھتا تھا

"او صلاح الدین خان او بچے تو آ گیا کدھر غائب ہوا تھا ہم نے بہت مس کیا تم کو۔"

"میں نے بھی آپ کو چاچا! ثمرن یہ چاچا فرید یہاں کی دیکھ بال کرتے ہیں اور چاچا یہ میری بیوی ثمرن!

www.novelsclubb.com

"اسلام وو علیکم!۔"

وہ اپنا ڈوپٹہ سر پہ اچھی طرح سیٹ کیے آ گئے جھکے انھوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا

"چاچا کیا ارباز اِدھر ہی ہے اس کے ساتھ چھوٹی سی لڑکی۔"

وہ صلاح الدین کے کہنے پہ حیران ہوے

"نہیں خان ارباز بچہ تو نہیں آیا اور لڑکی کیوں ساتھ آئے گی بھلا۔"

"چاچا اگر آپ آغا جان کے ڈر سے کہہ رہے تو بالکل نہ ڈرے ارباز اسامہ میں سے کوئی بھی ہے مجھے اس کا آپ بتادیں پلیز یہ ایک بچی کی زندگی کا معاملہ اور وہ بچی میرے لیے بہن سے بڑھ کر ہے۔"

"اوخان ہم حلال روٹی کماتا ہے ہم کبھی غلط چیز کا ساتھ نہیں دیں سکتا یہ تم اچھی طرح جانتے اس چکر میں ہمارا اپنا جان کیوں نہ چلا جائے۔"

www.novelsclubb.com

وہ مضبوط لہجے میں بولے

"میں جانتا ہوں اس لیے اتنا پُر امید تھا مگر واقعی کوئی بھی نہیں کیا اسامہ ہے؟۔"

نجانے کیوں وہ پوچھ اُٹھا

"نہیں اسامہ بچہ بھی نہیں آیا تم ہم کو بتاو صلاح الدین خان مجارہ کیا ہے۔"

دین نے لب دبائے اور مڑ کر ثمرن کو دیکھا کو بالکل خاموش اب بالکل نارمل انداز میں انھیں دیکھ رہی تھی مگر دین جانتا تھا اس کی دل کی کیفیت کیا ہے اس وقت !۔

•••••••••••••••

"ہیں یہ کدھر گئی ابھی تو ادھر بیٹھی ہوئی تھی۔"

وہ دودھ کے دو گلاس تھامے لاونج میں آئی تھی مگر وہاں غزل نہیں تھی

"اس کا تو نام بھی نہیں پوچھا جو اسے آواز دوں کہی اس کہ شوہر چلو کوئی نہیں اس چکی کو دیں دیتے ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ چلتے ہوے دوبارہ سٹڈی روم میں گئی جہاں وہ مصروف بیٹھا ہوا تھا اس نے سر اُٹھایا

"اب کیا کام ہے اور یہ کیا لائی ہو۔"

وہ تھکے ہوے انداز میں کہتا سر سیٹ کی پُشت پہ لگا چکا تھا

"اس انگلش میں ملک اور اُردو میں دودھ کہتے اور یہ گائے سے پایا جاتا ہے اس سے ہڈھیاں مضبوط ہوتی ہے، ہائیٹ لمبی ہوتی ہے، رنگ اسی کی طرح ہو جاتا ہے اور اور ۔۔۔"

"بس میں جانتا ہوں لیکن دو گلاس کس خوش میں۔"

"لائی تو میں اس کے لیے تھی مگر اب تم پی لو۔"

وہ اب کافی کے سائڈ پہ رکھ چکی تھی

اور اپنا گلاس تھامے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گئی اسامہ اسے دیکھتا رہے گیا

"کس کے لیے لائی تھی؟۔" وہ اب لیپ ٹاپ سائڈ پہ رکھ چکا تھا

"وہی وہ بچی پتا نہیں کیوں بارش میں کھڑی تھی میں اسے اندر بھی لائی تو گھبڑا رہی تھی جیسے میں کوئی ویمپائر ہوں۔"

"ہاں وہ تو تم ہو!۔"

اسامہ بڑبڑایا

"کیا کہا؟۔"

"کچھ نہیں بولو اپنی تم!۔"

"تو بس تمھارا نام لے کر زبردستی بٹھایا اور پھر کہا ابھی آئی بس پھر غائب ویسے اس کا شوہر کتنا کوجا ہے اور وہ کتنی پیاری سی ہے۔"

اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی کتنا بولتی ہے مسکراہٹ کو چھپانے کے لیے اس نے منہ پر ہاتھ رکھا

www.novelsclubb.com

"واقعی میں اسامہ بہت چھوٹی ہے مجھے بہت بُرا لگتا ہے جب ایسا ہوتا ایک دفعہ ہمارے گھر میں کام والی آئی وہ لڑکی تیرہ سال کی تھی اور اس کا نکاح ہو گیا تھا عید میں اس کی شادی ہونی تھی مجھے قسم سے اتنا بُرا لگا کیسی زندگی ہے اس کی بندہ کھل

کر جی نہیں سکتا وہ پیدا ہوتے کام کرتے ہیں اور مرتے دم تک کام کرتے ہیں مجھے بھی رونا آیا تھا کہ میری بھی ان جیسی لائف ہو جائیں گی مگر ایسا کچھ نہیں ہونا میں پوری دُنیا دیکھنا چاہتی ہوں تو تم مجھے پوری دُنیا دکھاو گے۔"

وہ اس سے وعدہ کیوں کر رہی تھی وعدہ تو اس کے ساتھ ہوتا ہے جن سے محبت اور بھروسہ کیا جاتا تو کیا صبح؟۔"

"بہت ہو گیا جاو تم سو جاو اور کل سے تمھاری کتابیں آجائیں گی۔"

ایک دم صبح کا منہ کھل گیا

"نہیں میری ابھی سکول سے جان چھٹی ہے میں نہیں جاو گی۔"

"صبح! پاگل ہوا ایک تو بات کرتی ہو کام والے لائف کی دوسری طرف تم سکول نہیں جانا چاہتی۔"

وہ حیران ہو گیا

"نہیں سکول گندا صبح صبح اسمبلی میں کھڑا کر دیتے ہیں دل خراب ہو جاتا ہے میرا نہیں چھ گھنٹے میں اتنا کچھ کر سکتی ہوں۔"

"پاگل لڑکی سکول نہیں جا رہی ویسے بھی سیشن ختم ہونے لگا ہے تم سوین میں ہونی چاہیئے تھی اس وقت اس لیے ایک سکول سے بات ہوئی ہے میری کافی اچھا سکول ہے وہ ایک ٹیسٹ لے گے پھر جاوں گی۔"

"نہیں میں نہیں جاوں گی نہیں نا۔"

اس نے گہرا سانس لیا کہ وہ کہی طبیعت نہ خراب نہ کر لے اس لیے بولا

"ٹھیک ابھی فل حال جاو!۔"

www.novelsclubb.com

وہ سنیجدگی سے کہنے لگا

"میں چکی تمھیں چھوڑو گی نہیں اگر تم نے سکول بھیجا!۔"

وہ غصے سے کہتے اُٹھ گئی اور دروازہ بند کر ہوا کے جھونکے کی طرح غائب اسامہ دروازے کو دیر تک دیکھتا رہا پھر ہنس پڑا اسامہ ہنسا تھا اسامہ زندگی میں پہلے بار دل سے ہنسا تھا نہیں اسامہ ہنسا ہی پہلی بات تھا، اس اپنا پل یاد آ گیا تھا

"ماما سکول نہیں جانا مجھے وہ تنگ کرتے ہیں، ماما اسمبیلی گندی ہوتی ہے۔"

"کیا چیز ہو تم صبح؟۔"

وہ مسکرا کر دودھ کا گلاس اُٹھا چکا تھا

****

دین ان سے بات کرتے ہوئے باہر چلا گیا تھا جبکہ وہ اندر اس کے پشاور والے گھر کا جائزہ لے رہی تھی دین کو تسلی نہیں ہوئی تھی اسے لگا تھا فرید چاچا کیا پتا جھوٹ بول رہے ہو اور فرید چاچا سمجھ گئے اور جذبات میں آ کر سارا گھر دکھا دیا لیکن وہاں نوری نہ مل سکی دین کو لگا رہا تھا کیا پتا کہی باہر گئے ہو اس لیے ان سے گفتگو کو تویل کرتے

ہوے وہ ثمرن کو یہاں بیٹھے کا کہہ کر باہر لے گیا کہ ان سے بات کر کے کچھ پتا چلے اور وہ اب چل کر صوفے پہ بیٹھ چکی تھی اور پھر اپنے سر کو انگلیوں سے دبانے لگی سوچ سوچ کے دماغ پھٹ رہا تھا آخر نوری ہو گی کہاں؟ اچانک کسی کی قدموں کی چاپ نے اس کی سوچ کا تسلسل توڑا اور اسے سر اُٹھانے پر مجبور کیا اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو ٹھہر گئی نظریں بے اختیار اس بچی پر گئی جو بالکل نور صبح کی ہم عمر تھی اور اس کے ہاتھ میں بچہ ضرور اس کی ماں پیچھے آ رہی ہو گی بہن بھائی ہو سکتا ہے وہ ثمرن کو دیکھ کر ہولے سے سلام کرنے لگی ثمرن خاموشی سے اسے کبھی بچی کو دیکھ اس بچی کو عجیب لگا اور وہ خاموشی سے کچن کی طرف بڑھ گئی اور وہ اس کی پُشت کو جاتا ہوا دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

※ ※

وہ کمرے کے اندر داخل ہوا تو کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا مطلب وہ کمرے میں تھی اور ساری بتیاں جلا کر سو گئی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر بٹن ڈھونڈنے اور پھر

لائٹ آن کی پھر اسے اپنے بستر پہ ہی پایا جو مزے سے پُر سکون نیند سو رہی تھی اس ویمپ کے سارے بال منہ پے آئے ہوے تھے وہ دو منٹ کے لیے بس اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر گہرا سانس لیتا ہوا چل پڑا اور واش روم کے اندر گھسا جب کپڑے تبدیل کر کے واپس آیا تو اسے آوازیں محسوس ہوئی اس نے دیکھا بالکنی کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہاں سے آوازیں آ رہی تھی وہ چلتا ہوا اس طرف بڑھا اور پھر وہاں پہنچ کر آوازیں بند ہو گئی تھی

ایسا لگ رہا تھا کوئی لڑ رہا ہے شاہد بلیاں ہو مگر تسلی کے لیے وہ نیچے جھانکنے لگا اندھیرا کے سوا اسے کچھ دکھائی نہیں دیں رہا تھا مڑ کر دیکھا تو پھر واپس آ گیا اور دروازے کو بند کیا اور صوفے کی طرف جانے لگا جب نور صبح سونے میں بات کرنے لگی

www.novelsclubb.com

"ماما مجھے آپ کے پاس آنا میں نہیں رہ سکتی، بابا کوئی تو آ جائے آپی ہی آ جائے کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا کوئی بھی نہیں میں مر جاوں گی تب بھی آپ لوگ نہیں آئے گے۔"

اس کی رُکے رُکے ایک ایک الفاظ پر اسامہ ساکت ہو گیا وہ اور پھر بہت کچھ بولے جا رہی تھی مگر اسامہ کو یہی الفاظ سُنائی دیں رہے تھے

"میں مر جاوں گی تب بھی آپ لوگ نہیں آئے گے۔"

وہ چلتا ہوا بیڈ پہ آیا وہ ابھی تک نیند میں کچھ بول رہی تھی اسامہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بازو جو کمبل میں دبکا ہوا تھا اسے تھپکی دینے لگے

"شش!۔"

انداز جیسے سلانے کا تھا اس کی نظر صبح کے منہ پہ آئے چمکتے ہوے بالوں پر پڑی اس نے اس کے چہرے سے ہٹانے چاہے اور اس نے ہٹاے تب ایک اور انکشاف نور صبح میڈم کو بخار چڑھ گیا تھا اسامہ نے کنفرم کرنے کے لیے پھر اس کے پیشانی پہ ہاتھ تو اس کی پیشانی جل رہی تھی

"اس لڑکی کو کہا بھی تھا احتیاط کریں مگر نہیں۔"

ساری نرمی جیسے ہوا میں اُڑ گئی اب تو جیسا غصہ ہی غالب ہو گیا تھا اسامہ پر وہ اُٹھا اور دروازہ کھول کر نیچے کی طرف بڑھا اور پھر پندرہ منٹ بعد واپس آ کر تھرما میٹر سے اس کا بخار چیک کیا اور پھر اس نے باول اور چھوٹا سا ٹاول کے کینچی سے لمبے لمبے پیسس بنا کر اب اس کے سامنے بیٹھا پہلے اس کا بخار چیک کرنے لگا۔"ایک سو دو "۔

"اس لڑکی نے میری زندگی عذاب میں رکھنی ہے کبھی ایک پل چین کا بھی نہیں دیں گی۔"

اب پیس کو باول میں بگھو کر انھیں نچوڑنے لگا اور پھر اس کے سر پہ رکھا نور صبح کو اپنے سر میں کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا جو سارا پانی اب اس کے منہ میں آ رہا تھا وہ تیزی سے اُٹھی

"اُف یہ کیا کر رہے ہو!، مجھے مارنے لگے ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنا گیلے منہ کو ہاتھ لگاتے ہوے اسامہ کو گھورنے لگی اسامہ اس کے اُٹھنے پر بھوکلا گیا تھا کیا ضرورت تھی یہ کام کرنے کی عجیب سی شرمندگی ہوئی اسے

"نہیں تم میرا مطلب ہے۔"

اس نے کپڑا چھینتے ہوے اس کے منہ میں بھی لگانے شروع کر دیا

"یہ لو!!!۔"

اسامہ نے اس کا بازو پکڑا

"پاگل تو نہیں ہو گی صبح!۔"

اس احتجاج سے بیڈ پہ پڑا باول بھی گر گیا اور بستر کو گیلا کر چکا تھا

www.novelsclubb.com

"تم کیا کر رہے تھے۔"

وہ سخت بخار میں بھی جنگلی بلی تھی

"تمھیں بخار تھا تمھاری پٹیاں کر رہا تھا مگر میں بھول گیا تھا کہ تم زومبی ہو۔"

وہ اب رُک گئی پہلے اسے پھر مڑ کر گیلے بستر کو دیکھتی رہی پھر اپنے جسم کو چیک کرنے لگی تو واقعی محترمہ کو بخار تھا

"تمھیں کیسا پتا چلا ضرور میرا گلا دبانے لگے ہو گے تب پتا چلا ہو گا۔"

وہ اب کمبل کو سائڈ پہ کر چکی تھی

اسامہ بھی بستر سے اُتر گیا

"اتنا خوش قسمت نہیں ہو کہ تمھارا گلا دباوہاں مگر ایسی حرکتیں کرو گی تو یہ نوبت بہت جلدی آئی گی۔"

"مت بھولو میں کرو کو ڈائل کے کمرے سے گن لے آو گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ رُک گیا؟

"یہ کون ہے کرو کو ڈائل کس کو کہا؟ وہ اب گھورتے ہوے بولا

"وہ جو اس کمرے میں تمھارے ساتھ جس کی تصویر تھی مگر اس کی مگر مچھ جیسی آنکھیں تھی تمھاری طرح سفائر نہیں تمھاری اس یوٹیوبر سے بہت ملتی ہے کیا نام ہے شام ادریس وہ بھی فیک تم بھی فیک۔"

وہ ہنستے ہوے بولی

"ویری فنی اور تم میرے چھوٹے بھائی کو کہنے والی ہوتی کون ہو؟ سب سے خوبصورت ہے میرا بھائی۔"

وہ انگلی اُٹھا کر غصے سے بولا

"اور رہنے دو صلاح الدین علی خان آپ سب کے خاندان کے مجھے اب تک خوبصورت بندے لگے ہیں گاڈ ہی از سو ہینڈسم!۔"

جیلسی جسے اردو لغت میں حسد کہتے اور حسد کی آگ اسامہ کے اندر پھیل گئی تھی اس بار بھی دین سب سے آگئے اس دین کی تو!۔"

وہ مٹھیاں بھینچ کر سوچ رہا تھا ہاں صلاح الدین کی پہلے اس سے نکاح ہونے والا تھا وہ بھی خود کو خوش قسمت تصور کرتی اگر صلاح الدین کے سنگ ہوتی جبکہ اسامہ نے بھی یہی کام کیا تھا مگر نہیں ہیر و تو دین ہے صرف دین پھر اپنی سوچ پہ اسے حیرت ہوئی وہ بھلا بچی ایسا کیا سوچتی وہ تو اس لیے کہہ رہی ہو گی اس کی آپی کا شوہر ہے لعنت ہو اسامہ تم پر خود سی ہی سوال جواب کرتا وہ نور کو پاگل لگا تھا

"کیا خود سے بڑبڑا رہے ہو؟۔" وہ چونک کر اس ویمپ کو دیکھنے لگا اور پھر بستر کو دیکھ کر تاسف سے سر ہلاتا باول کو اُٹھانے لگا وہ اب کمبل چینج کرنے کے لیے اُٹھانے لگا

"چھوڑو! یہ سوکھ جائے گا مجھے بھوک لگ رہی۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے روکنے لگی

"ایک یہ تمھارا پیٹ ہے یا کنٹینر جب دیکھو بھوک ہی لگتی رہتی چُپ کر خاموش کھڑی رہو اور مجھے بستر ٹھیک کرنے دو۔" وہ غصے سے بولا ایک چیز تھی وہ اسامہ کے بس میں نہیں وہ تھا غصہ اور وہ چاہ کر بھی اس چیز پہ قابو نہیں پا سکتا تھا

"نہیں تم نے اُٹھایا اور میری طبیعت بھی بہت زیادہ خراب ہے پھر ڈاکٹر کو فون کر دوں گی اور بتا دوں گی تم میرے ہز بنڈ ہو اور اب تمھیں پولیس کے حوالے کریں۔"

اُف ایک تو اس کی زبان اسامہ نے غصے سے کمبل پھینکا اور تیزی سے باہر نکلا وہ بھی اس کے پیچھے آئی

•••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ اب اسے مار کر تھکے ہوے انداز میں بستر پر بیٹھا

"زرا بھی آواز نکلی تمھاری زندہ گاڑدوں گا مجھ سے زبان چلائے گی اب دیں تو جواب مجھے۔"

وہ سخت لہجے میں کہتا تیزی سے اُٹھا اور اسے ٹھوکر مار کر باہر نکل گیا اور وہ بالکل ساکت پڑی رہی اس کا شدت سے دل چاہ کے چیخ چیخ کر اپنا غم بیان کرنے مگر یہاں سُننے والا کون تھا اسے نے دیکھا شادی تو بی بی کی بھی ہوئی وہ کتنی خوش اور کتنی مطمن لگ رہی تھی اور اس نے کھڑکی میں بھی دیکھا تو صاحب اس کی پونی بنا رہے تھے دیکھنے سے لگتا تھا کتنا خیال رکھتے ہیں اس کا، پڑھتی بھی ہو گی اُن کا انداز میں بھی ایسا لگ رہا تھا اگر شادی بیشک اسی عمر میں ہونی تھی تو تعلیم کیوں چھینی گئی مجھے سے یہ مار ہی اس کی جگہ کیوں لکھ دی اسے اپنے آپ سے اور اپنی قسمت سے نفرت محسوس ہو رہی تھی اور ساتھ میں صبح بی بی کی قسمت پر رشک آ رہا تھا پھر وہ ہمت کر کے اُٹھی اور اپنے ڈوپٹے سے ناک سے نکلتے ہوے خون کو صاف کیا اس کا شدت سے دل کر رہا تھا یہاں سے بھاگ جاے مگر وہ بے بس تھی سنگ پہ جھکی اس کے

www.novelsclubb.com

خون اور آنسو دونوں ہی بہے جا رہی تھی اور وہ اپنے رب سے اپنے درد کا مداوہ مانگ رہی تھی کہ اسے اپنے مہربان شفقت میں لیے لے

••••••••••••••••••

وہ اب گل شیر کو نہی اُٹھا سکتا تھا نہ ہی کسی اور کو اس لیے خود ہی کچھ کرنے لگا ایک چیز تھی جو اسامہ کی اچھی تھی اور دین کی بے حد بُری وہ تھا کھانا بنانا مگر یہ ٹیلنٹ اسامہ صاحب اپنے دل میں چھپائے رکھا اپنے ہی ڈیڈھ اینٹ کی مسجد بنانے والے کیسے امید رکھ سکتے ہیں کہ کوئی ان کی خوبی سے واقف ہوے اور پھر ان کی واہ واہ کریں اس کی مسٹری پرسنالیٹی پر وہ اپنے سب عیب دکھا دیتا تھا اور اپنی خوبیوں کو پوشیدگی کر لیتا تھا

www.novelsclubb.com

وہ اب خاموشی سے فریج میں کچھ تلاش کر رہا تھا کہ اسے کچھ بنانا نہ پڑے مگر ایسا کچھ نہیں تھا تھکے ہوے انداز میں بولا

"کچھ نہیں ہے تم جا کر سو جاو صبح گل شیر کچھ بنا لے گا۔"

وہ جو سٹول میں بیٹھی ہوئی تھی نفی میں سر ہلانے لگی

"دیکھو مجھے بخار ہے اور میں میڈ سن لوں گی مگر اس سے پہلے کچھ کہنا ضروری سائنس میں پڑھا تھا میں نے کہ۔۔۔۔۔"

"تم چُپ نہیں کر سکتی۔"

وہ اب بگڑتے ہوے بولا

"نہیں بتا رہی ہوں کہ مجھے کتنا نقصان ہو سکتا ہے اب تو میری فکر کرنے والا کوئی ہے بھی نہیں سوائے تمھارے۔۔"

وہ ٹھہر گیا پھر سر اُٹھا کر اسے دیکھنے لگا وہ اب سامنے پڑا انٹیلا کا جار کھول چکی تھی اور اپنی انگلی گھسا کر پھر منہ میں ڈالنے لگی

"اس وقت صرف انڈا بن سکتا ہے۔" وہ فریج میں دو انڈوں کو دیکھتے ہوے کہنے لگا

www.novelsclubb.com

"توبہ انڈا کبھی مر کر بھی نہ کھاوں ایک کام کرو کچھ آڈر کر دوں۔" وہ بھی کھانسنا شروع ہو گئی اسامہ سیدھا پانی کے گلاس میں ڈسپینسر سے پانی ڈالنے لگا

اور اس کی طرف آیا اور اس کی پیٹھ کو تھپکنے لگا

اور چاکلیٹ کا ڈبہ کھینچا

"ایک تو پہلے ہی بخار ہے اوپر سے گلا خراب کروں۔"

خشک لہجے میں وہ کہنے لگا ایک تو اس انسان سے نرمی سے بات نہیں ہو سکتی نوری نے پانی پیتے ہوے سوچا اور اپنے کھانسنے لگی

"اُف! لڑکی بس کرو!۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب جنھجھلا کر کچھ سوچ رہا تھا کہ کیا بنائیں تو وہ پاگلوں کی طرح کھانسنے لگی تو بلا آخر وہ چڑتے ہوے بولا وہ اب دوبارہ پانی سے خود کو کھانسنے سے روک رہی تھی

اگر اسے کھانسی نہ ہوتی تو وہ اسامہ کو خوب سُناتی اور وہ کبرڈ کھول کھول کر کچھ چیک کرنے میں مصروف ہو گیا

••••••••••••••••••

"کچھ پتا چلا آپ کو۔"

وہ صلاح الدین کو دیکھتے ہوے تیزی سے اُٹھی تھی صلاح الدین کے چہرے پہ مایوسی کا عنصر تھا مگر وہ ثمرن کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس نے ثمرن کا ہاتھ پکڑا اور اسے ساتھ لے کر اندر کی طرف بڑھا

"دین کیا ہوا آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنے دوسرے ہاتھ سے دین کا بازو پکڑتے ہوے بولی

دین نے چونک کر اسے دیکھا اور ہاتھ چھوڑ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا

"آج ایک دن یہاں رہے گے میں ارباز جے دوستوں کے گھر جاوں گا اور کچھ ایسی جگہ جہاں اسامہ کا بھی کوئی کانٹیکیٹ ہو فکر مت کرو مل جائے گی۔"

وہ اس کے گال کو سہلا کر بولا وہ رونا چاہتی تھی مگر اس نے دین سے وعدہ کیا تھا اس لیے بامشکل ہی سر ہلاتے ہوے بولی

"مجھے آپ پر بھرپور بھروسہ ہے الادین صاحب آپ سب کچھ کر سکتے ہیں۔"

صلاح الدین مسکرا پڑا اور جھک کر اب اس پر اپنی پیار کی مہر چھوڑ چکا تھا

"داٹس مائی گرل!۔"

وہ ہولے سے اس کے سر پہ اپنا سر ٹکراتے ہوے بولا

"چلو آو میں نے پشاور کے سپیشل ڈشز منگوائی ہے تمھیں کھلاتا ہوں۔" وہ اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے ہوے اسے کچن کی طرف لے کر گیا

•••••••••••••••••••••

"یہ کیا بنا رہے ہو؟۔"

وہ اسے کٹنگ وڈ پہ چکن بون لیس کاٹتا ہوے دیکھنے لگی تو پوچھے بغیر نہ رہ سکی وہ اتنی تیزی اور معارت سے کاٹ رہا تھا کہ صبح حیران ہو رہی تھی اتنی تو اچھی کٹنگ شاہد امی نے بھی نہ کی ہو

وہ خاموش رہا اور فرائی پین اُٹھا کر اب سٹو آن کر چکا تھا اور اب اس میں تیل ڈالنے لگا

"بولو بھی چکی!۔" وہ اب بور ہو رہی تھی

"نور صبح ایک انتہائی باتونی اور دماغ کھانے والی لڑکی بس یا کچھ اور بھی کہوں۔"

وہ اب اسے گھورنے لگی

"اور اسامہ علی خان ایک انتہائی سڑا ہوا کریلا پلس تیز مرچ کے ساتھ ساتھ ڈینڈرف جیسا خشک انسان ہے بس یا اور کچھ بھی سنو گے۔"

اسامہ نے نظر اُٹھا کر اس کے سُرخ چہرے کو دیکھا

"پہلے ہی درجہ حرارت کافی زیادہ ہے مزید کیوں بڑھا رہی ہو۔"

وہ اب اس کا مزاق اُڑا رہا تھا انداز اب سرد مہری سے کچھ الگ ہی تھا جس سے نورِ صبح کا فل حال کوئی لینا دینا نہیں تھا

"کیا کروں میرے آس پاس ہی آگ لگی ہے تو درجہ حرارت کیسے کم ہو گا۔"

وہ سیدھا اسامہ پہ طنز کر رہی تھی آخر تھی ثمرن کی بہن وہ ایک نظر اسے دیکھتا رہا پھر کام میں لگ گیا

www.novelsclubb.com

"ویسے تم پڑھتے کیا ہو؟۔"

"ایک منٹ یہ تم کیا ہوتا ہے جانتی بھی ہو تم میرے سے کتنے سال چھوٹی ہو۔"

وہ خاصے گھورتے ہوے بولا تھا

"ہاں ہاں بیس سال چھوٹی ہوں پر وہ کیا ہے نا تم میرے ہزبنڈ کے ساتھ چکی بھی ہونا اور چکی کو اتنی عزت نہیں دیں سکتی زیب نہیں دیتا صبح کو۔"

وہ تاسف سے سر ہلاتا اب پتا بریڈ کو اُٹھا کر بٹر لگانے لگا

"اچھا بتاو نا اسامہ کیا پڑھتے ہو۔"

وہ سامنے پڑی ساس کو اُٹھانے لگی مگر اسامہ نے نظر پڑتے ہی اُٹھالیا کہ لڑکی پھر اپنا گلا خراب کریں گی وہ اب اسامہ کو ہلکی سی گھوری دکھا پھر اپنا سوال دھرانے لگی

"میں قتل کرنے میں بیکچلر کر رہا ہوں اور بہت جلد ڈگری ختم ہونے کے بعد کسی کا قتل کروں گا اور ماسٹر کے بعد لوگوں کو مارنے کا بزنس شروع کروں گا اور پتا ہے میرا پہلا کلائنٹ کون ہو گا تم اور میں یہ کام دیر سے کرنا چاہتا ہوں مگر اگر تم دوبارہ

منہ سے کچھ بولی تو میرے ہاتھوں سے خون ابھی ہو جائیں گا اس لیے خدا کا واسطہ ہے اگر تمھیں اپنی زندگی پیاری ہے تو چُپ کر بیٹھ جاو۔"

وہ اب چڑ گیا تھا اور جب وہ چڑ جاتا تھا جو اس کے منہ میں آتا تھا بولتا چلا جاتا تھا وہ پہلے حیرت سے دیکھنے لگی پھر بڑی سی مسکان اس کے چہرے پہ آئی اور وہ کاونٹر پہ بیٹھ چکی تھی پھر اسے دیکھا

"تم گینگسٹر بنو گے واو تمھیں پتا ہے اسامہ مجھے ہیرو سے زیادہ ہمیشہ ولن اچھے لگے ہیں اور مجھے تو تم اس وقت اور بھی اچھے لگ رہے ہو ویسے کب بنو گے وہ کالا چشمہ وہ گلے میں چین پہنا اور بلیک جیکٹ سے نکلتا گن اور پھر ڈشوم۔"

وہ انگلی سے گن بناتی سوٹ کرنے کی آواز میں بولی

اسامہ سر اُٹھا کر اس کے معصومانہ انداز کو دیکھ رہا تھا ڈمپل اس کے سٹبل (شیو) پہ پڑا تھا مطلب تبسم آیا تھا چہرے پہ مگر اس پہ حجاب لے آیا جس کی وجہ سے وہ

معصوم لڑکی اس کو مسکراتا ہوا دیکھنے سے محروم رہ گئی مگر وہ کامیاب ہو گئی تھی وہ اسامہ کا دل اپنی معصوم باتوں اور شرارتوں سے پگھلا رہی تھی

اس نے پتھر جیسے دل کو بلا آخر پگھلا دیا تھا جو کام کوئی نہیں کر سکا تھا وہ نورِ صبح کر چکی تھی

وہ اس پر نظریں ہٹاتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا

"تو پھر کب بنو گے گینگسٹر پلیز مجھے بھی اس گینگ میں شامل کر لینا پلیز پلیز۔"

"تم سٹوپڈ ہو یا بنے کی کوشش کرتی ہو۔"

اسامہ اپنے جذبات کو چھپا کر گھور کر بولا وہ اب فرائی والا کام کر چکا تھا اس لیے صبح مزید کاونٹر پہ بیٹھ اس کے پاس آئی

www.novelsclubb.com

"نہیں میں تو بہت بھولی ہوں ہاں آپ کے ساتھ رہتے رہتے شاہد سٹوپڈ ہو جاوں ایک سکینڈ۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسامہ کے ماتھے پہ پڑے بل کو ہٹانے لگی وہ ایک دم پیچھے ہوا

"کیا کر رہی ہو۔"

وہ ہاتھ میں چھڑی تھامے حیرت سے اسے تک رہا تھا

"یہ جو آپ کے فورہیڈ (پیشانی) پہ جو لائن بنتی ہے اس سے بوڑھے لگتے ہو بس اسے ٹھیک کر رہی تھی کیا یہ بن گیا۔"

"ابھی نہیں اور کاونٹر کے بجائے سٹول بھی حاضر ہے بندریاں!۔"

"مجھے بھوک لگ رہی ہے نا!۔"

"صبر صبح! پہلے سٹول پہ بیٹھو تب ملے گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے بولا

"اُف چکی!!۔"

وہ اب اُتر کر سٹول پہ بیٹھ گئی اس کے اتنے تعبداریٔ کی اسامہ کو کم سے کم اُمید نہیں تھی وہ اب ٹیشو سے ہاتھ صاف کر کے ساری چیزیں ٹھیک کرنے لگا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

دین نماز پڑھنے کے لیے چلا گیا جبکہ وہ کام کرنے والے کو خاموشی سے دیکھ رہی تھی جواب اِدھر کچن میں آتے ہی برتنوں کا پوچھ کر اجازت ملنے پر انھیں اُٹھا کر صاف کرنے لگی ثمرن نے اس کی مدد کرنا چاہی مگر اس نے انکار کر دیا تھا کہ وہ خود کر لے گی اور نوکر کے ہوتے ہوئے نوکر تھوڑے ہی کام کریں

"پہلے بھی میں دیکھ رہی تھی تم بہت زیادہ کام کر رہی تھی اور اپنے بھائی کو بھی سنبھال رہی تھی تھک گئی ہو گی تمھاریٔ امی نہیں آئی۔"

www.novelsclubb.com

وہ مڑ کر ثمرن کو دیکھنے لگی

"باجی میری تو اماں حیات نہیں ہے اور وہ میرا بھائی نہیں میرا بیٹا ہے۔"

اور ثمرن نے جو پلیٹ پکڑی تھی وہ گرتے گرتے بچی

نورِ صبح جتنی لڑکی ایک بچہ کی ماں تو کیا نور نہیں!!!

"اتنی سی عمر میں بچہ اور تمھاری شادی بھی ہو گئی

کہی یہ خون بہاوالا چکر تو نہیں تھا۔"

وہ مسکرائی اور اس کی مسکراہٹ میں کتنے زخم تھے یہ ثمرن باخوبی سمجھ سکتی تھی بچہ کی رونے کی آواز پر کام والی تیزی سے مڑ کر بھاگی اور ثمرن وہی کھڑی رہی اس کا دل ایک بار پھر صبح کو جلد از جلد اپنے پاس لانے کے لیے ہمکنے لگا

"صبح تم کہاں ہو۔"

وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی بے بس تھی خونی رشتے اسے بے انتہا مضبوط لڑکی کو کمزور کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"یم بہت مزے کا تھا کتنے پیسے لو گے بہورانی۔"

وہ شرارت سے بولی اسامہ جو جوس کے سپ لے رہا تھا اس کو ہنسی آنے کی وجہ سے جوس حلق میں پھنس گیا

"یہ لفظ کہاں سے سیکھتی ہو۔"

وہ کھانس کر خود کو قابو میں لاتا دلچسپی سے بولا

"وہ ارشد بھائی کی چھوٹی بہن ان کی شادی ہوئی تھی وہ آپی سے دو سال بڑی ہیں آپی سے بہت بنتی ہے دونوں آپس میں گفتگو کر رہی تھی وہ اپنی شادی کی ساری ڈیٹیلز بتا رہی تھی تو میں نے سُنا انھیں ان کی سُسر نے صرف کھانے بنانے کے دس ہزار دیا ویسے بہت کم نہیں دیں تھے۔"

اسامہ نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا آج تو جیسے ٹھان لیا تھا صبح نے کہ وہ اسے ہنسا کر رہے گی اور بار بار ہنسائے گی

"ویل بہت اچھا تھا یہ سینڈوچ اب میں سونے جا رہی ہوں اللہ حافظ۔"

وہ اب ہاتھ دھو کر جانے لگی کہ اسامہ نے اس کا ہاتھ پکڑا وہ مڑی

"بیمار لڑکی دوائی نہیں کھانی۔"

وہ چلتے ہوے پہلے سے نکالی ہوئی سیرپ کی بوتل کو اُٹھا کر کھولنے لگا اور چمچ اُٹھا کر اس میں ڈالنے لگا

"او یہ اورنج کلر کی ہے مطلب میٹھی پھر ٹھیک ہے ورنہ وہ سفید رنگ کی بہت گندی ہوتی ہے۔"

وہ بڑی آرام سے دو چمچے لے چکی تھی

"اب جاو! میں آتا ہوں۔" وہ سر ہلا کر جانے لگی پھر رُک گیا پھر مڑ کر اس کے کو ہگ کر چکی تھی مڑتے ہوے اسامہ ساکت ہو گیا اس کا دل جیسے ایک پل کے لیے دھڑکنا بھول گیا تھا

Your the best Chucky I'm lucky to have you

اور اسامہ کے اس کے لفظوں نے مزید پتھر کا کر دیا

••••••••••••••••••••••

اسامہ کو لگا جیسے وہ سانس نہیں لے سکے گا وہ اسے ہٹانا چاہتا تھا مگر ہٹا نہیں پایا مگر اپنے آنسو کو چھپانا چاہتا تھا جو نجانے کیوں اس کی آنکھوں میں آ گئے لکی کوئی اس پاکر کبھی خود کو لکی محسوس ہو سکتا تھا اسے قبل وہ اسے دھکا دیں کر یہاں سے بھاگتا صبح ہٹ کر اسے گڈ نائیٹ کہہ کر چلی گئی اور وہ اُدھر ہی کھڑا زمین کو دیکھنے لگا

"اسامہ کو اگر کوئی ابھی کوئی نہیں پسند کرتا تو کیا ایک دن تمھاری زندگی میں ایسا آئے گا جو خود کو سب سے خوش قسمت ترین سمجھے گا جس کی زندگی میں اسامہ آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

مورے کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی

"وہ آ گئی مورے۔"

وہ بہت آہستگی سے بڑبڑایا تھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"گل شیر کیا یہاں پر گھوڑے ہیں۔"

وہ جب پودوں کو پانی دیں رہا تھا جب تیار سی صبح لان کی طرف آئی آیک اس نے دوسرا جوڑا پہنا ہوا تھا لیمن کلر کی سادہ شلوار قمیض جس کے سامنے چھوٹے چھوٹے موتی کے بٹن لگے ہوے تھے بال میڈم نے کالے رنگ کا ہی ہیر کیچ پہنا آج اسامہ صاحب سے بال نہیں بنوائے کیونکہ محترم سو رہے تھے وہ ایک پھول توڑ چکی تھی تب گل شیر کو دیکھتے ہوے اچانک کیا سوچ کر بولی تھی

www.novelsclubb.com

"ہاں بی بی گھوڑے بہت ہیں ایک دین لالہ کا ہے ایک ارباز لالہ کا اور ایک آغا جان کا بس ایک بہت خطرناک والا ہم تو اس کو گھوڑا بھی نہیں بولتا اور پتا ہے وہ اسامہ لالہ کا گھوڑا ہے چنگیز خان کی اولاد۔"

وہ اب پانی دیتے ہوے مزے سے بتاتے ہوے بولا

"اچھا چار پانچ گھوڑے ہیں اسامہ نے میرا کیوں نہیں لیا۔"

"بی بی ان کو کیا پتا تھا آپ ان کی زندگی میں آنا والا ہے آپ بولو تو لے دیں گا۔"

"لے ہی نہ دیں چکی اچھا خیر ہے مجھے وہاں لے جاوگے۔" ڈوپٹے کو گلے میں ڈال کر وہ بولی

"ہاں کیوں نہیں بی بی ہم آپ کو دکھائیں گا بس تھوڑا سا کام کرنے دیں آپ تب تک اسامہ لالہ سے اجازت لے لو۔"

"اس سے کیوں لو بی بی کون ہے وہ یا میں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب مضنوعی مالکن کی آواز میں بولی انداز بے حد شرارتی تھی

"بی بی تو ہماری آپ ہو ٹھیک ہے جیسا آپ کہے۔" وہ سر ہلا کر اس کے کام ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی

مگر ایک جگہ صبح سے ٹکا نہیں جاتا تھا اس لیے چلنے لگی چلتے چلتے وہ لان کے پچھلے حصے آ گئی اور اک دم رُک گئی غزل سٹول پہ بیٹھی برتن دھو رہی تھی یہ دیکھتے ہی صبح کا منہ کھل گیا اتنے سارے برتن اور صرف وہ اکیلی یہ برتن آخر ہے کس کے

وہ چل کر اس کے سامنے آئی

"یہ کیا کر رہی ہو تم!۔"

وہ حیرت سے بولی غزل ایک دم صبح کی آواز پر ڈر گئی اور پلیٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اس کا چہرہ ایک سکینڈ میں سفید ہو گیا تھا پر صبح کی آواز پہ اس کچھ سُکھ کا سانس ملا

www.novelsclubb.com

"سلام بی بی کوئی کام!۔"

وہ سر جھکا کر کھڑی ہو گی صبح نے اس کی حالت دیکھی اور پھر اس کے گیلے کپڑے اور وہ ہلکی ہلکی ہوا پڑنے سے کانپ رہی تھی صبح نے جھک کر پانی کو دیکھ یخ ٹھنڈا پانی

"یہ کس کے برتن دھو رہی ہو جہاں تک مجھے یاد ہے کل صرف کچھ برتن تھے اور وہ اسامہ نے دھو لیے تھے اور صبح ابھی کسی نے ناشتہ نہیں کیا تو پھر اور یہ کام کیوں کر رہی ہو تم سکول نہیں جاتی۔"

وہ ایک ساتھ کہی سوال کر گئی تھی کیا کرتی صبح جو تھی سوال کیے بنا چھوڑ نہیں سکتی تھی

"نہیں بی بی اور یہ سلیم کے دد دوست وہ۔"

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کہے

"اچھا میرے ساتھ آو!۔"

اس نے اس کے ٹھنڈے ہاتھ کو تھاما وہ جھجک پڑی صبح نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا کیونکہ وہ چھروانا چار ہی تھی پھر ایک دم اس کی نظر اس کے گال اور گردن پہ پڑی کیونکہ اس کا ڈوپٹہ اب اُتر چکا تھا

"یہ تمھارے چیکس اور نک میں کیا ہوا ہے؟۔"

وہ منہ کھولے انھیں اشارہ کرتے ہوے بولی وہ جلدی سے ڈوپٹہ کر کے انھیں چھپانے لگی

"چھپا کیوں رہی ہو یہ کیا ہوا کیا گری ہو مگر یہ گرنے والی چوٹ بھی نہیں بولو درد ہو رہا ہے آو میں اسامہ کو کہتی ہوں دوائی دیں تمھیں۔"

"بی بی رہنے دیں میں ٹھیک ہوں۔"

"ایک تو میں بی بی ہوں تو میری بات سنو جیسے گل شیر سُنتا اب چُپ کر کے چلو۔"

وہ اسے اندر لے کر گئی اور وہ ڈر ڈر کر چل رہی تھی کیونکہ بی بی کہی سلیم کو شکایت نہ لگا دیں

www.novelsclubb.com

"اسامہ اسامہ! چکی چکی۔"

وہ اونچی آواز سے سڑھیوں کی طرف دیکھ کر بولی

"رُکو تم کچن میں کھڑی ہو میں ابھی آئی اور خبردار یہاں سے ہلی چکی کو بلاو گی۔"

وہ گھور کر تیزی سے بھاگی کے یہ کہی بھاگ نہ جائے

جبکہ وہ اسے ہر ساہو کر جاتا ہوا دیکھنے لگی

••••••••••••

وہ گھڑی پہن رہا تھا جب دروازے پہ دستک ہوئی وہ چینج کرنے کی خاطر دروازئ بند کر چکا تھا اس لیے مڑ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مڑا

"آیا میں!۔"

"کھولو چکی!!۔"

www.novelsclubb.com

صبح کی آواز پر اس نے سر ہلا کر لاک کھولا اور صبح میڈم گولی کی طرح تیزی سے اندر آئی

"اُف کتنی دیر لگاتے ہو۔"

"کیا ہوا صبر نہیں ہوتا تم سے۔"

"نہیں ہوتا وہ بھاگ جائے گی۔"

وہ اب الماری کی طرف بڑھی اور اس نے اپنے جوڑے میں سے کچھ تلاش کرنا چاہا اسامہ اس کے پیچھے آیا وہ اب الماری میں تقریباً گھس گئی تھی اور جمپ لگا کر پرپل سوٹ نکالا جس پہ ہلکہ نیٹ کا کام ہوا تھا

"کیا کر رہی ہو۔"

وہ اب کچھ تلاش کر رہی تھی

"کیا ڈھونڈ رہی ہو؟۔" وہ اس کی پُشت کے پاڑ کھڑا حیرت سے اس کے کام کو دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"وہ بینڈ تیج کہاں ہے اور اسامہ اگر گردن اور چہرے پہ کچھ نشیان لگے ہو تو کون سی میڈسن دینے چاہئیے۔"

وہ اب مڑتے ہوے اشارہ کر کے بولی

"مجھے کیا پتا؟ ہو کیا ہے۔"

"اسامہ وہی جو آئی تھی کام کرنے والی اس کے اتنے گندے کپڑے تھے اور بیچاری کو چوٹ بھی لگی ہے اب کہی بھاگ نہ جائے۔"

"کیا ہوا اسے۔"

وہ اس کے کہنے پر بولا

"مجھے نہیں پتا ایک تو کچھ بتا نہیں رہی۔"

اسامہ سر ہلانے لگا "درد ہو رہا ہے اسے۔" وہ کندھے اچکانے لگی

www.novelsclubb.com

"تم اسے کپڑے دیں کر آو میں آتا ہوں۔"

وہ اب خود میڈ سن تلاش کرنے لگا اسے صبح کی اس طرح دوسرے کی کیر کرنا اچھا لگا تھا

"ٹھیک ہے۔" وہ جانے لگی تو اسامہ نے اس کا بازو پکڑا

"میں بھول گیا تمھیں بھی بخار ہے زرا دکھاو۔"

وہ اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھنے لگا تھوڑا سا محسوس ہو رہا تھا وہ اس کا ہاتھ ہٹانے لگی

"ٹھیک ہوں میں۔"

"نہیں ہے ابھی تمھیں بھی میڈسن دینی ہے۔"

"اُف چکی بعد میں۔" اس نے منہ بنایا

"نہیں!۔" گھوری نوازی گئی

وہ سیرپ کی بوتل اُٹھا کر اسے دوائی پلانے لگا مگر وہ اسے پلاتا کہ محترمہ سوچ کر تیزی سے بھاگی کہ کہی اس سے نیند نہ آجائے کیونکہ اس نے ابھی گھوڑے پہ سواری کرنی ہے

www.novelsclubb.com

"صبح اُف پاگل ہو جاو گا میں۔" غصہ اسامہ صاحب کو پھر آگیا

••••••••••••

"یہاں نہیں ہیں ارباز حویلی میں ہی ہے۔"

وہ عیشا کی نماز پڑھ رہی تھی جب تھکا سا دین اندر آیا وہ سلام پھیر کر دعا کیے بنا اس کے پاس آئی جواب بستر پر سر جھکائے بیٹھا ہوا وہ نیچے بیٹھی اس کا ہاتھ پکڑ کر نوری کو پوچھ رہی تھی تو وہ سر اُٹھا کر ہولے سے بولا ثمرن کو اسے تھکے ہوئے چہرے پہ شرمندگی ہوئی اس نے دین کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گال کے ساتھ لگایا

"پریشان نہ ہوے اللہ سب بہتر کریں میری نوری اب اللہ کی امان میں ہے دین۔"

وہ اس کے مطمئن لہجے پہ حیران ہو گیا تھا کہاں وہ پاگل ہو رہی تھی اور کہاں وہ اتنی ریلکس وہ شاہد اس کو پریشان کرنے کی خاطر ایسا بول رہی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا اندر سے وہ کتنا رو رہی ہے وہ سب کو دھوکہ دیں سکتی تھی مگر دین کو نہیں کیونکہ وہ اس کی آنکھیں دیکھ کر سب کچھ جان لیتا تھا

"ابھی حویلی کے لیے نکلے۔"

وہ اس کی خاطر رات کو بھی سفر کرنے کے لیے تیار تھا وہ اس کی اس بات پر مزید شرمندہ ہو گئی اور اسے دین پہ پیار بھی بے حد زیادہ آیا تھا نفی میں سر ہلاتے ہوے اس نے دین کے گھٹنے پہ اپنا سر رکھ دیا

"آپ تھک گئے ہو گے صبح نکلے گئے ویسے بھی جو ہونا تھا وہ تو ہو کر رہ گیا ہے بس اب مجھے دوسری ثمرن کو وہاں سے نکالانا ہے بس دعا کریں دین میری بہن میری طرح نہ نکلی ہو یا اس کا حال میرے جیسا نہ ہوا ہو۔"

اس کے لہجے پہ دین نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور جھک کر اس کے سر پہ پیار کیا

"انشااللہ! کچھ نہیں ہو گا اسے اگر خانم ہیں تو مجھے پورا بھروسہ ہے اسے کچھ نہیں ہو گا۔"

وہ بھی ثمرن کے سر پہ اپنے گال رکھ چکا تھا انداز تسلی دینے والا تھا مگر وہ اس سے زیادہ خود کو دیں رہا تھا کہ اس کے بھائی اس کی نظروں میں نہ گرے

•••••••••••••••••••

"چلو پہنوا سے۔"

"بی بی میں کیسے۔"

"اسامہ کو بلاو۔"

اس نے اسامہ کی دھمکی ایک بار پھر استعمال کی

"ننن نہیں بی بی میں میں لیتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"گڈ لو اسامہ بھی آ گیا اسامہ اسے میڈ سن دیں دوں۔"

اسامہ ابھی رائیڈ کے لیے نکل رہا تھا کچن میں پانی پینے کے لیے آیا تھا اندر آ کر رُک گیا

"تم ایک کام کرو پہلے چینج کرنے چلی جاو۔"

وہ فورن گھبڑا گئی اسامہ کو اندر آتا ہوا دیکھ کر تو وہ اس کی حالت کی وجہ سے صبح یہ سمجھی تب بولی وہ تشکر سے صبح کو دیکھتی فورن چلی گئی

"تم ویسے کہاں جارہے ہو اور یہ لانگ بوٹس کس لیے۔"

وہ اب اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی تو غور سے اسے دیکھا جو جینز اور سکائی بلو پولو شرٹ میں ہینڈسم لگ رہا تھا اور اب شرٹ پہ اپنی گلاسس لگاتے ہوے اندر بڑھا

"ناشتہ کیا تم نے؟۔"

"نہیں جوس پی چکی تھی اور ایپل کھالیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ نہیں بولا تسلی ہوئی محترمہ کھانے کی شوقین ہے زبردستی نہیں کرنی پڑتی وہ اس کی اتنی فکر کیوں کر رہا ہے

"بتاو نا چکی!۔"

"صبح تم بولتے ہوے نہیں تھکتی۔"

وہ خود سیپ کا پیس اُٹھا کر اس دھونے کے لیے بڑھتے ہوے بولا

"بولنے سے کون تھکتا ہے چکی ویسے تم غصہ کرنے سے نہیں تھکتے۔"

"میں کب غصہ کرتا ہوں۔"

وہ مڑ کر صبح کو گھورتے ہوے بولا

"ہر وقت تو ناک پہ غصہ رہتا ہے آئی بروز جڑ جاتی ہیں

چیکس اندر گھس جاتے ہیں لپس کو ایسے کاٹتے ہو جیسے کسی اور کو کاٹ رہے ہو۔"

"بہت دیکھتی نہیں ہو مجھے۔"

www.novelsclubb.com

"تمھارا علاوہ کون ہے اس گھر میں گل شیر اور اس لڑکی کو کتنا دیکھو اب ان کو تو سیم ایکسپریشن مگر تمھارا ہر قسم کے ایکسپریشن کبھی رونا، کبھی غصہ ہونا کبھی مسکراہٹ چھپانا اور۔۔""

وہ سر ہلا کر جانے لگا جب اس کی بات پہ پھر رُک گیا

"مسکراہٹ چھپانا؟۔"اُف یہ لڑکی ہے یا ایکس سرے

"میں کب رویا ہوں۔"

"او کام آن اسامہ بے بی کی طرح روے تھے اس دن جیسے میں نے آپ کو مارا ہوں ۔"

صبح کا جیری موڈ آن ہو گیا تھا اور وہ ہنس کر اس کی اکیٹنگ کرتے ہوے بولی

"میں نہیں رویا تھا میری آنکھوں میں کچھ چلا گیا تھا۔"

"او نہیں نہیں اسامہ بے بی ایسے تو نہ چھپائے وہ دن بھول گئے منہ چھپا کر ای ای ای میں ایسا نہیں کر سکتا۔"

"صبح کی بچی۔۔"

وہ دانت کچائے تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور وہ ہنستے ہوے بھاگی

www.novelsclubb.com

"میرا چکی واپس آ گیا!۔"

اسے اسامہ کو تنگ کرنے میں مزا آتا تھا

••••••••••••••••••••••••

صلاح الدین کار منگوانے باہر گیا تھا جبکہ وہ اس کے انتظار میں کھڑی تھی جب دیکھا تو دو بارہ ماسی کو آتے ہوے دیکھا مگر اس کے ساتھ بچہ نہیں تھا وہ ثمرن کو سلام کرتی آ گئے جانے لگی جب ثمرن نے اسے روکا

"تم یہاں کب سے کام کر رہی ہو اور تمھارا شوہر کون ہے۔"

www.novelsclubb.com

"باجی وہ زمینوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں یہ آپ صاحب لوگوں کی۔"

وہ اب سائڈ پہ پڑا جھاڑو اُٹھاتے ہوے ثمرن کو بولی تھی

"شادی کتنے سال بعد ہوئی۔"

وہ اب اس کے پیچھے پیچھے آتے اس سے ہر چیز پوچھنا چاہتی تھی

"سال ہو گیا ہے باجی۔"

"ٹھیک!۔"

"ویسے تم کتنی چھوٹی ہو تمھارا بے بی بھی ہے تمھارے امی ابا مان کیسے گئے اس دن پوچھنا چاہی مگر تمھارا بیٹا رو رہا تھا۔"

وہ اس کے معصوم سے ہاتھوں کو کام کرتا ہوا دیکھ کر دُکھ سے بولی اس کو دیکھ کر اچانک صبح کا بار بار خیال آرہا تھا اور یہی چیز سوچ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

"نہیں باجی ہمارے ہاں جلدی کروادی جاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ جھاڑو مارتے ہوئے سپاٹ لہجے میں بولی

"مگر کیوں؟۔"

ثمرن کا دل تڑپ اُٹھا

"ایسے کیسے کر سکتے ہیں کوئی جواز ہے ایسے چھوٹی چھوٹی بچیوں کی شادی کروانے کا۔"

"بس پڑھنا تو ہے ہی نہیں کون سا پڑھ لکھ کر آفسر بنا ہے اور دوسرا چھوٹی عمر میں باجی بچہ صحت منداور زیادہ جم سکتے ہیں ہم۔"

اور وہ اس کم سُن بچی کی اس بات پر حیرت سے غوطہ زن ہو گئی

This is ridiculous

وہ مٹھیاں بھینچ کر بولی

"موشم!۔۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین کی آواز پہ وہ مڑی

"آو کار آگئی ہے۔"

"سلام صاحب۔"

وہ صلاح الدین کو دیکھتے ہوے بولی

"وعلیکم سلام کیسی ہو اور اجمل کیسا ہے۔"

"جی بالکل ٹھیک صاحب!۔"

وہ صلاح الدین کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی اور ثمرن نے یہ چیز بہت محسوس کی تھی

"وہ اب تنگ تو نہیں کرتا۔"

"نہیں صاحب جب سے آپ نے اجمل کو سمجھایا ہے وہ اب مجھ پہ زرا ہاتھ نہیں اُٹھاتا۔"

اس بات پہ ثمرن کو مزید جھٹکا لگا

www.novelsclubb.com

"چلو اچھا ہے اور علی کیسا ہے۔"

"علی ٹھیک ہے جب سے علی ہوا ہے صاحب اجمل کا رویہ بھی مجھ سے ٹھیک ہو گیا آخر بیٹا دیا ہے میں نے۔"

ثمرن کی آنکھوں میں نمی بڑی تیزی سے آئی تھیں

دین نے اسے دیکھا جو جلدی سے آنکھیں تیزی سے جھپکانے لگی

صلاح الدین نے جیب سے پیسے نکالے اور چند نوٹ نکال کر اسے دیں وہ پہلے جھجھکی پھر ثمرن بولی

"رکھ لو۔"

اس کی آواز بھاری ہو گی تھی

"موشم؟۔"

"شکریہ صلاح الدین صاحب آپ کی بہت مشکور ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"شکریہ سے کام نہیں چلے گا سلوا! اب تمھارا بیٹا ہو گیا ہے پہلے تو میں چُپ رہا مگر اب تمھیں اپنی خواہش اور اپنا سوچنا چاہیے۔"

وہ بڑے سنیجدگی سے اسے دیکھتے ہوے بولا ثمرن نے چونک کر ان دونوں کو دیکھا

"صاحب اب مجھے شوق نہیں رہا میرے لیے اتنا کافی ہے کہ اجمل میری عزت کرتا ہے اور میرا علی۔۔۔"

"یہ اتنا نہیں ہے تعلیم شوق نہیں ضرورت ہے اگر تم پڑھی لکھی نہیں ہو گی تو اپنے بچے کی پرورش کیسے کرو گی کیا تم اسے دوسرا اجمل بناو گی اور سریسلی اجمل میری دھمکی کی وجہ سے قابو میں آیا نا صرف دھمکی وہ قرض میں ڈوبا ہوا تھا میں نے اس کی مدد کی ورنہ آغا جان ہاتھ اُٹھا چکے تھے اور اسی وجہ سے وہ میرے عزت کرتا ہے اور میری بات مانی مگر باقی سب ایسا نہیں کرتے۔"

www.novelsclubb.com

"تمھیں پڑھنے کا شوق ہے؟۔"

ثمرن جلدی سے صلاح الدین کی باتیں سُن کر بولی

"تھا پر باجی اب۔۔۔"

"نہیں صلاح الدین بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں انسان کو دوسرے سے محبت کرنے سے پہلے اپنے آپ سے کرنی چاہیئے اگر تمھیں تعلیم کا شوق تھا تو کیوں نہیں پڑھ رہی ایسے کیسے اپنی زندگی خراب کر سکتی ہو میرے خیال سے ابھی سے شروع کرو اور ایک بچہ فل حال کر لیے جب تک تم اپنی تعلیم مکمل نہیں کر لیتی۔" وہ جذباتی ہو رہی تھی دین نے اس کا ہاتھ پکڑا کہ صبر لڑکی

"شوق تھا باجی بہت تھا سفید کوٹ پہنے لوگوں کو اپنے ہاتھوں میں آئے شفا سے ٹھیک کروں مگر نصیب میں ہی نہیں لکھا باجی اب کیسے کر سکتی ہو اس لیے آپ لوگ فکر نہ کریں میں اپنے بچوں کو بھرپور تعلیم دلوانے کی کوشش کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے ایک تو دین اس کی شادی پہ اختلاف ہے یہ پولیس کے پاس کیوں نہیں گئی یہ سراسر جرم ہے وہ روک سکتے تھے اس شادی کو اب ایک لڑکی کے خواب برباد ہو گئے۔"

اس کا دل جیسے پھٹنے کو تیار تھا

"موشی کیا ہو گیا بات کرنے دو مجھے۔"

صلاح الدین نے تنبیہ نظروں سے اپنی جذباتی محبوب کو دیکھا

"باجی میرے کون سے خواب برباد ہوے ہیں ایسے تو سب کے ساتھ ہوتا ہے میری سہلیاں، بہنیں، کزن سب کے ساتھ بھی تو یہ ہوا میں انھو کی تو نہیں ہوا اور یہاں آٹھارہ سال کی عمر لکھ دیتے ہیں نکاح نامے میں اور یہی کام سالوں سال چل رہا ہے اس لیے یہاں کوئی سزا نہیں دلوائی جاتی اور ہم بھی کیا کریں ماں باپ کی عزت نہیں اچھال سکتے۔"

وہ بولتے ہوے خاموش ہوئی تو صلاح الدین نے ثمرن کو دیکھا جواب بالکل لب سی چکی تھی

"بہر حال تم بات کرو اجمل سے کم سے کم میٹرک تک کی تعلیم ہونی چاہیے اور تم بات کرو میں بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر بات کروں گا مگر سلوا اب سنیجدگی سے سوچنا کیونکہ میں اس معاملے میں بالکل چُپ نہیں ہونگا او کے اللہ حافظ او موشم۔"

ثمرن نے اپنے پیار سے شوہر اور اس کی سوچ کو دیکھا تو آج اتنے ٹینشن کے دن کہ بعد پہلی بار مسکرائی تھی وہ اپنے رب کا جتنا شُکر ادا کرتی اتنا کم تھا جس نے دین جیسے شخص کا ساتھ دیا اس نے سلوا کا چہرہ تھپ تھپایا

"پلیز پڑھائی شروع کرنا میری خاطر مجھے بہت خوشی ہو گی۔"

سلوا کی آنکھوں میں بھی نمی آگئی

"جی باجی کوشش کروں گی۔"

"خیال رکھنا اپنا اور کوشش کرو اپنی بہنوں اور کزنز کو بھی بولو۔"

"موشی!۔"

www.novelsclubb.com

صلاح الدین اس کی کفیفیت سمجھ رہا تھا اس کی جھلی سی پیاری سی بیوی کا دل بہت سادہ تھا وہ سادی سے لڑکی ہر بار اس کی دل کو دھڑکاتی تھی

کار پہ بیٹھتے ہوے اس نے ثمرن کا ہاتھ پکڑ لیا

"تو قلب من را گرفتھ ای۔"

(تم نے میرا دل لے لیا ہے) ثمرن نے مسکرا کر اپنا سر اس کے کندھے پہ رکھ دیا

"مجھے اس کا مطلب پلیز بتادیں ورنہ آپ مجبور کر رہے ہیں کہ میں فارسی سیکھوں ۔"

وہ ہنس پڑا

"موشی موشم اگر تم سیکھ لوں گی پھر تو تمھارا سانس لینا دشوار ہو جائیں گا۔"

اس نے سر اُٹھایا

"ایسا کیا کہتے ہیں آپ۔"

www.novelsclubb.com

چہرے ایک سکینڈ میں لال ہوا تھا دین سے کنڑول مشکل ہو گیا

"بتائیں نا۔"

وہ مسکراتے ہوے منہ موڑ چکا تھا ڈرائیور کو اگنور کرتے ثمرن نے اس کا ہاتھ ہلایا

"الادین صاحب!۔"

"صبر کر جاو لڑکی سب بتاو گا اتنی جلدی بھی کیا ہے۔"

"اُف دین!!۔"

"دین نہیں الادین!۔"

وہ اب اپنی چمکتی امیر الڈ آنکھیں اس پر گاڑتے ہوے بولا

www.novelsclubb.com

ثمرن گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھ کر دوبارہ اس کے کندھے پہ اپنا سر رکھ چکی تھی

•••••••••••••••••••

"کل میرا برتھ ڈے ہے اسامہ۔"

وہ سونے کے لیے لیٹنے لگی تھی جب اسامہ کو نوٹس بناتا ہوا دیکھ کر بولی اسامہ نے سر اُٹھایا

"تو؟۔"

"تو سے کیا مراد ہے میں تیرہ سال کی ہو رہی ہوں مجھے اس دُنیا میں آئے تھرٹین ایرز ہونے لگے ہیں آپ کیا گفٹ دیں گے مجھے۔"

"دھرتی پہ بوجھ پڑا ہے مجھے تو زمین سے ہمدردی ہے کہ تیرہ سال بوجھ کیسے برداشت کیا۔"

وہ اب بُک کو دیکھتے دوبارہ نوٹس لکھنے شروع ہو گیا

"ہاں جیسے وہ چالیس سال کرتی رہی ویسے تیرہ سال بھی کر سکتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"مس صبح آپ کو بتاتا چلو نو سال بڑا ہوں میں آپ سے آپ اپنے آپ کو چھوٹی بچی نہ سمجھے۔" وہ اسے دیکھنے لگا جواب کیچر اُتار رہی تھی

"نو نہیں آٹھ ویسے اسامہ آپ کی برتھ ڈے کب ہوتی ہے؟۔"

اس کا جب دل کرتا تم بولتی جب دل کرتا آپ بولتی عجیب مخلوق تھی

"جان کر کیا کروں گی۔" وہ رُک پھر لکھنا شروع ہو گیا پھر سپاٹ لہجے میں بولا

"پتا ہونا چاہیئے پھر سلیبریٹ کریں گے۔"

"میں اپنی سالگرہ نہیں مناتا۔"

وہ اب تیزی سے بولا اور اس کا لہجہ بہت سخت تھا نور صبح چُپ ہو گئی پھر بولی

www.novelsclubb.com

"آپ نہیں مناتے یا کوئی آپ کی نہیں مناتا۔"

"صبح سو جاو۔"

اسامہ کو نجانے کیا ہوا وہ اب سخت لہجے میں بولا

"کیا ہوا میں نے کیا کہا۔" وہ بولی اسامہ کو لگا وہ مزید کچھ کہہ دیں گا وہ تیزی سے اپنی کتابیں اُٹھاتا اُٹھ پڑا

"کیا ہوا؟۔"

مگر وہ کچھ کہے بنا اُٹھ کر چلا گیا

"اسے کیا ہوا؟ میں نے کیا کہا چھوڑو دورہ پڑتا ہے اسے بھی چھوڑے سو جاتے ہیں صبح پلین کریں گے۔"

•••••••••••••••

"وہ کافی دفعہ آ چکے ہیں آپ بار بار کچھ وقت مانگ رہی پہلے آپ کو جلدی تھی پھر اچانک کیا ہوا آپ کو سب ٹھیک تو ہے نا کہی حرا نے کچھ کہہ تو نہیں دیا آپ کو۔"

آغا جان ان کے سامنے بیٹھے ان سے پوچھ رہے تھے اور وہ جو اخبار پڑھنے میں مصروف تھی اس کی بات پہ نظر اُٹھا کر اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا جو اپنا سر جھکائے آہستگی سے بول رہے تھے

"کیا ہوا تمھیں کوئی مسئلہ ہے خان ہے۔"

وہ بولی تو نرمی سی تھی مگر آغا جان کو اس میں بھی سختی محسوس ہو رہی تھی

"نہیں مجھے کیا مسئلہ ہو گا وہ ان کا فون آیا تبھی آپ سے پوچھنے آیا ورنہ مجھے کیا مسئلہ ہو سکتا ہے آپ جو فیصلہ کروں گی ٹھیک کروں گی۔"

"ہمم تم تو جناتے ہو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے غصہ میں کیا ہوا فیصلہ دُرست نہیں ہوتا حراجیسے بھی ہے تو ہمارا خون اور وہ اپنے کیے پر شرمندہ ہے اور رہی دوسری بات بیٹی کا معاملے میں جلد بازی بھی ٹھیک نہیں ہے اس لیے وقت لگ رہا فکر نہ

کرو۔"

وہ آج بہت نرم لہجے میں بات کر رہی تھی آغا جان نے اب محسوس کیا اور یہ بات ان کے لیے حیرت سے کم نہیں تھی

"آپ نے مجھے معاف کر دیا خور!۔"

وہ اب چاے کپ میں ڈال رہی تھی تب آغا جان پُر امید لہجے میں بولے

"یہ تمھیں کب سے خوش فہمی ہونے لگی خان۔"

وہ اب سپاٹ لہجے میں بولی

"نہیں مجھے لگا آپ۔۔"

www.novelsclubb.com

"اگر تم سے بات کر رہی ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں نے تمھیں معاف کر دیا ویسے بھی اسلام میں تین دن سے زیادہ کسی سے ناراض نہیں ہو سکتے اور تین دن گزر گئے ہیں مگر یہ بھول ہے تمھاری میں نے تمھیں معافی کر دیا۔"

وہ اب چمچہ ہلاتے ہوے بولی

"میں ایسا کیا کروں جس سے آپ مجھے معاف کر دیں گی دیکھیں میں آپ کا دل نہیں ٹورنا چاہتا آپ ہی تو میری سب کچھ ہیں۔"

"میرے دل کی پرواہوتی ناخان تو تم اس بچی کے ساتھ یہ سب نہ کرتے تمھیں میرے دل سے زیادہ اپنی انا پیاری ہے۔"

"ایسی بات نہیں ہے خور ہمیں آپ بہت عزیز ہو بس ہادی کا غم زیادہ تھا اب جو بولے گا ہم وہی کریں گا۔"

وہ بہت احساس شرمندگی سے بولے تھے اور انھیں یقین نہیں آیا مگر پھر بولی

"ٹھیک ہے پھر صلاح الدین کو بلاو اور اس کو اور اس کی بیوی سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگوں اور ان کو گھر میں پھر سے ان کا مقام دیا جائے اور ساتھ ساتھ مانیزے کو بھی

دُگنی عزت ملے جیسے ہادی کی ماں کو ملتی ہے تب میں نے تمھیں دل سے معاف کیا ۔"

اس بات پہ آغا جان خاموش کہ خاموش ہو کر رہ گئے

•••••••••

وہ اپنی سالگرہ ماننا چاہتی تھی لیکن پتا چلا اسامہ صاحب گھر سے غائب گل شیر سے معلوم ہوا کہ صاحب جی کسی کام سے باہر گئے ہیں صبح کو نجانے کیوں لگا وہ جیسے رات کو آئے گا جیسے وہ اس کی سالگرہ نہیں منانا چاہتا مگر وہ منائے گی کیونکہ وہ ہر چیز سے زیادہ اپنے آپ کو چاہتی تھی کیا ہوا اگر کوئی نہیں وہ تو ہے گھر میں گل شیر بھی ہے اور غزل گزرشتہ دنوں سے غزل سے اس کی بات چیت ہونے لگی تھی غزل کو صبح بہت اچھی لگی تھی اس نے انھو کی چل بلی سے چھوٹی مالکن دیکھی جو واقعی بہت منفرد تھی اس کا درد جو اس سلیم سے ملتا تھا وہ صبح کے سنگ کم ہوتا جا رہا تھا صبح اسے

اپنے کپڑے کھانے کے لیے کچھ دیتی اور آج کل دو دن سے سلیم بھی کہی غائب تھا جو بھی تھا یہ دن غزل کے لیے اچھے چل رہے تھے مگر یہ بس کچھ دن ہی تھے

صبح غزل کو اپنی پارٹی کو پلان بتانے اس کے کواٹر میں آئی تھی جب اس کو کو آوازیں آئی

"یہ کس نے دیا بتا مجھے میری غیر موجودگی میں تیرا عاشق آیا تھا بول بولتی کیوں نہیں ہے۔"

"چھوڑے وہ بی بی۔"

صبح نے ہلکہ سے کھلے دروازے میں دیکھا وہ اس پر بہت زیادہ مار رہا تھا ایک منٹ کے لیے تو صبح بھی کانپ اُٹھی اس کا چہرہ لٹے کی مانند سفید ہو گیا وہ اسے مارتا تھا تب ہی وہ سلیم کے نام سے ڈرتی تھی تب ہی اس کے چہرے پہ چوٹوں کے نیشان تھے وہ اندر جانا چاہتی مگر وہ جانوروں کی طرح پیٹتے دیکھ کر خود بھی گھبڑا گئی جلدی سے بھاگ کر وہ باہر تیزی سے گل شیر کو بلانے لگی

••••••••••••••••••••

"بولتے کیوں نہیں ہو میرے قانون سے ہٹ کر تم نے کام کیا ظلم کی بنیاد گھر میں ڈالی بچی کی زندگی عذاب میں ڈال کر کہتے ہو معاف کر دیں اور اب جب شرمندہ ہو تو جو میں نے کہا اس پر بولتی کیوں بند ہو گئی بولو ناخان اگر انھوں نے ہمارا دل انجانے میں دکھایا تھا تو تم نے تو ان کی دُنیا ہی الٹ دیں کیا فرق رہ گیا پھر ہم میں اور ان میں بلکہ تمھاری اس حرکت سے ان کا پلڑا بھاری ہو گیا اب خاموش کیوں ہو ایک پوتے کی خاطر تم نے دوسرے پوتے کا دل دکھا دیا اور یہ تیسرا بھی مجھے کچھ مشکوک لگ رہا کہی تم نے اس کا بھی دل نہیں دکھایا۔"

وہ اب بول رہی تھی کچھ کہنے لگی جب ایک آواز نے انھیں ایک دم جیسے پتھر کا کر دیا

www.novelsclubb.com

"یہ کیا بولے گے خانم میں بتاتا ہوں ہر ایک ایک چیز اصل میں ان کے عمل کی اتنی لمبی فہرست ہے ان کو سمجھ نہیں آرہی میں ان کی مدد کر دیتا ہوں کیوں آغا جان !۔"

صلاح الدین کی مضبوط اور پتھریلی آواز پہ خانم اور آغا جان نے تیزی سے گردنیں موڑی وہ وہاں کھڑا ثمرن بھی تھی ساتھ انھیں اجنبیت اور شاہد نفرت سے دیکھ رہا تھا اور ان کے لیے بہت عجیب بات تھی کیونکہ وہ دین میں سب کچھ دیکھ سکتے تھے مگر نفرت کی اُمید نہیں تھی انھیں۔

"دین تم آگئے۔"

خانم کا چہرہ کھل اُٹھا وہ تیزی سے اُٹھی ان کی نظر ثمرن پہ پڑی تھی وہ چلتے ہوئے ان کے پاس آنے لگی اور آغا جان کو لگا وہ وہی بے ہوش ہو کر گر جائے گے یہ کب آیا اور وہ اندر داخل کیسے ہوا آخر یہ سب ہوا کیسے انھوں نے تو سختی سے روکا تھا بلال بھی چلتا ہوا دین اور ثمرن کے پیچھے آیا کیونکہ اندر لانے والا بھی وہی تھا

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"گل شیر گل شیر۔"

وہ بھاگتے ہوے کچن میں آئی جو چیختے ہوے اندر آئی

گل شہر جو بریانی کے لیے پیاز کاٹ رہا تھا ایک دم اچھلا

"کیا ہوا بی بی۔"

"وہ وہ۔۔۔۔"

اس سے بولا نہیں گیا وہ زندگی میں کبھی اتنی وحشت زدہ نہیں ہوئی تھی جتنی ابھی اسی وقت ہو رہی تھی

www.novelsclubb.com

"بی بی سب ٹھیک ہے نا۔"

"وہ اسے مار رہا تھا۔"

وہ اشارہ کرتے ہوے بولی

"گل شیر آپ اسے بچاے آپ جائے اور بچائے وہ غزل کو مار رہا ہے۔"

"ہے بی بی کیوں مار ہا۔"

"آپ چلے۔۔۔"

وہ اسے گھسیٹ کر لے کے گی وہ بھی بھاگا اس طرف وہ اسی طرف بڑھے جب وہ اب اسے مارنا چھوڑ کر گالیاں بکنے شروع ہو گیا

وہ دونوں اندر آئے تو وہ گردن موڑتے اس کی زبان فراٹے سے چلتی بے اختیار رُکی

نور نے غزل کی حالت دیکھی تو اس کا دل گرنے لگا جو بھی تھا تھی تو ایک تیرہ سال کی لڑکی

www.novelsclubb.com

"یہ کیا کیا تم نے۔"

گل شیر تیزی سے بولتے ہوے اس کا گیر بان پکڑنے لگا

اور نور صبح بھاگ کر جلدی سے اس کے پاس بھاگی

اور اسے اُٹھایا

جواب تقریباً بے ہوش ہو گئی تھی

"غزل اُٹھو غزل اُٹھو!!!۔"اور وہ دونوں لڑنے شروع ہو گئے

"میری مرضی تم ہوتے کون ہو اس کے عاشق!۔۔"

گل شیر نے اسے ایک تھپڑ لگا دیا جس سے وہ بپھر اُٹھا اور وہ لڑنے لگے

"گل شیر اسے اُٹھائے یہ اُٹھ نہیں رہی غزل اُٹھو!!۔"

وہ اس کا چہرہ تھپ تھپا رہی تھی ڈر کے مارے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اور کیا کریں

"بکواس کرتا ہے ہم پر جو الزام لگائے گا ہم اس کو چیر دُیں گا۔"

www.novelsclubb.com

گل شیر تو جیسے پاگل ہو گیا

وہ اب اُٹھ کر جا کر گل شیر کو کھینچ کر لڑائی روکنے لگی اسی چکر میں سلیم نے جیب سے چھڑی نکالی

اور نوری نے جیسے گل شیر کو کھینچا اسی لڑائی میں نجانے کیسے چھڑی نوری کے بازو پہ چیر کے رکھ چکی تھی اس کی دلخراش چیخی کمرے میں گونجی سلیم ٹھہر گیا گل شیر بھی اسے چھوڑ کر مڑا

"بی بی!!۔"

وہ اپنے درد کو قابو نہیں کر سکی اتنی تکلیف

اس نے اپنا بازو دیکھا جہاں سے خون اس کے نیلی بازو کو بھر چکا تھا اور وہ گر گئی تھی چیختے ہوے اس نے اپنے امی ابو اور آپی کو ہی پکارا تھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

خانم پہلے دین سے ملنے کے بجائے ثمرن کی طرف بڑھی اور دین کو دیکھا

"یہ وہی معصوم سی بچی ہے نا۔"

دین آغا جان کی طرف دیکھ رہا تھا ان کے کہنے پہ معض سر کو ہلا ہی سکا تھا تب ہی وہ بے حد اپنایت اور محبت سے ثمرن سے ملی ثمرن حیران ہو گئی ان کی اتنی اپنایت سے مگر مورے بھی تو اچھی تھی تو یہ کیوں نہیں

وہ اس سے مل کر اس کا گال تھپکانے لگی اور پھر اس کی حالت دیکھ کر جو کافی بہتر لگ رہی تھی خوش ہو کر دین کو دیکھ کر بولی

"مجھے تم پر فخر ہے دین۔"

وہ اب اس کا بازو تھپکانے لگی

"چندا مجھے معاف کر دو میرے خاندان کی وجہ سے تمھیں اتنی تکلیف اُٹھانی پڑی ان کی طرف سے میں تم سے معزرت کرتی ہوں۔"

ثمرن نے تیزی سے ان کا جوڑا ہوا ہاتھ پکڑنے لگی

"آپ کیا کر رہے ہیں۔"

"مادر بزرگ معافی سے کیا کام چلے گا اگر انھوں نے ثمرن کو چھوڑا ہوتا تو تب معافی قبول کی جاتی مگر نہیں اب معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔"

دین کا لہجہ عجیب سا تھا رداخانم نے اسے دیکھا

"کیوں کیا ہوا؟۔"

"کیوں آپ کے بھائی نے نہیں بتایا اپنے بہت سے کارناموں میں سے۔"

"دین یہ تم کس طرح بات کر رہے ہو جو بھی ہے یہ مت بھولو تمھارے دادا ہیں ان کی عزت کرنا تم پر فرض ہے۔"

وہ ناگواری سے بولی

www.novelsclubb.com

"انسان اپنی عزت خود کرواتا مادر بزرگ تب ہی لوگ ان کی عزت کرتے ہیں انھوں نے ایسا کیا کیا جو میں ان کی عزت کروں۔"

"میں جانتی ہوں ثمرن کے ساتھ بُرا کیا ہے اور یہ معافی بھی مانگے گا۔"

وہ کہنے لگی تو دین نے ٹوکا

"بات ثمرن کی نہیں بات ایک معصوم بچی کی ہے اور وہ ثمرن کی چھوٹی بہن نور صبح کی ہے!!! نکاح پڑھا دیا آپ کے بھائی نے انا کی آڑ میں اکر اپنے پوتے سے اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ کون سا پوتا ہے۔"

اس بات پہ آغا جان تو ٹھنڈے پڑ گئے جبکہ خانم ان کو لگا جیسے زمین ان کے پیروں تلے سے نکل گئی ہے وہ جیسے گرنے لگی کہ بلال اور دین تیزی سے انھیں پکڑنے لگا

"خانم!!۔"

دین پریشان ہو گیا اس کو ایسے لہجے میں بتانا نہیں چاہیے تھا

www.novelsclubb.com

"دادو ٹھیک ہے آپ۔۔"

بلال نے ان کو لے کر سامنے بنچ پر بٹھایا

ثمرن نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا

"آپ ٹھیک تو ہے!!۔"

وہ ان کا ہاتھ رگڑ رہی تھی جو ٹھنڈے ہو چکے تھے اور وہ بالکل چُپ تھی ان کے پاس کہنے کے لیے رہ کیا گیا تھا

"دین وہ پوتا شاہد نہیں بلکہ یقینن اسامہ علی خان ہے۔"

وہ جب بولی تو ان کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا اور سب حیرت کے سوا اور کیا کر سکتے تھے لیکن دین کو تو جیسے شاک لگا تھا اسامہ اسامہ؟؟؟ آخر وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

اسی قبل گل شیر صبح کو پکڑتا اور سلیم بھاگتا اسامہ اتنے شور سے اندر آیا اور رُک گیا صبح بازو پکڑ کر رونے لگی تھی درد میں اور کیا کر سکتی تھی وہ چاہ کر بھی اس چیر دینے والے درد کو برداشت نہیں کر سکتی تھی اسامہ نے جب اس کہ بازو کو دیکھا تو تڑپ اُٹھا بھاگتے ہوے اس کے پاس آیا

"لالہ یہ سلیم نے کیا وہ اپنی بیوی کو مار رہا تھا اور یہ بھی اس نے کیا مجھے مارنے لگا ۔۔۔۔۔"

وہ آ گئے سے کچھ کہتا اسامہ تیزی سے اُٹھا اور گل شیر کو غصے سے دیکھا

"کیوں لائے تم اسے یہاں!!۔" پھر اس کی نظر سلیم کے ہاتھوں میں چھڑی پہ پڑی تو وہ غصے سے پاگل ہو گیا

اس نے ایک بار پھر صبح کے بازو کو دیکھا جس کی حالت غیر ہو رہی تھی اس نے بڑھ کر زوردار تھپڑ سلیم کے منہ پہ مارا اور پھر ایک نہیں کہی تھپڑ وہ تو جیسے نور کے بازو اس کا خون اس کی تڑپ دیکھ کر پاگل ہو گیا تھا

"تمھاری اتنی جُرعت تم نے ہاتھ بھی کیسے لگایا اسے۔"

"اسامہ لالہ اسے چھوڑے بی بی تڑپ رہی ہیں اور وہ غزل بھی بے ہوش پڑی ہے ۔"

وہ پریشان ہو گیا ایک طرف دو بچیوں کی حالت عجیب دوسری طرف اسامہ پاگلوں کی طرح اسے مار رہا تھا

اس نے صبح کا خیال کرتے چھوڑا اور تیزی سے بڑھا خون کی وجہ سے صبح بے ہوش ہونے لگی تھی مگر درد وہ پوری نہیں ہوئی بس بار بار کہے جا رہی تھی

"امی ابو میں مر جاو گی امی ابو پلیز آ جائیں امی آپی بھائی۔"

اسامہ تیزی سے اپنے بازو میں اُٹھا چکا تھا اور گل شیر کو بولا غزل کو اُٹھاے

"مجھے امی پاس جانا مجھے نہیں رہنا میں مرنے والی ہوں۔"

اس کا تو جیسے رو رو کر بُرا حال ہو گیا اور اسامہ کو اس کا رونا بالکل پسند نہیں آیا

www.novelsclubb.com

"ششش ابھی ٹھیک ہو جاو گی۔"

وہ اس کے ماتھے پہ انجانے میں لب رکھ چکا تھا

"شش صبح از بریو گرل۔" وہ چلتے ہوے ایک ملازم کو آواز دینے لگا گاڑی کی چابی لاے وہ تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھا اور دوسری طرف گل شیر نے پچھلا دروازہ کھولا

"مجھے ماما کے پاس جانا مجھے نہیں رہنا مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔"

وہ جب اسے بٹھانے لگا تو وہ چیختے ہوے بولی تھی

"صبح ریلکس!!۔"

اس نے اس کے گال تھپ تھپاے پھر اس نے دیکھا

"اس کو چیک کیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ کار میں بیٹھا اور تیزی سے چلانے لگا

اسے اب غزل کا خیال آیا

"سانس تو آ رہی ہے جلدی کریں اسامہ لالہ ہمیں ڈر لگ رہا ہے۔"

گل شیر بھی بہت گھبڑایا ہوا الگ رہا تھا پھر صبح کے رونے پر بولا

"بی بی نہ روے ٹھیک ہو جائے گی۔"

"میری امی ابو مجھے چھوڑ کر وہ تو چاہتے ہیں میں مر جاوں اور میں مرنے والی ہوں۔"

"صبح سٹاپ اٹ! کچھ نہیں ہوا۔"

اسامہ کو خاصی اونچی آواز میں بولنا پڑا

****

وہ پھر بھی روتی رہی اس نے صبح کا ہاتھ پکڑ لیا

"ریلکس ریلکس۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے امی کے پاس جانا ہے۔"

وہ درد سے پاگل ہو رہی تھی

"میں لے جاوں گا اگر صبح چُپ ہو جاے گی۔"

وہ بڑی نرمی سے کہتا ایک ہاتھ سے ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ وہ اپنے زخم کو دیکھ کر رونے میں مصروف تھی اسامہ نے کبھی اسے اتنا زندگی میں روتے ہوے نہیں دیکھا اور صبح کے ایک ایک آنسو اس کے دل پر گر رہے تھے

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ سب گاڑی نکال کر فوراً نکلے تھے آگے دین اور ثمرن تھے جبکہ پیچھے خانم کی گاڑی اور بلال تھے انھوں نے آغا جان سے کچھ نہیں کہا بس سرد مہری سے پوچھا کہ اسامہ کہاں ہیں؟ تو وہ ان کی نظروں کی تاب نہ لا سکے تو تیزی سے اس کی جگہ بتا کر وہاں سے چلے گئے ان کا دماغ فل حال ماوف تھا ان کا بھائی اس حد تک جا سکتا ہے وہ کبھی سوچ نہیں سکتی تھیں گاڑی میں بیٹھتے ہوے اچانک ان کی آنکھوں سے نمی پھسلا اور یہ بلال کی نظروں سے چھپ نہیں سکی

"دادو آپ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ چُپ ہو گیا کیونکہ دادو نے اسے اس نظروں سے دیکھا تھا کیونکہ سامنے ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا اور وہ کبھی کسی کے سامنے اپنے آپ کو کمزور نہیں ظاہر کرنا چاہتی تھیں

"اسامہ کو نمبر مل رہا ہے؟۔"

وہ گلا کھنکھار کر سپاٹ لہجے میں بولی

"ٹرائی کرتا ہوں ایک بار پتا نہیں بیل جا رہی ہے مگر وہ اُٹھا نہیں رہا۔"

"ملاوا سے کم سے کم مجھے اس بچے سے اُمید نہیں تھی وہ ایسا کریں گا وہ پہلے سے ہی ڈسٹرب رہتا تھا خان نے اس کو زہنی دباو میں لا کر ٹھیک نہیں کیا مجھے بچی سے بھی زیادہ اسامہ کی فکر ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ بہت پریشان لگ رہی تھیں اور بلال اُدھر کال کر رہا تھا لیکن اسامہ کیسے اُٹھاتا وہ خود نور کو بینڈیج کرواتا دیکھ رہا تھا اتنا پریشان تھا کہ اس کو فون کی آواز کی بھی پروا نہیں تھی

"نہیں اُٹھا رہا وہ آپ بالکل نہ فکر سب ٹھیک ہو جائیں گا۔"

"اللہ کریں ایسا ہی ہو۔"

وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"بس بھی کر دوں صبح اب تو ڈاکٹر نے پین کلرز بھی دیں دی ہے۔"

وہ منہ صاف کرتے ہوئے اسے بولی تھی

"تمھارے ساتھ اگر ایسا ہوتا نا تو تمھیں پتا لگتا اتنا خون نکلا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ سُرخ ناک اور سُرخ آنکھوں سے ہچکی لیتے ہوے بولی اسامہ پریشانی کے باوجود بھی مسکرا پڑا

"تمھیں کس نے کہا تھا اندر جاو پہلے ہاتھ جلایا نوڈلز بناتے ہوے پھر اب کٹ کام ہے ایسا نہ کرو اور درد کی بات کبھی مار پڑی ہے بیٹ سے۔"

وہ بیڈ میں اس کے ساتھ بیٹھتے ہوے بولا

"کیوں پڑے میں اس کا سر پھاڑ دوں۔"

وہ رو بھی رہی تھی اور غصے سے بولی تھی

"تو اِدھر میڈم کیوں گھبڑا گئی لگاتی نا ایک کان کے پیچھے۔"

www.novelsclubb.com

"وہ بہت زیادہ مار رہا تھا اور مجھے پتا تھا وہ میرے سے نہیں رُکے گا اس لیے میں نے گل شیر کو بلایا۔"

"ساتھ میڈم نے کہا نہیں میں بھی اس فائٹ میں شامل ہوتی ہوں گل شیر سب بتا چکا ہے مجھے کیا ضرورت تھی اگر خدانخواستہ تمھیں کہی اور لگ جاتی تو۔۔•

"کیا ہونا تھا اچھا تھا کس کو پروا تھی میری۔۔۔۔"

اسامہ کچھ کہنے چاہتا تھا مگر لب روک کر اسے گھورا

"بہت ہی ڈرامہ کوین ہو تم اس ہفتے میں دو بار بیمار ہوئی ہاتھ جلایا اور اب یہ تمھارا ارشد بھائی آئے یا نہ آئے ڈاکٹرز مجھے جیل بجھوا دیں گے۔"

"بجھوائیں تمھیں چکی یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے

پہلے بات اس دن کوئی سخت بات نہ کرتے تو میں بے ہوش نہ ہوتی دوسرا تم نے نوڈلز بنا کر نہیں دیں ناچار مجھے بنانا پڑا اینڈ تھرڈ آج تم گھر سے غائب تھے اس لیے میرے ساتھ ہوا۔"

وہ اپنے بازو کو ہولے سے دباتی غصہ ہو رہی تھی

"اب بلڈ پریشر بھی شوٹ کروانا ہے۔"

"بلڈ پریشر اس عمر میں نہیں ہوتا اسامہ۔۔"

"اچھا ویسے آج تو تمھاری برتھ ڈے برتھ ڈے ہمیں پاگل کرنے کا ارداہ تھا خود کو نقصان دیں بیٹھ گئی۔۔"

"اتنی بُری برتھ ڈے میری آج امی مجھے نئے کپڑے دیتی اور زبردستی نہلا کر پہناتی ۔"

وہ اب ٹھوڑی کانپتے ہوے پھر رونا شروع ہو گئی

"امی سے بات کرنی ہے تم نے۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ اس کی طرف مڑتے ہوے بولا

وہ نفی میں زور سے سر ہلانے لگی

"اچھا کچھ کھانا ہے یا پینا۔"

"تمھارا خون پینا ہے میں نے کافی زیادہ ضائع ہو گیا ہے۔"

وہ غصے سے بولی تھی وہ درد کی وجہ سے چڑ رہی تھی اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا

"ویمپ نہ ہو تو۔۔۔"

وہ مسکرایا تھا

"وہ ٹھیک تو ہے اسے تو بہت زیادہ چوٹ لگی تھی کہی مر تو نہیں گئی۔"

اسامہ نے نفی میں سر ہلایا

"ٹھیک ہے اب بس نیل اور کہی جگہ زخم پڑے ہیں ابھی نیند کا انجیکشن دیا ہے کل تک کافی بہتر ہو جاے گی۔"

www.novelsclubb.com

"اس کا ہز بنڈ بہت گندا آدمی ہے ایسے کوئی مارتا ہے میں تمھیں کتنا تنگ کرتی ہوں مگر تم نے مجھے کبھی نہیں مارا تم اچھے ہو۔"

پھر اسامہ رُک گیا اس دیکھنے لگا تو وہ اس کی حیران آنکھوں کو دیکھ کر سمجھ گئی

"پھر بھی چکی ہو زیادہ خوش نہ ہونا!۔"

"میں نے واقعی ایک بات ٹھیک کی تھی تم سریس کنڈیشن بھی ہو اپنی حرکتوں سے باز نہیں آو گی۔"

"مجھے یہاں سے لے کر جاو!۔۔"

"امی کے پاس نہیں جانا بار بار کہہ رہی تھی۔"

اچانک دروازہ کھلا اور گل شیر شاپر میں جوس اور صبح کے فیورٹ کیک اور بسکٹ لایا

"یہ بی بی دیکھیں ہم آپ کے لیے کیا لایا ہے۔"

اسامہ گل شیر کے آنے پر اُٹھ گیا کہ وہ محترمہ کو انٹرٹین کریں

www.novelsclubb.com

••••••••••••••

دوہا کی دھوپ اپنے عروج پہ تھی،اور عجیب سی لو پھیلی ہوئی تھی ایک پچیس سالا لڑکی جس نے سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی اس کے ہاتھ میں پانچ ماہ کی بچی تھی جس

نے خود سفید فراک اور سفید ٹوپی پہنی ہوئی تھی اور وہ بہت ہی بھرے جسم کی سُرخ سفید رنگ کی بچی جس کی امیر الڈ آنکھیں اپنے بابا پر گئی تھی پیچھے ایک لڑکی جو آٹھ سال کی تھی اس نے دو بیگ پکڑے ہوے تھے اس کے ساتھ سڑھیوں سے نیچے اُتر رہی تھی وہ چلتے ہوے ٹریک کے تھوڑے سے قریب سیٹ پر بیٹھا پورا ٹریک خالی تھا سوائے کچھ لوگ کے

پھر اس لڑکی نے اپنے بے بی کو جھک کر چوما اور دوسرے بازو میں منتقل کر کے اپنے پونی کیے بالوں کو پیچھے جھٹکا اور پھر اس لڑکی کو کچھ کہا وہ اب سیٹس پر بیگ رکھ رہی تھی اچانک اس کی بے بی رونے لگی شاہدا سے گرمی بہت زیادہ لگ رہی تھی

"میرا بے بی ابھی دیکھنا بابا آئے گے سفائر کے بابا آئے گے سفو کی بابا آئے گے۔"

www.novelsclubb.com

جبکہ سفائر منہ کھولے رو رہی تھے

"جیز مین جانو سفائر کی جوس کی بوتل دینا۔"

"جی آپی!!۔"

اس نے فیڈر نکالا اور کیپ کھولا اور ثمرن نے اس کے ہاتھوں لے کر سفائر کے منہ میں ڈالا

"سفو کس کے ساتھ ہے بابا کے ساتھ ناماسی کے ساتھ نہیں۔"

وہ اس کے منہ میں ڈالتے ہوے اس کی ناک کو چھوتے ہوے بولی

پھر اچانک دو سپورٹس کار چلتے ہوے سامنے سٹارٹ ایڑیا میں آئی ایک کالی رنگ کی تھی جبکہ دوسری سفید رنگ کی

شیشہ نیچے ہوا تو ہلمیٹ پہنی دو شرارتی آنکھیں دوسری طرف بڑھی جبکہ دوسرے طرف بھی شیشہ نیچے ہوا اور مزاق اُڑانے والی آنکھیں جس میں دُگنی شرارت تھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"الادین بھائی قسم سے ہار جانا ہے آپ نے ابھی بھی سوچ لے سامنے آپ کی بیوی بیٹی بیٹھی ہیں بے عزتی نہ ہو جائے۔"

"وی ول سی مس صبح!!۔"

صلاح الدین کہتے ہوے گاڑی کی شیشے اوپر کر چکا تھا اور پھر صبح میڈم بھی اپنے ریس کے لیے تیار تھی

••••••••••••••

اور پھر پورے پانچ لیپ کے بعد جیت بلا آخر صلاح الدین کی ہوئی

صبح کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا

www.novelsclubb.com

وہ باہر نکلا گاڑی سے اور ہنسنے لگا چلتے ہوے صبح کی گاڑی کی طرف آیا وہ دروازہ کھول چکی تھی ہلمیٹ اتارا تو اس کے چہرے کے گرد مٹی تھی مگر اسے پروا نہیں تھی وہ ہنس جا رہا تھا

"ہاے میری بہن بولا بھی تھا جتنی پریکٹس کرلو صلاح الدین علی خان کو ہرا نہیں پاو گی۔"

وہ اس کے چہرے کو تھپکانے لگا تو وہ تیزی سے بولی

"الادین بھائی آپ نے چیٹنگ کی ہے میں آپ سے بات نہیں کروں گی پھر سے ریس ہو گی۔"

"کیوں میری موشم اور سفو کے سامنے بے عزتی کروانا چاہتی ہو۔"

وہ اس کے بال بگارنے لگا

"آپی کو بتاو گی آپ کے میاں ایک نمبر کے چیٹر ہیں۔"

"میرا بچہ ابھی چھوٹی سی ہو کتنا اچھا چلا لیتی موشم بھی اتنی اچھی گاڑی نہیں چلا سکتی اور تم ریس بھی لگا لیتی ہوں کتنی سمارٹ اور انٹیلیجنٹ ہو۔"

"اب بہت بُرے ہیں الادین بھائی۔"

وہ گھور کر بولی

"موشم کے سامنے کہنا۔"

وہ چلنے لگے۔۔

ثمرن کے چہرے پہ شرارت بھری مسکراہٹ تھی

"کہا بھی تھا مت کروا تنی پریکٹس ابھی پڑھائی پہ فوکس کرو۔"

"توبہ کون سی پڑھائی ابھی اگزامز ختم ہوے ہیں ایک ہفتہ نہیں ہوا چھٹیاں ہوے وے اور آپ کہتی ہیں پڑھو کیا پڑھو مس لیکچرار میڈم۔"

وہ بہت غصے میں تھی پھر جسمین کے باسکٹ سے گیلا تولیہ اُٹھانے لگی

www.novelsclubb.com

"بابا جیت گئے سفو کے بابا۔۔۔ارے نہیں میرا مطلب ہے ماسی جیتی ہیں۔"

صلاح الدین سفائر کو اُٹھانے لگا تو اس کو پیار کرتے ہوے بولا جو بابا کی گود میں آکر خاموش ہو گئی تھی ایک دم نور صبح کے تیز نظروں میں دیکھتے ہوے بولا

"یہ لو تمھارے لیے star bucks سے فیورٹ سموتھیٔ لائی ہوں۔"

ثمرن نے باسکٹ سے سموتھیٔ نکالتے ہوے پکڑایا وہ منہ بنا کر بیٹھتے ہوے پینے لگی

"تو پھر میڈم بس یا کہی اور بھی جانا ہے۔"

"بس جیتے آپ ہیں تو آپ کو ٹریٹ دینی ہو گی اس لیے سکائی ڈائیو۔"

"دماغ تو نہیں خراب تمھارا۔"

ثمرن غصے سے بولی

"مجھے کرنا ہے آپ کو تو نہیں کہہ رہی۔"

"دین خبردار آپ نے اس کی کوئی بات مانی تم کچھ اور کر سکتی ہو مگر مرتے دم تک یہ خواہش پوری نہیں ہو گی۔"

"بھائی اب موشم نے روک دیا ہے تو صبح بچے کچھ اور سوچو۔"

"آپ ناساری زندگی آپی کے غلام بنے رہے گا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے دین کو دیکھتے ہوے کہا اور سپ لینے لگی

"ہم تو بنے ہی غلام بنے کے لیے ہے نا سفو!۔

وہ سفائر کے گال چومتے ہوے بولا

"گھر چلتے ہیں ابھی تمھاری بہت چھٹیاں ہیں آج اتنا کافی تھا۔"

"ویسے آپی جیسے جیسے آپ کی عمر بڑھتی جا رہے ہے

ویسے ویسے آپ میں بزرگ والی روح آگئی ہیں آپ سے تو زیادہ کول مادر جان ہے

۔"

"تم لوگ تب تک بیٹھو میں شاور لے کر آتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں اتنی گرمی میں پاگل نہیں ہے آپ ہمیں اچھے سے ریزورٹ لے کر چلے

وہاں میں بھی فریش ہو جاو گی پھر ٹھنڈی ٹھنڈی جگہ لنچ کریں گے سکائی ڈاوئینگ

آپی کی موجودگی میں ہونے سے تو رہے۔"

"میں تمھیں اچھی طرح جانتی ہوں نور صبح اس لیے ہم ریزورٹ نہیں کسی بیچ میں جائے گے بس ڈن ہو گیا تمھاری خواہش مانی ہیں نااور ویسے بھی جب سے سفائر پیدا ہوئی دین آپ ایک بار بھی مجھے سمندر لے کنارے نہیں لے کر گئے۔"

"اور بھی بہت سی جگہ الادین بھائی آپ کو لے کر گئے ہیں وہ کیوں بھول جاتی ہیں ۔"

وہ اب مکمل کر کے اس کی طرف متوجہ ہوئی جو فون پہ مصروف تھی

"آوے کیا کر رہی ہو خبر دار اگر تم نے اپڈیٹ کیا پھر دیکھنا یہ تمھارا آئی فون گئی فون ہو جائے گا۔"

جسمین نے اسے دیکھا

"نئیں آپی ایسا نہ کرنا۔"

"میں ایسا ہی کروں گی اگر میری ناکامی کہی بھی پھیلی۔"

www.novelsclubb.com

"تم کیوں اس بیچاری کو تنگ کرتی ہو۔"

ثمرن اب سفائر کو لے چکی تھی جو بار بار ثمرن کا گلے میں ڈوپٹہ چھیڑ رہی تھی اور اپنا منہ کھول کر ثمرن کا ڈوپٹہ منہ میں ڈال رہی تھی

"یہ بیچاری یہ آفت کی خالا ہے۔"

"پلیز صبح اپنا ٹائٹل کسی کو تو نہ دو۔"

"آپ بہت ہارش ہیں آپی میرا دل کر رہا ہے پولیس میں چلی جاو پھر دیکھنا کیا کرتی ہوں آپ کا۔"

"پلیز تھانے دارنی صاحبہ ایسا غضب مت کرنا ورنہ اگر کسی نے آپ سے اونچی آواز میں بات کی تو بس پھر اللہ ہی حافظ اس کا۔"

جسمین ہنس پڑی جبکہ وہ ان کی باتوں کو اگنور کر کے سفائر کو اُٹھا چکی تھی

www.novelsclubb.com

"سفائر جانو آپ ہی صرف ماسی سے پیار کرتی ہو ورنہ یہاں تو مین لوگ بھرے پڑے ہیں چلو میرے ساتھ۔"

"ارے کہاں لے کر جا رہی ہو۔"

ثمرن نے تیزی سے کہا

"میں اپنی بیٹی کو جدھر بھی لے کر جاو آپ کو اس سے کہا ہے نا سفو جانو!۔"

وہ سفائر کو پیار کرتے ہوے بولی

"یہ اس کا جوس بھی لے جاو پھر رونا شروع کر دیں گی میں زرا اپنے سٹوڈنٹ کو نوٹس بھیج دوں۔"

www.novelsclubb.com

"دیں ٹیچر صاحبہ!۔"

وہ اُٹھا کر جانے لگی جب دور ہی دوربین میں اسی کو فوکس کرتے ہوے اب دوربین نیچے کر چکا تھا اس کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی لائٹ بروان دھاڑی میں

اس کے ڈمپل کہی چھپ گیا تھا سٹیل بلیو آنکھیں نظر کے چشمے میں خوب چمک رہی تھی اور ہنٹوں میں دبا سگریٹ دھوے پہ دھوا اُڑا رہا تھا اس کی رولیکس میں لٹکا ایس الفیبٹ بار بار ہل رہا تھا وہ اس کو سیدھا کرنے لگا اور پھر فون اُٹھا کر کال ملانے لگا

وہ اب ہوش میں آئی تو اس نے ٹائیم دیکھا رات کے تین بج رہے سامنے اس کی چکی ڈول پڑی ہوئی تھی ثمرن تو یہ اس کے خریدنے پر حیران ہو گئی تھی اور جسمین تو اس کی وجہ سے اس کے کمرے میں سوتی نہیں تھی نہ ہی کبھی اکیلے آتی تھی اتنی ڈروانی شکل کا رات کو آنکھ کھل جاے مگر صبح کی تو جان تھی اس ڈول میں

"کیا دیکھ رہے ہو؟ پھر جگا دیا نا اب صبح کیا کریں اب دوبارہ نیند آنے سے رہی اس کو بہت بار آزما چکے ہیں۔"

وہ لیمپ آن کر کے اس سے مخاطب ہوئی ہمیشہ وہ اپنے درد اپنی تنہائی اپنے آنسو چکی کے ساتھ بانٹتی تھی اور چھ سال سے وہ یہی کر رہی تھی آج تک اس نے اپنا درد اپنے گھر والوں کو نہیں دکھایا بس وہ تھی اور اس کا دوست چکی۔

"نوڈلز بنائیں آئی نو ٹائیم عجیب ہے مگر مجھے بھوک لگ رہی ہے آئی نو تم تنگ آ رہے ہو گے چلو میرے ساتھ بڑی اکیلے میں بور ہو جاو گی تم باتیں کرنا۔"

اس نے اُٹھتے ہوے اپنی ہائی بن بنایا اور اپنے شرٹ اور بجاما سمیت چکی کو اُٹھاے دروازہ کھول کر نیچے آئی اور جیسے ہی اس کا دروازہ بند ہوا کوئی بالکنی سی اندر داخل ہوا جیسے وہ پہلے سے کھڑا تھا اس نے اپنے منہ پر ماسک اور کالے کپڑے پہنے تھے مگر اس سب کے باوجود اس کی رولیکس سے نکلتا ایس الفیبٹ بالکل صحیح نظر آ رہا تھا اس نے اپنا کام دو منٹ میں کیا اور پھر سپائڈر مین کی طرح بالکنی سے غائب

وہ سڑھیوں سے دبے قدموں سے نیچے آئی پھر اس نے چکی کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"دعا کرو وہ ہٹلر کی نانی نہ اُٹھ جاے پھر تو بس صبح کی شامت اور تم ہنسنے نہ شروع ہو جانا۔"

وہ چل کر کچن کی طرف گئی پھر مڑنے لگی کہ صلاح الدین کی آواز پہ اسے رُکنا پڑا

"ہاں جی کیا چوری ہو ری ہے اور چکی صاحب بھی کیا کر رہے ہیں آپ کے ساتھ ۔"

وہ بالکل تیار یونی فورم پہنے ڈسپرین کی گولی لے رہا تھا ساتھ میں کاونٹر پہ پڑا سفائر کی فیڈر جس میں دودھ تھا ثمرن نے بھیجا ہو گا دودھ گرم کرنے کے لیے

"آپ اس وقت آپ کی تو کوئی فلائٹ نہیں تھی۔"

"بس جو قطر کے شہزادے صاحب ہے وہ شیڈیول پہ تو چلنے سے رہے ان کا جب دل چاہے گا اپنے پرائیویٹ پلین کو جس وقت بھی اُڑانے کو کہے ہم حاضر۔"

"اواس وقت !"

"نہیں پانچ بجے کی فلائٹ ہے لندن جانا ہے۔"

"اور سر درد ٹھیک ہے آپ کا۔"

"ہاں بس بڑھپا آ گیا۔"

"او پلیز تیس سال کے ہیں اور بڑھپا زیادہ بنے مت اور آپ کی لاڈلی اُٹھ گئی۔"

"ہاں اور ثمرن میڈم مجھے سی اوف کرنے کے بجائے میری بیٹی کو سلا رہی ہے۔"

"آپی کو تو رہنے دیں ایسی نو فیلنگز والی بیوی کے ساتھ کیسے رہ رہے ہیں۔"

"چه می توانم بگویم قلبم را به او داده ام۔"

(میں کیا کہہ سکتا ہوں میں تو اپنا دل دیں چکا ہوں اس کو)

www.novelsclubb.com

نور صبح مسکرائی

"شما یک شوهر ایده آل هستید۔"

(آپ ایک آئیڈیل شوہر ہیں۔)

دین مسکرایا

"اس میں کوئی شک ؟۔"

"ناٹ ایٹ آل بس آپ جائے۔"

دین چل کر اس کے پاس آیا

"خیال رکھنا اپنا بھی اور میری قلب (دل) کا بھی میں جب موجود نہیں ہوتا تو اپنا ہوش بھول جاتی ہے۔"

"ان کو تو میں سنبھال لو گی آپ فکر نہ کریں۔"

وہ ہنس پڑا اور اس کے بال بگاڑے

"تھینکس چھوٹی۔"

"بھائی!!۔"

وہ اپنے بال ٹھیک کرنے لگی

www.novelsclubb.com

"کتنے اچھے ہیں ایک وہ اللہ کریں اسے بھی نیند نہ آئے کریں جس طرح مجھے نہیں آتی خود اس گل شیر کے ساتھ کتنے مزے کر رہا ہو گا اور میری بُرائی کریں گا بلکہ اسے تو میں یاد نہیں ہو گی۔"

اس نے کاونٹر پہ اپنی چکی ڈول رکھی اور نوڈلز کک پیکٹ دراز سے نکالنے لگی وہ جب اُٹھتی روز ایک نوڈلز لازمی کھاتی پتا نہیں اسے کیا ہوتا شاہد کھانے سے نیند آجائے مگر پھر بھی کوئی اثر نہیں ہوتا تھا

وہ پیکٹ نکالنے لگی جب ٹھہر گئی اس پہ ایک نوٹ لکھا ہوا تھا

"ہاتھ مت جلانا کیونکہ یہ تمھارے نہیں میرے ہاتھ ہے۔"

اس نے جلدی سے مڑ کر اِدھر اُدھر دیکھا

"چکی یہ کیا ہے یہ کس نے بھیجا ہے۔"

اب وہ ڈول کیا کہتا جو بات تھی اس پہ کیسا سوال؟ بیوقوفانہ سوال!

"ضرور آپی ہو گی ان کی تو سب کچھ میں ابھی بھی دین بھائی کو بولا ہو گا یا سونے سے پہلے نوٹ چپکا دیا ہو گا ویسے کتنی گندی رائیٹنگ سے لکھا ہے۔"

اس نے نوٹ اُتارا اور پھر ڈسٹ بن میں پھینکا وہ اب پیکٹ اُٹھا کر اپنی یاد تازہ کرنے لگی

"اسامہ اسامہ!!۔"

وہ سو رہا تھا جب نور بستر سے اُٹھ کر صوفے کی طرف آئی اور اسے جنجھوڑنے لگی

اسامہ نے بُرا سا منہ بنایا

"کیا ہے سونے دو!۔"

"مجھے بھوک لگ رہی ہے میرا نوڈلز کھانے کا دل چار ہا ہے۔"

اس نے کوئی رسپونس نہیں کیا تو اس نے اسامہ کا کمبل کھینچا

"کیا تکلیف ہے!!۔"

وہ غصے سے اپنی مندی آنکھوں کو کھولتے ہوے بولا

"مجھے بھوک لگ رہی ہے میں کیا کرواسے ختم بھی تو کرنی ہے۔"

"جاواس وقت بالکنی سے چھلانگ لگالو ساری بھوک اُڑ جائے گی۔"

وہ اب کروٹ لے چکا تھا

"میں کیوں لگاوں تم لگاو بلکہ آپ سے مدد مانگ کر میں نے بہت بڑی غلطی کی میں تو بھول گئی چکی صاحب اور اللہ نے مجھے ہاتھ پیر دیں میں خود بنالو گی۔"

"ہاں جاو۔"

وہ بڑبڑایا

www.novelsclubb.com

وہ دانت پیس کر کشن اس کو زور سے مارا اور پھر میڈم کچن میں آکر پہلے کے پندرہ منٹ نوڈلز ڈھونتی رہی اس کے بعد پھر پتیلا اُٹھایا تو باقی سارے برتن اس کو نکالتے وقت گرے

"اُف!!۔"

پھر میڈم نے پانی بھرا اس میں نوڈلز ڈالے اور یاد آیا ماچس سے سٹو آن کرنا تھا اس میں بھی جیری صاحبہ کامیاب ہوئی اس کے بعد ایک منٹ تک ویٹ کرتی رہی مگر پھر کتے کی بھونکنے کی آواز پر صبح میڈم کے ہاتھ سیدھا ڈر کے مارے پتیلا پہ لگا اور جلن کے ماری صبح کی چیخے اور پتیلا بھی کیسے برادشت کرتا ویمپ کی چیخے! وہ بھی ہاتھ لگنے کے باعث نیچے گر گیا

پھر جی اسامہ دی چکی کی انٹری ہوئی اور پھر اسے لاونج میں لا کر ان کو لیکچر دینے لگے

"کس نے کہا تھا نوڈلز بنانے کو؟۔"

وہ اب اس کے ہاتھوں پر مرہم لگا رہا تھا

"تمھیں کہا تھا میں نے مگر تم نے خود ہی کہا جاو یہاں سے خود کرو۔"

"میں نیند میں ضرور تھا مگر اتنا دماغ کام کر رہا تھا میں نے بالکنی پہ جمپ لگانے کو کہا تھا۔"

وہ رو رہی تھی کیونکہ جلن بھی تو زیادہ تھی مگر اسامہ کی بات پہ وہ اسے گھورنے لگی

"کیوں لگاتی تم خود لگاتے۔"

اسامہ کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی

"سب کو رلانے والی آج خود رو رہی ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں آپ کو بھی خوب رلاوں گی اور وہ بھی جلد ہی۔"

اور وہ واقعی اسے چھوڑ کر رُلا چکی تھی مگر وہ بے خبر تھی

www.novelsclubb.com

اس نے نوڈلز بنائیں اور پھر دین اور ثمرن کی آوازیں آئی دین اسے گُڈ بائی بول کر چلا گیا تھا نور صبح کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی کے کیسا گُڈ بائی ہو گا وہ اچھی طرح جانتی تھی پھر اس نے خود کو چکی کی نظریں پاتے ہوے دیکھا

"نہیں میں ایسا نہیں سوچ رہی مجھے ایسے مت دیکھو گندے!۔"

وہ گھور کر کہتے ہوے کانٹوں سے انھیں ہلانے لگی پھر اس نے ثمرن آپی کی نظریں پاتے ہوے سر اُٹھایا تو پھر اس کی شرارت مسکان کھل کر آئی ثمرن آپی کو دیکھ کر جو خود اسی کی طرح لمبی شرٹ اور اور بلیو ٹراوزر میں ملبوس تھی

"گُڈ بائی ہو گیا؟۔"

"تم بد تمیز جان بوجھ کر یہاں تھی نا۔"

ثمرن نے گھورا

"میں کہا تھی میں اور چکی تو نوڈلز کھانے آئے تھے کیوں چکی۔"

"ایک تو تمھاری ڈول اُف خوف آتا ہے پتا نہیں رات تک بھی تم اسے اپنے ساتھ کیسے رکھتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"میں آپ کی طرح ڈرپوک تھوڑی ہوں اور ویسے بھی چھ سال سے میرے ساتھ ہے ڈر کیوں لگے گا کیوں چکی۔"

ثمرن نے نظریں گھمائی

اور اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتی فریج کھول کر پانی کی بوتل نکالنے لگی

"سو گئی سفو!!۔"

ثمرن نے بوتل کا کیپ کھولا

"ہاں! آج پتا نہیں کیوں شور کر رہی تھی شاید دین تیار ہو رہے تھے یا ان کا فون بج اُٹھا تھا اسی وجہ سے اُٹھ گئی بابا کی جان کو پتا چل گیا بابا جا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"بس کریں زیادہ بھولی نہیں ہوں میں۔"

وہ معنی خیزی سے کہتی بولی ثمرن نے گھورا اور زور سے کمر پہ ہاتھ مارا

"بہت زبان نہیں چل آئی تمھاری۔"

"زبان تو شروع سے چلتی تھی میری غوراب کر رہی ہیں۔"

"اُف صبح!! یار گردن درد ہو رہی ہے آج میری دل کر رہا ہے صبح یونی سے چھٹی لے لو۔"

وہ اب سٹول پہ اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی

"کر لے آپ!۔"

کندھے اچکا کر وہ وہ اپنے گلے کی چین کو چھونے لگی مگر اس نے اسامہ کا لفظ بڑی مہارت سے چھپا لیا تھا تاکہ آپی نہ دیکھے ثمرن نے آج تک اس کا لاکٹ نہیں دیکھا تھا وہ کافی لمبا بھی ہو جاتا تھا اور چھوٹا بھی اوف ثمرن کو صرف اتنا لگتا اس نے چین پہنی ہوئی ہے

www.novelsclubb.com

"ہاے دین بھائی کب تک آئے گے مجھے ہورس رائیڈ نگ کرنی ہے ان کے ساتھ ۔"

"پانچ دن کی تو بات ہے ویسے میں تو ابھی سے انھیں مس کرنے لگی ہوں۔"

وہ پانچ دن کی بات کر رہی تھی جبکہ وہ وہ دو ہزار ایک سو نوے دن تک وہ اسے مس کرتی رہی ہاں وہ گنتی تھی ایک ایک دن جب گزر جاتا تو وہ گنتی اور وہ مس کر رہی تھی مگر اس نے اپنی بات دل تک رکھی

"سفو جان کو دیکھ آو۔"

"ہاں ضرور مگر خدارا اس چکی کو نہ لے کر جانا۔"

"اُف آپی آپ نا! میرے دوست کے پیچھے پڑی رہتی ہے یہ کچھ نہیں کرتا بس اس کی شکل ڈروانی ہے۔"

"ہاں ضرور سفو کو پھر اُٹھانا اور تم ہی سُلانا۔"

"اللہ رہنے دیں واقعی اس کو دیکھ کر میں بے قابو ہو جاوں گی میں اور چکی تو اب جا رہے ہیں۔"

"خبر ادر جسمین کو اس وقت تنگ کیا۔"

"نہیں کرتی۔"

"صبح میں سر یس ہوں اگر ایسا ہوا تو بہت مار کھاو گئ۔"

"اچھا اچھا۔"

صلاح الدین کو یہاں قطر کے شہزادے نے ایز اپر ائیوٹ پائلیٹ کی آفر دیں دی جو اس نے ثمرن کے مشورے کے بعد آفر قبول کر لی کیونکہ ثمرن جلد اجلد صبح کو اس ماحول سے نکالنا چاہتئ تھی کیونکہ رات کو ہمیشہ صبح جاگ کر روتی رہتی سارا دن بس اسامہ اس کا دوست اس کا دوست چلا گیا بلا آخر وہ خانم کے کہنے پر اسے اپنے ساتھ لے گئے دوسری طرف خانم نے آغا جان کو بس اپنے کمرے تک رہنی کی سزا دیں دی اس کے علاوہ وہ کہی بار نہیں جاے گے ورنہ وہ اس گھر سے جا سکتے ان کو کوئی نہیں روکے گا مگر ان کے حکم کا اب کوئی باپند نہیں انھوں نے کنینیڈا میں اپنا سارا بزنس وائنڈ آپ کر کے یہاں شفٹ ہو گئی بلال کو بھی کیا اعتراض ہونا تھا وہ اور اس

کے بہن بھائی سمیت یہاں حویلی آ گئے آغا جان کو یہ سب واقع لحمے میں توڑ گیا ان کے بہن کے ساتھ ساتھ ان کے بچوں نے بھی ان سے منہ موڑ لیا اور وہ یہ صدمہ برداشت نہ کر سکے اور اپنی بہن سے معافی مانگ کر اس دُنیا سے چل بسے

خانم کو دُکھ تھا مگر وہ بھی کیا کرتی بات اب انصاف کی آ گئی تھیں

دین اور ثمرن نوری سمیت دوہاسفٹ ہو گئے ثمرن خوش تھی اب اس کی بہن اس کے ہاتھوں میں ہے پھر بھی وہ ڈرتی وہ نور سے ایسے سوال پوچھتی جس سے پتا چل سکے مگر نور چیخ کر اس کو چُپ کروا دیتی ثمرن کو شروع سے تسلی نہیں تھی کہ نور معصوم ہے مگر وہ تھی بالکل شیشے کی طرح معصوم صاف شفاف اور یہ چیز اسامہ کے کردار کی پختگی ظاہر کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

وہ ایک پوش علاقے میں رہتے تھے ثمرن نے اپنی پڑھائی پھر سے جاری کر دی اس دوران وہ اُمید سے ہو گئی تھی مگر ذہنی تناو کے باعث اس کا مسکیرج ہو گیا شروع میں تو وہ پریشان رہی نور بھی اپنی آپی کو اتنا بیمار دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی پھر اس نے

رونا چھوڑ دیا آپی سے لڑنا بند کر دیا جو اس کا روز کا معمول تھا وہ اب نارمل ہو چکی تھی مگر بظاہر اندر سے وہ جتنی ٹوٹی ہوئی تھی وہ اچھی طرح جانتی تھی ان کے ساتھ ان کی نیبر میں ایک کام والی تھی مسز لبنہ اور ان کی دو سال کی بیٹی جسمین وہ بہت اچھی اور بہت ملن سار عورت تھی انھوں نے ثمرن کے گھر میں کام کا پوچھا جس پر ثمرن راضی ہو گئی کیونکہ وہ خود بھی پڑھ رہی تھی اور نور صبح بھی چھوٹی تھی ایسے میں بڑے گھر کو سنبھالنا اور پھر سال گزرتے گئے نور صبح بڑی ہوتی گئی لبنہ اور جسمین کے ساتھ خوب اٹیچ ہو گئی اور پھر اس کا سارا دھیان پینٹنگز اور پڑھائی میں لگا رہنے لگا وہ اسامہ کو بھلانا چاہتی تھی مگر بھلا نہیں پائی تھی کیونکہ وہ بھلائے جانے والا تھوڑا ہی تھا وہ تو جیسے اس کے دل میں بس گیا تھا اور جو دل میں بس جاتے ہیں انھیں دل سے نکالنا بے حد کھٹن ہے ثمرن اور دین کی بھی اس عرصہ کوئی اولاد نہیں ہوئی مگر وہ خوش تھے اپنی زندگی میں نور بھی ان کی محبت دیکھ کر خوش ہو جاتی اس کا اپنے ماں بابا سے بھی کوئی کانٹیکٹ نہیں تھا کیونکہ ثمرن ناراض ہو گئی تھی اسے اُمید

نہیں تھی اس کے ماما بابا نور کو حوالے کر کے کراچی روانہ ہو جاے گے مگر دین چاہتا تھا وہ ان سے ملے پر اسی بات پر ان کی جھڑپ ہو جاتی پھر دین لڑائی نہ ہونے پر مزید بعث کرنا چھوڑ دیتا تھا اسی دوران ایک واقعہ ہوا ساتھ والے گھر والوں نے لبنہ بیگم پہ چوری کا الزام لگا دیا حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں تھی وہ سب غلط فہمی کے بنا پر ہوا پر کون جانے اور کون سمجھے دین نے بلا آخر جیل سے انھیں اپنے ریفرینس کے تھرو نکالا مگر وہ اتنا صدمہ برداشت نہ کر سکی اور پھر ہارٹ اٹیک کے باعث اس دُنیا سے رخصت ہو گئی اور اپنی بیٹی جسمین ان کے حوالے کر گئی اور تب سے لے کر اب تک ثمرن اور دین نے اسے اپنی بیٹی ہی بنایا ہوا تھا۔

••••••••••••

www.novelsclubb.com

صبح اندر داخل ہوئی

"ہاں اب کیا کریں گولی کھاتی ہوں شاہد نیند آجائے۔"

اس نے چکی کو کہتے ہوے اس کو اپنی جگہ پہ بیٹھایا

اور بستر پہ آئی تو رُک گئی اس نے چٹ کو دیکھا جو ٹیبل پہ رکھا ہوا تھا ساتھ میں چھوٹی سے چھڑی بھی تھی

اس نے جلدی سے اسے اُٹھایا

"میری نیندوں کو اُڑا کر تم کیسے سو سکتی ہو۔"

"یہ کیا یہ ہے کون؟۔"

وہ کہہ کر تیزی سے بالکنی کی طرف گئی

جو بند تھی

****

www.novelsclubb.com

اس نے جا کر جلدی سے ساری لائٹس آن کی پھر نوٹ کو دیکھا پھر چھڑی کو دیکھا

"یہ کس نے بھیجا ہو گا۔"

پھر دوبارہ سے سٹکی نوٹ کو دیکھا اتنی گندی رائیڈ نگ سے لکھا ہے کہ وہ اس کی رائیڈ نگ بھی نہ پہچان لے

"یہ جسمین کی بچی ہو گی مجھے ڈرانے لیکن میں اپنے چکی سے تھوڑا ڈرتی ہوں کیوں چکی وہ تمھیں نکالنا چاہتی ہے مگر میں تمھیں نہیں نکالوں گی۔"

اس نے چٹ کو مڑور کے ڈسٹ بن میں پھینکا پھر ٹائیم دیکھا ابھی نماز میں بہت ٹائیم پھر کیا کیا جاے

اس نے جلدی سے ٹی وی آن کر دی اور اپنے فیورٹ کارٹون ڈورے مون لگا دیں

۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

www.novelsclubb.com

"لالہ چھ سال ہو گئے مگر آپ نے ٹی وئ میں نیوز چینل نہیں لگایا بس یا تو ہار رفلم یا پھر جو صبح بی بی کارٹون دیکھتی تھی آپ وہی دیکھتے ہیں کون کہا سکتا ہے اتنا بڑا ٹائیکون گھر میں آکر کارٹون دیکھتا ہے۔"

اسامہ نے اپنی گلاسس ٹھیک کی وہ اس وقت براون شلوار قمیض میں ملبوس کافی کا گلاس تھامے ڈورے مون دیکھ رہا تھا جب گل شیر جو اس سے فائلز کے بارے میں بتانے لگا اسے ٹی وی پہ متوجہ ہوے دیکھ کر

بول اسامہ نے چونک کر اسے دیکھا پھر کھل کر مسکرایا تھا جو مسکراہٹ اس کی چھ سال غائب ہوا کرتی تھی اب ہر وقت اس کے چہرے پہ ہوا کرتی تھی

کوئی سوچ نہیں سکتا تھا آج کے اسامہ میں اور چھ سال کے اسامہ میں زمین آسان کا فرق ہے کہاں وہ ہر بات میں غصہ ہو جاتا تھا اب تو کوئی کہے اسامہ کو غصہ آیا ناممکن !!

"یار دیکھو نا کتنے مزے کا ہے اب دیکھنا یہ نوبیتار و کر کچھ مانگے گا ڈورے مون سے کیونکہ اس نے شیزوکا کو امپریس کرنا ہے ویسے کاش میرے پاس بھی کوئی ڈورے مون ہوتا میں اسے گیجٹ مانگتا اور پھر۔۔۔۔"

"پھر آپ صبح بی بی کے پاس چلے جاتے۔"

گل شیر شرارت سے بولا وہ گڑبڑایا

"نہیں تو! اور یہ صبح کا کہاں سے ذکر۔"

"اولالہ بس کردیں اب تو رہنے دیں کے کہاں سے ذکر آپ کی باتوں میں انھیں کا ذکر ہوتا ہے۔"

"تم کیا پوچھنے آئے تھے۔"

وہ ٹاپک بدلتے ہوے بولا

"کچھ نہیں یہ آپ تین فائل منگوائی تھیٔ ایک منیر کیٔ ایک ضغیر کی اور ایک منشا میڈم کی۔"

www.novelsclubb.com

"لاو دکھاو! بڑی جان سے بات ہوئی وہ اور بڑی امی ٹھیک ہیں۔"

مورے صلاح الدین اور ثمرن کے ساتھ قطر نہیں گئی وہ حویلی رہنا چاہتیٔ تھی کیونکہ وہ اسامہ کو ایسا ہارا ہوا ٹوٹا ہوا نہیں چھوڑ سکتی تھی ایک بیٹا تو سکھ میں تھا مگر

دوسرا اس لیے وہ راضی نہیں ہوئی جانے پر ردا خانم بھی ان کی بات سے متفق تھی اس لیے انھوں نے بھی ان کے فیصلے کی ہامی بڑھی اور اب اسامہ ان دونوں کا پوچھ رہا تھا جو بلال اور حرا کے ساتھ عمرے پہ گئیں ہوئی تھیں۔

"ہاں بڑی امی کا پاوں اب ٹھیک ہے۔"

"صلاح الدین بھائی کو پتا نہ لگے ورنہ وہ پریشان ہو جائے گے الریڈی لندن گئے ہوے ہیں۔"

"ہاں وہ میں بلال لالہ سے بات کر چکا ہے ار باز لالہ کا بھی میسج آیا تھا آپ نے نہیں اُٹھایا۔"

"بازی کا میسج آیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"جی وہ کہہ رہے ہیں آپ کب آئے گے فون بھی نہیں اُٹھا رہے میری ڈگری ختم ہونے والی ہے۔"

"اُف ایک تو ڈگری اس کی دو ہفتے بعد ہے بلا آپ رہا ہے۔"

اسامہ نے گلاسس اُتار کر آنکھیں مسلی

"آسٹریلیا بھی تو بہت دور ہے لالہ!۔"

"میں نے کیا پیدل چل کر جانا ہے ایک فلائٹ لینی ہے میں وہاں حاضر۔"

"ہاں یہ تو ہے اچھا آپ دیکھیں میں دیکھ کر آؤ آپ کے صبح کی میٹنگ کے سوٹ تیار ہے کہ نہیں۔"

"ہاں جاو!۔"

وہ فائل کو دیکھنے لگا پھر بور انداز میں اس نے ٹیبل پہ پھینکی کے بعد میں دیکھ لے گا اس نے پھر سے ٹی وی کا ریموٹ سے آواز اونچی کی۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••

جسمین سکول کا یونی فورم میں ملبوس نیچے آئی ثمرن نے نور صبح کے کہنے پر آلو کے پڑھاٹے بنا رہی تھی جبکہ وہ سفائر کو اپنی گود میں سریلیک کھلا رہی تھی جسمین کو دیکھتے ہی صبح کی نے گھورنا شروع کر دیا

"آپی کیا بنا رہی ہیں۔"

"جانو پڑھاٹے کھاو گی۔"

"نہیں آپی لیٹ ہو رہی ہوں وین آجائے گی۔"

وہ رُک گئی صبح ابھی بھی اسے گھور رہی تھی وہ جوس گلاس میں ڈالنے لگی

"آپ ایسے کیا دیکھ رہی ہیں نوری آپی۔"

"دیکھنا کیا ہے میں نے لیکن جو تمھارے ارادے ہے نا بتا رہی ہوں کامیاب نہیں ہو پاو گی۔"

"میں نے ایسا کیا کیا؟"

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے جوس کو لبوں سے لگانے لگی

"یہ تو تم اچھی طرح جانتی ہو، ہے نا سفو جانو ماسی ٹھیک کہہ رہی نا۔"

وہ ہاتھ سے صبح کی لمبی لٹ کو اپنی مٹھی میں قید کر چکی تھی اور اس کی مٹھیوں کو صبح نے اپنی لبوں سے چھو لیا تھا

"یہ لو جلدی سے کھاو صبح تو اِدھر ہی ہے بعد میں دیں دوں گی۔"

ثمرن تیزی سے آئی اور اسے پلیٹ میں پڑھاٹے ڈال کر بولی

"صبح کیا کر رہی ہو جلدی سے کھلاؤ اسے۔"

"میں کیا کرو سفو جان کھا ہی نہیں رہی۔"

www.novelsclubb.com

"نخرے کرتی ہے تو رُکو مت پھر ڈالو اس کے منہ میں بعد میں روتی ہے۔"

ثمرن اس کی طرف آئی اور سفائر کے کی ٹھوڑی کو پکڑ کر اس کا منہ کھلوایا وہ کھول تو چکی تھی مگر اپنا مٹھیاں والا ہاتھ منہ میں ڈال دیا ہے

"دیکھا۔"

"اچھا ٹھہرو میں آتی ہوں۔"

"شاہد محترمہ برگر چپس پسند کرتی ہے وہ نہ دیں دے۔"

صبح شرارت سے اب سفائر کو اُٹھا کر اسے چومتے ہوے بولی سفائر نے اپنا منہ صبح کی گردن میں دینے لگی

"آپ لوگ ناشتہ کریں میں ان میڈم کو باہر لے جاو ہچکیاں لینے شروع کر دی ہے آپی۔"

"ٹھیک ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ چلتے ہوے اسے احتیاط سے اُٹھاتی باہر سیمونگ پول کے پاس لے گئی

"سفو جانو بڑی ہو جاو پھر ماسی کے ساتھ سیمو نگ کروں گی نا ایسے کیا دیکھ رہی ہو ابھی پلیز مت سونا تمھارے ساتھ ڈورے مون دیکھوں گی آپی کہی باہر مجھے جانے دینے سے رہی۔"

جبکہ وہ ٹکر ٹکر کر صبح کے چہرے کو منہ کھول کر دیکھ رہی تھی اور ساتھ میں ہچکیاں بھی لے رہی تھی

اچانک اس کی پینٹ میں فون بز ہوا

اس نے ایک ہاتھ میں سفائر کو پکڑا جبکہ دوسرے ہاتھ سے نکالا

"ہلیو!! ہاں ربیکا کیا مگر پیپرز تو ختم ہو گئے ہیں یہ کون سا ویک شروع کر دیا ہے اچھا سیمسٹر ابھی شروع نہیں ہوا اوکے اوکے مطلب سپورٹس ویک شروع ہونے والا صرف آرٹس کی کلاس اور سپورٹس کلاسس ہو گی کب تک دو ہفتے؟ چلو ٹھیک ہے چار مہینے میں کچھ فن ہو جاے میرا نام لسٹ میں ڈال دو ہاں اوکے اوکے اللہ حافظ، ہاے پھر سے یونی سٹارٹ!! سفو پھر سے ماسی بزی!۔"

••••••••••••

رات کو وہ سو رہی تھی جب کوئی چلتا ہوا اس کے کمرے میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں کچھ تھا جو اندھیرے کے باعث نظر نہیں آ رہا تھا وہ اب چلتے ہوے اس پر جھکا ہوا تھا اس نے صبح کے لمبے بال اس کے منہ سے بڑی مہارت سے ہٹائے صبح ہلکہ سا کسمائی اس نے اپنی انگلی کے پوروں سے اس کے گال چھوے پھر پیسٹ کا ڈھکن کھولتے ہوے اس کی ضبط کی ہوئی ہنسی تھوڑی سی چھوٹنے لگی

پھر وہ اپنا کام کر کے چلا گیا صبح نے اپنے منہ میں عجیب سا کچھ محسوس کیا اس نے زبان سے کچھ چیک کیا تو کچھ عجیب چیز منہ میں پا کر تیزی سے بستر سے اُٹھی اور تھوکتے ہوے اپنے ہاتھوں میں دیکھا

www.novelsclubb.com

فلیور سے پیسٹ معلوم ہو رہی تھی وہ چلتے ہوے سیدھا واش روم کا دروازے کھول کر سنک کی طرف جھکی پاس شیشے کے لائٹس آن کی اور دیکھا پیسٹ پیسٹ کس نے منہ میں ڈالی ہے اس کی وہ نل کھول کر پانی

منہ میں ڈالنے لگی پھر وہ رُک گئی

"یہ پیسٹ کس نے اس کے منہ میں ڈالی جلدی سے تولیے سے منہ صاف کرتی وہ تیزی سے باہر کی طرف گئی اور کمرے سے باہر نکلی اور چلتے ہوے وہ سیدھا جسمین کے کمرے کی طرف بڑھی اس نے دروازہ کھولا تو وہ بڑے آرام سے سو رہی تھی اس نے تیزی سے لائٹ آن کی اور چل کر اسے دیکھا وہ بہت ہی گہری نیند میں سو رہی تھی اس نے گھور کر اسے دیکھتی رہی کہ کتنی اکیٹنگ کرتی ہے۔ مگر وہ واقعی بہت زیادہ ہی گہری نیند میں سو رہی تھی وہ اسے دیکھتی رہی پھر اپنے گندے ذائقے کا احساس ہوا تو جلدی سے کمرے سے باہر نکلی

•••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ چل کر اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اپنے کمرے میں ایک نظر ڈال کر وہ اب اپنی بیگ اُٹھا رہا تھا اس کا سارا کمرہ صبح کی تصویروں سے بھرا تھا ہوا تھا صبح اپنے آئی پوڈ چھوڑ گئی تھی اور وہ جب تنہا اکیلے گھر آیا تھا تو بیڈ پہ لیٹتے ہوے اس نے دیکھا صبح کا

آئی پوڈ پڑا ہوا تھا اس نے اپنی سُرخ آنکھوں سے آئی پوڈ اُٹھایا تھا اور اسے کھول کر دیکھا تو چونک پڑا اس نے اپنے وال پیپر میں اسامہ کی تصویر لگائی تھی جس میں وہ سموکنگ کر رہا تھا اور کسی سوچ میں گم لیپ ٹاپ میں مصروف تھا اس نے جلدی سے آئی پوڈ کو کھولا اور پھر البمز میں اپنی بے شمار تصویریں دیکھی

"یہ میری تصویر لیتی رہی!۔"

وہ بڑبڑایا پھر اوپر سلائڈ کرتے ہوے اس کی تصویریں آنا شروع ہو گئی صبح کی سلفی اس کا معصوم شرارتی سا چہرہ ہر پوز بنائے اسامہ کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ آئی اور آنکھوں سے نمی جو آنکھوں میں جمع ہوئی تھی بلا آخر باہر آگئی

"میں تم سے تمھارا بچپن، تمھارے رشتے نہیں چھین سکتا تھا صبح میں خود غرض نہیں بن سکتا تھا کیونکہ بعد میں بھی تم نے مجھ سے نفرت کرنی تھی ابھی سے کر لو کم سے کم اتنی تکلیف تو نہیں ہو گی۔"

مگر اسے ہو رہی تھی موت کے برابر تکلیف اور یہ تکلیف اس چھ سال تک اندر سے کھائی جاتی تھی مگر اس نے مسکرانے کی دوا لے لی تھی وہ اب مسکرا کر ہنس کر اپنے درد کو کہی کونے میں چھپا دیتا تھا اس نے یہ چیز صبح سے سیکھی تھی اس نے بہت سی چیزیں صبح سے سیکھی تھی

اب وہ صبح کی نہی تصویر کو بیگ سے نکال کر دیوار پہ لگا رہا تھا جو اس نے سپورٹس ریس میں لی تھی اس کا اکسائیٹڈ چہرہ گاڑی کی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر اسامہ سے رہا نہ گیا اور وہ لیتا گیا اور پھر کلوز آپ کر کے بار بار دیکھنے لگا اس دیوار کا نام ہی اس نے صبح وال رکھ دیا تھا جس میں اس کی ساری تصویر جوڑ کر ایک پورا آرٹ بن جاتا تھا جیسے لگتا پوری والی میں صبح کی شکل ہے

www.novelsclubb.com

اس نے فوٹو بڑی طریقے سے لگائی پھر مار کر لے کر اس نے لکھا

My stoned heart started beating because of you

(میرا پتھر دل دھڑکنا شروع ہو گیا صرف تمھاریٔ وجہ سے)

آرٹ مکمل ہو چکا تھا اس لیے اس نے صرف یہ لکھا اس میں گزری چھ سال کیٔ ساری صبح کی تصویریں تھی وہ اس سے کبھی دستبردار نہیں ہو سکتا تھا اس لیے تو اس پر نظر رکھے رکھی پر اب وقت آ گیا تھا وہ مزید اس سے دور نہیں ہو سکتا تھا کس وقت اس نے صبح سے نفرت کا اظہار کیا تھا کوئی اس کے دل سے پوچھتا کے لبوں سے نکلتے زہریلے الفاظ اسامہ کے لیے اتنے مشکل تھے اک بات تھی وہ یہ وال صبح کو کبھی نہیں دیکھانے والا وہ ابھی بھی اپنے اظہار میں تھوڑا سا شرمیلا تھا مار کر کی کیپ کو بند کرنے کے لیے وہ اپنی منزل پہ روانہ ہونے لگا

•••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"یہ آرٹ ٹیچر آ کیوں نہیں رہا دماغ خراب کیا ہے میں اتنی جلدی آئی ہوں مگر وہ ہے کہ آنے کا نام نہیں لے رہا۔"

"ریلکس صبح! آ جائے گے ایک تو تم پھٹ اتنی جلدی جاتی ہوں۔"

"میں اپنا سینڈیوچ جلدی میں چھوڑ کر آئی ہوں اور یہ جوس کا ڈبہ جو اتنی جلدی ختم ہو گیا بھوک سے بُرا حال ہو گیا تم جانے نہیں دیں رہی اور وہ آنے کا نام نہیں لے رہا ۔"

"صبر ریلکس ریلکس!! ویسے اتنی چڑی ہوئی کیوں ہو!!"

وہ اب اسے کیا بتاتی دو دن سے عجیب ہی ہو رہا ہے اس کے ساتھ پہلے تو وہ چٹ پھر ٹوتھ پیسٹ تیسرے دن جب وہ جم سے واپس آئی تھی تو اپنے کمرے میں پورے پھولوں کی دُکان دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا ایسا لگ رہا تھا جیسے دُنیا کا ایک بھی پھول کسی نے آج تک نہیں چھوڑا ہو گا اور اتنے پھولوں کے ڈھیر کو دیکھ کر اس کی کمرے کی اشیا تو کہی دھپ گئی تھی

www.novelsclubb.com

اس نے حیرت سے اونچی آواز میں جسمین کو آواز دی ثمرن سفائر کو لے کر شاپنگ پہ گئی تھی دین بھائی نے تو کہی آڈر نہیں کیے شاہد کمرے میں غلطی سے ہو گیا ہو جسمین اس کے بلانے پر جلدی سے آئی

"واویہ کیا ہوا؟۔"

"مجھے یہ بتاو یہ کس نے کیا کہی دین بھائی نے آپی کو سرپرایز تو نہیں کرنا تھا۔"

"پتا نہیں میں تو ابھی آئی ہو ویسے اگر دین بھائی کا آڈر ہوتا تو لاونج بھرتا نا کہ آپ کا کمرہ کہی آپ کو تو عاشق نہیں ہے ہاے واٹ آفیری ٹیل۔"

صبح نے گھورا

"پاگل ہوں لگا وایک میں اگر وہ دوسری رداخانم آگئیں تو میری گردن مڑوردیں گی ایک سکینڈ بھائی کو فون کرتی ہوں۔"

"ویسے آپی اگر دین بھائی نے نہ بھیجا ہو!۔"

وہ کال ملا رہی تھی تب جسمین بولی

www.novelsclubb.com

"آوے صبر ہلیو دین بھائی اسلام و علکیم میں ٹھیک سب خیریت اچھا ایک بات تو بتائیں الادین بھائی پھولوں اگر بھیجنے تھے تو آپی کے کمرے کا رستہ تو صحیح سے بتا دیتے اب دیکھیں نا یہ جو سپرائز آپی نے دیکھنا تھا مجھے دیکھنے کو مل گیا۔"

"کیا؟۔"

دین کی حیرت سے بھری آواز نکلی

"ہاں نا لیکن آپ فکر نہ کریں میں آپی کی کمرے میں پہنچا دوں گی بہت ہی خوبصورت ہیں لیو لی دین بھائی آپ گولز ہیں میں اپنا کام کر کے آپ سے بات کرتی ہوں اللہ حافظ !۔"

"ہلیو صبح نوری نور !۔"

اس نے جلدی سے ٹیکسٹ کیا

"پھول تم نے بھیجے ہیں ؟۔"

www.novelsclubb.com

پانچ منٹ بعد ریپلائی آیا

"خبر یہاں تک پہنچ گئی۔"

دین مسکرایا

"بس ہمیں ہر چیز کی خبر ہوتی ہے زرا احتیاط کیجیے گا ہم آپ سے بڑے ہیں۔"

"جو حکم سر آپ کو شرمندہ نہیں کریں گے۔"

دین ہنس پڑا

"شکریہ!۔"

آگئے سے کوئی ریپلائی نہیں آیا دین نے فون رکھ دیا اور پھر وہ جو سویا ہوا تھا اب دوبارہ سے تکیہ میں منہ رکھ دیا

www.novelsclubb.com

"چلو اسے اُٹھاو۔" وہ کہتے ہوے اُٹھانے لگی تو ایک چٹ کو دیکھ کر رُک گئی اس پہ کچھ لکھا تھا اس نے جلدی سے اُٹھایا مگر ابھی پڑھا نہیں سب کچھ سفٹ کر کے جب صبح تیار ہوتے خیال آیا تو اس نے پڑھا

تم نے کبھی دہر کنوں کور قص سُنا ہے؟

میں نے سُنا ہے

جب تمھاری مسکان

چہرے پہ ابھرتی

جب تمھاری

شرارتی آنکھیں گھومتی

جب تم

منہ پھیلاتی

www.novelsclubb.com

جب تم

سب کو نچاتی

جب تم

چکی کہتی

جب تم

کھانے کا پوچھتی

جب تم پونی بنانے کا کہتی

جب تم

www.novelsclubb.com

مجھے دودھ کا گلاس دیتی

جب تم جیان کی تعریف کرتیٔ

جب تم ہار رفلم بناڈرے دیکھتی

جب تم ڈر کو اپنے مسکراہٹ میں چھپا لیتی

جب تم میرے کپڑوں میں ملبوس ہوتی

میری دھڑکنیں بنا موسیقی کے رقص کرتی

اور وہ جب خوشی سے بے قابو ہو کر آس پاس سُنائی

دیتی ایسا پتا ہے کیوں؟

کیونکہ تم مجھے اسامہ کہتی!

تمھارا اسامہ سڑا ہوا کریلا، تیز مرچ اور ڈینڈرف جیسا خشک انسان مگر اچھا ہز بنڈ

---

www.novelsclubb.com

وہ یہ لفظوں کو پڑھ کر ساکت ہو گئی اور اس میں کوئی شک نہیں یہ خوبصورت

رائیٹنگ اسامہ کی تھی

وہ ہوش میں تب آئی جب ایک آواز کلاس میں گونجی

اسامہ نے پوچھا تھا اس نے دھڑکنوں کا رقص سُنا ہے اس نے سُنا تھا ابھی اور اسی وقت اور یہ بھاری گھمبیر آواز نے اسے یہ سنایا تھا

"ہلیو اویری وان ایئم یور نیو آرٹ ٹیچر اسامہ علی خان!۔"

اس نے تیزی سے سر اُٹھایا بلیک سوٹ میں ملبوس نظر کا چشمہ لگائے گہری بروان دھاڑی میں وہ اس کا چکی

اس کا چکی اسامہ!! تھا جو اپنی ٹائی ٹھیک کرتا پیور کنفیڈنٹ میں ان کے سامنے کھڑا تھا

****

www.novelsclubb.com

"او مائی گاڈ یہ ٹیچر ہے کہ کوئی سپر ماڈل!!!۔"

یہ آواز یقینن ربیکا کی تھی جس پر صبح چونک پڑی اس نے اسامہ سے نظریں ہٹا کر ربیکا کو دیکھا مگر نا صرف ربیکا کلاس کی تقریباً ساری لڑکیاں اسامہ کو دیکھ کر پینو ٹایز ہو گئیں اس نے پھر اپنے آنکھیں مسل کر دیکھنا چاہا پھر رُک گئی نہیں آئی لائنر لگا ہوا ہے

"صحبی بڈی!۔"

اس نے حارث کی آواز پہ گردن موڑی

وہ اس کے سیٹ کے آگئے بیٹھا گردن موڑتے ہوے بولا

"یہ سب لڑکیاں پاگل ہو گئیں ہے اس انکل کو دیکھ کر نجانے لڑکیاں بڑے مردوں کو کیوں پسند کرتی ہیں ہماری کیا کیلے کی چھلکے جیسی شکل ہے جوان کا منہ بن جاتا ہے۔"

صبح ہنس پڑی اور اس نے زور سے دھپ اس کے کندھے پہ لگائی

"پہلے اپنی سوکھی سی باڈی میں ہواڈالو پھر دیکھنا کیسی لڈو ہو گی میرے بھائی پہ۔"

اسامہ جو کچھ پیپرز نکال کر بات کا آغاز کرنے لگا صبح اور ایک لڑکے کو ہنستے دیکھ کر ٹھہر گیا وہ اندر آیا تو صبح نے اسے دیکھا پھر اس کے بعد نظریں پھیر کر اس لڑکے سے باتوں میں مشغول ہو گئی اور اس کے کندھے پہ دھپ لگائی اتنی بے تکلفی کیا کرتا بیچارا غصہ جو اتنے سالوں سے کہی چھپ گیا تھا ایسے آیا کہ اس کے پورے جسم کو ہلا کر رکھ چکا تھا ساتھ میں پٹھان بھی تھا غیرت تو کوٹ کوٹ کر بھری تھی مٹھیاں بھینچتا وہ اب نظر پیپر پہ ڈال کر کلاس کی طرف متوجہ ہوا چہرے پہ جو نرمی کا عنصر غائب ہو گیا اور سختی غالب آگئی

"آپ سب کھڑے ہو کر اپنا انٹروڈیکشن دیں گے اور آپ نے یہ آرٹ کلاس کیوں جوائن کی اس کی وجہ بتائیں گے۔"

"آرٹ کی الف تک نہیں آتی اس کو آرٹ کلاس کا ٹیچر بن گیا۔"

www.novelsclubb.com

اب وہ اسے کیا بتاتا اسی کی خاطر اس نے دو ہفتے تک آرٹ سے ریلیٹڈ ساری چیزیں گوگل سے ریسرچ کی، کلاسس لی بیچارا فیل بھی ہوا لیکن کچھ تو پتا چل گیا

اس کے بعد یوٹیوب میں لیسن لیے دُنیا کہ کچھ فینس آرٹ گیلری جا کر دیکھی آرٹ کی بُکس رٹ کر آیا الف کے علاوہ اس کو تقریباً سب کچھ پتا چل گیا تھا

"کیا کہہ رہی ہو۔"

وہ اُردو میں بڑبڑائی تھی تو ربیکا نے کہا

"سائیلنس پلیز مجھے کوئی باتیں کرتا ہوا نہ نظر!۔"

وہ اونچی آواز میں بولا

www.novelsclubb.com

"ابھی تک چپکی ہے اور یہ مجھے دیکھ کیوں نہیں رہا ویسے کیا یہ خواب ہے کیا یہ واقعی اسامہ ہے اسامہ دوبارہ کبھی آ نہیں سکتا کیونکہ اسے پتا ہی نہیں میں یہاں ہوں اگر وہ

آتا تو مجھے دیکھتا ضرور ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ مجھے بھول گیا شاہد میں نے اپنے بال بلیک سے لائٹش بروان کر دیں پر میرے بال تو اتنے ہی ہے

شاہد میں چہرہ چینج ہو گیا ہے پر نقش تو ویسے ابھی شاہد میک آپ کیا او کم آن صبح ایک آئی لائنز اور گلوس ہی لگی ہے لیکن میرے ناخن پینٹ ہوے ہیں اور ساتھ میں رنگز اور بریسلیٹ۔۔۔۔۔۔

"مس ان بلیک ڈریس اگر آپ اپنی سوچ کی دُنیا سے نکل گئی ہیں تو کیا آپ اپنا تعارف کروانا پسند فرمائے گی۔"

صبح ایک سپاٹ اور اونچی آواز جو یقینن چکی کی تھی ویسی اس کی آواز کتنی پاگل کر دینے والی ہو گئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ چونک کر اُٹھی اور کوٹیبل پہ جوس کا ڈبہ تھا وہ اس کے تیزی سے اُٹھنے پر گرا

"اوڈیم! جوس کا ڈبہ اُٹھاو!!۔"

حارث کو کہتے ہوے وہ اپنے ہز بنڈ کو دیکھنے لگی جواب کوٹ اُتار چکا تھا اور اپنے وائٹ شرٹ کی سلیوز مڑور کر اپنی کالی ٹائی کو ڈھیلی کر چکا تھا اور اب ایک کلپ بورڈ پکڑے نام لکھ رہا تھا

Breathtaking handsome

"کیا؟۔"

سب متوجہ ہوے اسامہ نے سر نہیں اُٹھایا اسے معلوم تھا اس کی مہبوت کو توڑے گا اور جب اس کے تاثرات دیکھے گا تو کمزور پڑ جائے گا

"آپ میرا ٹائیم ویسٹ کر رہی ہے۔"

"میرے سال برباد کر کے اس کو اپنے ٹائیم ویسٹ کرنے کی پڑی ہے۔"

دانت کچا کر بولی

"میرا نام نور صبح ہے۔"

"فل نیم پلیز!۔"

"نور صبح فرہاد شاہ۔"

وہ ساری دُنیا کے سامنے نور صبح اسامہ بن جائے گی مگر اس چکی کے سامنے ہمیشہ نورِ صبح فرہاد رہے گی۔

اسامہ نے اپنی زبان کو زور سے دانتوں سے دبایا نور صبح فرہاد!!

"آرٹ کلاس جوائن کرنے کی وجہ؟۔"

"آپ بھی بتائیں سر آرٹ کلاس جوائن کرنے کی وجہ؟۔"

یہ چیز اس نے اُردو میں کہی تھی

www.novelsclubb.com

"اکسکیوزمی!۔"

بھنویں جُڑی کھینچی گئی

"بزنس سٹوڈنٹ آرٹ کا ٹیچر!۔"

اس نے اسامہ کی سٹیل بلیو آنکھوں میں دیکھا جہاں سرد مہری کے علاوہ کچھ نہیں تھا

"آرٹ کلاس جوائن کرنے کی وجہ؟۔"

اس نے پھر اس کی بات اگنور کر کے اپنا سوال دُہرایا

"شوق!۔"

"تو کیوں شوق ہے آپ کو مس!۔"

"شوق کی بھی کوئی وجہ ہوتی ہے سر!!۔"

"کیوں نہیں ہوتی آپ میں سے سوشل میڈیا کون یوز کرتا ہے یقینن سارے کرتے ہوگے اس کی وجہ کیا ہے؟۔"

www.novelsclubb.com

"فن، انٹرٹیمنٹ، دُنیا کو جاننا انچ رہنا، اور ایسے بہت سے جواب سارے سٹوڈنٹ دینے لگے۔"

"نیٹ سے ریلیٹڈ سوال پوچھا تو سب بولنے شروع ہو گئے مگر آرٹ کے بارے میں پوچھا تو بس شوق! ساروں کے بس یہی جواب ایک دو کو چھوڑ کر خیر مس بلیک ڈریس!۔"

"اس ڈیش کو میرا نام تک بھول گیا یا بن رہا ہے۔"

صبح کا دل کیا یہ اپنی جوتی اُٹھا کر مارے پھر یاد آیا جو بھی ہے اس کا شوہر تو ہے اپنی سوچ پہ جھڑ جھڑی آئی

"جی سر بلیک سوٹ!۔"

وہ بھی کہا پیچھا چھوڑنے والی تھی نور صبح جو تھی جو نہ کبھی بدلی تھی اور نہ اس نے بدلنا تھا

www.novelsclubb.com

"یہاں آ کر آرٹ کو ڈفائن کریں؟۔"

"میں!۔"

اس نے اپنے آپ کو اشارہ کیا

"نہیں آپ کے فرشتے۔"

سارے ہنسنے شروع ہو گئے اور پھر صبح میڈم کو غصہ اس پر آج تک کوئی نہیں ہنسا تھا اور اب سب کی اتنی مجال اس چکی کی وجہ سے آئی تھی

وہ تیزی سے ربیکا کو پاس کرتی سڑھیوں سے نیچے اُتری اور ایک ادا سے چلتی اپنے فش ٹیل بریڈ کو سیدھی کرتی وہ اسامہ کے سامنے آئی

حارث بڑبڑایا

"یہ کہی وہ سمو کر گائی نہ بنادیں وہ تو اسی چیز سے بس مشہور ہے اور تو اسے کچھ بنانا نہیں آتا!۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں صبح کی تھی ایک چیز ہی اچھی ہے سمو کر گائے اسے سمو کرز پسند ہیں مجھے لگا مگر میری غلط فہمی دور ہو گئی جب شہزادے کا بھانجا قاسم جو صبح کے پیچھے پڑا تھا صبح کو

امپرس کرنے کی خاطر پی رہا تھا اور ساتھ میں باقی بھی تو اس نے اتنی نفرت سے انھیں دیکھ کر منہ مڑا تھا میں بھی اس سے پوچھ بیٹھی

"تمھیں سموکرز نہیں پسند تھے یہ کیا سین ہے۔"

"یہ انھیں سموکر کہتی ہوں بونگے لگتے ہیں چرسی نہ ہو تو سموکر تو صرف وہ تھا جو ایک دھوے سے مقابل کو ہلا کر رکھ دیتا تھا جس کی ایک ایک ادا دل کو بھاتی تھی آنکھوں میں شرافت چہرے پہ حد درجہ کی معصومیت جو صرف میرا ہے۔"

وہ کھوئے ہوے لہجے میں بولی

"اور یہ ہے کون ہے جس کا تم ہمیشہ حوالہ دیتی ہو!۔"

"کوئی نہیں میرا امیجنیری گائی ہے۔"

ہمیشہ یہ کہہ کر ٹال جاتی اور اب اس کا سموکر گائی اس کے سامنے کھڑا تھا

"آرٹ کیا ہے؟۔"

"فیلنگز!۔"

صبح نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے کہا جو دیکھ اب اس کی بڑی کالی آنکھوں کو رہی تھی سٹیل بلیو آنکھوں میں حیرت در آئی

"جو آپ کا دل آپ کی روح محسوس ہوتی ہے آپ اس کو آرٹ کی صورت میں اظہار کر دیتے ہو چاہیے وہ محبت ہو، درد ہو، تنہائی ہو یا پھر نفرت!۔"

اس نے لفظ نفرت بہت آہستگی سے کہا تھا مگر اسامہ نے سُنا تھا اور وہ اب اسے دیکھ رہا تھا چہرہ بالکل کھلا ہوا تھا مگر وہ صبح کو جانتا تھا کوئی جانے نہ جانے اسامہ کو صبح کو جانتا تھا درد کو مسکراہٹ میں چھپانے والی وہ اس کی نورِ صبح ہی تھی خود کو کنڑول کرتے اس نے لہجے میں سنیجدگی لا کر بولا

"غلط! بالکل غلط جواب میں تو حیران ہوں آپ آرٹ کلاس میں کیا کر رہی ہیں جس کو آرٹ تک کو ڈفائن کرنا نہیں آتا کیا نام ہے آپ کو مس؟۔"

کیا اس کا نام تک نہیں یاد وہ بھول گیا اسے ابھی تو اس نے بتایا بھی تھا مگر شاہد وہ اس کے نام تک کو سوچنا نہیں چاہتا تھا تو پھر وہ لیٹر کیا تھا؟ وہ اظہار کیا تھا وہ اسامہ نے ہی بھیجا تھا یا کچھ اور ہی تھا وہ شاہد اس کے جذبات سے کھیلنا چاہتا تھا کہ آیا وہ اسے ابھی یاد کرتی ہے کہ نہیں مگر اسے اسامہ بھولا ہی کب تھا اس نے اپنے آپ کو کنٹرول کر کے کہا

"میرے خیال ہے آپ غلط کلاس میں آ گئے ہیں سر کیونکہ میں نے آرٹ کو بہت اچھے طریقے سے ڈفائن کیا ہے؟ آپ کو اس لیے غلط لگا کیونکہ آپ کو خود نہیں پتا کہ آرٹ کا الف کیا ہے؟۔"

ساری کلاس اس کی بولڈ نس سے واقف تھے مگر ٹیچر کے ساتھ اس طرح بات کرنا انھیں ہضم نہیں ہوا

"یہ باز نہیں آئی گی۔"

بولنے والا بھی اس کا دوست حارث تھا

www.novelsclubb.com

"سر بھی تو دیکھو کس طرح بات کر رہے ہیں اور یار مجھے یہ فارمل انداز نہیں لگ رہا ۔"

اسامہ کے چہرے پہ غصہ غالب آگیا

"آپ شاہد بھول رہی ہیں آپ کس سے بات کر رہی ہیں ؟۔" وہ سنجیدگی سے کہنے لگا

"جی مجھے طرح معلوم ہے کہ میں کس سے بات کر رہی ہوں شاہد آپ بھول گئے ہیں خان !۔"

اسامہ کی آنکھوں میں شاک آگیا اور ساتھ میں ساروں کے چہرے پہ بھی وہ سر کے بجائے خان بول رہی تھی

"اینی ہاو آپ اپنی سیٹ پہ تشریف لے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ کر اب ڈیسک کی طرف متوجہ ہوا اور دوسرے سٹوڈنٹ سے سوال پوچھ کر جتنا کچھ دماغ میں رٹا ہوا تھا فر فر انگلش میں اپنے خوبصورت ایکسنٹ سے پورے کلاس کو مسمرائز کر چکا تھا جبکہ صبح نے پورے وقت اسے نہیں دیکھا تھا

•••••••••••••••••

"کیسی ہو غزل؟۔"

وہ آفس میں بیٹھا سکائپ میں غزل سے بات کر رہا تھا جو موبائل تھامے اسامہ کو دیکھ کر مسکرائی تھی

"لالہ آپ تو غائب ہو گئے آپ نے کہا تھا آپ اس ویک تک آئے گے ہم سے ملنے ہم سب آپ کو بہت مس کر رہے ہیں۔"

اسامہ مسکرایا

"میں بھی کر رہا ہوں مگر یار کیا کروں باقی سب کہا ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"باقی سب تیاریوں میں لگی ہیں کل میتھس کا پیپیر ہے ان کا۔"

"اور میڈیکل کالج کیسا کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی میں نے سُنا تم گھبڑا گئی تھی۔"

"لالہ اتنا بڑا کالج تھا میں تو کنفیوزڈ ہو گئی۔"

"کیوں ہوئی کنفیوزڈ میری بہن دوسرے کو کنفیڈنس کا لیکچر دیتے خود ہی گھبڑا گئی دس از رانگ!۔"

"نہیں بعد میں ٹھیک ہو گی تھی پتا ہے لالہ میری دوستی بھی ہو گئی کافی لڑکیوں سے وہ تو کافی رچ ہے میں شروع میں ڈر رہی تھی کہ وہ میرا مزاق نہ اُڑانے لگ جائے مگر وہ تو بہت اچھی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی باتیں سُن رہا تھا

جب دروازے پہ دستک ہوئی

"آجاو! غزل بچے میں زرا کام میں بزی ہوں رات میں بات کرتا ہوں تب تک اپنے سارے کام نپٹا لینا۔"

دروازہ کھول کر پائلیٹ یونی فورم امیر الڈ آنکھوں والا شخص جس کی آنکھوں میں شرارت بھری ہوئی تھی

"ارے پائلیٹ صاحب جلدی آگئے خیریت!۔"

اسامہ حیرت زدہ مسکراہٹ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور جا کر صلاح الدین کے بگل گیر ہوا

"کیا کریں ٹائیکون صاحب پرنس صاحب کا دو دن میں دل بھر آیا اس لیے آنا پڑا۔"

وہ اسامہ کی پیٹھ پہ تھپکی دیتے ہوے بولا

www.novelsclubb.com

"گھر نہیں گئے آپ!۔"

اس نے کُرسی کی طرف اشارہ کیا جہاں اسامہ بیٹھا ہوا تھا صلاح الدین بے تکلف ہو کر بیٹھ گیا جبکہ اسامہ دوسری طرف

"نہیں یار گھر اگر چلا جاتا تھا تو اپنی بیوی کو دیکھ کر ہوش ہی بھلا بیٹھتا!۔"

اسامہ مسکرایا پھر انٹر کام سے دو کافی منگوائی

"تو ملاقات ہو گئی۔"

"ہاں ہو گئی!۔"

"کیسی رہی؟۔"

"آپ کے خیال میں کیسی ہونی چاہیئے تھی۔"

"دونوں طرف سے سرد مہری ہو گی۔"

وہ پیپر ویٹ گھماتے ہوے بولا

www.novelsclubb.com

"جب پتا ہے تو پھر پوچھا کیوں؟۔"

"کیا کرو اپنی تجسس سا تھا شاہد میری سوچ غلط ہو جاتی لیکن نہیں چکی اور ویمپ ایک دوسرے سے ہنس کر بات کریں!۔"

"پھول کی پکس سینڈ کیے ثمرن نے بہت خوش ہوئی تھی مجھ سے۔"

"ہے آپ کی بیوی میری پھول بھیجنے پر اتنا خوش!۔"

صلاح الدین ہنس پڑا

"تمھاری ویمپ نے سمجھا میں نے ثمرن کو بھیجا ہے میں جب بھی کہی جاتا ایسے ہی کرتا اور آڈر غلطی سے اس کے کمرے میں پہنچ گیا ہے مجھے کال کر کے

خود سے ہی سوال جواب کر کے مجھے بات کا موقع دیں بغیر بند!۔"

"کیا مطلب ہے اس نے بھابھی کے کمرے میں سارے پھول دیں دیں کہی وہ لیٹر بھابھی نے۔"

www.novelsclubb.com

تبھی وہ صبح کے ریکایشن کو سمجھ چکا تھا اس نے لیٹر نہیں پڑھا

"اگر ثمرن پڑھتی تو آج تیسری جنگ چھڑ چکی تھی۔"

صلاح الدین نے اس کو ڈر کو بھگایا۔

"پھر وہ لیٹر کہاں گیا؟۔"

وہ خود سے بڑبڑایا

"ویسے تم کب سے رومینٹک ہو گئے؟۔"

وہ اب کافی آنے پر اس اُٹھا کر بولا

جبکہ اسامہ کا منہ بن گیا

"پھول بھیجنے سے تھوڑی رومینٹک ہو جاتا ہے۔"

اس نے صبح کو جواب دیا جو اس کی دوست کو کسی لڑکی کے دینے پر اس نے ڈپٹ کر کہا

www.novelsclubb.com

"فیک فیلنگز! پھول دینے سے بھی کوئی رومینٹک ہوتا ربیکا تم تو پاگل ایسے ہو رہی ہو جیسے کہ اس نے تمھیں پروپوز کر دیا ہے۔"

"او صبح تم تو رہنے دوں تمھیں کیا معلوم جب تمھیں کوئی پھول بھیجے گا تب تم سے پوچھو گی۔"

"مجھے کوئی بھیج کے تو دکھائیں اس کو اس کی ساری نانیاں یاد دلواؤں گی۔"

وہ کنٹین میں تھی اور یہ ساری گفتگو اسامہ نے اپنے آفس میں سُنی تھی کیمرہ صبح کے چہرے پہ مرکوز تھا اور آوازیں ٹیبل کے نیچے لگے مائیکروفون سے آرہی تھی اس نے ساری ٹیبل میں لگایا تھا کہ شاہد کسی میں وہ بیٹھے اور جب اس نے سُنا تو اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی

"ویسے ایک بات ہے مسٹر چکی ایک پھول سے بھی محبت کا اظہار ہو سکتا تھا اور تمھارے سے تو ایک پھول کی اُمید تھی یہ سارے پھولوں کا کیا چکر تھا؟۔"

"مجھے اس کا فیورٹ پھول نہیں پتا تھا غلط پھول بھیجنے پر اس نے ناراض ہو جانا تھا کہ اور میرے جرم میں مزید اضافہ کر دینا تھا اس لیے پاگلوں کی طرح سوچ کے میں

نے یہ ڈیسائڈ کیا کہ سارے پھول بھیج دیتا ہوں شاہد اس میں سے کوئی پسند کا نکلے

۔"

دین اس کے سادگی سے بھرپور جواب پر قہقہہ لگائے بغیر نہ رہ سکا

"اُف سادہ رومیو!۔"

"میں رومیو نہیں ہوں بھائی!۔"

اسامہ کو اس کا حوالہ پسند نہیں آیا

"خیر اچھا ہے میرے جیسا نہ بنا تھلے لگے رہو گے۔"

اس کی شرارت سے بھرپور لہجے میں اسامہ کی بھی ہنسی چھوٹ گئی

www.novelsclubb.com

"مورے سے بات ہوئی عمرہ ہو گیا!۔"

"ہاں الحمد للہ! ابھی مدینہ کے لیے روانہ ہونے لگے ہیں وہ سب۔"

"چلو اچھا ہو گیا میں بھی سوچ رہا ہوں تم دونوں ٹام اینڈ جیری کو اپنے سفو حوالے کر کے ثمرن کو حج کے لیے لے جاوں پر پھر یاد آتا ہے ٹام اینڈ جیری کو حوالے کرنے سے بہتر ہے سفائر کو اپنے ساتھ لے جاوں۔"

"بھائی وہ میری بھی کچھ لگتی ہے ایک دفعہ بس اس کو دیکھا تھا اور اسے اُٹھانے کی حسرت رہ گئی ہے کیسا چاچو ہوں میں۔"

"زیادہ بنو مت گھر میں کو گھستے ہوں نہ چوروں کی طرح اس میں دس دفعہ میری بیٹی کو پیار کر کے پاگل ہوے ہو۔"

"پیاری بھی تو بہت ہے۔"

"اب تم نے سفائر کا ذکر کر دیا ہے اور مجھ سے رہا نہیں جا رہا میں تو چلا!۔"

"بیٹھتے تو!۔"

"ارے نہیں یار اور تم اب کوشش میں لگو تاکہ میرے گھر میں داخل ہوا سکو اور ار باز کی کنویکیشن کے لیے چلنا ہے نا میرے ساتھ۔"

"ہاں! آپ بھی جائے گے۔"

صلاح الدین مسکرایا

"تمھارے سے پہلے وہ میرا بھائی تو میں تو جا رہا ہوں۔"

اسامہ نے سر ہلایا

"ٹھیک ہے میں آپ کی بھی سیٹ بُک کر دیتا ہوں۔"

••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے بھاگی رہی تھی جب بھی وہ اپ سیٹ یا رونے والی ہو جاتی تو وہ بھاگتی ٹریک سوٹ میں ملبوس وہ اس وقت اپنے گھر کے پیچھے ایک بہت بڑے پارک کی

طرف گئی ہوئی تھی رات کے آٹھ بج رہے تھی اور ثمرن کو بنا بتائیں وہ یہاں ٹریک میں جوکنگ کے بجائے ایسے بھاگ رہی تھی جیسے کوئی مارا تھون ریس ہو۔۔۔

"کیا نام ہے آپ کا۔"

"بالکل غلط جواب!۔"

"مجھے تو حیرت ہے آپ یہاں کر کیا رہی ہیں!۔"

سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹ رہا تھا

وہ ایک پل کے لیے نہیں رُکی تھی حتا کہ اس کا سانس پھول رہا تھا مگر اس کو پروا نہیں تھا وہ بھاگی جا رہی تھی یہ کیا ہو رہا ہے کبھی وہ اسے پھول بھیجتا کبھی اس کا ٹیچر بن کر اتنے بد تمیزی سے پیش آیا

یہ کیا تھا آخر کیا؟۔

www.novelsclubb.com

ثمرن چھت پہ آئی اور اسے دور سے ہی بھاگتے ہوے دیکھ رہی تھی پارک کی روشنیوں میں صرف وہی اکیلی تھی اور ثمرن کو پریشانی ہوئی وہ کیوں آپ سیٹ ہے پیچھے سے کسی نے اپنے گھیرے میں لیا تھا اور اس کی کنپٹی پہ پیار کیا

"کیا دیکھ رہی ہو اور رات کو اس وقت ٹھیک تو ہو؟۔"

اس نے دین کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور ٹیک لگا کر اپنا سر اس کی ٹھوڑی پہ رکھ دیا

"وہ پریشان لگ رہی ہے یونی سے واپس آئی ہے تو کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھایا آج شور بھی نہیں کیا اس نے بس خاموش رہی اور وہ اب پارک میں بھاگ رہی ہے کوئی بات ہوئی کہی وہ پھر سے اُسے!۔۔"

صلاح الدین مسکرایا اور اس کا سر چوما

"پریشان کیا ہونا ہے میڈم کا یونی دو ہفتے کے لیے کھل گیا پیپر ابھی ختم ہوے تھے تبھی محترمہ کا موڈ آف ہو گا تمھارا وہم ہے۔"

www.novelsclubb.com

"دین میں اسے جانتی ہوں وہ روتی کبھی نہیں رونے کے بجائے وہ اس طرح کرتی یا توڈھیر سارا پانی پیے گی یا پھر جاگنگ کے لیے نکل پڑے گی اور یہ دو چیزیں کر رہی ہے۔"

"سویٹ ہارٹ ٹینشن ایک تو تمھارا نام ٹینشن رکھ لینا چاہئیے صبح سے آیا مگر مجھے کوئی پوچھتا نہیں ہے۔"

"آپ نا بس کمپلین کیجیے گا ویسے دین آپ سے بات کرنی تھی۔"

وہ مڑی تو اس نے دین کے گلے میں بازو ڈالی

"بولو موشم!!۔"

"پرنس حماد کا بھانجا نہیں ہے قاسم!۔"

دین کو خطرے کی گھنٹی بجی مگر وہ سُنتے ہوے بولا

"ہاں تو!!۔"

www.novelsclubb.com

"اس کی امی آئی تھی ہمارے گھر ایک دن پہلے صبح گھر پہ موجود نہیں تھی وہ صبح میں دلچسپی ظاہر کر رہی تھی مجھے بھی حیرانگی ہوئی کہاں وہ شاہی خاندان کی شہزادی کا بیٹا اور کہاں میری صبح ویسے صبح میں بات تو ایسی۔۔۔"

"موشم تم کچھ بھول رہی ہوں صبح کوئی کنواری لڑکی نہیں ہے۔"

اب ثمرن کے تاثرات سرد پڑ گئے اس نے بازو ہٹالی مگر صلاح الدین نے اسے پکڑیں رکھا

"میں اس نکاح کو نہیں مانتی دین!۔"

صلاح الدین کا حیرت سے منہ کھل گیا

"کیا مطلب ہے یہ صبح اور اسامہ کی بھرپور رضامندی سے ہو تھا۔"

"آپ اس شخص کا نام بھی مت لیا کریں دین میرے سامنے وہ درندہ میری بہن کا کچھ نہیں لگتا!۔"

"ثمرن تم ہوش میں تو ہو!۔"

اب صلاح الدین کو بھی غصہ آگیا

"دین ایک بچی کو اب زبردستی کوئی بھی کام کروائے گے تو وہ ڈر کے مارے کر لیتے ہیں اور میں زبردستی شادی کے مانتی نہیں ہو۔"

"تمھیں لگتا ہے نور صبح جیسی لڑکی کسی کے مرضئ کے بغیر کام کر سکتی ہے۔"

صلاح الدین نے بات بالکل ٹھیک کی تھی مگر یہاں کوئی مانے کو تیار ہو

"اس بچی پہ زبردستی کی تھی اور زبردستی کی شادی اسلام میں نہیں قبول ہوتئ۔"

"پھر تو ہماری بھی ہوئئ تھی ہماری بھی شادی جائز نہیں!۔"

www.novelsclubb.com

دین اب اسے چھوڑ چکا تھا اور تیزی سے بولا

"ہماری بات اور تھی دین۔"

"ہماری بات اور نہیں تھی ثمرن بیگم مجھے بھی میرے گھر والوں نے پریشر کیا آپ بھی دباو میں آکر اس نکاح پہ راضی ہوئی تھیں بعد میں بھی تو۔"

"دین ہماری بات اور تھی ہم ایک دوسرے کو جانتے تھے اور ہمارے درمیان محبت بھی تھی۔"

وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوے بولی

"محبت تو ان دونوں کے درمیان بھی تھی موشم یاد ہے تمھیں نور نے اس اسامہ کو اپنے ہزبنڈ مخاطب کیا تھا

مطلب وہ اسامہ کو شوہر مانتی تھی اور دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں غصہ۔۔۔۔"

"دین سٹاپ اٹ ! آپ کا کانٹیکیٹ ہے اسامہ سے اسے کہے نور کو طلاق دیں اس کو کاغذ بھیجے پھر میں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔"

دین کو جھٹکا لگا پھر تلخ ہنسی چھوٹی

"تم پاگل ہو ثمرن بعد میں بات کرتے ہیں اس وقت آپ کا دماغ نہیں کام کر رہا ۔"

وہ جانے لگا جب ثمرن نے اس کا بازو پکڑا

"دین بات سُنے میری۔"

"کیا سُنو میں تمھاری تم اپنی بہن سے محبت نہیں کرتی اگر کرتی تو ایسی فضول بات اپنے منہ سے نکالتے وقت دس بار سوچتی۔"

ثمرن ساکت ہو گئی اس کا ہاتھ چھوٹ گیا آنکھوں میں نمی ابھری دل جیسے سسک اُٹھا

"میں محبت نہیں کرتی، میں صلاح الدین ہاں نفرت کرتی ہوں اس سے نفرت کرنے کے باوجود میں آغا جان کے سامنے آگئی اپنی بہن کی خاطر موت کو گلے

www.novelsclubb.com

لگانے کے لیے تیار تھی پانچ دن میں نے کھانا اپنے حلق میں نہیں اُتارا مسلسل مار گالیاں ذلت میں نے سہی کیونکہ نفرت جو کرتی تھی۔۔۔

"موشم!!۔"

صلاح الدین کو ایسا نہیں کہنا چاہئیے تھا ثمرن ایک دم پیچھے ہوئی

"نہیں صلاح الدین رات کے وقت لان میں سخت بارش سخت سردی میں کھڑی رہی کیونکہ نفرت کرتی تھی

بیلن نے پڑنے سے میرے دانتوں میں گیپ آگیا مگر پھر بھی کہتی رہی نہیں میری بہن کی خوبصورتی معصومیت قائم ہے میری رہنے دو! گردن میں تیر لگنے کے باوجود میں صبح مار کھاتی رہی اور کام بھی کیا۔"

اس کی آواز بھرا گئی صلاح الدین چلتے ہوے اس کے پاس

"موشی آیئم سوری میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔"

وہ اسے دھکا دیں کر جانے لگی

"موشم!! بے بی آئیم سوری۔۔"

وہ بھاگا تھا مگر وہ رُکی نہیں زندگی میں چھ سالوں میں دین نے اس کا دل بُری طرح دکھایا تھا اور دین کو خود پہ بے پناہ غصہ آرہا تھا

••••••••••••••

وہ اب بھی بھاگ رہی تھی چہرہ اس کا پسینے سے بھر گیا ٹانگیں جلنے لگی آنکھیں بھی دندھلا رہی تھی ایک دم سے میسج آیا تو وہ بلا آخر رُکی ضرور آپی بلا رہی ہو گی اس نے میسج رُک کر چیک کیا اور منہ کھول کر گہرے گہرے سانس لینے لگی پھر اس نے دیکھا انون نمبر پہ میسج آیا تھا

www.novelsclubb.com

"اولمپکس میں ابھی چھ مہینے پڑے ہیں تم کہی حصہ تو نہیں لے رہی۔"

"اویو!۔"

آج تو بتاتی ہوں اسے

اس نے جلدی سے نمبر ملایا اور بیل جانے لگی مگر فون اُٹھایا نہیں گیا

"چکی یہ جو تم کر رہے ہو نا میں اس میں تمھیں کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔"

وہ اب بینچ میں بیٹھ کر خود کو نارمل فیل کر رہی تھی

اسامہ واپس آ گیا اسامہ کیوں آیا وہ تو اسے اپنی زندگی سے نکال چکا تھا چلو اگر وہ مان بھی لے وہ یہاں آیا بھی کسی کو ئنسیڈنس کی بنا پر مگر یہ میسج یہ پھول یہ خط وہ ثابت کیا کرنا چاہتا ہے؟

اس نے اپنی گردن سے اسامہ نام کی گولڈ کی چین نکالی اور اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"میرے دوست مجھے چھوڑ کر مت جاو میرے اچھے ہزبنڈ میں ارشد بھائی کو نہیں بتاو گی۔"

"آئی جسٹ ہیٹ یو بلڈی ہیٹ یو صبح!۔"

"میں جارہا ہوں میں اب ایک پل بھی تمھاری ساتھ نہیں رہ سکتا۔"

اس نے ٹیک لگالی اور اوپر آسمان کو تکنے لگی اس اپنا پل یاد آنا لگا جب وہ چھ سال پہلے یہاں آئی تھی

••••••••••••••

ثمرن اس پر کمبل ڈال رہی تھی اور اس کے سر پہ پیار کرنے لگی

"میری جان۔"

ایک بار پھر پیار کیا پھر وہ اُٹھ کر مڑنے لگی جب صبح نے اسے روکا

"آپی!۔"

www.novelsclubb.com

وہ مڑی

"ہاں بولو نوری۔"

"امی بابا کہاں ہے؟۔"

اس پر ثمرن خاموش ہو گئی پھر چل کر اس کے پاس آ گئی

"بس جہاں بھی ہے بالکل محفوظ ہیں تم فکر نہ کریں۔"

"پھر بھی آپ کو تو پتا ہو گا آپ ان سے ملنے گئیں تھیں۔"

ثمرن نے اس کے بال ٹھیک کیے

"سو جاو صبح مجھے دین بلا رہے ہو گے۔"

وہ اب کیا جواب دیتی اس لیے بات بدلتے کہہ کر چلی گئی تھی وہ اب کروٹ لے چکی تھی

پھر ایسی اس کی نظر کمرے کے ایک صوفے پہ پڑی

www.novelsclubb.com

ایسا صوفہ وہاں بھی تھا جس پہ اسامہ لیٹا کرتا تھا اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی اور تکیوں کو بھینچ کر اس نے رونا شروع کر دیا

"چکی میں تمھیں بہت مس کرتی ہوں مجھے کیوں چھوڑ کر چلے گئے اسامہ!! اب مجھ سے کون لڑے گا میری کون پونی بنائیں گا کون مجھے رات کو کھانا دیں گا پلیز واپس آجاو چکی۔۔۔۔۔"

ناک اس کی رونے کے باعث سُرخ ہو گئی تھی

پھر منہ صاف کرتی وہ اُٹھی پھر بستر سے اُتری

اسے نے دروازہ کھولا اور پھر آسمان کو دیکھا

"اللہ تعالی پلیز میرا چکی مجھے واپس کر دے آپ نے پہلے میرے ماما بابا سے دور کر دیا مگر پلیز اللہ مجھے میرا دوست واپس دلا دیں۔"

وہ ہچکیاں لے کر رونے لگی

"میں روزانہ نماز پڑھوں گی بس آپ مجھے چکی دیں دے میں ابھی پڑھوں گی فجر کا بھی الارم لگاوں گی

www.novelsclubb.com

میں کسی کو تنگ نہیں کروں گی مگر چکی دیں دے میرا دوست واپس چاہیئے۔"

اس نے پھر دوبارہ اپنا گیلا منہ صاف کیا پھر جو اس کی ماما نے وضو کا طریقہ بتایا وہ ایسے کرتی گئی پھر الماری کھول کر اس نے ڈوپٹہ ڈھونڈا تو کوئی نہیں ملا پھر ایک چھوٹا سا ایک کپڑوں کے ساتھ ملا وہ نکال کر اس نے اپنے گرد باندھا اور کمرے میں جائے نماز نہیں تھی تو ایسے کارپٹ پہ پھر یاد آیا کہ قبلہ کس طرف ہیں گھر میں تو ایک طرف سیدھا طرح سے پڑھتے ہیں مگر یہاں اس نے یاد کرنا چاہا گھر میں آپی اور دین بھائی کہاں پڑھتے ہیں بالکل سامنے تو ایسا ہی ہوا پھر وہ نماز شروع کر چکی تھی جو اس کے قاری صاحب نے اسے سکھائی تھی

پھر جب مکمل کی تو بس ایک ہی دعا تھی لبوں پہ اس کو بس ایک بار چکی سے ملا دیں اس کا دوست واپس کر دیں اس کا دوست اس کی چھ سال مسلسل دعاوں سے واپس آ گیا تھا مگر ایک اور آزمائش کھڑی تھی ثمرن آپی دوسرا اسامہ کا عجیب رویہ

www.novelsclubb.com

گہرا سانس لیتی وہ اب اُٹھی پر ایک دم رُک گئی کیونکہ بینچ کے ساتھ ہی جھاڑیوں میں ہل چل ہوئی تھی جیری الرٹ ہو گئی ٹام کی بو آ رہی تھی

قدم آہستہ آہستہ بڑھاتے وہ دوسری طرف آئی چہرے پہ بل پڑ گئے

اس نے فون نکال کر اسی نمبر پہ کال ملائی مگر مقابل بھی ٹام تھا کیسے بیل کی آواز اونچی رکھتا

اس طرف اندھیرا بھی تھا اس لیے کچھ نہیں نظر آ رہا تھا اس نے فون سے ٹارچ آن کیا اور اس طرف بڑھی اسامہ کو سمجھ نہیں آئی کس طرف بھاگے

"پٹے گا چکی!!۔"

وہ خود سے بولا اور جلدی سے ایک طرف ہو رہا تھا

صبح آ گئے ہوئی کہ اچانک ثمرن کی کال آنے لگی

www.novelsclubb.com

وہ اس پر متوجہ ہوئی تو ٹام یعنی کے اسامہ دی چکی فوراً اُٹھا اور سپیڈ لگا دیں کیپ پہنے کے باعث اس کا چہرہ نظر نہیں آیا صبح نے ایک دم سر اُٹھا کر دیکھا اور اس کی بھی سپیڈ لگ گئی

"تمھیں تو میں چھوڑوں گی نہیں میری جاسوسی کر رہا تھا اس نے جلدی سے دوڑتے ہوے سامنے پڑا بٹا اُٹھایا

حفاظتی تدابیر یونو وہ اب پارک کے گیٹ سے باہر نکلنے کے بجائے دوسری طرف نکلنے کے لیے جمپ لگانے لگا مگر صبح کا نشانہ بڑا فٹ تھا تیزی سے اس نے بٹا پوائنٹ کیا بھاگتے ہوے اور مارا اور پھر بس اسامہ کی کمر صبح کے وار سے بچ نہ سکی

"اُف اللہ!!!۔"

www.novelsclubb.com

بس جی پھر درد جسم میں ایسا پھیلا کہ اسامہ کو رات میں اب تارے نظر آئے تھے پہلے تو وہ صبح کی روشنی میں ہی کھوئے وے تھے

"رُک جاو میں تمھیں ابھی بتاتی ہوں۔"

جیری صاحب اس سے قابل اس کو اس کی نانی یاد دلاتی ٹام صاحب نے ہمت کی اور تیزی سے اپنے گھر کی طرف بھاگے اب صبح شور نہیں کر سکتی تھی کیونکہ یہ کالونی کے لوگ جتنے اچھے ہوتے مگر اس کی جاہلوں کی طرح شور کرنے پہ ضرور سکیورٹی کو بلا دیتے ویسے بھی صبح صاحبہ کی پہلی بھی بہت کمپلین تھی اور وہ ثمرن سے مزید ڈانٹ نہیں سُنا چاہتی تھی

.....

"اُف میری ماں!!۔"

اسامہ کہراتے ہوے بولا جب گل شیر نے برف والا بیگ اس کی کمر میں رکھا

"لالہ اُف میری ماں نہیں اُف یہ نور!! ویسے کیا ضرورت تھی ایسے جھاڑیوں میں گھسنے کی اس کے بعد فٹ بھاگے۔"

"ہاے مجھے کیا پتا تھا وہ آفت ابھی تک سے ہے۔"

"زیادہ نہ بنے چھ سال سے اس کی جاسوسی میں لگے ہیں اور اب کہہ رہے ہیں کہ مجھے کیا پتا؟۔"

"تم بولنا بند کرو گے میں امید نہیں کر سکتا تھا اتنے نشانے پہ لگائیں گی یہ لڑکی کہ ایسا لگا سارا امیدہ باہر آجائے گا ہاے۔۔اور اس کو خود ہی سینس ہو گیا میں جھاڑیوں کے پیچھے ہوں کال بھی ملا رہی تھی محترمہ نے اُف گل شیر آرام سے۔۔"

"ویسے ابھی سے یہ حال لالہ بعد میں تو بس اللہ ہی حافظ ہے آپ کا۔۔"

"اس ویمپ کو تو چھوڑو گا نہیں تم دیکھتے چلو کمر پہ لگا اگر چہرے وغیرہ بھی لگتا تو اس کو پورا یقین ہو جانا تھا کہ میں ہی تھا۔"

"ان کو یقین ہے لالہ آپ ہی ہے۔"

"لیکن اب دیکھنا میں کیا کروں گا ویمپ صلاح الدین بھائی کو خود کہے گی مجھے پاگل خانہ چھوڑ آئے۔"

وہ شرارت سے مسکراتے ہوے اپنی رولیکس میں لگا ایس الفیبٹ کو دیکھ رہا تھا

••••••••••••••

"دیر کیوں لگادی تھی۔"

ثمرن نے اس کو دیکھا پھر جلدی سے ٹیبل لگاتے ہوے بولی

"سب نے کھانا کھالیا!۔"

"ہاں کھالیا بس میں اور تم رہتے ہیں آو بیٹھو۔"

www.novelsclubb.com

"ہیں دین بھائی کے ساتھ نہیں کھایا آپ نے؟۔"

وہ آپی کے چہرے میں کچھ کھوج رہی تھی مگر ثمرن کا چہرہ سپاٹ تھا

"مجھے بھوک نہیں تھی۔"

"کوئی بات ہوئی ہے۔"

"نہیں بھئی سفائر کو سلانے گئی تھی رو رہی تھی دین اور جسمین کھانا کھا چکے میں نے سوچا تمھارے ساتھ کھالوں گی تم بتاو کیا بات ہے۔"

وہ اکتائی ہوئی لگ رہی تھی نور صبح نے کندھے اچکائے

"کوئی بات نہیں۔"

"تو اس پہر کیوں شوق چڑھا تھا یہ لو جوس پیو چہرہ پیلا کر دیا ہے پہلے ہی جم جاتی ہو باسکٹ بال کھیلتی ہو اتوار کو ہمیشہ کی کرکٹ میچ جسم دیکھ رہی ہوں سوکھ کے کانٹا ہو گئی ہو۔"

"آپی اگر آپ کو کمپلیکس ہے تو آپ بھی جوائن کر لے جم پر میرے شوق کو میرے سے دور نہ کریں۔"

ثمرن لزانیا کی پلیٹ لائی تو مسکرا پڑی

"سیدھے سیدھے کہو موٹی ہو گئی ہوں۔"

"ارے نہیں اب بس ہلتھی ہیں اور ابھی تو آپ کو بے بی ہوا ہے آپ نے بھی سفو کے تین مہینے بعد جاب دوبارہ سے شروع کر دی۔"

"کیا کروں جانو مصروف رہنا چاہتی ہوں اور تعلیم حاصل کی ہے تو کیوں ضائع کروں ویسے بھی کلاس تو صرف میری دو گھنٹے کی ہوتی ہے باقی تو سارا دن سفائر ہی ہوتی ہے تم نے تو وقت دینا چھوڑ دیا ہے۔"

"تو پھر آپ بھی میرے جیسے کام شروع کر دیں میں آپ کا بھرپور ساتھ دوں گی ۔"

"ہاں اور میڈم نے مجھے ہرا دینا ہے اور ناکامی مجھ سے برداشت نہیں ہو گی تم سے خوب لڑو گی موڈ آف ہو گا میرا اور جب میرا موڈ آف ہو گا تو بس اس دن گھر سے کھانا نہیں بنے گا اور پھر تم دین کو کہہ کر پیزا منگواؤں گی پھر سب کی پارٹی اور میں یہ ہونے نہیں دوں گی۔"

صبح جو مسکرا رہی تھی اس کا منہ ایک دم لٹک آیا

"آپ نے تو باپندی لگائی ہوئی پیزا کی۔"

"کیونکہ میں نہیں کھا سکتی نا اس لیے میں نہیں چاہتی کہ کوئی اور کھائے۔"

"ڈاکٹر نے منع نہیں کیا آپ کو بس آپ ویٹ کے چکروں میں ایسے کر رہی ہیں۔"

"پھر دین کی نظریں بھٹک جائے گی۔"

"بھٹک کے دکھائیں اوّل تو وہ ایسا کریں گی نہیں کیونکہ آپ کے علاوہ ان کو کوئی خوبصورت لڑکی لگتی نہیں ہے ساری لڑکی کو دیکھتے وقت ان کی بینائی کھو جاتی اور اگر ایسا ہوا تو پھر بغیر ٹانگوں کے بیٹھے رہ جائے گے۔"

www.novelsclubb.com

"نوری کیسی فضول باتیں منہ سے نکالتے ہو اللہ نہ کریں۔"

ناراضگی کے باوجود بھی ثمرن کا دل تڑپ اُٹھا تھا اور وہ غصے سے بولی تھی

"سوری آپی پر آپ نے بات ایسے کی کہ مجھے بہت غصہ آگیا۔"

"خیر کھانا شروع کرو جوس ہی پیتی رہو گی اور ہاں شاور نہ لینا پسینہ آیا ہوا ہے۔"

"اُف آپی!!!۔"

"ویسے ایک بات بتاو نوری؟۔"

"جی بولے۔"

"ثمرن سفائر بہت رو رہی ہے۔"

صلاح الدین تیزی سے آیا ثمرن نے اسے نہیں دیکھا اور سر ہلاتے ہوے اُٹھی

•••••••••••••••••

"آج یونی اتنی خالی کیوں لگ رہی ہے ربیکا کہاں ہیری!۔"

www.novelsclubb.com

"تمھیں تو پتا ہے شروع کہ دنوں میں سب کو جوش چڑھا ہوتا ہے اس کے بعد چھٹیاں منانے ویسے فکر نہ کرو یہ امیر باپ کی اولاد ہیں آجائے گے چلو کنٹین چلتے ہیں۔"

وہ بھی اپنی پونی کو کس کے باندھ کر بیگ کو کندھے پہ لٹکاتی کنٹین کی طرف بڑھی اور دروازہ کھولا

"لو سارے بھوکے کنٹین میں گھسے ہیں میں زرا عمر سے مل لوں۔"

وہ چل کر ان کی طرف بڑھا جہاں ان کا گروپ تھا جبکہ صبح چلتے ہوے اپنا پروٹین شیک آڈر کرنے لگی وہ دیکھ رہی تھی کاونٹر پہ کوئی نہیں تھا اس نے ارد گرد دیکھا پھر اچانک اسامہ سامنے آیا

"یس مس صبح آپ نے کیا آڈر کرنا ہے۔"

وہ ایک دم پیچھے ہوئی جیسے کوئی بھوت دیکھا لیا ہو

"کیا ہوا!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب آنکھیں مسل کر اسے دیکھنے لگی پھر ارد گرد دیکھا سب اپنی باتوں میں مشغول تھے اس نے حارث کو آواز دی اسامہ کے تاثرات پتھریلے ہوے جا رہے تھے مگر اسے خود کو کنٹرول کرنا تھا مگر اس کا ماچس کی تیلی جیسا ہیری پُتر بہرہ تھا

"سٹے سی!۔"

"یس؟۔"

اس نے پاس کھڑی لڑکی کو پکارا جواب دوسری طرف سے پیسٹری منہ میں ڈال رہی تھی

"کیا ہوا میں پیسٹری نہیں دینے والی!۔"

www.novelsclubb.com

"پیسٹری کا نہیں پوچھنا یہ ہمارے سر نہیں ہے۔"

وہ شرارت سے مسکرایا جسے اس نے چھپایا

"پاگل ہوا تنا ہینڈسم ٹیچر یہ کام کریں گا یہ حسام ہے سامی کو بھول گی۔"

"نہیں بھولی میں ! لیکن تم سب اندھے ہو گئے ہو۔"

"صبح آپ کا آڈر !۔"

اسامہ نے پھر دُھرایا

"یہ گولیاں مجھے دن میں نہیں اثر کرنے لگی۔"

"سُنو ! اگر تم حسام ہو تو صبح باجی بولتے ہو باجی کیوں نہیں بول رہے۔"

اسامہ سپٹا گیا مگر وہ بھی دی چکی تھا ایکٹنگ بھرپور کرنی تھی

"نہیں نہیں مس باجی تو جاہل بولتے ہیں میں پڑھا لکھا ہو گیا ہوں نا اس لیے مس بولوں گا آپ بتائیں کیا لے گی۔"

www.novelsclubb.com

اس کا منہ ایک دم کھل گیا اسامہ کو زیادہ سوچتے ہوے اب اسے حسام میں اسامہ نظر آنا لگا ہے

"آڈر !!۔"

"نہیں بھاڑ میں جاو!۔"

وہ تیزی سے کہتی مڑی سٹے سی نے اسے دیکھا اسامہ نے اسے تھمز آپ دیا اب وہ دیکھنا کیا کرتا ہے۔

****

آج اس کی یونی میں آف تھی تو وہ اس وقت گھر پہ تھی دین اسے منانے کے لیے ہلکان ہو رہا تھا مگر وہ ماننے کے لیے تیار نہیں تھی سارا دن وہ اسے اگنور کرتی سفائر کے ساتھ وقت گزارتی رہی

"اِدھر بھی بندہ ہے اسے بھی پوچھ لو اسے بھی پیار کا حق ہے۔"

وہ سفائر کو کپڑے پہنا رہی تھی جب دین چینل چینج کرتے ہوے بولا پر وہ خاموشی سے اپنا کام کرتی رہی

"سوچو موشم اگر اسامہ مجھے زبردستی کہتا کہ تمھیں طلاق دو کیونکہ نور کہہ رہی ہے کہ میں اس کی آپی کے لیے اچھا نہیں ہو تو کیا کروں گی۔"

اس کا ہاتھ ایک دم ساکت ہو گئے

"کوئی کہے دین موشم میں کبھی محبت تھی ہی نہیں انھیں الگ ہو جانا چاہیے بس ختم بیشک جو بھی تھا وہ بس ایک الفت تھی۔"

آنسو ٹپ ٹپ سفائر کے چہرے پہ گرنے لگے وہ منہ کھول کر عجیب عجیب سی آوازیں نکال رہی تھی

صلاح الدین اُٹھا اور اس کے کو سیدھا کر کے سامنے کیا اس کا چہرہ پورا گیلا ہو گیا تھا

"میری کیفیت مت سمجھنا تم پھر سے یہ کام شروع کر دیا ہے۔"

ثمرن نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اس کے سینے پہ سر رکھ دیا بس پھر برسات شروع دین نے اس کے گرد بازوں پھیلائے اور اسے خود میں بھینچ لیا

"آپ نے ایسا کیوں کہا دین آخر کیوں!!!۔"

صلاح الدین نے اس کے سر کو تھپکا

"بس بس۔"

"میں نوری کا بھلا چاہتی ہوں اور آپ آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں اس کی دُشمن ہوں۔"

اس نے اس کو الگ کر ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ تھام کر انگھوٹے سے اس کی نین سے نکلتے پانی کو صاف کیا

"تم اس کی دُشمن ہر گز نہیں ہو میری جان بلکہ اس کی دوسری ماں ہو مگر جواب کرنے جاو گی اس سے تم دُشمنی سے بھی بدتر کام کرو گی وہ اسامہ کی پسلی سے نکلی ہے تم اسے کیسے کسی اور کا مقدر بنا سکتی ہو۔"

"دین!۔"

"نہیں موشم آج تک جو تم نے کہا ہے وہ میں نے سُنا ہے مگر ابھی بس تم مجھے سُنو کوئی دباو نہیں ڈال رہا بٹ پلیز ایک بار تحمل سے سُن لو اور پھر سوچو پھر فیصلہ کرو۔"

اس نے ثمرن کے بال پیچھے کیے اور پھر مڑ کر اپنی بیٹی کو اُٹھایا اور اسے پیار کیا جواب بالکل سونے والی ہو رہی تھی

"رات کو جگا جگا کر اب میری جان سو رہی ہی ڈیڈی کی جان! تم اسے سلا کر آو میں ابھی مورے سے بات کر کے تمھارے پاس آتا ہوں اس وقت مجھے کوئی کام کرتی نظر نہ آو پر ایک بات آج تم اسامہ کی اچھائی اور بُرائی کو تولنا تم اس دن کو یاد کرنا جس دن تم نے صبح کو اس سے الگ کیا تھا اس دن تو تم نے اسے دیکھا تھا بس پھر دھیان سے سوچنا اگر نہیں سمجھ آتی تو اسامہ کو ایک موقع دو۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ کر سفائر کو اس کو دیں کر اور اس کا ماتھا چوم کر چلا گیا جبکہ وہ بالکل خاموشی سے اس کی پُشت کو جاتا ہوا دیکھنے لگی

•••••••••••••••••

آج وہ کلاس کے اندر آئی تو کلاس بالکل خالی تھی

اس نے گھڑی کو دیکھا تو کلاس کو اس وقت شروع ہو جانا تھا مگر پھر اسے یاد آیا کہ آرٹ روم میں جانا تھا

"شٹ!!!۔"

تیزی سے بھاگتے ہوے وہ آرٹ روم کی طرف بڑھی اور دس منٹ میں وہ فرسٹ فلور پہ پہنچی کلاس شروع ہو چکی تھی اور اسامہ بورڈ پہ کچھ لکھ رہا تھا

وہ دروازہ کھلنے کی آواز پہ مڑا بھاگنے کی وجہ سے اس کا سانس پھول گیا تھا اس لیے وہ رُک کر گہرے گہرے سانس لینے لگی اسامہ نے اسے دیکھا پھر وقت کو پھر بولا

"آپ کی صبح ہو گئی مس صبح فرہاد!!!۔"

فرہاد کو اس نے خاصا زور دیں کر بولا تھا

"مجھے نہیں پتا تھا کلاس آج فرسٹ فلور پہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کو گھورتے ہوے بولی تھی

"کلاس میں دھیان کہاں ہوتا ہے آپ کا!۔"

اب کہ بار وہ سختی سے بولا تھا مگر صبح نے جتنی سختی جھیلنی تھی وہ اس پل جھیل چکی تھی جب اسامہ نے اس سے اپنی نفرت کا اظہار کر کے چھوڑ دیا تھا اس لیے اب اسے کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا

"دھیان کلاس میں تھا میرا مگر ایک سٹوڈنٹ ہونے کے ناطے اب ساری باتیں دماغ میں یاد تو نہیں ہو سکتی۔"

اُف!!! یہ لڑکی

"بہر حال آپ پہلی دفعہ لیٹ ہوئی ہے اس لیے آپ کو چھوڑ رہا ہوں آئندہ ایسا ہونا نہیں چاہئیے۔"

"چھوڑ تو تم پہلے چکے ہو اب کتنا چھوڑو گے۔"

وہ دھیمے لہجے میں کہتے سر ہلا کر خالی سیٹ ڈھونڈنے لگی

"آج آپ کا پہلا دن ہے تو آج میں آپ کی سوچ دیکھنا چاہتا ہوں اور آپ اپنی سوچ اسے سکیچ یا پینٹنگ کی صورت میں بنائیں گے آپ کے پاس وقت صرف چالیس منٹ کا ہے یور ٹائیم سٹارٹ ناو!!

صبح نے بڑے سے پیج کو اپنے سامنے پایا پھر اس نے اپنے بیگ سے کریون باکس نکالا اور پھر گہرا سانس لیتے ہوے وہی بنانے لگی جس میں وہ ماہر تھی اور اسے چالیس منٹ بھی درکار نہیں تھے وہ یہ کام پورے بیس منٹ میں بھی کر سکتی تھی

اسامہ رائونڈ لگا کر اس کے پاس آیا جس نے ابھی تک اتنا خاص سٹارٹ نہیں کیا تھا

"واو بہت اچھا!۔"

وہ سفید پیج کو دیکھ کر طنزیا بولا تھا صبح نے نظریں اُٹھا کر اسے گھورا وہ بھی مسکراتی نظروں سے اسے گھور رہا تھا اور ایک دم صبح کا دل عجیب ہو گیا

www.novelsclubb.com

"یہ دھاڑی میں اور بھی زیادہ ہینڈسم ہو گیا ہے۔"

"اسامہ تم شیومت کرنا تم نا بیر ڈر کھنا۔"

"کیوں؟۔"

وہ لاونج میں بیٹھے کوئی ہارر فلم دیکھ رہے تھے اچانک نور صبح کے دماغ میں بات آئی

وہ اسامہ کو دیکھتے ہوے بولی

مگر جواب بڑا سپاٹ سا آیا تھا

"ایسی روز روز وہی تمھاری سیم شکل دیکھتی ہوں اس دفعہ ڈفرنٹ کچھ لاو تا کہ میں بھی بور نہ ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اور اسامہ کا ایک بار پھر دل کیا اس کی گردن مروڑ دے۔

"صبح میڈم تم گنجی ہو جا وہ کیا ہے نا تمھارے وہی چڑیلوں کی طرح لمبے بال دیکھتے ہوے بور ہو گیا ہوں۔"

اور پھر ساری رات ان کی بعث ہوتی رہتی

اسامہ نے فورن نور کے سامنے چٹکی بجائی

"ہلیو میڈم آپ نے اگر پینٹنگ نہیں کرنی تو آپ کلاس سے باہر جاسکتی ہیں۔"

صبح نے لب بھینچ لیے پھر بولی تو کافی آہستہ سے

"کل آپ نے اپنی کمر تڑوائی تھی آج کیا آپ نے ٹانگیں بھی تڑوانی ہیں۔"

اسامہ سپٹا گیا اس لڑکی کو آئی ایس آئی میں جانا چاہیئے

"میں سمجھا نہیں مس صبح اور آپ کو میرے سے فری ہونے کو کس نے کہا ہے۔"

"تو آپ کو بھی فری ہونے کی کس نے اجازت دی ہے ٹیچر ہیں تو ٹیچر ہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ دانت پیستے ہوے بولی ہاے اس کی صبح

وہ مسکرا کر تھوڑا سا جھکا وہ ایک دم پیچھے ہوئی کلاس میں موجود سٹوڈنٹ کی بھی پروا نہیں ہے کمینہ !!!

"ٹیچر سے پہلے میں تمھارا شوہر ہوں اور مجھے فری ہونے کے علاوہ بہت سی چیزوں کی اجازت ہے۔"

وہ یہ کہہ کر رُکا نہیں چل پڑا اور وہ اسے دیکھ رہی تھی وہ بڑے آرام سے چل رہا تھا اسے کمر پہ نہیں لگی تھی یا پھر وہ کوئی اور تھا نہیں یہ لازمی یہی ہوگا سر جھٹک کر اپنے کام پہ مصروف ہوئی

•••••••••••••••

"تم نے ٹھیک کیا مگر دین تمھیں ایسے نہیں کہنا چاہئیے تھا وہ نہیں محبت کرتی تو پھر اور کون کرتا ہے اس سے۔"

ردا خانم اس کی پوری باتیں سُنے کے بعد بولی

"خانم میں کون سا انکار کر رہا ہوں بس مجھے اچانک غصہ آگیا ٹھیک ہے اسامہ سے اس وقت الگ کرنا بنتا تھا اگر نور صبح خود کہتی یا روتی تو میں کیوں نہ انھیں الگ کرتا

مگر خانم آپ خود بھی جانتی ہیں اسامہ اور نور ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے ہیں نور کی حالت دیکھی تھی آپ سب نے مگر میں چھ سال سے دیکھتا آرہا ہوں وہ میری بیٹی جیسی ہے سفائر اور اس میں، میں نے کوئی فرق نہیں رکھا اور یہاں چاہوں گا میری بچی کی زندگی خراب ہو اور دوسری طرف میرا بھائی ہے اسامہ چھ سال چھ سال وہ نور کی جاسوسی کرتا رہا جیسے ہی اس کا سیمسٹر ختم ہوتا وہ دور کردوہا کی فلائٹ پکڑتا اور بس پھر اپنے کام میں لگ جاتا اور جب وہ بزنس اسٹیبلش کر چکا تھا تو ہمارے گھر کے تھوڑے فاصلے پہ اس نے کڑور پہ مشتمل ولا خرید لیا کس لیے صبح کی خاطر اور سچی پوچھے اتنا شاہد میں اپنی بیوی کا دیوانہ نہیں ہوں جتنا اسامہ صبح کا ہے اس رشتے میں محبت کی نہیں عشق کی مہک آتی ہے اور اسامہ جیسا بندہ جو لڑکیوں سے بھاگتا تھا آج ایک لڑکی کے پیچھے پڑ گیا جو اس کی شرعی اور قانونی بیوی ہے۔"

وہ اپنے بات ختم کر کے پانی کا گلاس لینے لگا

www.novelsclubb.com

"بات تم نے سو فیصد ٹھیک ہے دین بیٹا مگر یہ بھی تو دیکھو ثمرن کی کیفیت ماں باپ اور بھائی کو اس نے چھ سال تک نہیں دیکھا ماں باپ کا تھوڑا سا سہارا ہوتا تو وہ ایسے جذباتی نہ ہوتی اب اس کے میکے میں صرف نور صبح ہے اور وہ اس کو کھونے سے ڈرتی ہے

اور دین اس کی جگہ رکھ کر سوچو گے نا تو پھر بیٹا اس کو سمجھ پاو گے واقعی بہت مشکل ہوتا ہے اپنی زندگی قربان کر دینا بیشک اللہ نے اس کی آزمائش کی صورت میں تم جیسا اچھا اور محبت کرنے والا شوہر اور ایک خوبصورت زندگی عطا کی مگر پھر بھی دین زخم تو زخم ہوتے ہیں اور بعض زخم مندل ہونے میں کافی سال لگ جاتے ہیں اگر اس کے ماں باپ اس وقت اس کے ساتھ ہوتے تو وہ کبھی ایسا نہ کرتی وقت دو پاکستان لاوا سے ارباز کی ڈیٹ فکس کرنے لگی ہوں اور اسامہ کا کہنا ہے اس کی شادی کی تیاریاں شروع کر دیں میرا ابھی معاملہ رہنے دیں میں بھی سمجھاوں گی اور

www.novelsclubb.com

ثمرن بھی اسامہ کو اچھی طرح جان لے گی بس کچھ مت کہنا اسے اور پریشر ائز تو ہر گز نہیں کرنا۔"

"ٹھیک ہے جیسا آپ چاہئیے ویسے یہ ار باز کی بات آپ نے مجھے کیوں نہیں بتائی۔"

"ابھی بات نہیں ہوئی تھی میرے ان لوگوں سے اس لیے ایسے کیسے بتا دیتی یہ لو تمھاری ماں آگئی بات کروں ان سے۔"

وہ بات کرنے لگا ان سے پھر دیکھا ثمرن اسے ہی دیکھ رہی تھی پھر کچن کی طرف بڑھ گئی

•••••••••••••••••

"ویسے یہ تم کیا کالا کالا کر رہی ہو ایک سجیشن دوں۔"

وہ پورے دس منٹ بعد آیا صبح کو اب اس نے مصروف پایا تھا تو اس کو تنگ کریں بغیر نہ رہ سکا وہ اسے اگنور کر کے اپنے کام میں لگی رہی

"ایک خوبصورت سا بندہ بناواس کی نیلی آنکھیں ہواور ساتھ میں اس کی دو پونیاں بنی ہو پرفیکٹ نہیں ہے۔"

صبح کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی اسے وہ پل یاد آ گیا مگر پھر سر جھٹک کر اپنے کام میں لگی رہی سر اسامہ اسے دیکھتے رہے پھر پینٹنگ کو مطلب یہ بھی اس سے زیادہ پھوٹر نکلے گی کیونکہ اس وقت سوائے کالا رنگ پیچ میں پھیلنے کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا اور ٹائیم اس کے پاس صرف بیس منٹ تھے اب وہ اسے خوب ڈانٹے گا۔وہ مسکرا کر آگئے بڑھ گیا

اور جب پورے بیس منٹ ہو گئے تو اس نے ٹائمز آپ کہہ کر سب کو اپنے کام میں روک دیا اس کا دل کر رہا تھا سب سے پہلے صبح کا دیکھا مگر نہیں اس نے سب کی طرف پھرا دیا اور آنکھوں کے اشارے سے ان کے کام کو اپروو کیا اور کسی کو ڈسا پیرو لیکن کوشش اچھی بول کر جب بلا آخر صبح کے پاس آیا تو پہلے اسے دیکھا جو اب اپنے فون پہ مصروف ہو گئی تھی اور پھر پینٹنگ کو تو جیسے رُک گیا اور اسے لگا سارا پل جیسے

www.novelsclubb.com

کی وقت رُک گیا تھا بس ایک وہ تھا اور اس کے سامنے ایک پینٹنگ جس میں وہی تھا مگر جیسے اس کا عکس آہستہ آہستہ ریت کے مانند اُڑ رہا تھا جیسے اس کے منہ سے نکلتا سگیرٹ کا دھواں اس کی کھڑی ناک بالکل جیسی تھی ویسی صبح نے پوٹرے کی اس میں اس کی شیو ہوئی تھی اس لیے کوئی اب تک اس مسٹری گائی کو پہچان نہیں سکا تھا جو اب ان کا ٹیچر ہے دوسرے ہاتھوں کی انگلیاں صرف لیپ ٹاپ کی کی بورڈ پہ مرکوز تھی جبکہ ان آنکھوں میں گو کہ وہ سٹیل بلیو نہ تھی کیونکہ پینٹنگ بلیک اینڈ وائٹ تھی مگر اس میں درد تھا جو چھ سال پہلے اس کی آنکھوں میں ہوا کرتا تھا نور نے اس کی آنکھوں میں درد کی گہرائی کو پہچان لیا تھا جو آج تک کسی نے نہیں پہنچانا تھا ورنہ تصویر اسامہ کو اتنی مکمل کبھی نہ لگتی

www.novelsclubb.com

وہ بنا کچھ کہے صبح کو دیکھے بنا کلاس سے چلا گیا

سب حیرت سے اسامہ کو دیکھنے لگے جبکہ صبح کو بھی حیرت ہوئی اسے کیا ہوا

•••••••••••••••••

آج ان کی باسکٹ بال کی پریکٹس کا پہلا دن تھا صبح

چینج کر کے آئی اس نے اپنی ٹیم کے مطابق لائٹ بلیو سپورٹس ڈریس پہنا تھا مگر وہ

چینجگ روم میں اپنے بال ٹھیک کرنے لگا بالوں کی پونی باندھ رہی تھی کہ اچانک

اس کا فون بج اُٹھا

"اُف اب اس وقت کون ہو گا!۔"

اس نے بنا دیکھا اُٹھا لیا اور ہیڈ فون کان میں لگا یا

"ہلیو!۔"

"ہائی بیوٹیفُل لیڈی۔"

اس لفنگے کی آواز سُن کر صبح کا دل خراب ہو گیا کوئی کہہ بھی سکتا تھا وہ شاہی خاندان کا

ہے۔

"کیوں اپنا بازو ایک بار پھر تڑوانا چاہتیے ہو مجھے سے آرام نہیں آتا۔"

وہ سختی سے پنزا اپنے بے بی ہیر میں لگا رہی تھی

"ہاے یہی چیز تو آپ کی بھاتی ہے صبح میڈم ورنہ ہم شہزادی کے لاڈلے کی سپوت کو کسی چیز کی کمی ہے۔"

"تو اگر کمی نہیں ہے تو یہاں اپنا وقت کیوں برباد کر رہے ہو۔"

"آپ جیسی بندی کے لیں اگر مجھے اپنا آپ بھی برباد کرنا پڑیں تو ہم حاضر ہیں۔"

"مجھے شہزادی رامین سے پوچھنا پڑیں گا کہ ان کے گھر میں گدھا کیسے پیدا ہو گیا رکھو فون ہر وقت دماغ کھانے لگ جاتے ہو مغلوں اور تم لوگوں میں کوئی فرق نہیں لگتا مجھے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاے ایسے تو نہ کہے ویسے ہمارے ہاں پارٹی آرہی ہے۔"

"تو میں کیا کروں میں کوئی کیٹرنگ والی لگی ہوں میں اب بتا رہی ہوں قاسم تم شہزادے کے بھانجے ہوں یا پوتے یا ڈونکی میں بالکل بھی متاثر نہیں ہونے والی۔"

اس سے قبل کچھ کہتا صبح نے فون بند کر دیا

"اُف زندگی پہلی مصیبت سے بھری ہے اوپر سے یہ۔۔۔"

وہ چل کر گراونڈ کی طرف آئی سب ایک دوسرے کہ خوش گپوں میں لگے ہوے تھے وہ ان سے بنا بات کیے سیدھا بال حارث سے کھینچ کر اسے باونس کرنے لگی

"ارے یہ کیا میں پہلے کرنے والا تھا۔"

"چُپ کرو ہر رات کھیلتے ہو مجھے عرصہ ہو گیا۔"

"کیا دو دن پہلے عرصہ کہتے ہیں اسے۔"

وہ اس سے بال پکڑنا چار ہا تھا مگر صبح اسے بال نہیں دیں رہی تھی باونس کر کے وہ نیٹ کے قریب آ رہی تھی جبکہ حارث بھاگ کر آ رہا تھا وہ ایک دم پیچھے ہوئی وہ آ گئے ہو کر گرنے لگا وہ ہنس پڑی اور دوسری طرف آئی وہ بلا آخر کامیاب ہونے لگی کیونکہ جیسے اس نے پھینکا اور بال نیٹ میں جانے لگی مگر کوئی چھ فٹ تین انچ لمبی

www.novelsclubb.com

ہائیٹ والا اسامہ دی چکی بلکہ نہیں اسامہ دی کوچ نے فورن بال کو کیچ کر جمپ لگائی نور صبح کا منہ کھل گیا وہ اس آنکھ مارتا ہوا دوسری طرف باونس کر کے گیا صبح کو ہوش آیا اور وہ تیزی سے اس کے پیچھے آئی

"یہ ہر جگہ مکھی کی طرح کیوں گھس رہا ہے۔"

کہتے ہوے اس کی پُشت کی طرف آئی

مگر وہ پیچھے ہوا وہ لڑکھڑانے لگی اسامہ کی ہنسی چھوٹی صبح کو آگ لگ گئی

"سر بال واپس کریں!۔"

"واپس لے لو!۔"

www.novelsclubb.com

وہ آگئے کر کے بولا صبح لینے لگی اسامہ نے بازو میں رول کر کے گردن تک لیے کر دوسرے ہاتھ میں لے کر گیا وہ چڑ کر اس کے پیچھے آئی وہ اور بھاگتے ہوے نیٹ کی طرف گیا اسامہ دی چکی نے گن گن کے خوب بدلے لینے تھے

"ہیری اس کو پکڑو!!۔"

وہ حارث کا حیرت سے کھلے منہ کو دیکھنے لگی مگر وہ اسامہ سے کیسے بال نکلتا

"بچے سے کیا کہہ رہی ہو لٹل گرل!۔"

وہ اب جمپ لگا کر بال اندر گرا چکا تھا اور صبح نے جلدی سے بال اُٹھائی اسے حیرت ہو رہی تھی کیا یہ وہ نہیں تھا جسے کمر پہ لگی تھی ورنہ اتنے آرام سے کھیل رہا تھا ساروں نے اسامہ کے اتنے سپُر طریقے سے کھیلنے پر تالیاں ماری صبح سب سے اچھی پلیر تھی لیکن اسامہ کو کھیلتے ہوا اور تالیاں وصول کرتے دیکھ کر غصہ آ گیا

وہ اسامہ کو مارنے لگی مگر وہ چالاکی سے سائڈ پہ ہو گیا اور بال حارث کو لگ گئی

www.novelsclubb.com

"اُف صبح!!۔"

وہ چلایا

اسامہ اب کھڑا دل شکن مسکراہٹ سے صبح کو دیکھ رہا تھا

"بہت محنت کی ضرورت ہے مس صبح!۔"

"میں باسکٹ بال کی چیمپین رہ چکی ہو سر مجھے آپ مت بتائیں۔"

وہ غصے سے بولی یعنی کے یہ اب اسے بتائیں گا

"لگتا تو نہیں ہے انسان کو شوخیاں بھی مارتے وقت سوچ لینا چاہیئے اینڈ ایئم گولڈ میڈلسٹ ان Yale university اور مجھے سکالرشپ بھی باسکٹ بال کی چمپین ہونے پر ملی تھی اس لیے میرے سے بہتر نہیں کھیل سکتی ہو گی آپ!۔"

سارے کے منہ سے واو نکلا واقعی میں ہی واز دا مین آف مینی ٹیلنٹ اور صبح حیرت سے اسے تک رہی تھی یہ اسی کا اسامہ تھانا

"خیر گائز آپ سب کا میں کوچ ہوں گروپ آئے کے سینان ہیں مگر گروپ بی کا کوچ میں ہوں اس لیے ٹائیم بہت کم ہے اور ورک بہت زیادہ کوشش کریں گے اندر بھی کھیلے اور باہر بھی کیونکہ میچ کی لوکیشن سپرائزنگ ہیں اور میرا مانا ہے کہ

موسم جیسا بھی ہو بارش ہو دھوپ ہو مگر کھیلے ایسے کہ آپ کو ارد گرد کی بھی کوئی پروانہ ہو یو ہیو ٹو فوکس ان یور گولز رائٹ ہم اپنے گروپ میں دو حصے کریں گے اور ہر ایک حصہ کا ایک کیپٹن ہو گا مگر ڈیسائڈ میں کروں گا کہ کون اس قابل ہے مس صبح فرہاد وہ جو بال آپ نے پھینکی ہے جلدی سے اُٹھا کر لائے۔"

وہ کہتا ہوا سُرخ چہرہ لیے صبح کی طرف متوجہ ہوا جو شعلہ نظروں سے دی چکی کو سبق سکھانے کا سوچ رہی تھی

****

اس کو اتنی پریکٹس کروائی کے مشکلوں سے چار گھنٹے بعد انھیں بریک ملی اور صبح کو لگا اس کی ٹانگیں ٹوٹ جائے گی وہ اب نہیں رُکے گی کتنا ڈانٹتا ہے اتبی ڈانٹ اس نے بچپن میں نہیں سُنی اس کی پر یہاں وہ اس کا کوچ تھا اس لیے عزت کرنی پڑی پھر وہ کچھ سوچتے ہوے پرنسپل آفس جانا چاہتی تھی پر یہ چھوڑ تا تب نا

"سر بریک دیں دے۔"

ہیری نے پسینے سے بھرا اپنے گھٹنے زمین پہ رکھتے ہوے کہا سب سے زیادہ ترس اس بیچارے پہ کہا جاتا تو غلط نہ ہو گا

"سر میں مر جاوں گا۔"

"ٹھیک ہے آپ سب جائے مس صبح آپ کو بہت پریکٹس کی ضرورت ہے اس لیے میرے ساتھ رہے گی۔"

سب تو خوشی سے بھاگے اور صبح کا منہ حیرت سے کھل گیا وہ بھی بال پھینک کر جانے لگی اسامہ سامنے آیا اور ابرو اوپر کیے صبح دوسری طرف ہونے لگی وہ پھر اس کی راہ میں حائل ہو گیا

"کہاں ویمپ کدھر بھاگنے کا ارادہ ہے۔"

صبح نے سر اُٹھا کر اپنے شوہر کو دیکھا

"راستے سے ہٹے!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ نفی میں سر ہلانے لگا صبح نے اپنے لب بھینچ لیے

"میں نے کہا راستے سے ہٹے!!!۔"

وہ اب مزید اونچا ہو کر اس کی سٹیل بلیو آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولی وہ اب اس پہ جھکنے لگا وہ پیچھے ہوئی

اس نے ارد گرد دیکھا پھر جلدی سے بھاگنے لگی کے اسامہ نے اس کا بازو پکڑا

"سوری لیڈی ابھی ہم میچ لگائے گے۔"

"میچ میری جوتی لگائی گی بازو چھوڑے میرا۔"

وہ دھاڑی!! وہ ڈرتے ہوے جیسے اس کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا

www.novelsclubb.com

"اُف شیرنی ہو لے ایزی۔"

"ایک بات بتائیں وہ آپ تھے وہ ٹوتھ پیسٹ والی حرکت پھر نوٹس اور پھر میری جاسوسی کرنا اور اب آرٹ کی کلاس جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ آرٹس میں سب سے بُرے تھے۔"

شرارتی مسکان چہرے پہ آئی

"اتنا جانتی ہو، مجھے چیکو!!۔"

وہ ہنستے ہوے اب بال اُٹھا چکا تھا

"چلو وائف کھیلتے ہیں!!۔"

"مجھے نہیں کھیلنا آپ کے ساتھ کیوں آئے ہیں واپس!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ سیدھا اس کے سامنے آئی

"میں گیا ہی کب تھا جو واپس آتا۔"

وہ اس کی بات سمجھ نہیں پائی تھی

"دیکھیں! یہ آپ اپنی فلسفی بات اپنے پاس رکھے اینڈ لیو می آلون!!۔"

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کہے

"اچھا چھوڑو اس بات کو باسکٹ بال کھیلتے ہیں۔"

وہ مزے سے باونس کرتے ہوے بولا

"نہیں کھیلنا میں نے۔۔"

"پرنسپل کے پاس خبر کردوں گا میں۔"

"آپ کیا کریں گے میں کروں گی دیکھنا آپ!!۔"

وہ چٹکیوں میں کہتے ہوے تیزی سے مڑی اور جبکہ اسامہ نے دوسری طرف دوڑ لگائی

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••

وہ کچن میں آیا تو وہ چاے بنا رہی تھی مگر سوچ میں وہ کہی اور پہنچی تھی دین چلتا ہوا اس کے پیچھے آیا اور اس کے گرد بازو پھیلا کر اس کے گال چومے وہ چونک پڑی اور اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ گرفت مضبوط کرتا گیا

"چھوڑو مجھے!!۔"

"اُف سمجھا کر گیا تھا مگر یہاں تو دوہا کی گرمی کچھ زیادہ چڑھی ہے ٹھنڈی نہیں ہوئی اوپر سے چاے آو بند کرو اسے کوک پلاتا ہوں دماغ ٹھنڈا ہوے محترمہ کا۔"

وہ سٹو بند کر کے اس کا بازو پکڑ کر بولا

"اسامہ اسامہ اسامہ!! کیا ہے اسامہ میں جس کو سب اچھا سمجھتے ہیں۔"

وہ غصے سے اپنا بازو چھڑانے لگی مگر دین نے اس کے کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اسے اونچا کیا

اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

"کیونکہ میری جان تم اسامہ کو جناتی نہیں ہو وہ دُنیا کا سب سے خوبصورت شخصیت اور سادے دل کا مالک ہے ایک بار ملی ہو اس سے یقین جانو وہ میرا بھائی اگر میں جیسا ہوں تو میرا بھائی بھی ویسا ہو گا۔"

"اگر آپ کو بھائی اچھا ہوتا نا تو وہ صبح سے کبھی مر کر بھی شادی نہیں کرتا مگر اس میں تو ہوس تھی پتا نہیں میری بہن بھی منہ سے کچھ نہیں کہتی ورنہ وہ بھی۔۔۔"

"شٹ آپ جسٹ شٹ آپ ثمرن۔"

وہ اب دھاڑا تھا ایک دم ثمرن دھل گئی دین اتنے غصے سے پہلی بار چلایا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنا غصہ!!۔"

"میں اگر تمھیں اتنی چھوٹ دی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے تم جو دل میں آئے بکواس کرو۔"

وہ اب اسے چھوڑ چکا تھا دین کو اتنا غصہ کبھی کسی پہ اتنا نہیں آیا تھا

"دین!!!۔"

"بس اسامہ کا جتنا اعلی کردار ہے وہ مجھے تمھیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر اس نے صبح کے ساتھ تعلق قائم بھی کر لیا تھا کون سا گناہ کیا تھا بیوی ہے وہ اس کی مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہے صبح کی معصومیت اس کے چہرے سے پتا دیتی ہے اور اگر اسامہ کچھ ایسا کرتا تو وہ اس کے جانے پر روتی نا بلکہ تمھیں سب بتاتی جتنی وہ منہ پھٹ ہے تمھیں نہیں لگتا وہ یہ بات بھی چھپاتی تم سے میں بھی کس سے بعث کر رہا ہوں تم اپنی ڈیڈ اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھی رہو مگر آئندہ تم نے اگر میرے بھائی یا بہن کے بارے میں کچھ کہا ثمرن بس پھر۔۔۔۔۔

وہ اسے ساکت چھوڑ کر مڑ گیا

"دین!!!۔"

••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ چلتے ہوے پہلے شاور لے کر ڈریس چینج کرنے لگی اس کے بعد باہر آئی تو دیکھا اس کا اسامہ والا لاکٹ باہر آیا ہوا تھا اس نے اسے چھوا اور آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا یہ کیا آنکھیں اتنی لال کیوں تھی آخر کیوں اسامہ واپس آیا اس پر نفرت کے تیر پھینک کر اب کیوں مزید زخم کھولنا چاہتا ہے وہ جتنی بہادر بنتی اتنا اسامہ اسے کمزور کرنے کی کوشش کرتا لب بھینچتے ہوے وہ تیزی سے لاکٹ اندر کرنے لگی بال کو خشک کر کے بیگ اُٹھا کر باہر آئی اور سیدھا پرنسپل آفس کی طرف بڑھی

.....

"واٹ!!!"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے تم نے ایسا کیسے ہونے دیا۔"

وہ جو اپنی ٹائی باندھ رہا تھا فون پہ بات بھی سُن رہا تھا اور جو اس نے بات سُنی اس نے تو اس کے ہوش گنوا دئے

"فوراپولیس کو بھیجوایسے کیسے آٹھ سال کی بچی کا نکاح کر سکتے ہیں ان الو کے پٹھے کو دس دفعہ بھونکو پھر بھی کوئی بات سمجھ میں آئے میرا علاقہ جی نہیں میں یہ کام اپنے علاقے کے لیے نہیں اپنے ملک کے لیے سب کر رہا ہوں اور میں اپنی بہنوں کے ساتھ ایسا ظلم ہونے نہیں دوں گا رکھو فون ان نواب کی اولاد کو بتاتا ہوں کے انھوں نے اسامہ علی خان کے کاموں میں ہاتھ ڈالا۔"

غصے سے کہتا اس نے فون بند کیا اور منہ سے ان کے لیے ذیر لب گالی نکلی کیونکہ سُنے میں آیا اس بچی کا ریپ کیا گیا اور ریپسٹ اس کا کزن تھا ماں باپ جانے کے باوجود خاموش رہے تاکہ خاندان کی عزت خراب نہ ہوے اور اسی ریپیسٹ سے اس کی شادی کروادی یہی بات اسامہ کو آگ لگا رہی تھی

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے دوست کو فون ملایا اور پندرہ منٹ بعد فون اُٹھا لیا گیا

"ہاں روہان بڈی!! کیسے ہو نہیں ہوں میں اب دھیان سے سُنو میری بات۔۔۔"

"لڑکی کا نام سجل ہے، کزن ہے نام آفرین ہے اس خبیث کا میرا بس نہیں چل رہا پاکستان آجاوں سب سے پہلے تو ان ماں باپ کو گولی سے اُڑاوں۔۔مت پوچھو اور بندے بھیجے تو دھمکی دینے لگے اپنے علاقے کو باپ ہو گا مگر یہاں کام نہیں چلے گا حیدر سے بات کر تو میں ادارے سے بات کروں او کے او کے اللہ حافظ۔۔۔"

وہ بہت اپ سیٹ ہو گیا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کریں

سیٹ پہ دھڑم سے بیٹھا اور ٹیک لگا کر اس نے شام کو ڈھلتے ہوے دیکھا اس کی آنکھیں دُکھ سے بھر گئی اس لڑکی کے ساتھ کیا ہوا ہو گا زرا بھی رحم نہیں آیا اس کے گھر والوں کو اس درندے کے حوالے کرتے ہوے وحشت زدہ ہو کر اس نے سگیرٹ نکالا اور منہ میں ڈال کر لائٹر جلایا

www.novelsclubb.com

"آپ بیٹھے میں پرنسپل صاحب سے پوچھتا ہوں آپ کو اندر بھیجتا ہوں۔۔"

وہ سر ہلا کر سامنے کُرسی پہ بیٹھ گئی اور سوچ میں ڈوب گئی

"چکی پھر چلا جاے گا ابھی تو دیکھا تھا اسے یہ کیا کر رہی ہو صبح۔"

دل نے آواز دی

"جو بندہ تمھیں پہلے سے ریجیکیٹ کر چکا ہے اس کی خاطر سوچ رہی ہو نہیں صبح نہیں وہ شخص تمھاری قدر نہیں کرتا۔"

فیصلہ کرتے ہوے جب اسے کو بلایا گیا تو وہ آفس کی طرف بڑھی سیٹ مڑی ہوئی تھی اور اس طرف دھوانکل رہا تھا یہ پرنسپل سر کب سے سموکنگ کرنے لگے

"اسلام و علکیم سر!۔"

"سر مجھے آپ سے کمپلین کرنی تھی۔"

www.novelsclubb.com

بس جب صبح میڈم شروع ہو جائیں تو انھیں کون روکتا ہے

"سر وہ ٹیچر آرٹ والا اور کوچ بھی ہے چکی انتہائی بد تمیز انسان ہے میرا مطلب اسامہ علی خان وہ مجھے آج صبح سے بہت تنگ کر رہا ہے اور آپ پلیز انھیں نکالے ۔"

"اتنے ٹیلنٹڈ بندے کو کیسے نکال سکتا ہوں میں !۔"

آواز جانے پہچانی تھی مگر دھیان نہیں تھا

"سر نہیں وہ بہت بد تمیز ہے میں نے ان کا کچھ نہیں بگاڑا اویں فری ہو رہے ہیں۔"

"ڈیرو یمپ اگر چھ سال پہلے بھول گئی بیچارے اسامہ کا کیا حشر کیا تھا اور جب چکی کی باری آئی تو بس کمپلین اس بیچارے نے تو سنگل کمپلین بھی نہیں کی تھی ناٹ فیر مائی لو!!۔"

www.novelsclubb.com

سیٹ مڑی اور سگیرٹ پکڑے اسامہ دی چکی کو ایز اپرنسپل دیکھ کر نور صبح کا سر چکڑا گیا

****

"تم!!۔"

وہ سگیرٹ کو اپنے منہ میں رکھ کر مسکرایا

"ہاں!! میں نہیں ہو سکتا۔"

اس نے مٹھی بنائی اس کا چہرہ سُرخ ہو گیا دل جیسے دھک دھک کے باہر آ رہا تھا پھر سامنے آتے ہوے ٹیبل پہ دونوں ہاتھ رکھ کر جھک کر بولی

"مسٹر اسامہ کیا چاہتیے ہو بہتر اتنے ڈرامے کرنے کے بجائے سیدھے سیدھے بتادوں اور یہ سب کیا ہے کتنے پیسے دیں یونی والوں کو۔"

اس نے سختی سے اسامہ کو دیکھا جو بے حد دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا پھر ٹانگ اُٹھا کر سیدھا ڈیسک پہ رکھے

www.novelsclubb.com

"اُف تم بہت ہی چالاک تمھیں کیسے پتا چلا۔"

"کتنے دن کے لیے خان!!۔وہ سیدھا ڈیسک پہ ہاتھ مار کر چلائی تھی جبکہ وہ ڈھٹائی سے مسکرایا تھا

"میری بیوی نے میری کب سے تعبداری کرنا شروع کر دی

ویسے بھی خان مجھے زیادہ بوڑھا بناتا ہے میں اسامہ ٹھیک ہوں نہیں چکی صرف تمھارا چکی۔"

"سٹاپ اِٹ جسٹ سٹاپ!!۔"

"میرا کوئی شوہر نہیں ہے ٹھیک ہے میرا شوہر چھ سال پہلے مجھے چھوڑ کر چلا گیا تھا سمجھے اس نے اپنے منہ سے تمام ریلشن ختم کر دیں تھے اس نے اپنی نفرت کا اظہار بھی کر دیا تھا اس لیے میں اب آزاد ہوں مسٹر خان سو آپ اپنی لمیٹس میں رہے اب بولنے کے حق میں تب ہوتے جب آپ کے پاس کوئی حق ہوتا مگر آپ نے یہ حق

خود اپنے ہاتھوں سے گنوایا ہے آپ اپنا ٹائم ویسٹ کر رہے ہیں اس طرح کی چیپ حرکتوں سے میں آپ کی دیوانی نہیں ہو جاوں گی۔"

"یہی تو چیز مجھے میری صبح کی پسند ہے حیا ہے اس میں وہ ایسی حرکتوں سے امپریس نہیں ہوتی۔"

"مسٹر اسامہ علی خان میرے خیال آپ کو اپنی بتیسی بہت پیاری ہے اس لیے میری جان چھوڑ دیں!!۔"

"یہ تو تمھیں سائن کرتے وقت سوچنا چاہئیے تھا یا میرے پیچھے پیچھے پڑ کے مجھے میرا دیوانہ بنا جر سوچنا چاہیے تھا۔"

"دیوانہ!!! دیوانہ میں اِدھر تھوڑی دیر رہوں گی تو میں پاگل ہو جاوں گی بہر حال میرا پیچھا چھوڑ دیں یہ آپ کے لیے بہتر ہو گا۔"

"پیچھا اب تو ناممکن ہے!! تم تیاری پکڑو۔"

وہ جانے لگی جب اسامہ نے سگیرٹ بجھا کر اُٹھا اور پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کے پاس آیا

"کس چیز کی!!۔۔"

وہ تیزی سے بولی وہ دل شکن انداز میں مسکرایا اور اس کے مزید قریب آیا وہ ایک دم پیچھے ہوئی

"بھئی ظاہر ہے رخصتی کے چھ سال بہت بھاری رہے مجھ پر۔"

وہ اور قریب آیا وہ اور پیچھے ہوتے گئی اتنا کے ڈیسک نے صبح کو روک دیا

"رخصتی میں آپ کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی اور رخصتی واٹ اجوک!!۔"

"چلو اگر دھوم دھام سے نہیں کرنا چاہتی تو ابھی اپنے گھر چلو!!۔"

وہ اب دونوں ہاتھ ڈیسک پہ رکھے بولا صبح نے اسے دھکا دیا مگر وہ کچھ ضرورت سے زیادہ بھاری تھا ایک انچ بھی نہیں ہلا

"آپ کا کوئی حق نہیں ہے سمجھے دور ہٹے میں چلاوں گی اور آپ کا امیج خراب ہو گا ۔"

اسامہ ہنسنے لگا اس کی بات پہ اتنا کہ اس کی سٹیل بلیو آنکھوں میں نمی آنے لگی

"اُف حق ! ! ابھی بتاتا ہوں ۔"

اس نے سائڈ پہ ہی پڑا پیپر اُٹھایا

"یہ لو حق کی اجازت میرے اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر تم سے چھ سال پہلے نکاح کیا تھا شرعی اور قانونی طور پہ کوئی مجھے روک نہیں سکتا لیکن تم جانتی ہو مجھے زبردستی نہیں کرتا میں اس لیے سویٹ ہارٹ آپی سے ملنے دوں مجھے ! ! ۔ ! "

اس نے پیپر سامنے کیے صبح نے کھینچ کر اس کے منہ پہ مارے

"یو ہیف نو رائٹ ٹو کال می داٹ ہٹے اب ۔"

"صبح بار بار رائٹ کی بات مت کرو میرا پہلے ہی دماغ بہت گھوما ہے اگر مزید گھوم گیا تو رونے کے سوا اور کچھ نہیں رہے گا۔"

"روے میرے دُشمن اور آپ کا میٹر بھی ہے جو گھومے گا

ہٹ جائے اسامہ ورنہ میں مجبور نہ ہو جاو کہ ۔۔۔۔"

اسامہ سمجھ گیا وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے اس کے تاثرات سخت ہو گئے پہلے ہی وہ پریشان تھا مزید اپنے آپ کو ریلکس کر رہا تھا کہ صبح کی منہ سے تو نہیں مگر اس کی ہمت کیسے ہوئی دماغ میں بھی یہ بات سوچے

"کہ ایک لفظ بھی کہ سے آگئے بولا نا صبح تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا ایک بات کلیر کر دوں تم نور صبح فرہاد نہیں ہو تم نور صبح اسامہ ہو اس سے کلیر ہوتا ہے کہ میرا رائٹ صرف تم پر ہے اور کسی کا نہیں اگر زہن میں یہ بات دوبارہ لائی کہ اس نام کو الگ کیا جائے یا کوئی اور تمھاری زندگی میں آئے تو آئی سویر

تمھارے ٹکڑے کرنے میں ایک سکینڈ نہیں لگاوں گا۔"

وہ سرد لہجے اور بے پناہ غضیلے لہجے میں کہا کہ صبح ڈر گئی اس نے اسامہ کا یہ رنگ پہلی دفعہ دیکھا تھا اتنا خطرناک

"دیکھو لو گی میں تمھیں۔"

وہ اپنی نمی اسے دکھانا نہیں چاہتی تھی اس لیے دھاڑ کر کہتی وہاں سے بھاگ گئی

اسامہ نے اسے نہیں روکا پہلے ہی اس کا دماغ خراب ہو گیا تھا مزید اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا سر کو تھام کر پھر اس فون اُٹھایا پھر کال ملائی جب تک اس بچی کا مسئلہ سولو نہیں ہو جاتا وہ چین سے نہیں بیٹھے گا

www.novelsclubb.com

••••••••••••

"ہم ملک جو کچھ کریں وہ خان ہوتا کون ہے ہماری بیچ میں ٹانگ اُڑانے والا۔"

وہ سگار کے کش لے رہے تھے جب ان کو خبر آئی ادارے کی ٹیم آئی ہوئی ہے اور وہ ملک جلال کو بلا رہی ہے کہ وہ باہر آئے

"سر وہ کہہ رہے ایک تو بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی اوپر سے اسی کے ساتھ نکاح پڑھا دیا۔"

"یہ ہمارا خاندانی معاملہ ہے ہم جب مرضی چاہئیے شادی کروائے اور جب اس کے ماں باپ کو اعتراض نہیں ہے تو باہر کے شخص کی جُرعت بھی کیسی ہوئی کہ وہ ہمارے خاندانی معاملے میں دخل اندازی بھی دیں۔"

"اب میں انھیں کیسے روکو سر وہ تو پچاس سے زیادہ لوگ ہیں اور باہر شور بھی ڈالا ہوا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"زرا فائرنگ کر کے ان کی بولتی بند کرو پھر پتا چلے گا کے کس کے معاملے میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔"

"جو حکم سائیں!!۔"

وہ سر ہلا کر مڑ پڑا تھا وہ مزے سے گلاس اُٹھا کر اپنے شغل میں مصروف ہو گئے

•••••••••••••••

"لالہ صبح بیوی کو اس کا مطلب پتا چل گیا کہ آپ یونی کے پچاس پرسنٹ انویسٹر ہیں ۔"

اسامہ اور گل شیر کھانا کھا رہے تھے جب گل شیر نے آج کے دن کے بارے میں پوچھا تو اسامہ نے بتایا اس کے بعد وہ پھر دوسرے معاملے کہ بارے میں بات کرنے لگے کہ اچانک گل شیر بول اُٹھا

"نہیں میرے نہیں خیال ہاں اسے شک ضرور پڑا تھا کہ میں یہ سب پیسے دیں کر اس کی خاطر بنا ہوں آدھی بات تو اسے پتا چل گئی تھی تمھیں تو پتا ہے کتنی چالاک ہے۔"

www.novelsclubb.com

"چالاک تو نا بولے اسامہ لالہ بی بی کو سمجھدار کہے۔"

"اوہوے وہ تمھیں میرا چمچا کہتی تھی لیکن یہاں تو مسٹر اس کے چمچے نکلے۔"

وہ ہنس کر بولا

"لالہ آپ بھی تو بس دو ہفتے کے لیے آرٹ کے ٹیچر، پرنسپل اور کوچ بنے گے۔"

"تو ظاہر ہے اس کی خاطر اب میں ساری زندگی تو بنے سے رہا ان دو ہفتوں میں اسے منانا ہے اور پرنسپل جارج میسن تو چھٹیوں پہ گیا ہے کون سا پرنسپل کہ کوئی کام ہوتے ہے میں بس کوچ ہی ہوں آرٹ کا تو سچ پوچھو میں نے سب کو فیل ہی کروا دینا ہے اتنا اچھا بناتے ہیں کہ بندہ ان پر تنقید بھی نہیں کر سکتا۔"

"ویسے تب بھی میں کہوں آپ اتنا پیسہ ایک تو ادارے میں بنانے میں لگایا پھر سکول پھر ہوسپیٹل اور اب اچانک سے دوہا کہ ایک یونی ورسٹی میں پیسہ لگانا سمجھ سے باہر تھا پھر سمجھ آئی مطلب کا کام نکالنے کے لیے آپ نے ایسے کیا۔"

"ظاہر ہے نیو یونی تھی بن رہی تھی پیسہ درکار تھا اس میں امیر بچوں کے ساتھ ساتھ غریبوں کو بھی پڑھنے کا موقع ملے تو میں نے چند پیسے کیا دیں دیا اس میں کون سی بڑی بات ہو گی تعلیم بے حد ضروری چیز ہے میری تو بھرپور کوشش ہے میں اپنا سارا پیسہ

دوسرے پہ لٹا دوں۔" وہ سٹیک کو کاٹتے ہوے بولا

"یہی سوچ تو آپ کی مجھے پسند ہے لالہ پیسے کی پروانہ کرنا اس لیے تو اللہ آپ کی مال و برکت میں کمی نہیں لاتا۔"

"خیر کل میرا یونی جانا مشکل لگ رہا ہے جانا چاہتا بھی ہوں کیا کروں اس بچی کا مسئلہ مجھے پریشان کر رہا ہے کیا بیت رہی ہو گی اس پر۔"

www.novelsclubb.com

وہ واقعی بہت پریشان لگ رہا تھا

"آپ فکر نہ کرو لالہ آپ کے پولیس دوست سے بات ہوئی۔"

"روہان نے کہا کہ فکر نہ کرو بٹ پھر بھی وہ کیسے کریں گا فیملی بیک گراونڈ سٹرانگ ہے۔"

"آپ ٹینشن نہ لو لالہ ویسے آپ کا بات ہوا غزل بہن سے۔"

"بہت خوش لگ رہی تھی مجھے کتابوں کی، کوٹ، سٹیشنری کی فوٹو سینڈ کی بہت خوش لگ رہی تھی اور بار بار تھینک یو لکھے جا رہی تھی۔"

"آپ نے محنت بھی تو بہت کی ہے اس پر اتنی مصروفیت کے باوجود پڑھاتے رہے

"بس کر دیں خان کے بچے میں آئیسکریم ہر گز نہیں کھلانے والا۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ شرارت سے بولا

"آپ کو لگتا ہے میں آئیسکریم کو بھوکا ہوں ہماری محبت پر شک ہے آپ کو۔"

وہ ناراض ہوا

"سوری بڈی!!اچھااب کھانا کیوں چھوڑ رہے ہو صبح بی بی کی جاسوسی نہیں کرنی۔"

"نہیں ہم نہیں کریں گا آپ پھر کہے گا آئیسکریم کا بھوکا ہے ہم!۔"

"توبہ جیسے جیسے عمر بڑھتی جارہی ہے زنانہ والی حرکتیں اپنانے شروع کردی تمھارا بھی بندوبست کرتا ہوں۔"وہ پانی کا گلاس پیتے ہوے بولا

"پہلے اپنا تو کرلے پھر میرا کیجیے گا۔"

وہ کہہ کر اُٹھ پڑا اسامہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی ہھر اپنے واچ سے نکلتے ہوے لٹکے ایس کو دیکھا پھر چہرے پہ شرارت سوجی پھر سوچا محترمہ کو پہلے بھی اتنا تنگ کیا ہے آج رہنے دیتے ہیں

.....

"خیریت بچے!!۔"

www.novelsclubb.com

دین کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا جب صبح کو اندر آتے ہوے ساتھ میں کافی کا کپ تھامے دیکھ کر پوچھا تایئم اس وقت رات کے دس بج رہے تھے

"آپی نے آپ کی کافی بھیجی ہے ویسے سب ٹھیک تو ہے نا آج مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے آپ کی لڑائی ہوئی ہے۔"

وہ چل کر ٹیبل پہ کافی رکھ کر سامنے چیر پہ بیٹھتے ہوے بولی

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے تمھیں ایسا کیوں لگا!!۔"

"پتا نہیں آج آپ نے آپی کو مخاطب نہیں کیا ان کی طرف نظریں اُٹھا کر نہیں دیکھی اور اب آپی بھی آپ سے بات نہیں کر رہی ان کا منہ بھی سوجا ہوا ہے کافی بھی آپ کو خود دیتی تھی۔"

"بہت غور نہیں کرتی ہم پر!۔"

وہ مسکرایا اور کتاب کو رکھتے ہوے بولا

www.novelsclubb.com

"کیا کروں آپ لوگوں کے علاوہ میں کس پر غور کروں؟آپ ہی دونوں میرے لیے میرے ماں باپ میری بہن بھائی میرے دوست ہیں۔"

صلاح الدین کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی

"تو میرا بچہ ماما بابا میں کبھی لڑائی ہو جاتی ہیں پھر صلاح بھی ہوتی بس چھوٹی سی لڑائی ہو گئی تھی کوئی نہیں ٹھیک ہو جائے گے اور میں تو اس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتا! تو ناراضگی بھی بس صبح تک غائب۔"

"دین بھائی آپ نے آپی کو ہرٹ تو نہیں کیا۔"

دین کافی کا سپ لینے لگا

"تمھاری آپی اس وقت بہت حساس ہوئی وی ہے تو کوئی بھی چھوٹی بات اسے ہرٹ کر سکتی ہے فکر نہ کرو کیوں ٹینز ہو رہی ہو صبح!!۔"

"بھائی تمھاری آپی کیا ہوتا مطلب بہت بڑی لڑائی ہوئی ہے ورنہ موشم کہنے سے آپ کی زبان نہیں تھکتی تھی۔"

"اُف وکیل صاحبہ آپ تو ہر چیز کی باریکی دیکھتی ہیں

ویسے کرائیم کا سبجیکٹ مجھے اب معلوم ہوا کہ مجرم کی نیچر پتا لگ سکے۔"

"خیر بھائی صبح تک آپ دونوں مسکراتے ہوے ایک دوسرے سے پہلے جسے ملتے ہوے نظر آئے ورنہ آپ صبح کو جانتے ہیں وہ پھر کیا کریں گی۔"

"اوکے میری ساسوماں آپ کو شکایت کا موقع ہر گز نہیں دوں گا۔"

"اوکے ویسے بھائی آپ کا کوئی رشتہ دار تو نہیں آیا دوہا۔"

www.novelsclubb.com

دین ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگا

"میرا رشتے دار؟۔"

"کچھ نہیں!!۔"

اسے سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہنے جا رہی تھی اس طرح آپی کو پتا چل جاتا تو وہ آ گئے۔۔"

اس سے سوچا نہیں گیا اس لیے بنا کچھ کہے چل پڑی

جبکہ دین حیرت سے دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی

••••••••••••

وہ گراونڈ میں آئی تو ابھی کوئی نہیں آیا تھا یار یہ کیا ہے اسے بھی کیا ضرورت پڑی ہے روز روز آئے آج آرٹ کلاس نہیں تھی جس پہ اس نے شُکر منایا تھا اگر آرٹ کلاس نہیں تھی تو یقینن وہ پریکٹس کے لیے بھی نہیں آئے گا مگر اس کی غلط فہمی تھی وہ جیسے ہی بال کو باونس کرتے ہوے نیٹ پہ پھینک کر مڑی تھی اسامہ دی کوچ سامنے کھڑے اسے دیکھ رہے تھے

www.novelsclubb.com

"آج تو پریکٹس نہیں تھی آپ کیوں آگئی محترمہ!!۔" وہ اس وقت کوچ کے یونی فورم کے بجائے نیوی بلیو شرٹ اور ڈارک بلیو پینٹ میں ملبوس اپنے ورک موڈ کے حلیہ میں تھا

"مجھے کسی نے بتایا نہیں بہر حال میچ کی پریکٹس کرنی تھی مجھے اور آج موسم بھی اچھا ہے۔"

وہ سپاٹ لہجے میں کہتی بال کو پکڑ کر پھر باونس کرنے لگی

وہ چل کر دوسری طرف جا رہی تھی جب اسامہ نے بال اس سے پھرتی سے لیا اور خود باونس کرنے لگا صبح نے اسے بُرے منہ لیے اسے دیکھا اور اس کے پیچھے نہیں بھاگی بلکہ سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑی رہی

وہ پیچھے مڑ کر اسے ایک نظر دیکھنے لگا تو پھر باونس کر کے اس کے پاس آیا

www.novelsclubb.com

"کیچ کرو صبح واقعی میں موسم اچھا ہے اور پریکٹس بھی بے حد ضروری ہے مگر ٹرینگ کے لیے ایک کوچ کا ہونا ضروری ہے۔"

"نہیں آپ کھیلے آپ کا یونی ہیں جو دل کریں کریں۔" وہ جلے دل سے کہتے ہوے وہی ایک جگہ کھڑی ہو گی

"ہاں اور یونی کے علاوہ آپ بھی میری ہے تو مجھے آپ کے ساتھ بھی کھیلنا ہے اس نے بال پھینک صبح کو لگنے والی تھی اس لیے اپنے بچاو کے لیے کیچ کیا

"بہت بڑی غلط فہمی ہے آپ کو کہ میں آپ کی ہوں۔"

"چلو ایک میچ لگاتے ہیں اگر میں جیتا تو تم میرے ساتھ ڈیٹ پہ چلو گی اور اگر تم جیتی تو میں تمھارا پیچھا چھوڑ دوں گا۔"

اس کا منہ کھل گیا

www.novelsclubb.com

"آئی نو تم بہت اچھا کھیلتی ہو بیسٹ پلیر ہو کوچ کی بھی ضرورت نہیں ہے تو آج ثابت کر دو مسز اسامہ یو کین بیٹ می۔"

صبح کی گرفت بال پہ مضبوط ہو گئی اس کی آنکھیں خونخوار نظروں سے اسامہ کو دیکھیں جا رہی تھیں وہ اسے چیلنج کر چکا تھا اور یہی موقع تھا یہی موقع جس سے وہ اپنا بدلہ لے سکتی سوکھی حلق کو کنکھار کر اس نے ہمت کی اور بولی

Bring it on usama Ali Khan

اسامہ کے چہرے پہ بھرپور مسکراہٹ آئی

Be prepare for date wifey

"اور تم بھی تیار ہو جاو خان یہاں سے جانے کی تیاری پکڑ لو۔"

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ چیخی تھی

"نہیں ہوں میں آپ کی صبح۔"

"اوکے ریلکس خیر ڈیل جو تھی میں جیتا ہوں رات کے سات بجے تیار رہنا اینڈ یس تم لیمن پہنا ہمیشہ تمھیں سوٹ کیا ہے۔"

"اکسکیوزمی ابھی آپ کہہ رہے تھے مجھے اس میچ سے کوئی فرق نہیں پڑنا تھا تو میرا بھی یہی کہنا ہے مجھے بھی نہیں پڑتا اور میں کسی ایرے غیرے کی ساتھ ڈیٹ پہ نہیں جاتی سمجھے آپ!!!۔"

"سات بجے شارپ نہیں تو مجھے آپی کو بتانا ہو گا تم ابھی تک میرے سے رابطے میں ہو۔"

www.novelsclubb.com

اس کا منہ کھل گیا پھر چہرے پہ ہاتھ پھیر کر اس نے خود کو کمپوز کیا

"ٹھیک ہے بول دیں کیا ہو جائیں گا مارے گی سُنائے گی گھر سے نکالے گی جو آپ نے کیا وہی کریں گی کوئی بات نہیں میرے نصیب میں ٹیشو پیپر کی طرح یوز کر کے پھینک دینا پہلے ماں باپ پھر شوہر اب بہن نے نکال دیا تو کیا فرق پڑتا ہے۔"

وہ کہہ کر مڑ گئی کہ اسامہ چلتے ہوے دوبارہ اس کی راہ میں حائل ہوا ایک بات صبح نے محسوس کی وہ اسے تنگ کرتا تھا پیچھے پڑا رہتا تھا مگر اسے کبھی چھوا نہیں تھا وہ یہ حق رکھتا تھا پر۔۔۔وہ سر جھٹکنے لگی

"گل شیر سے نہیں ملو گی وہ تمھیں ہر وقت یاد کرتا ہے پورا دن بی بی سے شروع ہو کر بی بی پہ ختم!۔"

"ایک خاص مہمان سے بات کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ جانے لگا اس نے بازو سامنے رکھا

"صبح! ایک سکینڈ!!۔"

وہ رُک گئی مگر چہرے پہ بیزاری قائم تھی اسامہ نے فون نکال کر اسے کچھ سرچ کر کے پکڑایا اس نے نا سمجھی سے دیکھا پھر پکڑ کر دیکھا ایک لڑکی تھی جس نے سفید شلوار قمیض کے ساتھ سفید کوٹ اور نیلے رنگ کا ڈوپٹہ سر پہ پہنا ہوا تھا اور چہرے پہ بھرپور مسکراہٹ تھی نقش جانے پہچانے لگ رہے تھے مگر پھر بھی پہچاننے سے انکاری تھی

"کون ہے یہ؟۔"

اس نے اب کی بار پہلی والی صبح کی طرح معصومیت سے پوچھا تھا ایسا لگتا تھا اس کا غصہ اس کی سختی فیک تھی یہ تو اس کی زندگی کا کبھی حصہ نہیں تھی

اسامہ کا دل ایک بار پھر دھڑک اُٹھا اس لڑکی کی لمبی پلکے مار دیتی تھی پلکوں کا اُٹھانا اور گرانا ایک رقص معلوم ہوتا تھا جس سے دل جھوم اُٹھتا تھا

"پہچانو اسے!!۔"

وہ ایک دم سے انگلی سے اس کا چہرہ قریب کرنے لگی پھر اس نے ایک دم حیرت سے سر اُٹھایا

"اسامہ یہ وہ غزل ہے ناوہی غزل جو اس بندے کی بیوی تھی جس نے میرے بازو میں۔"

اسامہ مسکرایا

"یہ اومائی گاڈ یہ کیا ڈاکٹر بنے والی ہے اتنی پیاری ہو گئی ہے کیا سلیم سے جان چھٹ گئی یہ کیسے ہوا آپ مجھے بتائیں میں اس سے بات کر سکتی ہوں۔"

وہی پُرانی صبح ہر غم و فکر سے دور معصوم سی بارہ سال کی نور صبح اس کی صبح یوٹیوب، کارٹون، کھانوں کی دیوانی دُنیا میں مست رہنے والی

اچانک گل شیر کا فون آنے لگا وہ ایک دم ہل نہ سکی اسامہ نے اس سے لیا

"بات کرو گی۔" وہ پوچھتا کہ صبح نے اس سے فون لیا اور آنسر کو دبا کر اُٹھایا

"ہلیو!!۔"

"لالہ خبر دینی تھی آپ کو ہیں لالہ آپ کی آواز عورتوں جیسی کیوں ہو گئی کیا سگیرٹ نے آپ کی بھاری آواز کو بٹھا دیا۔"

"گل شیر کیسے ہو؟۔"

وہ مسکرا کر بولی ایک دم جیسے سکوت چھا گیا

"ب بی بی آآپ!!۔"

وہ اٹک آٹک کر بولا تھا

"تمھاری آواز تک ابھی تک ویسی ہے گل شیر ابھی تک لالہ کے چمچے!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ چہک کر بولی اسامہ کا منہ مسرت کے باعث جیسے کھل گیا تھا یہی بات تو صبح کی مختلف تھی خالص بھرپور خالص نہ انا تھی نہ اکڑ بس دُکھ تھا جو اس کا دوست چھوڑ کر چلا گیا چھ سال بھی کوئی کم ہوتے ہیں اور وہ کیوں کرتی نفرت اسامہ سے اس کی

سانس میں وہ بس چکا تھا اور چھ سال اس انسان کی یادوں میں وہ جی رہی تھی لفظ بھی اس کی کیفیت کو بیان نہیں کر سکتے تھے، بس دُکھ تھا چھوڑ کر گیا تو اب آیا بھی چھ سال بعد دکھ کا اظہار بنتا تھا اور اس سے ہی بنتا ہے جس سے آپ کو محبت ہو۔۔۔ ورنہ شکوہ غیروں سے تو ہر گز نہیں کیا جاتا

"بی بی آپ مجھے یقین نہیں آرہا آپ ہمارا بی بی ہو نا ہماری چھوٹی سی بہن!!۔"

"ارے سینٹی کیوں ہو رہے ہو ویسے کتنے بے مروت ہو تمھارے لالہ نے نہیں پوچھا مگر تم تو پوچھ سکتے تھے مگر نہیں۔۔۔" اسامہ دلچسپی سے اسے دیکھا جو اب ہر دُنیا سے بے نیاز اپنے دوست سے بات کرنے میں مصروف تھی

"نہیں بی بی ہم آپ کو بہت یاد کرتا تھا اسامہ لالہ سے پوچھے کیا آپ کی صلاح ہو گئی ہمیں بہت اچھا لگا تو آپ کب آرہا ہے بی بی۔"

بس پھر اتنی فینٹسی کافی تھی صبح رُک گئی اس نے مڑ کر اسامہ کو دیکھا

"اللہ حافظ گل شیر !!۔"

وہ فون بند کر کے سامنے ٹیبل پہ رکھتے مڑ کر بھاگ گئی تھی اور اسامہ حیرت سے تکتا رہا اسے کیا ہوا

•••••••••••••••

وہ خاموشی سے ایک چیر پہ بیٹھ گئی دین چلتا ہوا اس کے پاس آیا وہ کھسکی مگر دین مزید قریب ہوتا چلا گیا

"سفائر ماما کو دیکھو کیسا منہ بنایا ہوا ہے ایسے ہی منہ سات سال پہلے بنایا تھا کتنی ینگ اور پریٹی سی تھی مگر اب ایک غصے والی اماں ہی بنی ہوتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے مڑ کر دین کو دیکھا اور سفائر کو اور پھر تیزی سے اُٹھی وہ اس کے پیچھے آیا اور وہ اب ٹکٹ لے چکی تھی کہ کچھ دیر وہ سکون سے اپنا مائینڈ ریلکس کریں اس نے اب مڑ کر دیکھا تو دین کہی بھی نہیں تھا

پہلے تو حیرت ہوئی ابھی تو اِدھر ہی تھا مگر پھر سر جھٹک کر اپنی مطلوبہ رائڈ کی طرف بڑھی

.....

اس نے اپنی چھ اور سات پینٹنگز نکالی تھی اور اپنے کمرے میں سامنے رکھی تھی اور اب وہ گھٹنے میں اپنا گال رکھتی انھیں دیکھ رہی تھی

"صبح میرے لیے گیم میٹر نہیں کرتا میں تم سے پھر بھی دستبردار نہیں ہونا تھا۔"

"میں کون سا جیتا ہوں میں تو ہارا ہوں کیونکہ میری صبح ہاری ہے۔"

اسامہ کو کیا اس سے محبت ہو گئی ہے؟

اسامہ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے؟

اس سے ملنا ہو گا اس سے بات کرنی ہو گی اسے اپنا کا دل کا حال نہیں چھپا سکتی تھی وہ پاگلوں والی حرکتیں کیوں کرنے لگی اتنا نخرہ نہیں نخرہ تو نہیں تھا ایک دُکھ تھا وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا جاتا تو چلا جاتا مگر اپنی نفرت کا اظہار کر کے گیا تھا وہ جاننا چاہتی تھی اس کے دل میں کیا ہے؟

تصویروں سے نظر ہٹاتی وہ اُٹھی اور الماری کی طرف بڑھی اور الماری میں سے اپنا لمن سوٹ نکالنے لگی اس کو ثمرن آپی نے عید میں بنا کر دیا تھا جو لان کا تھا اور اس کا ڈوپٹہ شیفون کا تھا اس کو دیکھتی وہ الماری بند کرنے لگی اور تیار ہونے کے لیے بڑھی

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••

"گولیوں سے ڈر ا رہا تھا حملہ تو نہیں کیا تھا اتنے تم لوگ پاگل ہو، او گاڈ میں کہاں جاوں۔"

وہ غصے سے چلایا تھا پھر لب کاٹتے ہوے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا اُٹھا چہرے پہ ہزار تھکن تھی ایک صبح کی وجہ سے دوسرا یہ معاملہ کچھ زیادہ ہی لٹک رہا تھا

"کاشف جلدی سے سفینہ کو بولو مجھے سکائپ کریں میں بتاتا ہوں اب اس ملک کے ساتھ کیا کرتا ہوں وہ اسامہ علی خان کو جانتا نہیں ہے، اس میں میری جان کیوں نہ چلی جائے مگر میں اس بچی کے ساتھ ظلم نہیں ہونے دوں گا۔"

فون بند کرتا وہ اب فون بیڈ پہ پھینک چکا تھا اور جلدی سے اپنا لیپ ٹاپ بیگ سے نکالنے لگا کہ اچانک اس کا فون بج اُٹھا وہ ٹیبل پہ لیپ ٹاپ رکھتا فون کی طرف بڑھا دیکھا تو صبح کی کال یہ کہی خواب تو نہیں ہے

اس نے جلدی سے اُٹھایا

"ہلیو!! صبح!"

"لوکیشن کس جگہ پر ہے۔"

www.novelsclubb.com

"لوکیشن؟۔"

"ڈیٹ پہ بلایا تھا آپ نے۔"

فون اسامہ سے گرتے گرتے بچا تھا یار یہ خواب ہی ہے گل شیر اندر آیا تو اسامہ کو فون پہ شاکڈ پایا

"لالہ کیا ہوا؟۔"

"لالہ!!۔"

"شیر مجھے ایک تھپڑ لگاو۔۔"

نور صبح نے فون کی طرف دیکھا یہ کیا کہہ رہا ہے؟

www.novelsclubb.com

"لالہ آپ کا طبیعت ٹھیک ہے کیسی بات کر رہے ہیں۔"

"نہیں یار لگاو!!۔"

"آپ کا دماغ صبح بی بی کی محبت میں پاگل ہو گیا ہے۔"

صبح نے گل شیر کی آواز سُنی تو نجانے کیوں چہرے پہ اس کی بات پہ مسکان آگئی

"ام صبح!! یہ تم ہی ہو نا!!۔"

"لوکیشن؟"

وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی

"ہاں ہاں کہاں بلاو میں نے سوچا ہی نہیں رُکو میں تمھیں ٹیکسٹ کرتا ہوں۔"

اس نے جلدی سے فون بند کیا پھر اسے دیکھا پھر پاگلوں کی طرح کسی ٹینیجر کی طرح اچھلا اور یاہو کا نعرہ لگایا

"لالہ!!۔"

www.novelsclubb.com

اس نے گل شیر کا ہاتھ پکڑ کر کھل کر کپل ڈانس کرنا شروع کر دیا اُف اسامہ دی چکی اچھے ہزبنڈ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

"یار کہاں بلاو میرے زہن سے نکل گیا اور میں کیا پہنو اس میں اچھا تو لگوں گا نا پتا نہیں کیا کہے گی وہ مان کیسے گئی اتنی جلدی خیر جو بھی میری صبح کو غصہ بھی بہت تھوڑا ہوتا ہے وہ زیادہ ناراض تو نہیں ہو سکتی۔"

وہ کسی معصوم بچے کی طرح اتنے سوال پوچھ رہا تھا

"شیو کر لوں مگر نہیں اسے میں بیرڈ میں حسین لگتا ہوں گلاسس اُتار دوں کیا کروں پہلے ٹیکسٹ تو کر دوں۔"

گل شیر کی ہنسی چھوٹ گئی

"تم کیوں ہنس رہے ہو جلدی سے میرا نیوی بلیو سوٹ نکالو میں شاور لے کر آیا !!۔"

www.novelsclubb.com

وہ گھور کر کہتا اب اپنے کام میں لگ گیا

•••••••••••••••

وہ ہینڈولا جسے انگریزی میں فیرس ویل کہتے تھے اس کی کیو میں کھڑی ہوئی تھی دیکھا تو پیچھے دین کھڑا ہوا مگر اس کے ہاتھ میں سفائر نہیں تھی سفائر کو اس نے بچوں کو سنبھالنے والے سینٹر میں تھوڑی دیر کے لیے چھوڑ دیا ثمرن نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا دین کو لگ رہا تھا وہ مڑے گی مگر ایسا نہیں ہوا چلتے جیسے وہ پہنچے اور وہ بیٹھی دن فورن اندر داخل ہو کر بیٹھ گیا اس بندے کے وہ پہلے ہی ہیدائت کر آیا تھا اس لیے اس نے بھی فورن دروازہ بند کر دیا ثمرن نے حیرت سے دیکھا

"واٹ دا ہیل!!۔"

وہ غصے سے اُٹھی

"موشی بیٹھو!!۔"

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے موشی مت بلائیں!۔"

غصہ سے نہیں بلکہ ناراضگی سے کہا گیا تھا

"میں تو یہی بلاؤں گا مجھے روک کے دکھاؤں تم!!۔"

وہ اب بیٹھ گیا تھا

"دروازہ کھلواے اور میری بیٹی سفائر کا چھوڑ آئے۔"

غصے سے کہتے ایک دم ممتا غالب آگئی دین مسکرایا

"بیٹی کی فکر ہے شوہر کی نہیں!!۔"

"صلاح الدین سفائر کو کہاں چھوڑ آئے۔"

"جدھر بھی ہے بالکل محفوظ ہے اس نے مجھے خود بھیجا کہ ڈیڈی ممی کو منائیں۔"

"دین وہ رونے لگ جائے گی آپ کو پتا ہے وہ اجنبی چہرہ دیکھ کر گھبڑا جاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

ثمرن ساری ناراضگی بھلا کر روہانسی ہو رہی تھی

"نہیں گھبراتی وہ تمھاری طرح نہیں ہے وہ اپنی ماسی پر گئی ہے۔"

"اُف!!۔"

رائڈ شروع ہو گئی اور وہ اوپر جانے لگے

"اگر وہ روئی نا آپ اسے چُپ کروائیں گے۔"

"ظاہر ہے میری بیٹی ہے میں مناؤں گا۔"

وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا جو بلیو لمبی شرٹ اور بلیو جینز میں گلے میں بلیو پرنٹڈ سکارف ڈالے بنا میک آپ میں سادگی سے بھرپور اس کے دل میں اُتر رہی تھی

نور آفتابی نور را بہ روح من آورد

(خوبصورت کرن میری روح میں روشنی بکھیر چکی ہے)

اس نے اس کے گھمبیر اور خوبصورت لہجے میں فارسی سُنی تو اس کا دل دھڑک اُٹھا

www.novelsclubb.com

زن زیبای من

من تا آخرین نفس تو را دوست دارم

(میری خوبصورت بیوی میں تمھیں اپنے آخری سانس تک چاہتا رہوں گا)

پتا نہیں کیا کہہ رہا تھا پھر بھی اس کی لہجے میں آنچ محسوس کرتے ہوے اس کے گال دھک اُٹھے تھے

اب رائڈ اونچائی پہ رُک گئی دین چل کر اس کے پاس آیا

اور اس کا ہاتھ تھام لیا اس نے جھٹکا نہیں مگر وہ دوسری طرف دیکھ رہی تھی دین مسکرایا

"تمھیں شکایت تھی نا کہ میں تم سے پہلے جیسا پیار نہیں کرتا شکایت تو مجھے بھی ہے میری موشم بھی پہلی جیسی نہیں رہی میری چھ سال کی محبت اور محنت کا ضائع کر دو گی تو مجھے غصہ آئے گا۔"

وہ کچھ کہنے لگی لیکن دین نے اسے روک دیا

"یہ فیصلہ رب پہ چھوڑ دوں اس نے ان کا رشتہ باندھنا تھا اور ان شااللہ وہی سب بہتر کریں گا رب پہ سب کچھ چھوڑ دوں گی جیسے تم کیا کرتی تھی دیکھو نا آج تمھاری

زندگی کتنی حسین ہے۔"وہ اب اس کی کانوں پہ پڑے ٹاپس کو چھو رہا تھا وہ اب جھکا ثمرین پیچھے ہونے لگی

تو وہ کانوں میں میٹھی سرگوشی کرتا ہوا پھر فارسی میں بولا تھا

یک موسیقی است کہ ملودی شیرین را بہ قلب من می دھد

You are a music that bring sweet melody)

(to my heart

"دین!!۔"

وہ سُرخ پڑ گئی کیونکہ اس لفظ کا مطلب جانتی تھی وہ صبح نے بتایا تھا کیونکہ صبح نے فارسی دین سے سیکھی تھی

www.novelsclubb.com

دین نے اس کے کنپٹی پہ پیار کیا

"سوری!۔"

وہ اب بھرپور لہجے میں کہتا ثمرن کی آنکھوں میں دیکھتا بولا ثمرن کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی اس نے دین کے چہرے کو اپنی انگلیوں سے چھوا

"ایک شرط پہ الادین صاحب!!۔"

وہ اپنے موڈ میں آگئی تھی

"وہ کیا؟۔"

"روز ہی آپ اپنی محبت کا اظہار کریں گے پھر آپ کی موشم بھی آپ سے ناراض نہیں ہو گی۔"

دین مسکرایا اور اس کی انگلیوں کو چھوا

www.novelsclubb.com

"ڈن!۔"

"اور ایک اور! مجھے اب پلین رائڈ بھی دینی ہے آپ نے دو سال تک کوئی رائڈ دی ہی نہیں۔"

"اور کچھ!!۔"

"مجھے اس وقت ڈھیر ساری رائڈز کروا کر اچھا سا ڈنر کروائے گے اور شاپنگ بھی ۔"

دین نے گھورا

"کتنی مطلبی ہو موشم!!۔"

"اب جو بھی ہوں جیسے بھی ہوں آپ کی ہوں۔"

دین ہنس پڑا اور پھر بڑھ کر اس کی ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر چھوڑی

من دیوانہ ای هستم در عشق تو بانوی من

www.novelsclubb.com

I am madly in love with you lady

••••••••••••••••

وہ اب اپنی کار ایک ایسی جگہ پہ لایا جہاں صبح کھڑی اس کا ویٹ کر رہی تھی اس نے اسی پارک میں اسے بلایا تھا کہ وہ اسے پک کر لے گا اپنی لائٹ پنک ٹائی کو ٹھیک کرتا وہ اپنی گلاس کو سیدھے کر کے خاصا نروس لگ رہا تھا گو کہ اس کی بیوی تھی مگر گھبراہٹ ایسی تھی جیسے کسی بلائنڈ ڈیٹ تھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ فون پہ ٹیکسٹ کرنے لگا اور وہ دس منٹ میں وہ باہر آئی اس کے ہاتھ میں کچھ تھا وہ جلدی سے نکلا اور اس نے صبح کو دیکھا تو دیکھتا رہ گیا وہ لمن سوٹ میں ملبوس بالوں کو کرل کیے پیچھے چھوڑے صرف رسٹ کلر کی لپ سٹک لگائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ تو مسمرائز ہو گیا

"پلیز ایک تو پہلے دیر کر دی آپ نے اسے پیچھے رکھے۔"

www.novelsclubb.com

وہ بھی نیوی بلیو سوٹ میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا مگر وہ اس سپاٹ لہجے میں پینٹنگ پکڑاتی دروازہ کھول کر بیٹھ گئی اسامہ ہوش میں آیا تو منہ بن گیا

"اتنا تیار ہوا ہوں مجال ہے امپریس ہوے تو بہ حُسین لڑکیوں کے کتنے نخرے ہیں میرے کپڑے کاٹ کر پہنے والی کے اب ادائے دیکھو۔" پھر اس نے دیکھا

"شرم کریں اسامہ وہ تیرے لیے گفٹ لائی اور تو۔"

اس نے جلدی سے پیچھلی سیٹ سے رکھا اور اندر بیٹھا وہ شیشے کے اس پار دیکھ رہی تھی اسامہ کی تعریف کرنا چاہتا تھا مگر سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کہے وہ اتنا نروس کب تھا؟ پورے ورلڈ میں سپیچ کرنے والا بھرپور کنفیڈنس والا مرد آج اپنی بیوی سے گھبرا گیا

"گاڑی میں کیا ڈنر!!۔"

صبح نے مڑ کر عام سے لہجے میں کہا

"نن نہیں۔۔"

"تو کس کا انتظار ہے کوئی اور آرہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اُف زبان وہی کی وہی

"نہیں۔"

"گاڈ مجھے بھوک لگ رہی صبح سے آپی بھی غائب ہیں کین یو جسٹ سٹارٹ داکار

۔۔"

"اچھا!!۔"

وہ منہ بنا کر کہتا چلانے لگا

"کتنا بور لگ رہا ہے یہ ڈیٹ ہے کہ میں اسے سکول چھوڑ رہا ہوں۔۔"

"سٹوپڈ گانا لگاو اس سے ماحول رومینٹک ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے فٹا فٹ ایف ایم لگایا

اچانک گاڑی میں عاطف اسلم کی آواز گونجی

"دل کہے کہانیاں پہلی دفعہ

ارمانوں میں رومانیاں پہلی دفعہ

ہو گیا میں بیگانہ میں ہوش سے پہلی دفعہ

پیار کو پہچانا احساس ہے یہ نیا

سُنا ہے سُنا ہے

یہ رسم وفا ہے

جو دل پہ نشہ ہے

وہ پہلی دفعہ۔"

اسامہ کو یہ گانا اپنی زندگی کا حصہ لگا اس نے صبح کو دیکھا جو خاموشی سے اگئے دیکھ رہی تھی

"کبھی درد سی کبھی زرد سی

زندگی بے نام تھی

www.novelsclubb.com

کہی چاہتیں ہوئی مہربان

ہاتھ بڑھ کے تھامتی۔"

وہ گلا کھنکارنے لگا اس نے ایک نظر اسامہ کو دیکھا

"ویسے ایک بات تو بتائیں۔"

"ہاں!! بولو!۔"

ایک دم وہ چونک کر مڑا

"آپ جیسے خشک مزاج ایسا گانا کب سے سُننے لگے۔"

اسامہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا

www.novelsclubb.com

"ایک وہ نظر ایک وہ نگاہ

روح میں شامل اس طرح

بن گیا افسانہ اک بات سے پہلی دفعہ

پالیا ہے ٹھکانہ

باہوں کی پناہ!۔"

اسامہ نے اسے کی موٹی کالی آنکھوں کو دیکھ کر گھورا

"میں خشک نہیں ہوں میرا مطلب ہے میرا مزاج نہیں ہے۔"

"جو بھی ہے سوٹ نہیں کرتا۔"

****

اسامہ مڑا اس نے گھور کر اس ویمپ کو دیکھا

جو اپنے فون کو ہلکہ ہلکہ سا اچھال رہی تھی اس کا فون بجنے لگا صبح نے اسے دیکھا جو اپنے کوٹ سے فون نکال رہا تھا

www.novelsclubb.com

"اسلام و علکیم! او سوری یار انفورم کرنا بھول گیا اچھا سُنو جو خبر اکھٹی کی تھی تم نے مزید دو لڑکیوں کے گھر جاو ہاں ہاں ٹیسٹ کروا کر انھیں اکسپوز کرو دھمکی کی

ضرورت نہیں ایسا شخص دھمکی کے قابل نہیں ہے تم لوگ فکر نہ کروں تم لوگ میری پروٹیکشن میں ہو ٹھیک ہے بس کام میں لگ جاو بس ان شااللہ جلد آرہا ہوں اوکے اللہ حافظ !!۔"اس نے فون ڈیش بورڈ میں رکھا مگر صبح کا حیرت سے کھلا منہ اور پھٹی ہوئی آنکھیں اسے اپنے اوپر محسوس ہوئی

"دھمکی،دو لڑکیاں اسامہ تم واقعی گینگسٹر بن گئے۔"

ٹام صاحب کے چہرے میں بڑی شرارت بھری مسکان آئی اب آئی ناجیری ہاتھوں میں

"اب کیسے چھپا سکتا ہوں ہاں انڈر ورلڈ سے تعلق ہے میرا مگر مجھے پتا چلا میری بیوی کرائیم کی سڈوڈنٹ ہے۔"

www.novelsclubb.com

Unbelievable are you serious

اسامہ نے گن سائڈ بورڈ سے نکالی صبح ایک دم پیچھے ہوئی وہ مسکرا پڑا مگر اچانک صبح نے جھک کر اپنے پرس سے کچھ نکالا اور اسے نکالنے کے بعد اسامہ کا منہ کھل گیا

"گریٹ اگر آپ گینگسٹر ہے تو میں دہشت گرد یکھیں بم ہیں جیسے وہ گن اصلی ہے تو یہ بھی اصلی ہے۔"

اس نے گرینائٹ بم اپنے ہاتھوں میں سامنے کیا اسامہ ہنس پڑا

"بچوں کو پاگل بنا سکتی ہوں مجھے نہیں۔"

"نہیں یہ شاہی خاندان سے خاص لائی ہوں جہاں دین بھائی کام کرتے ہیں وہ شہزادے کو بھانجا نئیں ہے قاسم وہ سائینٹسٹ ہے اس نے مجھے دیا گفٹ میں یہ پورے جگہ کو نہیں بس ایک بندے کو تباہ کر سکتا ہے اور میں اپنی پروٹیکشن کے لیے لائی ہوں۔"

اس کی لہجے میں مضبوطی محسوس کر کے اسامہ کے اندر سرد لہر دوڑی تب ہی یہ محترمہ ڈیٹ پہ مانی تھی تاکہ میرا صفایا کر سکے

"صبح مزاق ہے نا۔"

"نہیں میں بھلا آپ سے کیوں مزاق کروں گی کبھی کیا ہے میں نے۔"

وہ اس کے سامنے کرتے ہوے بولی اسامہ پیچھے ہوا

"پلیز اگر یہ اصلی ہے تو واپس رکھوا سے۔"

"ارے گینگسٹر کو کیسے ڈر لگ سکتا ہے فکر نہ کریں زیادہ نہیں بس تھوڑا سا منہ جلاتا ہے چھوٹا سے اکپلوزو ہے۔"

www.novelsclubb.com

"صبح رکھوا سے واپس۔"

اسامہ نے تیزی سے ڈرائیو کرتے اس کا ہاتھ پیچھے کیا

"اچھا بس اس کا رنگ اُٹھا دوں پھر رکھتی ہوں۔"

وہ اس کے رنگ کو کھینچنے لگی وہ چیخا

"صبح سٹاپ اِٹ!!۔"

"کیوں بس تھوڑا سا کھولو گی آخر آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں نا تو میں بھی اپنی نفرت کا اظہار کرنے لگی ہوں۔"

"پاگل لڑکی رکھو اسے ورنہ الٹے ہاتھ کی پڑیں گی۔"

وہ دھاڑا پہلے والا اسامہ دی چکی اگیا

"نہیں رکھو گی۔"

اس نے ناک چڑائی

www.novelsclubb.com

"رُکو میں بتاتا ہوں۔" ایک ہاتھ سے سٹیر نگ تھامے دوسرے سے پکڑنے لگا کہ صبح پیچھے ہوئی وہ گاڑی روکنے لگا کہ صبح نے رنگ ہٹا دیا اسامہ نے تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور تیزی سے نکلا لیکن پھر صبح کو نقصان مڑا کے ٹھاکی آواز اور دھوا

"صبح!!

••••••••••••

گاڑی سے دھواں نکلنے لگا وہ جلدی سے اندر گھسا لیکن اس کی سمیل

"اومائی صبح!!۔"

وہ چیخا!!۔"اس نے بڑھ کر دوسرا دروازہ کھولا لیکن سر پہ حاوی ہو رہی تھی

"اُف پاگل لڑکی میں اس کو اُٹھا کر پٹھک کر رہوں گا اگر اسے کچھ ہوا صبح!!۔"

ایک دم کسی کی پاگلوں والی ہنسی آئی وہ گلاسس اُتار کر دوسری طرف بھاگنے لگا جب صبح پیٹ تھامے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

www.novelsclubb.com

"آئی جسٹ پرینک یو چکی!!۔"

"ویسے اسامہ میں بچی ضرور مگر بیوقوف نہیں۔"

وہ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی اسامہ نے حیرت سے دیکھا جب فلیش اس پر پڑا دیکھا اس نے تصویر لی

"چہرہ دیکھیں اپنا او گاڈ!۔"

وہ وہی صبح بن گئی اتنی جلدی اتنی آسانی سے پھر اسامہ دی چکی کو غصہ آیا اور وہ پھرتی سے بڑھا نور نے چونک کر دیکھا اور تیزی سے بھاگی

"میں تمھارا قتل کر دوں گا صبح!!۔"

"ہاں چکی جو ٹھہرے!۔"

وہ تیزی سے بولی وہ ایک سُنسان علاقے میں تھے کیونکہ وہ اسے بیچ پر لے کر جا رہا تھا جواب قریب ہی تھا مگر صبح کی حرکتیں کرواہی نہ دیں ڈیٹ

صبح کی سپیڈ اس بار کچھ زیادہ ہو گئی تھی کیونکہ وہ اب سپورٹس و من تھی انرجی لیول بھی زیادہ تھا

پر اچانک کتے کی آواز پر وہ رُک گئی اور ایک دم کالا لمبا کتا دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئی وہ ڈر کر مڑنے لگی اسامہ نے اسے اُٹھالیا وہ چیخی !!۔"

"ہاں اب تو میں اس کے سامنے اب کھانا پیش کرنے لگا ہوں کیا حال ہے۔"

وہ گرانے لگا کہ نور نے اس کے کالر تھام کر کانوں میں چیخی "اب تو پکا گراؤں گا۔"

"نہیں نہیں۔"

پھر وہی سین ہوا تھا ان کے ساتھ وہ اس کو تنگ کر مزید قریب لے کر جا رہا تھا کتے کے جو مسلسل کھڑے بھونک رہا تھا نور نے اس کے بال کھینچ لیا

"صبح !!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے بولا ایک دم کتا بھاگ گیا اسامہ نے دیکھا تو ہنس پڑا

"ابھی تک کتے سے ڈرتی ہوں وہ تم جسی بھینس کو کچھ نہیں کہے گا۔"

"بھینس کس کو کہا۔"

وہ غصے سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولی

"تمھیں۔"

"تو اپنے چہرہ دیکھا معصومیت کے پیچھے سب سے بڑے سریئل کلر دکھتے ہو اب اُتارو مجھے۔"

"نہیں اُتارو گا ویسے حد ہوتی ہے اگر مجھے چوٹ لگ جاتی۔"

"تو میں کیا کرو چھ سال اتنے گہرے زخم دیں کر اپنے چوٹ کی پڑی ہے تمھیں۔"

وہ پُرانے والے موڈ میں آگئی اسامہ کا کے کانوں میں وہی موسیقی ابھری

Your the best Chucky I'm lucky to have you

www.novelsclubb.com

اور وہ کمزور پڑ گیا جھکنے لگا مگر آنکھوں میں اجازت کی درکار تھی ایسا بھی کوئی ہوتا ہے جو اپنی شرعی بیوی سے اس کو چھونے کی اجازت چارہا ہو اتنی پاک بازی صبح رُک سی گئی اور اپنی موٹی آنکھوں سے اس کی سٹیل بلیو آنکھوں میں دیکھنے لگی اچانک سے پلکے

گری کیونکہ ان آنکھوں میں بہت سے جذبات تھے جن کی وہ تاب نہ لا سکی مگر آنکھوں انجانے میں اجازت دیں دی گئی تھی اور پھر اسامہ نے اس پر پیار کی مہر چھوڑ دی اور اس وقت نور صبح کو لگا تھا وہ بے ہوش ہو کر گر جائے گی رشتہ کا پہلا استحقاق استعمال کیا

اس نے پھر صبح کو دیکھا جس کی بند آنکھوں سے نمی نکل آئی

"یہ کیا؟۔"

وہ حیرت سے اپنی جیری کو دیکھنے لگا اس نے سر نہیں اُٹھایا تھا جیسے پہلی بار اپنی آنسو نکلنے پر شرمندگی ہوئی ہو

"تم تو نفرت کرتے تھے اسامہ مجھ سے تم نے ہی کہا تھا آئی جسٹ بلڈی ہیٹ یو ۔۔۔۔۔"

"شششش تم کب سے ہر چیز کو سریس لینے لگی۔"

وہ اب اس کا چہرہ اُٹھا کر اس کی نمی کو صاف کر کے بولا

"مجھے تو اچھی طرح جانتی ہو صبح اتنا شاہد مجھے میرے پیدا کرنے والوں نے نہیں جانا پھر بھی یہ کہہ رہی ہو کہ میرے منہ سے نکلا نفرت کا لفظ اس سے ثابت کرتا کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں نہیں صبح مجھے اظہار کرنا ہی نہیں آتا اس میں تھوڑا کوڑا ہوں مگر اگر میرے دل نے دھڑکنا شروع کیا ہے اگر میں زندگی میں لوٹا ہوں تو صرف تمھاری وجہ سے۔"

صبح مسکرائی اور اس کے دھاڑی والے گال کو چھوا

اور اس کی ٹائی کو پکڑ کر دیکھا

"ایک بات بتاو وہ جو تمھیں فون کرتی تھی لڑکی اس نے تمھارا پیچھا چھوڑ دیا۔"

اسامہ نے ناسمجھی سے دیکھا

"کیا مطلب کس کی بات کر رہی ہو۔"

"صبح سے کوئی بھی چیز چھپ نہیں سکتی وہ یونی کی فلیو۔"

"ہاں ہاں تو۔۔۔۔ نہیں تمھاری برتھ ڈے سے پہلے اس کی مسڈ کال آئی تھی مگر میں نہیں اُٹھائی اس کے بعد حیرت کی بات ہے اس نے کیا ہی نہیں۔"

"کیونکہ اس معلوم ہو گیا تھا تم میرے ہز بنڈ ہو۔"

"تم نے کیا کیا؟؟۔اسامہ کا حیرت سے منہ کھولا

"بس اتنا بتایا اسامہ کی میں بیوی ہوں آپ کون بول رہے ہو پہلے تو وہ بولی تمھاری آواز بچوں جیسی ہے کون سا مزاق ہے میں نے ساری سٹوری سُنا دی اور پھر اس کے بعد آواز نہیں آئی۔"

www.novelsclubb.com

وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑا

"اوگاڈ صبح تب ہی کہو وہ مجھے اتنے عجیب نظروں سے کیوں دیکھ رہی تھی وہ کیا پورا سکول اور میں پتا نہیں لگا سکا کیونکہ مجھے اپنے مزاج کی وجہ سے لگا۔"

"ویسے ہیڈ اینڈ شولڈر سے سر دھونے لگے ہو کہ خشکی کم محسوس ہوئی۔"

"تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس نے صبح کے بال بگاڑے،اس نے اسامہ کو مارنا شروع کر دیا

"ارے ارے۔"

"مجھے یاد آیا تم نے مجھے بہت تنگ کیا اس کے بدلے یہ لو۔"

تیزی سے مکا مارنے لگی

"پاگل ہو گئی لڑکی کوئی مینٹل ہاسپٹل بھی نہیں ہے۔"

وہ اس جیری سے بچنے کے لیے بھاگا کیونکہ اس کے مکے بہت بھاری تھی

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••

"واو یہ اتنا بڑا گھر تم نے لیا ہے۔"

وہ اسے ڈنر کروانے کے بعد اپنے گھر لے آیا تھا حیرت کی بات ہے نہ آپی کی کال آئی تھی نہ ہی جسمین کی

اس لیے اس نے بھی کوئی پروا نہیں جانی تھی

وہ اب اُتری تھی تو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کیس ونڈر لینڈ میں آگئی ہو

"گھر کو چھوڑو آو گل شیر ابھی اگزامز کی تیاری کر رہا ہو گا بیچارا ٹینشن میں ہو گا تمھیں دیکھیں گا تو خوشی سے پاگل ہو جائے گا۔"

"گل شیر کیا پڑھ رہا ہے۔"

"گل شیر پی ایچ ڈی کر رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ایک دم وہ رُک کر حیرت سے اسامہ کو دیکھنے لگی اسامہ اس کی حیرت بھانپ گیا

"گل شیر پر وہ ایٹ اگزامز دیں تھے ایف ایس سی کے جب تم آئی تو وہ فارغ تھا پھر اس نے تمھارے جانے کے بعد میرے ساتھ اسلام آباد آگیا میرے ہی کہنے پر اس

نے اکنامکس میں آڈمیشن لیا پھر بعد میں اس نے ٹاپ کرنے کے بعد لمز چلا گیا ماسٹر کرنے اور اب میرے ہی زبردستی کرنے پر اس نے شروع کیا انداز پہ کبھی جج نہ کرنا وہ اپنوں کے ساتھ ایسے ہی بولتا ورنہ تم اس کی انگریزی سُنو تو دنگ رہ جاو میری کمپنی کا جنرل مینیجر ہے۔"

"اومائی گاڈ!! گل شیر کام ایسا کرتا تھا تو مجھے لگا وہ پڑھا بھی نہیں ہو گا۔"

"بس اب تم دیکھنا اسے کمرے میں ہی ہو گا۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اوپر لے کر آیا

"ہاے یہ منحوس پی ایچ ڈی کھا گیا مجھے لالہ نے خود نہیں کیا مجھے گھسیٹ دیا۔"

دروازہ کھلا وہ نوٹس میں مصروف تھا جب سر اُٹھایا تو منہ کھل گیا

"شیرے پہچان کون آیا!!۔"

ایک دم صبح آئی اس کا منہ کھل گیا کہاں ٹوپی اور سادے شلوار قمیض میں ملبوس اس کا دوست گل شیر اس وقت ریڈ ٹی شرٹ اور بلیک ٹراوزر میں ملبوس کلین شیو اور ماڈرن ہیر کٹ میں اسی کمیونٹی کا حصہ لگ رہا تھا

"او تیری!!! گل شیر۔۔۔"

صبح خوشی سے اسامہ کو دیکھتے ہوے بولی جیسے یقین کرنا چار ہی ہو آیا یہی ہے

"بی بی!!۔"

وہ حیرت سے اُٹھا

"یہاں تو ٹرانسفورمیشن ہو گئی واو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسامہ کے ساتھ چلتی اس کے پاس آئی

"ہیری نے تمھاری فوٹو دیکھی تھی پہلے والی اگر اب دیکھ لے تو وہ دُنیا سے اُٹھ جائے گا۔"

اسامہ نے گھورا اس وقت اس کا کیا ذکر

"اچھا! کب لی۔"

"ارے میرے دو فون تھے نا آئی پوڈ تو رہ گیا مگر فون تو تھا میں نے تمھاری لی تھی اور اسے دکھایا تھا یہ میرا دوست ہے تو وہ ہنسا تھا پریشان نہ ہو بڑی دھلائی کی تھی اس کی ویسے او ایم جی آئیم سو ہیپی گل شیر تم تو کوئی ماڈل لگ رہے ہو۔"

"اچھا بس بس تعریفیں مت کرو ورنہ شادی کروانی پر جائے گی مجھ اس کی۔"

اسامہ تیزی سے بولا

"ویسے بی بی لالہ نے مجھے انجوائی کرنے کے بجائے پی ایچ ڈی کا بوجھ ڈال دیا یہ تو کسی کو نہیں چھوڑتے سب کو ماسٹر سے کم اجو کیجشن کی اجازت نہیں ہے۔"

"اس چکی کو تو رہنے دو وہ چھڑی سے مارتا تھا یہ پڑھا پڑھا کر مارے گا۔"

"تم دونوں باتیں کرو میں ابھی ایک چھوٹی سی بیس منٹ کی میٹنگ کر آیا۔"

اسامہ کہتا ہوا چلا گیا

"تم کتنے چھپے رستم ہو اتنے پڑھے لکھے ویسے اس اکسینٹ کو ابھی تک قائم کیا۔"

"بس کیا کروں بی بی ایسی بولتا ہوں ایک تو عادت ہے اوپر سے مجھے اپنی اوقات بھولنے نہیں دیتی آئے بیٹھے آپ کے لیے کیا منگواؤں ویسے اسامہ لالہ سے صلح ہو گئی۔"

"کیوں نہ ہوتی صبح سے بھلا کوئی ناراض ہو سکتا ہے۔"

"یہ تو آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے بی بی ہم سب نے آپ کو بہت مس کیا تھا۔"

"خیر اب میں اپنے گھر آئی ہو تو اچھی سی کافی پلاؤں پھر گپے مارتے ہیں ایک ایک ڈیٹیل بتانا!!۔"

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••

"نور صبح کدھر گئی ابھی تک نہیں آئی۔"

ثمرن جسمین کے پاس آئی تھی جبکہ دین سفائر کو سلانے لے گیا تب صبح کے بارے میں پوچھا جسمین کا چونکہ ٹیسٹ چل رہا تھا اس اس کا دھیان نہیں گیا تیاری کی چکروں میں۔

"کہاں ہے کال کی تم نے ایسے چلے جانا ٹھیک ہے مگر میں آٹھ بجے کے بعد افورڈ نہیں کر سکتی اس کا باہر رہنا دماغ خراب ہو گیا۔"

"میری بُرایاں سامنے کر لیا کریں پیٹھ پیچھے کیوں لگی رہتی ہیں آپی۔"

ثمرن مڑی وہ اپنے جوتے اب اُتار کر اب کچن کی طرف گئی اس کو اتنا تیار اور مشرقی روپ میں دیکھ کر ثمرن کو جھٹکا لگا کیونکہ وہ بہت کم ہی شلوار قمیض پہنتی تھی

"کدھر تھی تم؟۔"

www.novelsclubb.com

صبح نے پانی کا گلاس ڈالا تب ثمرن اس کے پیچھے آتے ہوے بولی

"پارٹی تھی!۔"

وہ پانی کا سپ لیتے ہوے بولی اسامہ میٹنگ میں بزی تھا اس لیے اسے بنا بائی بولے وہ پیدل ہی آگئی کیونکہ گھر بالکل قریب تھا

"کون سی پارٹی!۔"

"میں گھر آئی تھی آپ موجود نہیں تھی ورنہ آپ کو بتا دیتی۔"

"فون تو کر سکتی تھی نا!!۔"

"آپی ہمیشہ جاتی ہوں آج اتنی تفتیش کیوں کر رہی ہے ہیری آیا تھا مجھے لینے۔"

"میرا سوال کچھ اور تھا صبح جواب تم کچھ اور دیں رہی ہو۔"

"آپی مجھے اس وقت نیند آرہی ہے صبح بات کرتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے بتاو کون سی پارٹی تھی۔"

"میری کلاس فیلو کی شادی ہونے والی ہے تو وہ پاکستان جا رہی ہے میں اس لیے تیار ہوئی ورنہ آپ جانتی ہیں۔"

"ربیکا اور ہیری کے علاوہ اور کون دوست ہے تمھارا! کسی کے لیے تم کبھی نہ جاو !۔"

"موشم!! سفائر نے شور ڈالا ہوا ہے۔"

صلاح الدین کی اوپر سے اونچی آواز آئی نور صبح نے شُکر کا سانس لیا اور پھر شُکر مناتی کمرے میں گئی

کپڑے چینج کرنے کے بعد وہ جیسے کمرے میں آئی ڈر گئی پھر اچانک گھورنے لگی

"میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو۔"

اسامہ نے چکی کو اُٹھایا ہوا تھا تب صبح کی بات پہ مڑا

www.novelsclubb.com

"تم ایسے کیسے چلی گئی میرا انتظار کرتی۔"

"ہاں تاکہ تیسری جنگ شروع کروا دیتی۔"

وہ کہہ کر اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں بنا کر اب بستر پہ بیٹھ گئی

"ویسے یہ چکی کو دیکھ کر کیسے سو جاتی ہو او سوری میں بھول گیا تم خود ایک بھوتنی ہو ۔"

صبح نے تکیہ اُٹھا اور زور سے مارا اسامہ ہنس پڑا

"تمھیں بھی تو دیکھ کر سویا کرتی تھی۔"

وہ رُک گیا وہ بھی رُک سی گئی کہتے کہتے جیسے پل منظر کے سامنے آ گئے تھے اور وہ اپنے ماضی میں کھو چکے تھے وہ چلتے ہوے اس کے سامنے آیا اور بیٹھا

"شادی کرو گی مجھ سے ؟۔" وہ نرمی سے اس کی آنکھوں میں سے دیکھتے ہوے بولا

صبح نے گھورا اور مکا لہرا مر اس کے کندھے پہ مارا

"یہ کیسا سوال ہے ؟اور اتنا بورنگ پروپوزل گا ڈاسامہ دل خراب کر دیا ہے جاو یہاں سے۔"

وہ اب کمبل اُٹھا کر لیٹنے لگی

"تو کیسے پرو پوز کرتے ہیں؟ ویسے بھی ہماری شادی ہو چکی ہے۔" وہ تھوڑا سا پیچھے ہوا تاکہ وہ کمبل اپنے اوپر اُوڑھ لے

"وہ بھی کوئی شادی تھی بھلا نہیں مجھے آپی والا کام ہر گز نہیں کرنا مجھے دھوم دھام سے شادی کرنی ہے ورنہ پھر ساری زندگی ایسے اکیلے بیٹھے رہنا۔"

"ابھی آپی کے کمرے میں جا ور شتہ مانگنے۔" وہ دل شکن انداز میں مسکراتے ہوے اُٹھا

"ہاں ہاں جائے پھر میں آپ کی سوجی ہوئی آنکھ کی ذمہ دار نہیں ہو گی اچھی خاصی شکل ہے آپ کی بگڑ جائے گی اور پھر مجھے بگڑے ہوے شکل کے آدمی سے شادی ہر گز نہیں کرنی۔"

www.novelsclubb.com

"خیر جلدی تو مجھے بھی نہیں ہے ویسے پہلی ڈیٹ پہ ہی پرو پوزل آرام سے اپنے پڑھائی مکمل کرو سفو کو بھی تھوڑا سا بڑا ہونا ہے اور۔۔۔۔"

وہ رُک گیا کیونکہ وہ سو گئی تھی وہ بھی اتنی جلدی چھ سالوں میں صبح کی آنکھ لگ گئی بنا نیند کی گولی استعمال کیے اور وجہ اسامہ تھا جو اس کی زندگی میں آسودگی کا باعث تھا

اسامہ اس کے پُر سکون اور معصوم چہرے کو دیکھتا رہا پھر مسکرا کر اُٹھ گیا اس پر کمبل دُرست کرتا جیسے وہ ہمیشہ اس کے بے ترتیبی سے سونے پر کیا کرتا تھا

اس کے گال ہولے سے تھپکا کر وہ مڑ کر چکی کو دیکھنے لگا تو مسکرا پڑا بس اب اس کو کوئی فکر نہیں تھی اس کی صبح راضی ہو گئی باقی وہ سب سنبھال لے گا

•••••••••••••••

"ار باز کی کونویکیشن سر منی ہے دو دن بعد چلنا ہے میرے ساتھ۔"

وہ اب سفائر کو کوٹ میں لٹا کر بستر پہ آئی تھی جب دین فون پہ مصروف اس کو آتا دیکھ کر بولا ثمرن کا چہرہ یک دم سپاٹ ہو گیا جب جب اس کے خاندان کے ایک ایک فرد مورے یا خانم کے علاوہ کسی کے بارے میں سُنتی تو وہ بگڑ جاتی پتا نہیں

لیکن اس کا بھی کوئی قصور نہیں تھا جب جب ان حویلی والوں کا ذکر ہوتا ایک ایک اس پر بیتا سب کچھ نظروں کے سامنے گھوم جاتا ہے اور اپنے جسم اور دل پہ لگے زخم پھر سے ہرے ہو جاتے ہیں

"نہیں آپ جائے جسمین کا سکول ہے نور صبح کی بھی یونی ہے میری جاب ہے ویسے بھی طبیعت ایسی نہیں ہے ٹرویل کر سکو۔"

"صبح اور جسیمن رہ لے گی ویسے بھی ڈیریہ پاکستان تو نہیں ہے۔"

"پھر بھی دین دو لڑکیوں کو تنہا نہیں چھوڑ سکتی ان دونوں کی ماں اب میں ہوں اور ایک ماں ہونے کے ناطے میں کوئی رسک نہیں لے سکتی۔"

"اُف میری بیوی اچھا ٹھیک ہے مگر پاکستان چلنا ہو گا دو ہفتے کے اندر اندر۔"

ایک دم ثمرن الرٹ ہو گئی

"کیوں؟۔"

"ارباز کی شادی فکس ہو گئی ہے منگنی ہوئی وی تھی اپنی خالا کی بیٹی سے ارباز کی تعلیم بھی مکمل ہو گئی ہے اور اب اس کی شادی کریں گے۔"

"اور اور اس کی۔۔۔"

وہ یہ سوچ رہی تھی ایسے مرد اور خاص کر روایتی خاندان والے مرد دوسری شادی کر بھی چکے ہوتے ہیں اگر پہلی موجود ہو یا نہ ہو دین سمجھ گیا بہن اس کو دینا بھی نہیں چاہتی اور بہن کی جگہ کسی اور کو سوچ کر گھبڑا رہی ہے

"خانم سے جوتیاں نہیں کھانی اسامہ نے اور ویسے بھی اس کا کہنا ہے اس کی شادی ہو چکی ہے۔"

اور ثمرن خاموشی سے اسے دیکھتی رہی ایک دم کچھ ہوا تھا اسے اس لڑکے نے ابھی تک شادی نہیں کی مگر کیوں ہنو شادی کی جھنجھٹ میں کوئی پڑے گا وہ ان کو تو مفت کا مال مل جاتا ہے ڈرامے باز اور دین اس کا ساتھ دیتے ہیں میں اب کچھ نہیں بولو گی خوامخواہ ناراض ہو جائے گے۔

"سُن رہی ہو۔"

وہ ایک دم چونک کر دین کو دیکھنے لگی

"جی!۔"

"میں کہہ رہا ہوں شاپنگ شروع کر دوں ویسے بھی ثمرن انکار نہیں کرنا مورے بہت اداس ہو رہی ہیں عمرے سے واپس آئے گی اور دوسرا وہ سفائر کو دیکھنا چاہتی ہیں پیدائش پہ بھی وہ نہیں آسکی تھی۔"

"مگر دین!۔"

"اگر موشم تم مجھے سے پیار کرتی ہو تو آج مجھے ثابت کر کے دکھاو۔" وہ گھورنے لگی پھر اس کے سینے پہ سر رکھ کر بولی

"محبت کو بھی بھلا ثابت کیا جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں کیا جاتا ہے میں ہر منٹ ہر سکینڈ کرتا ہوں مگر مجال ہے میری بیوی کبھی ثابت کریں۔" وہ اس کے بال سہلاتے ہوے بولا

"دین مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے اس حویلی میں جانے کا دل نہیں کر رہا ہے۔"

"تم اس بار سُنہری حویلی کو بہت مختلف پاو گی موشم!۔"

"جانتی ہوں پر دل گھبراتا ہے میرا میں آپ اور سفائر کو اپنوں سے دور بھی نہیں کرنا چاہتی جیسے میں اور صبح اپنے اپنوں سے دور ہوے اس لیے اب جیسا کہے گے میں تیار ہوں ویسے بھی آپ نے میرے لیے بہت کچھ کیا اور اس کے مقابل یہ بات ماننا کچھ بھی نہیں ہے آپ کے لیے جان دینا چاہوں تو دیں سکتی ہوں۔"

دین ہنس پڑا اس کے آنکھیں چومتے ہوے بولا

"بس بس یہی بہت ہے میرے لیے تھینک یو سو مچ موشی۔"

اور ثمرن کو اب اپنے سے زیادہ نور کی فکر لگ گئی اگر وہ اسامہ کو دیکھ کر پھر سے نہیں وہ اس وقت بچی تھی اور بچوں کو الفت سی ہو جاتی ہے پر اب وہ بڑی ہو گئی ہاں اسے کوئی دلچسپی نہیں ہو گی۔

خود کو پُر سکون کرتے ہوے وہ آنکھیں موند چکی تھی مگر اسے کیا معلوم تھا جسے وہ الفت کہہ رہی تھی وہ الفت نہیں تھی بلکہ محبت تھی یا شاہد اب وہ محبت کی سٹیج سے آگئے نکل چکی تھی اور پاکیزہ عشق کبھی مٹتا نہیں وہ ہمیشہ روح میں بس جاتا ہے اور یہ اسامہ اور نور صبح کے دل میں بس گیا تھا

•••••••••••••••••

زور سے اخبار کو پٹھک کر پھینکا گیا

"اس خبیث خان کی اتنی جُرعت مجھے اکسپوز کریں کہاں سے لایا ہے یہ خبر بتاوں مجھے اتنی مشکلوں سے میں نے کور کی تھی ساری میری عزت مٹی میں ملادی۔"

ملک کی دھاڑ سے پورا ملک ہاوس ہل گیا تھا

"وہ جو عمارت بنا رہا ہے نا کیا نام ہے اس کا صبح فائونڈیشن ختم کر دوں ایک نیشان نہیں رہنا چاہیے اس کل کے لڑکے نے کیا سمجھ لیا یہ سب کر کے میں پیچھے رہ جاوں گا ہر گز نہیں اب اس خان کے بچے کو میں بتاوں گا کہ ملک فراز کون ہے دفع ہو جاو !!۔"

آنکھوں میں ایسی لالی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے خون آنکھوں سے نکل آئے گا ان کی آنکھوں میں کسی خون اشام درندے کا عکس دیکھ کر سب کے سب یہاں سے بھاگے کہ ان کا کوئی بھروسہ نہیں تھا ابھی گولیوں کی بارش کر دیتے

•••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ آپی کو جلدی سے پریکٹس کا کہہ کر گاڑی لے کر سیدھا اسامہ کے گھر پہنچ گئی

کار کو باہر ہی پارک کر کے وہ اُتری

دیکھا تو گرے ٹریک سوٹ میں ملبوس اسامہ دی چکی اچھا ہز بنڈ بھاگتا ہوا اس طرف آرہا تھا

"ارے تم۔"

"گڈ مارننگ ہز بنڈ!!۔"

وہ مسکرایا

"اتنی صبح صبح کس خوشی میں یہاں پہنچ گئی محترمہ!!۔" وہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر مسکرا کر بولا

"کہ تم مجھے اچھا سا ناشتہ بنا کر دوں گے۔" وہ بھرپور کھکھلاہٹ سے بولی

"بس میرے سے دوستی شاہد محترمہ نے کھانے کی وجہ سے کی تھی ورنہ شاہد گھر والے کھلاتے نہیں کچھ بھی۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا باہر مت کھڑے ہو چلو اندر اچھا سا بٹر چکن سینڈوچ بنا کر کھلاؤ پھر مجھے ہیری کو پک کرنا ہے

پھر یونی جانا ہے۔"

"آپی کو بتا کر نہیں آئی۔" وہ اس کے ساتھ چلتے ہوے بولا

"آپی اتنا نہیں پوچھتی پر کل میری کلاس لینے لگی تھی خیر گل شیر اُٹھ گیا۔"

"نہیں نماز پڑھ کر سو گیا تھا جبکہ میں جوگنگ کے لیے نکل گیا۔"

"اچھا! دین بھائی اُٹھے وے تھے وہ پاکستان کی بُکنگ کروا رہے ہیں او گاڈ مجھے مظفر آباد جانا ہے ویسے غزل ڈاکٹر بن رہی اور وہ سلیم کا کیا ہوا۔"

"سلیم کو جیل ہو گئی تھی مگر ایک مہینے کے اندر اندر وہ چھوٹ گیا میری تو بھرپور کوشش تھی وہ سڑتا رہے مگر خیر غزل سے میں اس کی ڈائیورس دلوا چکا تھا اس کی ساس ہمارے ہاں کام کرتی تھی یعنی وہ سمجھو ہماری ٹیلر تھی انھوں نے غزل کو اپنی

بیٹی سمجھ کر رکھنے کو کہا مگر میں راضی نہ ہوا لیکن خانم نے اس کی ذمہ داری لے لی تو وہ اِدھر ہی حویلی میں رہتی رہے مگر جب اس کی ساس کی ڈیتھ ہوئی تو دو سال پہلے میں نے اسے ایشاہاوس بھیج دیا۔"

"واو بہت اچھا ہو گیا وہ بہت گندا تھا بہت مارتا تھا اس کو ایسے انسان کو تو انسان بھی نہیں کہنا چاہیے ویسے ایشاہاوس کہاں ہے اور کس کا ہے۔"

اسامہ کافی میشن نکالتے ہوے اسے دیکھنے لگا اور مسکرایا

"میرا ہے بلکہ میرا نہیں ساروں کا ہے غریب، یتیم، بوڑھے لاچار ڈائیورسی اپاہج سب کا گھر ہے۔"

"کیا مطلب تم این جی او کا کام کرتے ہو تم ایک سوشل ورکر ہو۔" نور کے لہجے میں حیرت ہی حیرت تھی اسامہ ہنس پڑا پھر کافی مشین میں ڈالتے ہوے بولا

"نہیں سوشل ورک شوخے لوگ کرتے ہیں میں بس ایک مسلمان ہوں اور ایک مسلمان ہونے کے ناطے اپنے بہن بھائی کی مدد کر رہا ہوں بلکہ خدا کے کام ہے میں تو ایک وسیلہ ہوں۔"

وہ سنیجدگی سے نور کو اتنا پیار الگا تھا کہ وہ خود کو روک نہیں پائی تھی اور سیدھا جا کر اسے ہگ کر چکی تھی اسامہ ایک دم ہنس پڑا

Your the best Chucky I'm lucky to have you

وہ وہی تیرہ سالا والی صبح بن گئی جس کو اپنے دوست سے بے پناہ محبت تھی اس کی اندر کی چھپی اچھائی نے تو نور کو اس کا دیوانہ بنایا تھا اس خول میں چھپے انسان میں ایک ہیرا تھا ہیرا ابھی نہیں کو وہ نور کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے

"خیر جلدی کرو پھر تم لوگوں کو پریکٹس کروا کے مجھے کسی اہم کام کے لیے جانا ہے "۔

"ویسے اتنا بزی شخص کے پاس پرنسپل ٹیچر بنے کا وقت کیسے آ گیا۔"

وہ اسامہ کو جبڑا پکڑ کر پیار سے ہلاتے ہوے بولی

"بس تم جیسے ویمپ کے لیے تھوڑا سا خون جلانا پڑا اُف پاگل ہو گیا ہوں اتنی ہیل ٹیک روٹین۔"

نور نے گھورا

"اچھا میں ویمپ ابھی خون چوستی ہوں

وہ دانت نکال کر اس کو کرنے لگی اسامہ بھاگا

"لو آ گئی چڑیل میرے گھر پہلے ہی انیمیک ہوں اور ختم کر دوں خون میرا۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں اب میرے اندر ویمپ موڈ آن ہو گیا ہے میں تو اب خون پیو گی۔"

وہ ہنستے ہوے اس کے پیچھے دانت نکال کر آئی

•••••••••••••••

وہ نیٹ پہ بال گرا کر مڑی تو رُک گئی قاسم کھڑا ہوا تھا لمبا اونچا مہنگے لباس میں ملبوس ہینڈسم قاسم

اس کے سامنے موجود تھا

"ابھی چھٹیاں ہوئی تمھاری پھر سے یونی کھل گیا۔"

"تم یہاں کیا کر رہے ہو!۔"

صبح کے ماتھے پہ بل پڑ گئے

"سویٹی بھول کیوں جاتی ہوں کہ یہاں کی ٹیچر میری بسٹ فرینڈ ہیں۔"

"بیسٹ فرینڈ یا گرل فرینڈ؟۔"

www.novelsclubb.com

صبح آنکھیں گھماتے ہوے جھک کر بوٹل اُٹھانے لگی

"کیوں تمھیں جیلسی ہوتی ہیں۔"

صبح ہنس پڑی

"یار شہزادے جاو اپنا کام کرو میں تمھاری شکل دیکھنا نہیں پسند کرتی اور جیلسی۔"

"ہاں سمجھ سکتا ہوں یہی چیز تو تمھاری پسند ہے مغرب کے روپ میں چھپا تمھارا مشرقی حسُن تمھاری حیا اور تمھاری کم عمر مجھے تمھارا دیوانہ کرتی ہے۔"

"ہاں بالکل صحیح کہا ساری باتوں کی ایک بات میری حیا مجھے اجازت نہیں دیتی اور رہی بات جیلسی کی

تو میں صرف اپنے شوہر کے لیے ہو سکتی ہوں کیونکہ اس کا حق صرف مجھ پر ہے میں یہاں غیروں کے لیے پوز یسو یا جیلس ہنو!

"ہاں تو یہ شوہر بنے کا حق مجھے دیں دوں نا۔"

"سوری میں حق کسی کو بہت پہلے دیں چکی ہوں۔"

وہ کہنا چاہتی تھی پھر یہ بھی تھا آپی کو پتا چل جائے گا مگر نہیں جب وہ شادی شدہ ہے تو وہ کیوں انکاری ہوے

"سوری میری بہن نے یہ بات چھپائی ظاہر ہے تم بھی پوچھو گے پھر وہ ہے کہاں لیکن بتاتی چلو میں میرڈ ہوں!!

ایک دم قاسم کو جھٹکا لگا

"واٹ!!!۔"

"جی اور یہ ابھی کی بات بھی نہیں ہے چھ سال پہلے کی اور میرا نکاح دین بھائی کے کزن سے ہوا تھا۔"

"تم مزاق کر رہی ہو میرے سے جان چھڑانے کا اچھا طریقہ ہے صبح اور مجھے ایسے مزاق نہیں پسند۔"

وہ تو جیسے غصے میں آگیا

www.novelsclubb.com

"مجھے مزاق پسند ہیں بہت زیادہ مگر بات اگر میری پرسنل پہ آتی تو اس میں کوئی مزاق نہیں کرتی اور آپ کو مسئلہ ہے تو میں ابھی اپنے شوہر سے ملاقات کروادیتی ہوں۔"

"سٹاپ اٹ نہ کرنے کے لیے تم اتنا گر سکتی ہو جھوٹ کی بھی کوئی حد ہوتی ہے صبح مگر اب نہیں بہت تم سے بات کرلی مگر اب میری ماں اور بہن آئے گی تمھاری بہن سے رشتہ مانگنے اور تمھاری بہن انکار ہر گز نہیں کریں گی۔"

"اب میرا جوتا اُٹھ گیا نا قاسم تو تمھاری بدنامی ہو گی میں لحاظ نہیں کروں گی میں نے بتایا نا میری شادی ہو گئی ہے ہو گئی ہے کتنی بار بتاوا اور بولا بھی ہے کہ میں ملواتی ہوں پھر بھی تمھیں لگ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب غصے سے بولی تھی پھر تیزی سے اسامہ کے کمرے کی طرف بڑھی مگر پتا چلا وہ کب کا چلا گیا

وہ اب اپنا فون نکال کر کال ملا رہی تھی اس نے فون کاٹ دیا اس کو غصہ آیا

"فون اُٹھاو!!!۔"اس نے ٹیکسٹ کیا وہ جیسے سینڈ کا بٹن دبانے لگی فوراً میسج آگیا

"میٹنگ میں بزی ہوں بعد میں بات کرتا ہوں!۔"

وہ اب پُر سکون ہو گئی ویسے بھی شادی ہو چکی دوسرا آپی اس پر زبردستی نہیں کریں گی تھوڑا غصہ ہو گی پھر مان جائے گی

.....

"آپ جواب کیوں نہیں دیں دیتی۔"

ثمرن نے حیرت سے ان کو دیکھا پھر پریشانی سے ان کے لائے چیزوں کو وہ سوچ نہیں سکتی تھی ان کے خاندان والے صبح کو اپنے بہو منانے کے لیے تیار ہے مگر وہ فیصلہ کیسے ایک دم کرتی

www.novelsclubb.com

"مجھے بہت خوشی ہوئی آپ لوگ آئے مگر ہماری حیثیت کا تو پتا ہے آپ کو۔"

"دیکھو ثمر ہم نے تم سب کو اپنا فمیلی ممبر سمجھا کبھی بھی یہ نہیں سمجھا تم ہمارے پائلیٹ کی بیوی ہو بلکہ اپنی بیٹی کی طرح مانا ہے اسی طرح صبح کو بھی اور میرے بیٹے کی پسند ہے وہ تو میں چاہوں گی میرے بیٹے کی خواہش پوری کروں آخر اکلوتا ہے۔"

شہزادی مینا نے اس کا ہاتھ تھاما ثمرن مسکرا پڑی

"یہی چیز تو مجھے آپ کی پسند ہے حنبل ہیں آپ خیر

مگر مجھے دین سے بات کرنے دیں اس کے بعد صبح سے بھی پوچھی گی۔"

"ہاں پوچھو کیوں نہیں صبح ہماری جان کی تو بہت اہمیت ہونی چاہئیے مگر ثمرن بہن نہیں ایک ماں ہونے کے ناطے سوچنا اور اسے پیار سے بتانا کہ وہ انکار نہ کر سکے حالانکہ معلوم ہے مجھے وہ ہر گز نہ نہیں کریں گی۔"

وہ سر ہلانے لگی

وہ اب نور کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اور جب وہ آئی تو ثمرن کی زبان سے ایک لفظ نہیں نکل پا رہا تھا صبح ہی دین آسٹریلیا کے لیے نکل چکے تھے وہ بھی نہیں تھے کہ بتا سکتی لیکن اسے دین کا جواب معلوم تھا

"صبح!!۔"

صبح جوان کے ساتھ لنچ کر رہی تھی چونکہ

"جی آپی میں آج بہت محسوس کر رہی تھی آپ بہت خاموش تھی۔"

"نہیں تو تمھیں ایسا کیوں لگا۔"

"بس کیا دین بھائی سے پھر تو لڑائی نہیں ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب چاول کا چمچ منہ ڈال کر ہلکہ سا گھورتے ہوے بولی

"ایسی بات نہیں ہے دین اور ہماری لڑائی میری اور تمھاری طرح نہیں ہوتی، اس کو چھوڑو یہ بتاو آئی نوا بھی تم صرف آٹھارہ سال کی ہو پر میں چاہتی ہوں۔"

"میں شادی شدہ ہوں ہاں اگر آپ نے میری رخصتی کروانی ہیں تو ضرور نور صبح کا نام اسامہ سے لگ چکا ہے اب وہ قیامت تک نہیں ہٹے گا آپی۔"

وہ سمجھ گئی تبھی تیزی سے بولی ثمرن کو جھٹکا لگا اور وہ بالکل ساکت ہو گئی وہ ابھی تک اسامہ کو نہیں بھلا پائی تھی

"نورِ صبح!!۔"

لب واہ ہوے تو بس یہی کہا گیا

"تم ابھی تک وہ شخص یاد ہے تم ابھی تک اس شخص کو نہیں بھولی۔"

"یہ اس شخص کیا ہوتا ہے آپی اور میں کبھی بھولی ہی نہیں اسے تو مجھے ایک دم کیسے یاد آنے والی بات بے معنی ہو گی کوئی بیوی اپنے شوہر کو بھی بھول سکتی ہے بھلا۔"

"نور صبح!!!!!۔" ثمرن غصے سے اُٹھی صبح جبکہ پُر سکون بیٹھے رہی

"صبح صبح!!۔"

صبح ایک دم چونک پڑی ثمرن اسے پکار رہی تھی

"جی آپی۔۔"

وہ کچھ زیادہ ہی سوچ میں نہیں جانے لگی

"میں یہ کہہ رہی ہوں شادی کے بارے میں کیا خیال ہے۔"

"تم کچھ نہیں کہو گی انھیں جو کچھ کروں گا وہ میں کروں گا ایسے دل میں نفرت اور پھیل جائے گی کہ میں نے تمھارا دماغ خراب کیا ہے ور غلایا ہے میں چاہتا ہوں وہ پورے دل اور بھرپور آمادگی سے یہ رشتہ قبول کریں۔"

"جی آپی یہ کوئی عمر ہے ویسے۔"

www.novelsclubb.com

"میری بھی اس عمر میں ہوئی تھی۔"

وہ اسے کہنے چاہتی تھی آپ سے بھی چھوٹی عمر میں ہو گئی میری مگر خاموش رہی

"آئی نو تم ابھی ینگ ہو مگر اگر اچھا رشتہ مل رہا ہو تو کیوں ہاتھ سے گنوائے سویٹ ہارٹ۔"

اس نے صبح کا ہاتھ پکڑا

"آپی فل حال میں نے کرنی نہیں ہے فل حال کیا؟ مجھے کرنی ہی نہیں ہے میں بس پڑھائی میں کنسیٹریٹ کرنا چاہتی ہوں اور اپنا کریر بنانا چاہتی ہوں۔"

اس نے گویا بات ہی ختم کر دی مگر ثمرن کو یہ وقت ٹھیک نہیں لگ رہا تھا ویسے بھی یونی سے تھکی ہاری بھی پوچھنا ٹھیک نہیں تھا وہ آہستہ آہستہ اس کے دل میں یہ بات ڈالے گی

••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

سب کے قہقہے چھوٹ پڑے صبح کلاس میں نہیں آئی تھی اور اسامہ دی چکی کا غصے سے بُرا حال ہو گیا تھا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کا جو کبھی باز آجائے اور اسے بخش

دیں اصل میں واقعہ یہ ہوا تھا کہ اسامہ دی چکی میٹنگ اور اپنے دیگر کاموں میں بھول گئے کہ ان کی بیوی ویمپ نے انھیں پاگلوں کی طرح فون کیا تھا اور انھوں نے بعد میں کال کرنے کو کہا جب وئ فارغ ہو جائے پر بیچارے چکی رات کے بارہ بجے فارغ ہوے اور سو گئے ایسی بے ہوشی والی نیند چکی کو کبھی نہیں آئی اور ان کا بیچارا فون بج بج کے پاگل ہو گیا پھر مسز چکی یعنی ویمپ کو اپنا اگنور ہوا برداشت نہ ہوا تو صبح فجر کے وقت پہنچ گئی اپنے گھر

وہاں دیکھا اسامہ دی چکی ابھی تک ہوش و خرد سے بیگانہ تھے اور نور صبح کو آگ لگ گئی یہاں وہ رات سے بے چین تھی کہ آپی کچھ کر نہ دیں یہاں چکی مزے سے دُنیا سے بے نیاز سو رہا تھا صبح میڈم نے اپنے بیگ سے سامان نکالا اور پھر اپنا کام کر کے یہ جا وہ جا اب ہوا یہ جن اسامہ دی چکی اُٹھے انگڑائی لے کر انھوں نے جب ٹائیم دیکھنے کے لیے فون اُٹھایا تو ٹائیم کی تو پروا نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں میں لگی تیز ریڈ نیل پالش

www.novelsclubb.com

نے ان کے ہوش اُڑا دیں پھر انھوں نے دیکھا نہ صرف ہاتھ بلکہ پیروں میں بھی بڑی ہی خوبصورتی سے لگائی

"یہ کیا!!!۔"اس نے اپنے ہاتھوں کو وحشت زدہ ہو کر دیکھا چہرہ تو محترم کا ایسا سفید ہوا جیسے کوئی چڑیل دیکھ لی ہو تیزی سے اُٹھ کر جلدی سے واش روم بھاگے مگر اُدھر سے بھی اس کی چیخ نکلی کیونکہ صبح میڈم اس کے بال بلیو کر چکی تھی اس کے خوبصورت کالے بال اس وقت نیلی رنگ کے تھے یااللہ یہ کون سی آفت آئی تھی دماغ نے کام کیا تو آفت کا نام فوراً دماغ میں آیا اور پھر جب اسامہ دی چکی کو غصہ آیا تو بس پھر ان کی سارے ہوش کی ٹاٹا بائی باہی ہو جاتی ہے مگر اب تو اپنے کام کا سٹریس بھی ایسا حاوی تھا کہ بس پھر نہ نیل پالش صاف کرنے کا سوچا بس سیدھا شاور لیا کہ کم سے کم یہ صاف کیا جائے مگر پچاس بار شاہو کرنے کے باوجود بھی نہیں ہو پایا پھر مزید ہائپر ہوے اور جیسے سکول میں داخل ہوے تو اسامہ دی کوچ کو

www.novelsclubb.com

ایک نئے روپ میم دیکھ کر سب کی ہنسی کو بریک لگا اور اسامہ دی چکی کے غصہ کا بریک فیل اب چکی صاحب اس جیری کو ڈھونڈ رہے تھے

جو ایک سڑھیوں میں بیٹھی ربیکا کو قصہ سُنا رہی تھی ربیکا نے جب اسامہ کو دیکھا تو اس کا منہ کھل گیا پھر ان محترمہ کی ہنسی چھوٹی جبکہ صبح دی جیری مڑی اور غصہ سے بھرپور ٹام کو دیکھ کر وہ ڈر گئی یہ سکول کیسے آ گیا

"تمھیں تو میں !۔"

وہ تیز سے اوپر بھاگی اسامہ بھی پیچھے بھاگا ربیکا کو اب جھٹکا لگا یہ کیا اسامہ سر نور کے پیچھے کیوں بھاگے

"اب میں تمھیں قسم سے صبح نیچے اُٹھا کر گراؤں گا۔"

"پہلے پکڑ تو لو!! بلیو ہیر چکی!!۔"

"صبح!!!۔"

وہ تیزی سے چھت کی طرف بڑھی اور اسامہ نے بھی اپنی سپیڈ بڑھائی مگر جیسے وہ پہنچی چھت کا دروازہ بند تھا اسامہ نے اسی وقت پکڑ لیا

"یہ کیا کیا ہے تم نے۔"

وہ غصے سے دھاڑا وہ ہنسنے لگی پاگلوں کی طرح

"ہنسنا بند کرو!!۔"

وہ چلایا اسے کوئی پروا نہیں تھا اس وقت اس کی دُشمن سامنے تھے جو بد قسمتی سے اس کی بیوی بھی تھی

"ویسے کیوٹ لگ رہے ہو ہز بنڈ!!!۔"

www.novelsclubb.com

"صبح یہ کیا بے ہودگی ہے!!۔"

"میں نے ایسا کیا کیا۔" وہ معصومیت سے آنکھیں نکالتے ہوے بولی وہ اب چوہیا کے بجائے بلی لگ رہی تھی

"تم نے میرا فون نہیں اُٹھایا۔"

"فون نہیں اُٹھانے پر تم یہ کرو گی!!۔"

وہ اب غصے سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولا

"آئی نو بلیک میں تم ڈیشنگ لگتے تھے مگر بلیو صحیح کورین ایکٹور!!۔"

"میں نا تمھیں سڑھیوں سے گرادوں گا۔" وہ اب اس کو پکڑ کے گرانے لگا

"پھر جان آپ کی ہی جائے گی۔"

بات تو اس نے سو فیصد سچ کہی تھی

"جلدی سے میرے بالوں کا کچھ کروں!۔"

www.novelsclubb.com

"غصہ میں کام کریں دماغ کا نیل پالش صاف کرنے کے لیے پرفیوم بھی استعمال کر سکتے تھے دوسرا بال شیمپو سے صاف بھی نہیں ہونا تھا اس کا سپیشل ریمور ہے۔"

"جو بھی جلدی چلوار باز کی کنویکیشن میں ایسے نہیں جا سکتا۔" وہ اپنے بالوں کو کھینچتے ہوے بے بسی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے بولا

"نہیں ہز بنڈ بہت اچھے لگ رہے ہیں ہاو کیوٹ نیل پالش۔"

اس نے اسامہ کا ہاتھ اُٹھا کر پیار سے پکڑا اور پکس لینے لگی اسامہ نے کھینچا اور چھینکنے لگا

"نہیں نہیں!!۔"

"اگر تم نے ابھی میرا کچھ نہیں کیا تو تو میں ایک تو تمھارا فون کو گرا دوں گا اور دوسرا سب کے سامنے اُٹھا کر لے جاوں گا۔"

"ہاو کیوٹ پھر پیچھے گانا لگائے گا تینو لے کے میں جاوا گا دل دیں کے میں آوا گا۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ اُٹھانے لگا

"اچھا اچھا چلے!! انسان مزاق کرتا ہے اور حد ہو گئی

وہ فون لے کر نیچے اُتری وہ بھی اُترا مگر یہ منظر کسی سے محفوظ نہیں رہا تھا اور وہ تھی الف!!

••••••••••••••••

رات کا پہر تھا وہ لوگ چھپکے سے فائونڈیشن کے اندر داخل ہوے اندر جانے کی اجازت بھی گارڈ سے ملی جو چند پیسے میں ہی بُک چکا تھا ان سب کے ہاتھوں میں بڑے بڑے سلینڈر اور مٹی کے تیل کی بوتل تھی اور پھر وہ اپنا کام جلدی سے کرنے لگے اور جب کام ہو گیا تو باہر نکل کر ماچس سے اپنا کام کر کے یہاں سے بھاگ اُٹھے اور پھر پورا ایشا فائونڈیشن کی نئ عمارت کو دس منٹ کے اندر اندر آگ نے اسے اپنے لپیٹ میں لے لیا

www.novelsclubb.com

جس میں موجود دو ٹیچرز اور ایک کھانا پکانے والی ماسی وہاں رہ رہی تھی کیونکہ دو کمرے وہاں بن چکے تھے اور آہستہ آہستہ نئ آنے والے فرد کو وہاں بھیجا جا رہا تھا مگر اس آگ نے ان کو اپنے اصل مقام پہ پہنچا دیا

•••••••••••••••••

اسامہ دین کے ساتھ بیٹھا کونویکیشن سر منی میں بیٹھا ہوا تھا جب اس کا فون بج اُٹھا اس نے دیکھا اور شور سے بچنے کے لیے وہاں سے اُٹھ کر باہر آیا

"ہاں علی بولو!!۔"

اور پھر پورے دس منٹ میں اسامہ کی ایسی حالت کے جیسے زمین اس کے پیروں تلے سے نکل گئی ہو۔

اسے لگا اس کو سانس نہیں آئے گی بات برسوں کی محنت اور کڑور کا پیسہ لگنے کی بات نہیں تھی بات تھی کہ اس کے اس ایکشن سے تین انسانی جان چلی گئی اور اسامہ اس بات کو سوچتے ہوے لڑکھڑا اُٹھا

"یہ کام ملک نے کیا ہے نا۔"

سُرخ آنکھوں اور پتھریلے لہجے میں بولا تھا

"پتا نہیں سر پر لوگ کہہ رہے ہیں کہ گیس لیک ہو گئی تھی۔"

"شٹ آپ کوئی گیس لیک نہیں ہوئی پولیس کی تفتیش کرواوں میں کل تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں اور میں بتا رہا ہوں ساتھ والی عمارت کے ایک ایک فرد وہاں سے باہر نہ جائے سٹاف بھی اگر ایسا نہ ہوا تو بس پھر اپنا انجام دیکھ لینا سمجھے!!۔"

وہ چیخا تھا اندر سے داخل ہوتے لوگ اس کو حیرت سے دیکھنے لگا فون بند کر کے اس نے اپنا چہرہ تھاما

"امی ایئم سوری!! امی میری وجہ سے۔"

اس کی آنکھوں سے پانی نکل آئے وہ جو اچھا کام کرنے جا رہا تھا آج اس کو یہ اچھا کام بہت مہنگا پڑ گیا تھا

www.novelsclubb.com

سر کو تھامتے ہوے وہ تیزی سے اندر بڑھا تا کہ دین کو خبر دیں سکے

•••••••••••••••••••

"یہ فون کیوں نہیں اُٹھا رہے پورا ایک دن ہو گیا ہے پتا نہیں کیسا آدمی ہے اُف !!۔"

دل بے قرار ہو رہا تھا ایک دن اسامہ کی آواز نہیں سُنی تھی تو وہ پاگل ہو رہی تھی یونی میں بھی اس کا دل نہیں لگ رہا تھا اس نے واٹس ایپ میں میسج سینڈ کیا مگر سنگل ٹک ہوا تھا اس سے مراد تھا اسامہ کا فون بند ہے اس نے جتنی ممکن کوشش کی کہ اس سے رابطہ کر سکے پر لاحاصل وہ اپنا دل بہلانے کے لیے اپنے گھر چلی گئی اسامہ کا گھر یعنی اس کا گھر گیٹ اوٹمیٹک سسٹم پہ کھلتا تھا اس نے اپنی کار میں ایک بٹن دبایا اور دروازہ کھل گیا گاڑی اندر داخل کی اور اُتری بیگ نکال کر چابی نکال رہی تھی کہ دروازہ کھل گیا گل شیر باہر آیا

www.novelsclubb.com

"بی بی !!۔"

"اسلام وعلیکم گل شیر !!۔"

وہ مسکرا کر بولی

"وعلیکم سلام آئے اچھا کیا اسامہ لالہ سے بات ہوئی آپ کی۔"

وہ اس کے ساتھ اندر داخل ہوئی تب وہ پوچھنے لگا

"یہی تو میں تم سے پوچھنے آئی تھی اس چکی کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ کیوں ایسا کرتا ہے؟۔"

"بزی ہو گئے وہ۔"

"دین بھائی بھی ساتھ ہیں اس کے ان کی آپی کے ساتھ رابطہ ہے سڑا ہوا کریلا نہ ہو تو۔۔۔۔"

وہ غصے سے صوفے پہ دھڑم کر کے بیٹھی گل شیر کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی

www.novelsclubb.com

"تو آپ نے دین بھائی سے کیوں نہیں پوچھا۔"

"ہاں تاکہ دین بھائی اور آپی میری دُرگت بناتے مجھے اسامہ سے دور کر دیتے۔۔"

وہ چڑ کر بولی اسے پتا نہیں کیوں اتنا غصہ آ رہا تھا ظاہر ہے اسامہ نے ایک دن نہیں کیا تھا تو اس کا کیا انجام ہوا تھا اور اب تو ایک دن سے بھی زیادہ ہو گیا ہے

"اچھا آپ ریلکس کریں میں ابھی آپ کے لیے کچھ لاتا ہوں۔"

اس نے کچھ نہ کہا اور جلدی سے ٹی وی آن کر دی دیکھا تو سامنے ڈورے مون پوز ہوے وے تھے اس نے نا سمجھی سے دیکھا اور پھر گل شیر کو آواز دی

"یہ کارٹون کون دیکھتا ہے۔"

"اسامہ لالہ پتا نہیں انھیں کیا او بسیشن نیوز چینل کو تو گویا دیکھتے نہیں کہتے پہلے ہی زندگی میں کم ٹینشنے ہیں بس پھر گھر میں بھی بس کارٹون اور مووی کہ علاوہ کچھ نہیں چلتا رہی نیوز کا کیا ہے وہ تو نیٹ اور آخبار میں آ جاتا ہے۔"

وہ مسکرا پڑی اس نے پلے کا بٹن دبایا اور دیکھنے لگی

پر پتا نہیں آج دل کیوں بہت زیادہ گھبڑا رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہے یا ہونے والا ہے خراب دل سے اس نے دوبارہ ٹی وی بند کر دیا اور اپنے کنپٹیوں کو انگلیوں سے دبانے لگی پھر ایسے اُٹھ پڑی گھر کا چکر لگانے لگی

ایک دم رُک گئی اسامہ نے اسے صرف گھر کے اوپری حصہ دکھایا تھا کہ گل شیر اوپر ہے اس کے بعد سڑھیوں کے بالکل نیچے اور ساتھ والا کمرہ نہیں دکھایا واقعی میں اسے بھی دھیان نہیں تھا ورنہ جیری تو ہر چیز کو گھس گھس کے دیکھتی ہے چلتے ہوے وہ کمرے کی طرف بڑھی کمرے کو صفائی کروانے کے لیے گل شیر نے کمرہ کھلوایا ہوا تھا وہ دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ گل شیر نے اسے آوازیں دی وہ رُک گئی

www.novelsclubb.com

"آئی گل شیر۔۔"

کہتے ساتھ ہی وہ دروازہ بند کرتی مڑی آج اس کا دل بے حد اداس تھا اس لیے کسی چیز کا من نہیں ہو رہا تھا آج دوہا کا موسم بھی بے حد اداس سا تھا شاہد دوسروں کے

نظروں میں بے معمول کو موسم تھا مگر اسامہ کے بنا یہ خوبصورت شہر کسی صحرا کے سوا خالی ویران معلوم ہو رہا تھا

••••••••••••••••

"سلینڈر کافی جگہ جگہ رکھے گئے ہیں، تیل بھی ایسے جگہ لگایا ہے جہاں گیس پایپ کے قریب ہو باقی کہی بھی استعمال نہیں کیا کوشش تھی کہ پتا نہ لگے انھوں نے اپنے پولیس بھیجی رپورٹ کے لیے اور بس گیس لیک کو کہہ کر چلے گئے۔" اس کا دوست روہان اسے جلی ہوئی جگہ چلتے ہوے ساری تفصیل بتا رہا تھا

"مجھے پتا تھا ایسی بکواس کہے گے ایسے کیسے ہو سکتا ہے اور گارڈ بھی ملوث تھا اس میں ورنہ مجال ہے کوئی اندر داخل ہو سکے۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ جبڑے بھینچے شعلہ برس نظروں سے اس جلی ہوئی عمارت کو دیکھ رہا تھا

"تم پریشان کیوں ہوتے ہو اسامہ ویسے واقعی میں تم اس ملک کا کیس چھوڑ دیتے دیکھو نا اس نے کیا کر دیا۔"

"تم جیسے پولیس والے سے مجھے یہی امید تھی۔"

اسامہ تیزی سے بولا وہ ایک دم چُپ ہو گیا

"میں تو تمھارے بھلے۔"

"مجھے اپنے بھلے کی پروا نہیں ہے مجھے اس بچی کی پروا ہے جس کے ساتھ زیادتی ہوئی تم اس کی جگہ خود کو رکھ کر سوچو گے ناتب تمھیں اس کی تکلیف کا اندازہ ہو گا آج ایک ملک کے کیس کو چھوڑ دوں گا تو ایسے تو ہزار اس سے بھی طاقت ور لوگ آئے گے ان کو بھی چھوڑنا ہو گا پھر کیا فائدہ ہوا میری اتنی محنت کا کوئی پھر میں ہر لڑکی کو امید دلائی موت تو آنے ہی آنی ہے اس سے کیا ڈرنا مگر میں بزدلوں کی طرح چھپ کر کونے میں بیٹھ کر مارنا نہیں چاہتا!! ملک میں کبھی تبدیلی نہیں آئے گی جب تک

ہم اپنے آپ کو نہیں بدلے گے اس لیے اس نے جو یہ کوشش کی ہے کہ میں اپنے ارادوں سے پیچھا ہٹ جاوں گا تو اس کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔"

اس کے لہجے میں ایسی پختگی تھی کہ ایک منٹ کے لیے تو روہان جیسے چُپ ہو گیا پھر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"تو بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے ہمیں اپنے آپ کو بدلنا چاہیے اور میرے دوست میں تمھارے ساتھ ہوں آو میرے ساتھ میرے پاس ایک پلان ہے۔"

•••••••••••••••

صلاح الدین کو واپس آتا دیکھ کر اس نے سوچا اسامہ بھی آ گیا ہو مگر وہ نہیں آیا تھا وہ دین بھائی سے بھی نہیں پوچھ سکتی تھی آخر اسامہ گیا کہاں گل شیر بھی پریشان ہو گیا اس نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا وہ بھی کوشش کر رہا تھا کہ رابطہ کر سکے

"شیر تم دین بھائی سے پوچھو نا میں پوچھوں گی تو وہ مشکوک ہو جائیں گے اور آپی کو بھی پتا چل جائے گا۔"

وہ اس وقت گھر آئی تھی اور گل شیر کال پہ کال ملا رہا تھا مگر نمبر بند تھا

"ان کا نمبر بند جا رہا ہے۔"

"میں اس چکی کا خون کر دوں گی اگر وہ مجھے دوبارہ چھوڑ کر چلا گیا۔"

وہ غصے سے بولی تھی

"وہ نہیں جائے گے بی بی انھوں نے تو کبھی آپ کو چھوڑا ہی نہیں تھا آپ ایسے نہ کہا کریں۔"

www.novelsclubb.com

گل شیر ہلکی سی مسکراہٹ پہ بولا

"میں بھول گئی تم تو اس کے چمچے ہو، وہ گیا تھا اور اب بھی چلا گیا وہ ایسا ہی کرتا ہے میری زندگی میں آتا اور جب میں اس کی عادی ہو جاتی ہوں تو وہ ہوا کے جھونکے سے

فوراً غائب تم نہیں سمجھ سکتے مجھے کسی نے تکلیف نہیں دی جتنی اس نے چھ سال چھ سال اس کے بغیر رہی اور ہمارا ساتھ کتنا تھا دو ہفتے کا جبکہ میں اپنی ماما بابا کے ساتھ بارہ سال گزار چکی تھی ان سے دور ہونے کی اتنی تکلیف نہیں تھی ایسا پتا کیوں ماں باپ کے لیے تو میں پرائی تھی صبر آ گیا مگر جس سے دل کے تار جڑ چکے ہو ان سے دوری

سب کچھ روک دیتی ہے خون گردشوں میں دوڑتا، سانیس جسم میں پھیلتی جیسے تھم جاتی ہے پھر جب یہ ہوتا ہے تو پتا ہے کیا ہوتا ہے آپ ختم ہونے لگتے ہو کیونکہ روح بھی آپ کے جسم میں رہنا گوارا نہیں کرتی جہاں دل کی ڈوری ہی کٹ گئی ہو۔"

وہ اتنے بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی کہ گل شیر گھبڑا گیا وہ ایسی ہی تھی چھوٹی سی عمر میں بڑی بڑی باتیں کرنے والی سے آج شیر کو ڈر لگ رہا تھا

"آپ چھوٹی ہیں بی بی ایسی بڑی بڑی باتیں مت کیا کریں کاور لگتی ہیں۔"

وہ اس کا اداس دل کو ہلکہ کرتے ہوے بولا وہ اسے گھورے بغیر نہ رہ سکی

www.novelsclubb.com

"اب میں تمھارے دوست سے بات نہیں کروں گی میں اسے ہمیشہ معاف کر دیتی ہوں مگر اب نہیں۔"

"نہیں اب میں اسامہ لالہ کی وکالت کروں گا آپ یہ غلط کر رہی وہ اپنے کام میں مصروف ہو گے۔"

"ایسا کیا کام ہے شیر وکہ وہ اتنی سی اطلاع نہیں دیں سکتے رہنے دوں اب آجائیں تڑپے گا میری آواز کے لیے۔"

وہ ناراضگی سے کہتی چل پڑی اور گل شیر چل کر پیچھے آیا

"بی بی ناراض نہ ہوے وہ واقعی کام میں پھنس گئے ہو گے میں دین لالہ سے بات کرتا ہوں پھر آپ کو بتاتا ہوں۔"

وہ گھور کر سر جھٹک کر چلی گئی

•••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"ارے واہ مگر ڈریس اور جولیری تھوڑی مشکل ہے مگر تم فکر نہ کرو میں آڈر کروادوں گی انڈیا سے بس تم اچھی سی پریکٹس شروع کروں باقی رہی میک آپ کی تو صبح تو ماسٹر ہے میک آپ میں۔"

ثمرن نے جب نور صبح کی بات سُنی تو مسکرا کر بولی

ان کے ہاں ایک ڈرامہ فیسٹول بھی شروع کروادیا گیا ان میں سے کیس کی مرضی تھی کہ وہ کیس ڈرامہ کا نام لکھوا کر اسے ریپرسنٹ کریں صبح کو انگلش پلے میں مائینڈ یور لینگویج کروانا چاہتی تھی مگر پھر اپنی زبان کو اولیت دینا اس نے ضروری سمجھا

"ویسے آپی دین بھائی کو تو بُرا نہیں لگے گا۔"

ثمرن پیپرز چیک کر رہی تھی اس کے اتنے سنیجدگی سے کہنے پر رُک گئی

www.novelsclubb.com

"تم کب سے یہ باتیں سوچنے لگی کچھ زیادہ سنجیدہ طبیعت نہیں ہوتی جارہی ہے میڈم کی دین کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا تم جانتی ہو وہ بہت مختلف ہیں۔"

"سنیجدہ اور صبح آپی بہت بڑا جوک ہوگا ثمرن آپی۔"

جسیمن ٹی وی دیکھ رہی تھی تب بولی

"تمھیں بولنا ضروری تھا میں نے ایسے ہی پوچھا مجھے معلوم ہے۔"

"بس پھر کیا مسئلہ اتنی ٹینز کیوں لگ رہی ہو۔"

ثمرن نے اس کے چہرے پہ پھیلے اضطراب کو بہت محسوس کیا

"نہیں تو بس تھوڑی نروس!۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"نروس اور صبح آپی۔۔۔۔"

"جسمین تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے میں کوئی رپورٹ ہوں ہو جاتا ہے پریشان!!۔"

وہ چڑ کر بولی ثمرن ہنس پڑی

"ہاں تو اور کیا صبح بھی آخر انسان ہے فکر نہ کرو میری جان سب بالکل اچھا اور پرفیکٹ ہو گا اچھا آج صبح کی باری ہے چلو میڈم بہت کر لیے نخرے جا کر شاہی ٹکڑے بنائیں کل جسمین کیک بنا چکی تھی۔"

"روز روز میٹھا کیا کھانے میں ضروری ہے۔"

وہ گھورتے ہوے اپنے چکی کو پکڑے ہوے بولی

"جی دین کو عادت ہے۔۔"

"اور یہ عادت پتا ہے آپ نے ڈالی ہے ورنہ دین بھائی کافی بھی بغیر دودھ کے پیتے تھے۔"

www.novelsclubb.com

"بس کام نہ کرنا جواب دینا کون سا مشکل کام ہے میں یہ پیپرز کل جمع کروانے ہیں جاوں بھی دیکھو سارا دن لگی رہتی ہوں ایک میٹھا ہی بنوانے کا کہتی ہوں اتنا بھی کر سکتی۔"

"اُف ٹھیک ہے کرتی ہوں تم بھی اُٹھو ایسے تو بیٹھنے نہیں دوں گی۔"

"آپی

•••••••••••••••••

کار ایشا ہاسپٹل اس نے روکی اور پھر گاڑی سے اُتر کر اس نے بچی کو نکالا

"آجاو بیٹا۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہر سا نظروں سے اِرد گرد دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پہ خوف تھا بے پناہ اسامہ نے نرمی سے اسے دیکھا اور ہولے سے مسکرا کر بولا

"آپ کو میرے سے ڈر لگ رہا ہے۔"

وہ اب اسامہ کو دیکھنے لگی مگر بولی کچھ نہیں

اس نے فون سے کال ملائی اور دس منٹ بعد سفید کوٹ میں ملبوس زارا بھاگتے ہوے آئی

"اسلام و علکیم لالہ!!۔"

"وعلیکم سلام زری،اس کو اپنے ساتھ لاو میرے کو دیکھ کر گھبڑارہی زیادتی والا معاملہ ہے۔"

آہستہ سے کہا گیا اچانک زارا نے اسے دیکھا

"اس کو پہلے کمفرٹیبل کرو پھر آرام سے ہر چیز پوچھنا اور لکھ دینا ایک ایک ڈسکریپشن پھر اس کا ٹیسٹ لینا

www.novelsclubb.com

جلدی سے سکول سے لایا ہوں میں اس کو جلد از جلد واپس پہنچانا ہے تاکہ اس کی فیملی کو شک نہ پڑے۔"

"ٹھیک ہے لالہ!۔"

"ندا یہ زارا آپی ہیں یہ آپ کو یہ مزے کی چیزیں کھلائی گی آپ جاوان کے ساتھ پھر آئی پرامس میں وہاں لے جاوگا۔"

وہ نم آنکھوں سے کبھی اِدھر کبھی اُدھر پھر بولی

"مجھے واپس نہیں جانا! مجھے واپس نہیں جانا۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوے بولی۔

"اچھا ہم آپ کو نہیں لے کر جائے گے میں آپ کا بڑا بھائی ہو نا وہ کیا مارتا ہے آپ کو؟۔"اسامہ گھٹنے کے بل جھک کر بولا وہ بس روے جا رہی تھی اسے صبح یاد آگئی اس نے سر پہ ہاتھ رکھا اور اس کو اشارہ کیا

www.novelsclubb.com

"آپ رو نہیں آپ کا بھائی ہے نا چلو نہیں بھیجوں گا آپ کو زارا لے جاو اسے۔"

"اوپر نسس۔۔"

اس نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے کر چل پڑی

جبکہ وہ گہرا سانس لے کر فون نکال کر اپنی ویمپ کو کال ملانے لگا

•••••••••••••••••

"یہ لو یہ تمھارا رول ہے سلیم کا، بادشاہ میں گل شیر کو بلالوں گی وہ ساتھ دیں رہا ہے میرا اور دلرام کہاں سے ڈھونڈو ایک تو ربیکا تمھیں اردو کیوں نہیں آتی،۔"

صبح نے پیج میں ان کے ڈائیلوگ پکڑائے تب وہ ببل گم کھاتی ربیکا کو بولی

"بھئی جب نہیں آتی تو کیا کروں مجھے بس تمھارا رقص دیکھنا ہے۔"

"ویسے ایک بات ہے سٹیج ٹوٹ جائے گا جب صبح ناچے گی۔"

www.novelsclubb.com

ہیری ہنستے ہوے بولا صبح نے رول کر زور سے اس کے سر پہ مارا

"تمھیں یہ رول دینا نہیں چاہیے تم ناہجرا بنو گے بس یہ تہہ ہو گیا۔"

"توبہ کرو صبح مزاق کیا تھا تم سریس ہو گئی۔"

"مگر میں سریس ہوں میرا مزاق اور اُڑاو!!"

****

"کیا ہو رہا ہے۔"

وہ ایک دم رُک گئی اس نے سر اُٹھایا تو دُشمن جاں کھڑا ہوا تھا تو بلا آخر پورے ہفتے کے بعد آ گیا اس کے تاثرات عجیب سے ہو گئے

"سر آپ کہاں تھے اتنے دنوں سے۔"

ساروں نے بولا تھا جبکہ صبح اسے دیکھ ہی نہیں رہی جب اس کی نظریں صبح پہ ہی مرکوز تھی

www.novelsclubb.com

"تم لوگ تو خوش ہوئے ہو گے دوسرا کوچ سُنا ہے بہت لینیٹ ہے تم لوگوں پر۔"

"یس سر میرا مطلب نہیں سر آپ جیسا بیسٹ کوچ ہمیں زندگی میں کبھی نہیں ملا ۔"

وہ مسکرایا پھر بولا تو سب کی گھورتی ہوئی نظر حارث پر تھی

"تو پھر ٹھیک ہے فوراً ڈریس چینج کر کے گراونڈ میں آئے۔"

صبح جلدی سے اپنے پیپر اُٹھا کر تیزی سے مڑی اور چلنے لگی کہ کسی نے پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور کھینچ کر ایک کلاس روم میں لے گیا اور دروازہ لاک کیا

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔"وہ بگڑ کر بولی

"کل سے کال کر رہا ہوں کیوں نہیں اُٹھا رہی اور گل شیر سے کیا سُنے کو ملا صبر نہیں کر سکتی۔

"ایک ہفتہ کیا میں نے اور کتنا کرتی میں، اور یہ بہت بدتمیزی تھی اسامہ کلاس کا کوئی بندہ دیکھ لیتا تو کیا سوچتا۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولی کیا غصہ تھا

www.novelsclubb.com

"اوہو پھر تو بہت غلط ہو جانا تھا اتنی شرمندگی ہونی تھی یہ تو میں بھول گیا کہ میں ٹیچر اور تم سٹڈوڈنٹ ہو پر سارے باتوں کی ایک بات تم میری بیوی ہو اس لیے اس بات پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔"

وہ دھاڑی پہ ہاتھ پھیرتے ہوے بولا

"ہو گیا تمھارا!! اب مجھے جانے دو۔"

وہ کہتے ہوے جانے لگی جب اسامہ نے بازو ایک طرف کر اسے جانے سے روک دیا

"ابھی کہ ابھی ناراضگی ختم کرو ورنہ میں تمھیں یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔"

"ناراضگی! تم ناراضگی کے بات کرتے ہو خان!!۔"

"مجھے خان مت بلایا کروں!۔"

وہ مسکرا کر بولا تھا

"تم ہی کہا کرتے تھے مجھے اسامہ مت بولا کروں۔" وہ گھور کر بولی

"وہ بھی ایک بہت بڑی ریزن تھی خیر راضی ہو جاو۔"

"تم مجھے راضی یہاں بیٹھ کر کرتے رہنا وہاں آپی میرا رشتہ عنقریب تہہ کرنے لگی ہیں شہزادی کے بیٹے سے۔"

اس نے جیسی کہا اسامہ بالکل سٹل ہو گیا اس کی آنکھیں کالی ہو گئی پھر چہرہ سُرخ انگارہ ہو گیا

"کیا مطلب ہے تمھاری بہن بھول گئی ہیں کہ ہمارا نکاح ہوا ہے کوئی منگنی نہیں تھی جسے جب مرضی توڑ کر کسی اور سے شادی کروا دیں۔"

وہ دھاڑا نہیں تھا مگر اس کی آواز خطرناک تک سرد، دھیمی اور تیز تھی کہ نورِ صبح کو اپنے ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی

"آپی اس نکاح کو نہیں مانتی اسامہ!۔"

وہ اس کو دیکھ کر رہی تھی جو اپنے آپ کو بھرپور کنڑول کر رہا تھا ورنہ وہ جانتی تھی اس کے دل میں کتنے جھگڑے چل رہے اور وہ خود کو پھٹنے سے روک رہا تھا اور جب اس نے یہ کہا تھا تو وہ سامنے دیوار کو زور سے مکا مارا کہ وہ ساکت ہو گئی دروں دیوار اس کے مارنے سے خالی کلاس روم میں گونجنے لگی

"اسامہ!!۔"

اسامہ تیزی سے باہر نکل گیا وہ جلدی سے اس کے پیچھے آئی

"اسامہ!! اسامہ میری بات سُنو اُف یہ جذباتی ترین شخص کہی اس وقت آپی کے پاس نہ پہنچ جائے۔"

جبکہ وہ خود کو کنڑول کرنے کی خاطر یہاں سے بھاگ رہا تھا وہ ہمیشہ اپنے لفظوں سے نکلے الفاظ سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ یہ کسی زہر سے کم نہیں ہے اور وہ اپنے زہر میں ڈوبے لفظوں کو ہر ممکن روکنے کی کوشش کرتا تھا تاکہ کسی کو نقصان نہ ہو

وہ کیمپس سے باہر نکل کر تیزی سے پیدل چلنے لگا وہ یہ بھول گیا کہ سامنے اس کی کار ہے اتنی ٹینشن سے وہ لوٹ کر آیا تھا اور مزید بوجھ اس کے سر پہ آ گیا اس دن بچی کا ٹیسٹ کروا کر اس نے اپنے دوست روہان کے گھر اسے بھیج دیا وہ اس کے علاوہ کہی محفوظ نہیں تھی وہ اب روہان کے گھر سے نکلا تو اسے انون نمبر پہ کال موصول ہوئی اس نے اُٹھا لیا

"تم نے میری بہو کو کیڈنیپ کیا ہے!!۔"

یہ تیز غصے سے بھرپور مردانہ آواز یقینن ملک کی تھی، اسامہ کے ماتھے پہ بل آئے مگر بے بد ہوشیاری سے بولا

"ارے ملک صاحب مجھ پر کتنا الزام لگائے گے آپ میرے عمارت کو آگ لگا کر بھی آپ کو چین نہیں آیا۔"

وہ تیزی سے مڑ کر روہان کی گھر میں گھسا جس نے کہا تھا تمھاری کال ریکارڈ کی جائے گی اگر ملک کا فون آئے دروازے پہ بیل بجاتے وہ اس سے بات کر رہا تھا

"اسامہ علی خان لگتا ہے تمھیں اب بھی آرام نہیں ہے چاہتیے ہو کہ اپنے اپنوں کو بھی کھو دوں۔"

وہ دھمکی زدہ لہجے میں بولا

"میں اصول کا پکا ہوں ملک اپنے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور میرا فرض ہے کہ میں اپنے اس ملک کی ماں، بیٹی، بہنوں کو تحفظ فراہم کروں نہ صرف تحفظ بلکہ ان کی قمیتی شہہ جو کہ عزت ہے اس کی بھی حفاظت کروں اور ان کے حق کے لیے لڑوں اگر اس چیز میں میری یا میرے گھر والوں کی جان جاتی ہے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا حیرانی کی بات ہے نا لیکن میرے نہیں خیال تم جیسے سنگدل شخص کے لیے یہ حیران کن بات ہو گی موت تو برحق ہے اس نے اپنے وقت پر آنی ہے میرے یا تمھارے پر نہیں ہے اس لیے مجھے اپنے اپنوں کی موت کی دھمکی نہ دوں میں بزدل کی طرح تمھارے پیر نہیں پڑنے والا یہ تمھاری سب سے بڑی غلط فہمی ہے!!۔"

www.novelsclubb.com

ملک تو اس کے لہجے اس کی الفاظ کی مضبوطی سے دنگ رہ گئے

"میری بہو مجھے واپس کر دوں خان ورنہ تمھیں اپنے کیے پہ پچھتاوا ہو گا۔"

"میری چھوڑوں اپنے کیے کی پروا کرو بھلا ہو گا تمھارا۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔ روہان نے اسے دیکھا تو اب اس کا چہرہ تھکا تھکا لگ رہا تھا وہ بڑھ کر اسے کے بگل گیر ہوا اور اس کی پُشت کو تھپکا

"فکر نہ کر ان شااللہ کامیابی ہمیں ہی ہو گی۔"

اور بھی کافی ثبوت اکھٹے کرنے کے بعد اسامہ نے وکیل ہائر کیا اور سارے ثبوت اس کے حوالے کر دیا اس پر کیڈ نیپنگ کا الزام لگایا گیا تھا مگر بچی ندا کا بیان نے جیسے انھیں بچا لیا تھا پھر بھی اس کے گھر والے پُر زور تھے کہ اسے ورغلایا ورنہ وہ کبھی ایسا نہ کہتی

اب دو ہفتے بعد کورٹ میں پیشی تھی تب تک وہ روہان کے گھر رہ گئی کچھ بھی ہونے پر سیدھا الزام ملک خاندان پہ لگے گا کیونکہ پہلے ہی سارے ثبوت ملک کے خلاف جا رہے ہیں وہ اب اپنا معاملہ جلد از جلد ٹھیک کر کے پاکستان واپس لوٹنا چاہتا تھا مگر یہاں تو جیسے مزید گھتیاں بن چکی تھی جسے اس نے سلجھنا تھا وہ آخر کب تک سلجھاتا رہے گا

"چکی رُک جاو!!!۔"

وہ بھاگتے ہوے اونچی آواز میں بولی اور اس کی طرف تقریباً پہنچ گئی تھی اور اس کا بازو پکڑا

"تم پاگل ہو گئے ہو اسامہ!! گاڑی وہاں چھوڑ کر پیدل جا رہے ہو کریزی میڈ مین غصے میں نا تمھاری عقل واقعی گھٹنے پہ چلی جاتی۔"

"ہاں پاگل ہو گیا ہوں اس وقت مجھے اکیلہ چھوڑ دوں۔"

"اگر تم نے یہ کہا نا سچ میں تم سے سارے رشتے توڑ کر چلی جاوں گی۔"

اسامہ کا بی پی شوٹ کر گیا اور تیش کی عالم میں اس کا بازو زور سے پکڑا اور اپنے سامنے کیا

"توڑ کے تو دکھاو تم چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہو گی۔"

وہ سُرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوے بولا

"اسامہ!! ریلکس۔۔۔۔"

وہ واقعی بہت قابل رحم لگ رہا تھا اس لیے نور کا دل پگھل گیا وہ اس سے اور ناراض نہیں ہو سکتی تھی

www.novelsclubb.com

"آج رات تم اپنی بہن سے بات کرو گی اور میری آمد کا بتاو گی انھیں کہے کہ وہ تیار رہے اور میں منہ سے کوئی انکار نہیں سُنوں گا۔"

اسے غصے میں سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بول رہا ہے حتا کہ خود ہی صبح کو روکا تھا اس نے

"اسامہ آرام سے پلے ہو جانے دوں پھر بیشک!!۔"

"تم تو چاہتی نہیں ہو ناوہ پرنس کی اولاد تمھیں زیادہ اٹریکیٹ کرنے لگی ہے اس کی دولت اس کی ٹھاٹ سے تمھارا دل ڈگمگا گیا ہے جان چھڑالو پوری دُنیا اسامہ سے جان چھڑوانا چاہتی ہے تم بھی چھڑوالو۔"

وہ ساکت ہو گئی

"اسامہ!!۔"

"بس نور منہ سے کہہ دو مجھے مت لٹکاؤں ایسے میرے جانے کے بعد پرنس کے سحر میں۔۔۔۔"

وہ آگئے سے کچھ کہتا نور صبح نے رکھ کر اسے تھپڑ جھاڑ دیا

www.novelsclubb.com

"تم پاگل ہو گئے اسامہ پاگل خبرادر اگر تم نے میری روح میرے دل کو کھوٹ کہا چہرہ سلامت نہیں رہنے دوں گی میں نے پہلے بھی کہا تھا آج بھی کہوں گی اور روز حشر تک بولتی رہوں گی اگر نور صبح ہے تو وہ صرف اور صرف اسامہ کی ہیو یو گاٹ داٹ خان جا کر آرام کریں کیونکہ آپ کا دماغ اس وقت توازن نہیں لگ رہا اور میں آپ سے اس بات پر معافی نہیں مانگوں گی کیونکہ آپ نے بہت گری ہوئی بات کی ہے۔"

نم آنکھوں اور سخت لہجے میں کہتے ہوے وہ مڑ گئی جبکہ وہ لب بھینچتا رہ گیا اسے اس وقت اپنے کہے ہوے پہ پشیمانی تھی نہ صبح کی حرکت پہ غصہ وہ بس بے حسی سے اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا اور پھر اپنے دکھتے ہوے گال پہ ہاتھ پھیرتا وہ اپنی کار کی طرف بڑھا

www.novelsclubb.com

••••••••••

"پیار کیا تو ڈرنا کیا جب پیار کیا تو ڈرنا کیا

پیار کیا کوئی چوری نہیں۔۔۔۔"

ارے پاگل یہ کیا لگا دیا یہ فلموں والا فضول کام نہیں کرنا اس میں غزل تھی۔

صبح نے پلیر بند کیا

"یار اتنا زبردستی ناچ رہی تھی دیکھنے دوں۔"

"اتنا بے ہودہ نہیں ناچنا رقص کرنا ہے اور دھیما دھیما رقص!۔"

صبح نے ہیری کو گھورتے ہوے کہا

"بھئی پھر مجھے نہیں بنا سلیم کیسا شہزادہ ہوں ایک کنیز سے ڈانٹ سُنی پڑ رہی ہے۔"

"ویسے جو سٹوری صبح نے مجھے بتائی ہے نا ہیری اس میں شہزادہ بزدل اور کمزور ہے اور یہ واقعی تمھیں بہت میچ کر رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ربیکا کے کہنے پر سب ہنسے ایک دم سر اسامہ کو کوچ کے روپ میں دیکھ کر سب کی ہنسی کو بریک لگا

"اگر سب فارغ ہو گئے ہو تو برائے مہربانی سب گراونڈ میں آجائیں۔"

سب کا منہ اُتر گیا اور وہ اُٹھنے لگی ویسے بھی میچ میں بہت کم وقت رہ گیا تھا اس لیے بنا بعث کے اُٹھ گئے

جبکہ صبح وہی بیٹھی رہی ہیری نے دیکھا تو بولا

"اُٹھو!!!۔"

اس نے اسامہ کو دیکھا پھر ہیری کو اس نے ہاتھ آگے کیا

"اُٹھاوں یار کھینچو۔۔۔"

ہیری نے جھلا کر تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا

www.novelsclubb.com

اسامہ نے لب سختی سے بھینچ لیے اور اُدھر ہی کھڑا رہا یہاں سے ہلا نہیں جب تک صبح اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور ہیری جانے لگا کہ اسامہ نے اس کو کندھے سے پکڑ کر روکا

"سُنا ہے تم سلیم کو رول پلے کر رہے ہو۔"

وہ بڑی عام سے لہجے میں بولا

"جی سر۔۔"

"ویسے کہا تو سب نے بالکل درست ہے حال تو تمھارا سلیم جیسا ہی ہے بٹ ڈیر اس وقت ناکام عاشق میں ہوں

تو مجھے یہ رول تم دیں دو۔"

وہ اب شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا

"سر پہلے ہی اتنے رول ادا کر رہے ہیں آپ صبح کی خاطر یہ بھی کریں گے کہی آپ سیکرٹ ایجنٹ تو نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ ہنس پڑا

"ویسے یہ تمھاری صبح دوست نے اتنا بونگا پلے کیوں رکھا۔"

"صبح تو پاگل ہے کوئی نہ کوئی پھٹا کام کرنا ہے انار کلی بن کر سلیم کو انگلی کے اشارے پہ نچوانا چاہتی ہے اس کو کیا سب کو۔"

"تو میرے دوست اب اس بار مختلف ہو گا اب انار کلی نہیں سلیم اسے نچائے گا اور ایسا کہ اس کی زبان سے سلیم نہیں اسامہ نکلے گا جا واب کھیلوں اور صبح بی بی کو شک نہ پڑنے دینا کہ میں تمھیں جانتا ہوں۔"

وہ ہنسنے لگا پھر اس کی گھوری پہ رُک گیا

"اوکے لالہ!!۔"

"گُڈ۔۔"

"ویسے لالہ یورپ کا ٹرپ تو پکا ہے نا یا ایسی ہی بیوقوف بنایا۔"

"تمھیں تو میں۔۔"

وہ بھاگا اور وہ اب ہاتھ کلیپ کرتا اور گہرا سانس لیتا مڑ گیا

••••••••••••

وہ سفائر کو ایک ہاتھ سے تھامے جبکہ دوسرے ہاتھ سے ٹرالی گھسیٹتی چل رہی تھی کہ بے دھیانی میں وہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ نہ سکی اور اسے جا کر لگ گئی جھٹکا لگنے پر اس نے تیزی سے سفائر کو تھاما اور معزرت انداز میں کچھ کہنے لگی کہ رُک گئی اس شخص نے پہلے اسے پھر اس کی گود میں نیلی رنگ کی فراک میں ملبوس سفائر کو دیکھا تو مسکرائے بغیر نہ رہ سکا

"اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ۔"

وہ نرمی سے بولا تھا ثمرن کے تاثرات عجیب ہو گئے وہ کچھ بھی کہے بغیر جانے لگی

"بھابی!!۔" وہ اونچی آواز میں بولا

"تم یہاں کیا کر رہے ہو!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ دھیمی آواز میں غرا کر بولی اسامہ نے کچھ بھی کہے بغیر اس کے ہاتھ سے سفائر لیا اس کا منہ کھل گیا وہ کچھ کہنے لگی کہ اسامہ نے اسے پیار کیا

"سو کیوٹ!!!۔"

"میری بیٹی مجھے واپس کرو۔"

کافی سارے لوگ ان کے درمیان تھے اس لیے ثمرن کوئی تماشہ نہیں چاہتی ورنہ جو اس وقت اس کے چہرے پہ وحشت تھی اسامہ کو لگا تھا وہ ابھی اسی وقت اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گی

"سفائر آپ کی امی مجھے ڈانٹ رہی ہیں آپ کے چاچو کو غصہ کریں انھیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ شرارت سے بولا

"بھابی! میں میٹنگ کے سلسلے میں۔۔"

"جھوٹ مت بولو پورے ملک میں تمھیں قطر ہی ملا تھا میٹنگ کرنے کے لیے اگر یہ لندن امریکا ہوتا تو میں مان جاتی ایک چھوٹے سے ملک میں میٹنگ میں مان نہیں سکتی۔"

وہ سخت لہجے میں بولی

"اور تم صبح سے ضرور ملے ہو گئے تب ہی میں کہوں وہ اتنا عجیب کیوں بیہو کر رہی ہے۔"

"بھابی صبح۔۔۔"

اس نے سفائر اس کے ہاتھوں سے کھینچنا چاہی مگر اسامہ پیچھے ہو گیا

"اسامہ میری بیٹی واپس کرو!!۔"

www.novelsclubb.com

"یہ میری بھی کچھ لگتی ہے بھابی کم سے کم آپ مجھے اس سے ملنے سے نہیں روک سکتی مجھے بتائیں آخر میں نے کیا ہے مجھے ایک بار اپنے جرم بتاتے میرا قصور ہو یا نہ ہو میں آپ سے معافی مانگ لوں گا۔"

"ایک تو جرم کیا اوپر سے کہتے ہو میرا قصور نہیں ہے۔"

وہ اب کی بار چلائی تھی سب لوگ متوجہ ہوے تھے جبکہ اسامہ بالکل پُر سکون انداز میں انھیں دیکھ رہا تھا جبکہ سفائر نے رونا شروع کر دیا اسامہ نے اسے ہلایا مگر وہ اور روئے جا رہی تھی

"میری نابالغ بہن سے شادی کی پہلا جرم، میرے ماں باپ کو مجبور کر دیا کہ وہ یہ شہر چھوڑ دے دھمکی کے بنا ایسا ممکن نہیں ہو سکتا وہ راضی ہوے ہو دوسرا جرم تیسرا میری بہن کو تنہا حویلی کے بجائے ایک ویران فارم ہاوس لے گئے تیسرا جرم، اس کو ہمارے ورغلایا اس کا فائدہ اُٹھایا پھر ہمارے خلاف کیا پھر اس کے بازو پہ زخم اور کتنے جرم بتاو میری بہن نیند کی گولیاں کھاتے ہوے سوتی ہے رات کو کمبل میں

چھپ چھپ کر روتی ہے میری بہن کے ساتھ اتنا کچھ کر کے تم کہتے ہو تم نے کیا کیا رات تک پاگلوں کی طرح بھاگ کر وہ ہر چیز سے دور بھاگنے کی کوشش کرتی رات تک ٹی وی کھانے کی شوقین کے حلق سے اب نوالہ بھی مشکلوں سے اُترتا کام کر کے اس نے اپنے جسم کو ہلکان کر دیا ہے اور تم کہتے ہو تم نے کیا کیا ہے۔۔۔۔"

لوگ حیرت سے کھڑے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو بالکل تھکی ہوی برستی ہوئ آنکھوں سمیت قابل رحم لگ رہی تھی اسامہ کا دل پسیج گیا وہ یہ کیسے بھول سکتا تھا وہ ایک ایک منظر اس کے سامنے لہرا رہے تھے وہ چھت پہ سگیرٹ پینے آیا تھا پہنچ کر جیب سے لائٹر جونہی نکالا اس نے چونک کر دیکھا تو اسے جھٹکا لگا تیزی سے بھاگ کر وہ اس طرف آیا

www.novelsclubb.com

"امی!!!۔"

زبان سے یہ لفظ نکلا تھا

تواس نے دیکھا بے ہوش وجود ایشا کی نہیں ثمرن کا تھا وہ تو جیسے پریشان ہو گیا پہلے تو اسے لگا تھا اس کی ماں ہے پر یہ لڑکی اس کی ماں جیسی لگ رہی تھی اس نے اس کا چہرہ تھپ تھپایا پھر جلدی سے اس نے گھبراتے ہوے کلائی سے چیک کیا تو چل رہی تھی وہ تھوڑا پُر سکون ہو گیا کہ شُکر ہے وہ زندہ ہے پھر اس نے دیکھا اس کی گردن پہ خون جما ہوا تھا وہ اور گھبڑا گیا اپنے کانپتے ہوے ہاتھوں سے دیکھا تو گردن کے سائڈ پہ ہی تیر تیر یہ کس نے کیا اس نے جلدی سے اسے نکالا اور تب بھی وہ بے ہوش وجود لیے پڑی رہی اسامہ اسے ہوش میں لانا چاہتا تھا اس نے اُٹھ کر تیزی سے سامنے پڑے ٹیپ سے پانی اپنے ہاتھوں میں قید کیا اور تیزی سے اس کے منہ پہ مارے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا اس نے کچھ سوچ کر سگیرٹ جلایا

www.novelsclubb.com

اور اس کو دھوا پھر ناک میں گھسایا وہ بھرپور کوشش کر رہا تھا وہ اُٹھ جائے اس کی ماں کی طرح ہمیشہ آنکھیں نہ بند کر دیں اچانک ثمرن نے کھنسنا شروع کر دیا اس

کے نقوش کھنچے گئے تھے وہ کھانستے ہوے اُٹھنے لگی کہ اسامہ ڈر کے مارے تیزی سے اُٹھا اور نیچے کی طرف بڑھا کہ وہ بڑی امی کو خبر دیں سکے

کہ اس کو جا کر دیکھیں

ثمرن نے ہاتھ جوڑے

"میرے بہن کو اکیلا چھوڑ دوں اگر تم اپنے جرم کا کفارہ ادا کرنا چاہتے ہو تو میری بہن کو طلاق دیں دوں۔"

کیا تڑپ تھی وہ سمجھ رہا تھا وہ اس کی کیفیت اچھی طرح سمجھ سکتا تھا جو کچھ ان کے ساتھ ہوا تھا وہ اس کی نظروں سے چھپا تو نہیں تھا مگر اس نے ان کی اندر کی تڑپ کو دل سے محسوس کیا تھا اور وہ ثمرن کی برداشت کی داد دیتا تھا جس نے اپنی بہن کی خاطر سب کو سہا اتنی اچھی تو کوئی بہن نہیں ہوتی اتنی ہمدرد اس نے گہرا سانس لیا اور سفائر کو گال پہ پیار کرتا اس نے ثمرن کو دیا

"ایئم سوری میں واقعی بہت گناہگار ہوں مگر میں نے صبح کو اپنی عزت سمجھا ہے اور کوئی انسان کیسے اپنے غزت کو اپنے ہاتھوں خراب کریں گا میں آپ کی بات کا احترام کرتا میں نے کیا اسے خود سے دور کر کے آپ کے حوالے کیا کیونکہ میں جانتا تھا آپ سے زیادہ خیال اور محبت اسے کوئی نہیں دیں سکتا اور اس کے رشتے سے بھی دور نہیں کر سکتا تھا مگر آپ پلیز مجھے ایک موقع دیں ایک موقع اگر آپ کو مجھ میں کوئی کھوٹ لگا یا مجھے صبح کے لیے قابل نہیں سمجھا تو میرا آپ سے وعدہ ہے کہ میں آپ کے کہے بغیر صبح کو طلاق دیں دوں گا اور ہمیشہ کے لیے یہاں سے چلا جاوں گا ار باز کی شادی تک کا وقت دیں دے

آپ میرے لیے میری ماں کی جگہ ہیں اور اصول کا پکا اسامہ آپ کو مایوس نہیں کریں گا۔"

www.novelsclubb.com

بے انتہا سنجیدگی سے وہ ثمرن کو ساکت چھوڑ کر چلا گیا

****

وہ چلتے اس کے کمرے میں آئی دیکھا تو وہ اب پریکٹس کر کے پانی کی بوتل پینے میں مصروف تھی ساتھ میں صفحے پہ غور کر رہی تھی

"پریکٹس کیسی جا رہی ہے؟۔"

صبح نے سر اُٹھایا تو مسکرائی

"توبہ آپی پہلے تو لگا تھا بے حد آسان ہے پر اب تو لگتا ہے جیسے سب کچھ بھول گیا ہے بہت کم دن رہ گئے ہیں اور کام بہت زیادہ اوپر سے ہیری دل کرتا ہے سر نوچ لو مجھے ضرور ہروائے گا اپنے ڈائیلوگ بازی مارنے لگتا ہے اور بیچ میں اسے ہنسی آجاتی ہے ایک صرف میں اور گل شیر ہے اچھا کام کر رہے ہیں۔"

وہ چل کر اس کے پاس آئی

"گل شیر کون؟۔"

"اللہ گل شیر کو نہیں جانتی آپ گل شیر گل شیر۔"

www.novelsclubb.com

وہ ایک دم بولنے لگی تھی اور پھر جیسے بولتے بولتے رُک گئی

"نہیں تم بہت سے لوگوں کا مجھے سے ذکر نہیں کرتی۔"

"کچھ لوگ ضروری نہیں ہوتے جن کا ذکر کیا جائے۔"

وہ اسامہ کو یاد کرتے ہوے غصے سے بولی ایک تو ایک بار بھی نہیں پوچھا

"ماما کی بات یاد ہے تمھیں!۔"

ثمرن نے بڑے عام سے لہجے میں کہا تھا

"جی کیا کہا تھا انھوں نے۔"

"لڑکی ہر بات مجھے یاد دلاتی ہو اب خود بھول جاتی ہو انھوں نے کہا تھا میں دیتی ہوں سونے کا نوالہ اور رکھتی ہوں شیر کی نظر۔"

"امی کو اس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ہم خود ہی سب کچھ بول جاتے تھے یا ایک دوسرے کی چغلی لگا دیتے۔"

www.novelsclubb.com

ثمرن ہنس پڑی

"خیر اب باتوں کو نہ گھماؤں جو دل میں ہے بول ڈالو میں ہر گز تمھیں ڈانٹوں گی ۔"

ثمرن نے اب سنیجدگی سے کہا تو نور چونک پڑی

"کیا؟۔"

"نور تم بھولی نہیں ہو۔"

"ہاں وہ تو ہے پر آپ کو ہوا کیا اچانک ایسے۔"

"اپنے دل کا۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ثمرن آپی اس کو کپڑے چینج کروائے اس نے تھڑو کر دیا۔"

جسیمین اسے شرارتی امیر الڈ آنکھوں والی بلی کو اُٹھایا جو اپنی حرکت پہ رونے کے بجائے کھلکھلا کر ہنس رہی تھی اور اس کی گردن منہ دینے لگی کہ جسمین نے فوراً ثمرن کو پکڑایا ثمرن نے گھورا سفائر کو

"میری بیٹی کو ایسے نہ کیا کرو کیا ہوا ایک تو کھاتی بھی اتنا سا ہے کیوں سفو جانو۔"

نور صبح نے حمایت کی اس کی

"ایک تو اس لڑکی نے مجھے پریشان کیا ہے ابھی فیڈ کروایا تھا اوہاں جسمین چینج کر کے صبح کا پارسل پکڑ دینا میں اس نہلا کر لاتی ہوں جلدی سے دین کو پتا چلانا مجھے پر برسے گے۔"

••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ ڈریس پہن کر آئینے کے سامنے آئی لال رنگ کے انار کلی کے آوٹ فٹ میں وہ کسی کھلی ہوئی گلاب سے کم نہیں لگ رہی تھی اس کو سوٹ بالکل فٹ ہوا تھا برش اُٹھا کر وہ پہلے اپنے بال سیٹ کرنے لگی مگر اس کے بال الجھ رہے تھے بیچ میں سے

"اُف ایک تو یہ لمبے بال بھی عذاب ہیں۔"

اس نے برش میں پھنسے بالوں کو نکالنا چاہا کہ ایک ہاتھ نے اس کے ہاتھوں کو پکڑا اس نے جلدی سے آئینے میں دیکھا گرے شرٹ اور بلیو جینز میں وہ چھایا ہوا لگ رہا تھا اتنے بڑے آئینے میں بھی اس کے دراز قد سے اس کا چہرہ چھپ گیا تھا

"کیا دو پونیاں بنانی ہیں تمھاری۔"

وہ اس کے کانوں کے بالکل قریب بولا تھا وہ ڈر کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی

"انار کلی بنے جا رہی ہوں سکول گرل نہیں۔"

وہ مڑ کر ناراضگی سے کہتی برش لینے لگی جب اسامہ نے ہاتھ پیچھے کیے

"ناراضگی صبح میڈم کو سوٹ نہیں کرتی وہ تو الٹا بدلا لیتی ہے میں پورے دو دن بدلے کا منتظر تھا مگر یہاں تو بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔"

"میری محبت پر شک کیا تھا تم نے تمھیں پتا ہے اسامہ تم ہر بار مجھے ہرٹ کرتے ہو میں تمھیں ہر بار معاف کر دیتی ہوں میں نے کبھی کسی کے ساتھ ایسا نہیں کیا اور بار بار تم میری محبت کا فائدہ اُٹھاتے ہو۔"

"او تو میں سپیشل ہوں تمھارے لیے لیکن اس میں میرا کیا قصور تم خود مجھے غصہ دلاتی ہو اور میرے غصے کو تمھیں بچپن سے معلوم ہے۔"

"اب مجھے تنگ مت کرو ویسے بھی آج میرا موڈ سخت خراب ہے ویسے بھی پلے بہت خراب جانے لگا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ برش لے کر جانے لگی کے اسامہ نے اس کی کلائی تھام لی

"اجازت ہے!!۔"

اس نے بال بنانے کا کہا تھا وہ اس کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اس کا اجازت ہے کہنا بہت اچھا لگا تھا بہت سی چیزیں تھی اسے اسامہ کی پگھلا کے رکھ دیتی اسے بیڈ پہ اشارہ کرتی وہ اب اپنے پنز اُٹھانے لگی وہ نیچے بیٹھ گئی جبکہ وہ اوپر بیڈ پہ

"ایک مزے کی بات بتاو تمھیں۔"

"اپنا کام کریں آپ یہ مت بھولے میں آپ سے راضی ہو گی اصل میں بال میں اب بھی آپی سے بناتی ہوں اور وہ سفو جان کو سلا رہی ہیں۔"

"ویسے اتنا پیارا نام ہے اس کا تم خوا مخواہ بگاڑ رہی ہو۔"

وہ اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں لیتا ہوا بولا

وہ اپنے بازو پہ لگے کام کو چھیڑنے لگی اسے لگا اسامہ اب تعریف کریں گا اب کریں گا مگر ایسا ہو سکتا تھا کہ چکی کبھی تعریف کریں وہ بال بنانے میں بے حد مصروف تھا

"تمھیں پتا ہے غزل کیا کہتی ہے۔"

وہ چونک مگر بولی کچھ نہیں

"سُن رہی ہو۔۔"

وہ بال کھینچتے ہوے بولا

"اُففف!!!۔"

اس نے تیزی سے اسامہ کی ٹانگوں پہ مکا مارا

"اُف ظالم ویمپ!!!۔"

"چھوڑ دو میرے بال۔"

"نہیں یہ تمھارے نہیں یہ میرے بال ہے ویسے تمھیں آج مجھے سوری کہنا چاہیے تھا۔"

www.novelsclubb.com

"کس خوشی میں۔"

وہ مڑ کر طنزیا انداز میں اسے دیکھتے ہوے بولی

"مجھے تھپڑ مارا تھا کتنی بد تمیز بیوی ہو۔" وہ گھورتے ہوے بولا

"تھپڑ تو بہت کم تھا تمھارے بال کھینچنے چاہیے تھے مار مار کر خون نکال دینا چاہئے تھا ۔۔۔"

وہ اب اس کے بال بنا چکا تو اچانک دستک ہوئی

وہ ایک دم تیزی سے اُٹھی

"صبح آپی!!! ثمرن آپی کھانے کے لیے بلا رہی ہیں۔"

صبح نے گہرا سانس لیا اس نے اپنے بال نہیں دیکھیں اس نے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا

www.novelsclubb.com

"اب جاو یہاں سے ویسے بھی آج ثمرن آپی کو شک پر گیا تھا وہ تو شکر تھا سفو آگئی چلو یہاں سے۔"

"یار کھانے پہ بلا رہی ہیں بھابی چلو نا۔۔"

وہ اسے تنگ کرتے ہوے بولا

"بھابی تمھیں کھانا بنادی گی اگر انھوں نے تمھیں یہاں دیکھ لیا اور کب بات کرو گے آپی سے۔"

"میرا موڈ نہیں ہے جب میری بیوی مجھے نہیں مناتی میں کیوں بھلا مناؤں بھابی کو ۔"

"تھینک یو فور ہیر۔۔۔"

اس نے عام سے پونی کے بجائے فش ٹیل بریڈ وہ بھی اتنی خوبصورت دیکھی تو اس کا منہ کھل گیا

"جانتا ہوں اچھی ہے بتانی کی ضرورت نہیں مجھے مناؤں!!!۔"

"اسامہ جاو!!۔"

"آپی دروازہ تو کھول دیں۔۔"

"تم جاو میں آرہی ہوں۔۔۔۔"

وہ تیزی سے بولی

"پہلے مناو!!۔"

وہ اب بستر پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھ گیا صبح نے اسے پھر اپنے فون کو دیکھا تیزی سے اُٹھا کر میوزک میں وہی گانا لگا دیا جس دن اسامہ رویا تھا

"مان گیا بے بی اب جائے یہاں سے۔۔"

اسامہ کا منہ اُتر گیا

"تم جیسی بچوں والی بیوی ہو تو پھر آدمی کا اللہ ہی حافظ!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ تاسف سے سر ہلاتا اُٹھ پڑا

مگر جاتے ہوے اس کے بال کھینچ کر بھاگا تھا

"چکی!!۔"

مگر وہ صاحب کسی سپائڈر مین کی طرح ٹیرس سے غائب ہو گیا تھا

••••••••••••••••

"ثمرن جی میں آپ کی بہن سے بہت محبت کرتا ہوں میں جانتا ہوں میرے پاسٹ میں کافی لڑکیوں سے دوستی رہے ہے مگر صبح کو جب سے دیکھا ہے جب سے جانا ہے مجھے سب عورتیں بے حد معمولی لگنے لگے ہے اس کے آگئے اب پلیز ہاں کر دیں میں صبح کو جلد از جلد اپنا چاہتا ہوں۔"

"اسامہ لڑکیوں سے دور بھاگتا ہے اسے تو ایک عجیب سی الرجی ہے ان سے غصہ کا اتنا تیزی کے کیا بتاو مگر اس کا دل بے حد صاف ہے اتنا کہ شاہد کسی کا بھی نہ ہو۔"

"آپ بیشک مجھے مار لے مگر پلیز اس پر ہاتھ نہ اُٹھائے۔"

"ویسے آپ کی بہن میں کتنا غرور ہے کوئی بندہ ہو تو اسے تھپڑ لگا دیں۔"

قاسم تیزی سے بولا تھا

"میں اس کو اس کے اپنوں سے دور نہیں کر سکتا تھا جو محبت اور جو خیال آپ رکھ سکتی ہیں وہ اور کوئی نہیں۔"

"آپی اسامہ نے کبھی مجھے ایسا ویسا ہاتھ نہیں لگایا

وہ تو سوتا بھی صوفے پہ تھا اور میں جب بے ہوش ہوئی تو وہ مجھے ہاسپٹل لے کر گیا مجھے کپڑے بھی دیں اور تو اور میری پونی بناتا اس نے مجھے سینڈوچ بھی رات کو بنا کر دیا تھا آپی اس نے مجھے کبھی مارا بھی نہیں تھا۔"

"آپی قاسم نے مجھ پہ ہاتھ اُٹھایا میں نے اس کے کپڑے گندے کر دیں پر میری غلطی نہیں تھی میں نے پھر اسے بیٹ مارا تو آنٹی نے ڈانٹا!!۔"

"آپ کی بہن آپ کے حوالے کر رہا ہوں۔"

"میرے میں اگر زرا بھی کھوٹ ہوا تو مجھے آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں ہو گی میں نور صبح کو طلاق دیں دوں گا اور یہاں سے چلا جاوں گا۔"

"آپ ہماری ڈرائیور کی بیوی ہے مجھے مت ڈانٹے سمجھی۔"

تیرہ سالا قاسم اسے غصے سے بولا

"آپ میرے ماں کی جگہ میرے لیے قابل احترام!۔"

وہ سفائر کو سلاتے اچانک زہن میں اسامہ اور قاسم کا موازنہ کرنے لگی ساری باتیں اسامہ کی حق میں جارہی تھی ایک بات کوئی ایک بات اس میں غلط ہو سوائے اس کے اس نے نور صبح سے چھوٹی عمر میں نکاح کیا

"میرا چکی میرا دوست چلا گیا آپی۔۔۔۔آپ نے اچھا نہیں کیا۔"

کس نے چٹکی بجائی

www.novelsclubb.com

"کہاں گُم ہے میری موشم!!۔"

صلاح الدین نے جھک کر سفائر کو پیار کیا اور اسے پیار سے دیکھتے ہوے کہا

"کہی نہیں یہی ہوں۔"

"خاموش خاصی لگ رہی ہو کہی پھر محترمہ کو غصہ نہیں آئے گا۔"

وہ شرارت سے بولا

"آپ بھی نا دین!!۔"

"ارباز کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے اس کی ساس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو شادی جلد از جلد رکھ لی۔"

وہ اب اس کے چہرے کے تاثرات کو جانچتے ہوے بولا جبکہ وہ بالکل نارمل انداز سے سُن رہی تھی جیسے یہ نیوز اس کے لیے نیو اور شاکنگ نہ ہو

"ڈیٹ کب ہے اس کی۔"

www.novelsclubb.com

ثمرن آہستہ سے کہا

"اگلے مہینے کی تیسری تاریخ یعنی دس دن رہ گئے ہیں میں تمھیں فورس نہیں کروں گا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں کل جسمین کو شاپنگ کے لیے لے جاوں گی نورا اپنی ریہرسل میں بزی ہے اس کا بھی بس ہفتہ رہ گیا ہے اس کے بعد فارغ ہے۔"

"کیا مطلب؟۔"

"مطلب کا کیا سفائر اپنے داد کے نہیں جائے گی اور میں موری کو بہت مس کر رہی ہوں۔"

صلاح الدین کا منہ حیرت سے کھل گیا اسے یقین نہیں آیا کہ ثمرن کے منہ سے نکلا ہے

"موشم یہ تم نے ابھی جو بولا ہے دوبارہ بولنا۔"

"دین سو جائے مجھ بہت نیند آرہی ہے۔"

"میں جیسے سونے دوں گا تمھیں بولو پھر سے۔"

وہ اس کے پاس آیا اور کہا

www.novelsclubb.com

"مجھے بہت زیادہ والی نیند آرہی "دین!!!۔"

"موشم تم نے آج مجھے بہت خوش کر دیا۔"

"زیادہ خوش نہ ہوے دین!!!۔"

وہ اس کی شرارت سے تیزی سے اُٹھی

.....

وہ بالکل ریڈی سٹیج پہ اپنی پرفارمنس کا ویٹ کر رہی تھی ربیکا کو دیکھا تو اس کو ایک کنیز کے روپ میں دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی

www.novelsclubb.com

"واہ بھئی واہ کیا کہنا ہے میڈم کے۔"

نور نے واری صدقے ہوتے انداز میں کہا ربیکا مشرقی حُسن کی طرح چھینپ گئی

"یہ حارث کا بچہ کہاں غائب ہو گیا اس بد تمیز کا رول آنا ہے۔"

"حارث تو آج واقعی نظر نہیں آیا!۔"

"کیا!!!!!۔"

"یہ کیا کہہ رہی ہوا گر وہ نہیں آیا نا میں قسم سے اس کا سر پھاڑ دوں گی۔"

"او پلیز سرور نہیں پھاڑنا آجائیں گا ُر کو میں کال کرتی ہوں ہو سکتا ہے ڈریسنک روم میں ہو۔"

جب پندرہ منٹ بعد نہ آیا تو صبح کا غصے سے بُرا حال ہو گیا لب کو وہ سختی سے دبائے تیزی سے سٹیج کی طرف آئی تو پردہ گرا ہوا تھا اور باقی سب لوگ بھی موجود تھے اور پھر اسے شدید گہرا ترین جھٹکا لگا

سلیم کے ڈریس میں ملبوس اپنے اسامہ دی چکی کو دیکھ کر پہلے تو وہ دنگ رہ گئی پھر اسے ساری بات سمجھ آئی کہ حارث کیوں نہیں آیا کیوں وہ پلے میں دلچسپی نہیں لے رہا

وہ بڑھتے ہوے تیزی سے اس کے پاس جا کر خوب سُنانے لگی تھی کہ یک دم پردہ چاک ہوا اسامہ نے اسے دیکھا اور اس روپ میں دیکھ کر اچانک ہی صبح کو ہنسی آئی اور اسے روکنے لگی اب ڈائیلوگ کے دوران کیسے اپنی ہنسی روکتی اچھا خاصا پلے خراب ہو جائے گا

یہ سین جشن کا تھا جہاں سلیم کی نظر پہلی بار انار کلی پہ پڑنے تھی تھا تو خاصا چھوٹا مگر صبح کو سین کافی لمبے محسوس ہو رہا تھا اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ خوش گپوں میں مصروف ہونا تھا مگر آنکھوں کے کونے میں اسامہ دی چکی کا عکس تھا جو بالکل مبہوت سا اسے تک رہا تھا تھا تو یہ پلے کا حصہ لیکن اس کی آنکھوں کی وارفتگی اتنی اصل معلوم ہو رہی تھی کہ اب صبح بھی اپنے نظروں کا روک نہ سکی پھر احساس ہونے پر آنکھوں میں تنبیہ کی کہ اوور ہو رہا ہے کنٹرول یور سیلف!! مگر وہاں ہوش میں کون تھا

www.novelsclubb.com

اس چھوٹے سے سین ختم ہوااور فوراً پردہ لہرایاسارے بیک سٹیج کی طرف گئے جبکہ وہ اس کے پاس چلتے ہوے آئی

"تم نے آخر ٹھان لیااسامہ علی خان کسی طرح مجھے ہرانا ہے کل کو میں اگر جاب کروں گی تو تم تو میرے باس ہوگے، بال کٹوانے جاوں گی تو میرے ہیر ڈریسر ہوگے، ریسٹورنٹ میں جاوں گی تو میرے ویٹر ہوگے کار ٹھیک کروانے جاوں گی تو تم تو میرے مکینک ہوگے۔"

اسامہ چونکہ پھر اس نے اپنی بیوی کو دیکھا چکی کے ماتھے پہ بل آئے

"اتنا فارغ نہیں ہوں میں!!۔"

"ہاں ہاں وہ تو دیکھ رہا ہے مجھے سمجھ نہیں آتی آخر آپ بلینیر کیسے بن گئے ہاں ضرور وہ امریش پوری والے انکل نے ساری جائیدادیں دی ہوگی۔"

وہ آغا جان کے ریفرینس پر مسکراپڑا

"جی نہیں کسی نے مجھے کچھ نہیں دیا سب کچھ اپنے بل بوتے پہ کیا تم تو پہلے اپنے ماں باپ پر پلتی رہی پھر میرے پر اور اب اپنی بہن پر۔"

انجانے میں اسے شرارت سوجی

"نہیں تو امی ابو مجھے اُٹھا کر پھینک دیتے، تم یہ سب کر کے دکھاتے پھر میں تمھیں بتاتی اور رہی بات آپی کی تو وہ مجھ سے پیار کرتی ہیں اور ان کا فرض ہے مجھے پالنا!!! کیونکہ میرے شوہر اور میرے ماں باپ کو میری ضرورت نہیں ہے۔"

وہ تیزی سے کہہ کر جانے لگی

"پاگل ہے یہ لڑکی!!!۔"

www.novelsclubb.com

کہہ کر وہ دوسری طرف چلا گیا

وہ اندر آئی اور ربیکا سینے پہ ہاتھ باندھے اسے پولیس والی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور کرائیم سٹوڈنٹ صبح نے اس کی گھوری پہ ابرو اچکائے کہ کیا ہوا

"کیا سین ہے!!۔"

"نیکسٹ سین سلیم اور بختیار کا ہو گا ویٹ کرو یار اتنی سخت بھوک لگ رہی صبح پریشانی میں ناشتہ بھی نہیں کیا۔"

"بات کو مت گھماؤ صبح یہ سر اور تمھارا کیا سین کہی؟ OMG are you two dating

صبح گھبڑا گئی ارد گرد دیکھا اور پھر اپنی موٹی دوست کو جلدی سے اس کے پاس آکر بولی

"چُپ کر موٹی کیا بکواس کر رہی ہے۔"

وہ تیز لہجے میں کہتے ارد گرد دیکھنے لگی

"مسز اسامہ علی خان!!!۔"

www.novelsclubb.com

ایک دم کسی کی آواز پر وہ مڑی ایک عورت تھی بر گر کنگ کی یونی فورم میں ملبوس آڈر پکڑے چٹ پر اونچا بولی

"مسز اسامہ!!۔"

نور صبح کا چہرے پہ گھبڑاہٹ آگئی

"مسز اسامہ سر اسامہ کی بھی بیوی بھی آئی ہیں، ہاے سر کی بیوی بھی ہے سر شادی شدہ ہیں، نہیں اتنے ہینڈسم اینڈ سمیشنک پرسنالٹی کے مالک سر شادی شدہ۔"

مسز اسامہ کا لفظ سُنتے ہی سب کے چہرے پہ غم کے سائے ایسے لہرائے جیسے اسامہ نے ان سے کسی قسم کے وعدے کیے ہو، لہجے میں تو ایسے گہرا صدمہ تھا کہ صبح کو ہنسی بھی آئی اور اپنی قسمت پہ رشک مگر اسامہ کی اس فضول حرکت پر اسے تاو بھی آیا تھا کچھ سوچتے ہوے وہ آگئے بڑھی

"ہاں ہاں میں ہوں مسز اسامہ لاو دو آڈر سخت بھوک لگ رہی ہے۔"

ایک دم جیسے بیک سٹیج میں سکوت چھا گیا

"ہیر یو گو۔"

"ہز بنڈ نے پیمنٹ تو کر دی تھی کیونکہ میرے پاس ابھی ایک روپیہ نہیں ہے سوری کڑونا!!!۔"

سب کے منہ کھل کر باہر آ گئے وہ صبح کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے پہلے بار دیکھ رہے تھے

"ہز بنڈ!!۔"

ربیکا کی آواز بھی کسی شاک سے کم نہیں تھی صبح شرارت سے ہنس پڑی

www.novelsclubb.com

"ارے پاگلوں سخت بھوک لگ رہی تھی سڑتی رہے اس کوچ کی بیوی میں اس کی بیوی پاگل ہو میں تو کسی شخص کو منہ نہیں لگاتی۔"

سب لڑکیوں کی جیسے جان میں جان آئی مگر ربیکا اپنی دوست کو گھور رہی تھی جواب بر گر نکال کر کھانے لگی

"ویسے صبح کوچ تمھیں ڈانٹے گئے۔"

"کسے پرواہے۔"

"او محترمہ بر گر بعد میں کھانا ماں بیٹی والی سین آگیا ہے۔"

"چل موٹی میری ماں!!!۔"

اس نے منہ بنا کر ربیکا کا ہاتھ پکڑا مگر وہ بالکل خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی کچھ تو گڑبڑ تھی

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••

خانم کے حکم سے سب کھڑے اپنے مہمان کا انتظار کر رہے تھے

"اسامہ نے گاڑی بھیجی ہو بھی کہ نہیں۔"

مورے انھیں دیکھتے ہوے کہنے لگی

"اوہو بات ہو گئی ہے اب تو وہ پہنچنے بھی والی ہیں۔"

"پتا نہیں بہت شرمندگی ہو رہی ہے خانم ان سے نظریں نہیں ملائے جائیں گی۔"

"سدرہ پھولوں کے ہار آ گئے ہیں نا۔"

سدرہ نے اپنا سفید ڈوپٹہ دُرست کیا اور اپنے تین سالا بیٹے کو فیڈر پکڑا رہی تھی چار مہینے پہلے بیوہ ہیگی کی چادر اوڑھ کر وہ سُنہری حویلی اپنے بیٹے سمیت آ گئی تھی کیونکہ اس کے سسرال والے اس منحوس لڑکی کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتے تھے جس کی وجہ سے ان کا بیٹا اس دُنیا سے رخصت ہو گیا سوچ کی جہالت اب بھی قائم تھی مگر سدرہ کی سوچ تھی یہ سب اس کی کیے کی سزا تھی اگر وہ ثمرن کے ساتھ یہ سب نہ کرتی تو زندگی اس پر مہربان ہوتی مگر ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ اب کسی کو اتنی تکلیف دوں اور آپ سُکھ میں رہو دوسری طرف پلوشہ بھی اس گھر میں تھی شروع میں تو اس کا کوئی رشتہ نہیں آیا اور وہ جو اپنی خوبصورتی پر غرور کا تاج پہنے سب کو

حقارت کی نظر سے دیکھتی تھی آج تیزاب سے خراب کیے ہوے چہرے پر وہ طلاق کا دھبہ اپنے ماتھے پہ لیے سُنہری حویلی آگئی دوسری طرف عالیہ کی بھی کبھی شادی نہیں ہوئی اور ابھی کچھ دن پہلے موسم کی تبدیلی کے باعث اچانک فالج کا اٹیک ہوا تھا اسے پہلے ہی شُکر کی بیماری تھی اور وہ اپنا خیال بھی نہیں رکھتی تھی اسی وجہ سے اس کو ہو گیا اور وہ بھی اپنے کمرے کی ہو کر رہ گئی مورے تو ان کا انجام دیکھ کر ہول اُٹھتی دوسرا حرابیشک نادم تھی مگر پھر بھی اپنے عمل کے باعث وہ اپنی شادی کے چھ سال تک اولاد کی خوشی سے محروم رہی اور خانم کو ان سب کی طرح کوئی شاک نہیں لگا تھا کیونکہ وہ مکافات عمل پر یقین کرتی تھی تائی تو اپنے بچوں کی یہ حالت دیکھ کر جیسے ٹوٹ کر رہ گئی اور تایا نے بھی اپنے آپ رب کے حوالے کر دیا اور عبادتوں میں مشغول ہو گئے بہت کچھ بدل گیا تھا اب سُنہری حویلی ویسہ نہیں رہا تھا

www.novelsclubb.com

تھا تو منظر بے حد اداس سا مگر آسودگی جو یہاں بہت کم پائی جاتی تھی وہ اب اس حویلی کو حصہ تھی اچانک سُنہری حویلی کا گیٹ کھلا اور سیاہ جیپ اندر داخل ہوئی مورے کے چہرے پہ گھبڑاہٹ آ گئیں مگر وہ ہمت کرتی خانم کے پیچھے آئی تائی بھی ساتھ تھی ایک طرف سیاہ برقعے میں ملبوس ایک خوش شکل عورت اُتری جبکہ دوسری دو مرد نکلے ایک بائیس سالا نوجوان خوش شکل لڑکا تھا جبکہ ان کے ساتھ گندمی رنگ کے حامل اس لڑکے کے والد اُترے

"بخیر!!!۔"

مورے اور خانم نے خوشدلی سے کہتے ان سے ملی وہ بھی مسکرا کر ان سے ملی

"آپ کا سفر ٹھیک تو رہا نا کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا معزرت چاہتیے گاڑی زرا دیر سے پہنچی ایر پورٹ!!۔"

خانم نے نرمی سے کہا

"نہیں بالکل اللہ کا شکر سفر ٹھیک رہا کوئی مسئلہ نہیں ہوا ویسے کیا ضرورت تھی ہم ویسے بھی گاڑی آڈر کروا کے آجاتے۔"

"نہیں فرہاد صاحب آپ ہمارے مہمان ہیں اور دوسرا ہمارے اپنے بھی تو اپنوں میں کیسا تکلف۔"

"اسامہ سے بات ہوئی آپ کی۔"

مورے نے مسز فرہاد سے پوچھا

"جی جیسے ہی ہم نے لینڈ کیا سامان نکلاتے وقت فوراً اس کا فون آیا ہماری آمد کے اوقات کا اسے معلوم تھا پھر فلائٹ کا پوچھنے لگا اور گاڑی کا بتایا بہت پیارا بچہ ہے۔"

مورے اور خانم مسکرائی اور باقی سب سے مل کر وہ انھیں اپنے ساتھ لے گئے

••••••••••••••••••••

اپنا سین ختم ہونے پر وہ دوبارہ آئی بر گر ٹھنڈا نہیں ہوا تھا شکر نکال کر کھانے لگی

جب ربیکا نے روکا

"جو تم نے اس وقت کہا تھا کیا وہ سچ ہے۔"

"کون سا سچ!!۔"

"مسز اسامہ تم ہو؟۔"

نور نے سر اُٹھا کر اسے گھورا

"تمھیں لگتا ہے میں اس سڑے ہوے کریلے کی بیوی ہو گی۔"

"صبح!!۔"

www.novelsclubb.com

ہیری اندر داخل ہوا صبح نے اپنی گھسے اُتارے وہ پیچھے ہوا

"ارے ارے!!!۔"

"تم تو میری نظروں سے ابھی اوجھل ہو جاو تم اس چکی سے ملے ہوے ہو!۔"

"چکی؟؟؟کون چکی؟۔"

"میرا مطلب اس کوچ سے وہ کیوں پلے میں تھا۔"

"بالکل صبح وہ پلے میں کیوں تھا کبھی وہ آرٹ ٹیچر کبھی وہ کوچ کبھی وہ پرنسپل اور اب یہ واٹ ازدس تم دونوں کا ضرور کوئی چکر ہے یور جسٹ ڈیٹنگ ہم۔"

"ایئم ناٹ!! پاگل ہو جو تے کھانے ہے میں نے آپی سے۔"

"صبح کہہ دو جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔"

"اُف برگر کھا کر میں نے غلطی کی تم کھالو موٹی اور ہیری ابھی میرے نظروں سے نکل جاو ورنہ میں۔"

www.novelsclubb.com

ایک دم اسامہ انٹر ہوا

"صبح اب یہ سامنے ہیں بول دوں ورنہ میں ثمرن آپی کو بتادوں گی۔"

"سر یہ پتا کیا کہہ رہی ہے کہ ہم لوگوں کو افیر ہے۔"

ربیکا ایک دم سپٹا گئی پھر اپنے تاثرات پہ قابو پائے جبکہ ہیری بالکل نارمل تھا

"ہاں!!۔"

اسامہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی صبح نے سر اُٹھایا اور شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھتے ہوے کہنے لگی جب بول اُٹھا "ظاہر ہے ہمارے کریکٹرز میں تو ایسا ہی ہے چلو صبح پلے کا وقت آگیا!۔"

"سر آپ شادی شدہ ہیں اور آپ کی بیوی بھی یہاں آئی ہیں۔"

ایک دم ایک لڑکی آئی اس نے خوبصورت سے اسامہ کو حسرت سے دیکھتے ہوے پوچھا صبح نے پہلے اسے گھور کر دیکھا پھر اپنے اچھے نہیں بُرے بدتمیز ہزبنڈ کو دیکھا !۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بدقسمتی سے۔"

"سر ہماری پرفارمنس کا وقت ہو گیا ہے۔"

وہ غصے سے اُٹھی اور کہتے ہوے سٹیج کی طرف بڑھی ہیری ہنس پڑا اسامہ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

پھر وہ اس کے سامنے آیا

"تمھیں پتا بھی ہے یہ کون سا سین ہے ؟۔"

وہ ایک دم چونکی پھر اسے دیکھا وہ بالکل جھکا ہوا تھا

"تم نے ہیری کو کہا تھا نا!!۔"

"کیا کہا تھا!!۔"

"اسامہ میں آپ کا سر پھاڑ دوں گی پورے لوگوں کے سامنے۔"

www.novelsclubb.com

"پھاڑ دوں!! میں بھی پھاڑ دیتا اگر مجھے پتا چلتا پورے سٹیج میں تم ہیری کی باہوں میں مت بھولو میں ایک پٹھان ہوں۔"

"تو میں شاہ ہوں!!!۔"

وہ غصے سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولی

"اتنے فضول سین میں نے بھی نہیں کروانے۔"

"میں تو بھرپور ڈائیلوگ اور اکشن پڑھ کر آیا ہوں اس میں تو سلیم اسے باہوں میں بھرتا اور اسے چو۔۔۔

"چھی گندے!!۔"

اس نے زور سے اسے مارے

"اُف لڑکی میرا کیا قصور ہے میں نے جو پڑھا اس میں تو فل ڈیٹیل تھا۔"

"اگر تم نے سب کے سامنے فری ہونے کی کوشش کی میں لحاظ نہیں کروں گی چکی!!۔"

www.novelsclubb.com

"تم مجھے روک کے دکھاو ویمپ!!۔"

وہ اس کی پیشانی پہ بندیاں کو انگلی سے ٹھیک کرنے لگا ایک دم پردہ اوپر ہوا

"ابھی ابھی تم کچھ بول رہی تھیں۔ پھر اب تم چُپ کیوں ہوانار کلی؟ میرا آنا تمھیں ناگوار ہوا، ہاں میں مُغل ہوا،

"پٹھان نہیں تھے تم!!

اس نے مائیک کو ہلکہ سے نیچے کیا

وہ آہستہ سے بولی اسامہ نے گھورا ایک تو پہلے ہی ڈائیلوگ بھول رہے تھے اسے اوپر سے یہ لڑکی

"کاش تمھیں معلوم ہوتا۔ پوری طرح معلوم ہوتا۔"

"کہ تم چکی ہو!!۔"

www.novelsclubb.com

اسامہ کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی اس نے دبائی

"تم نہیں جانتیں تم نے کیا کر دیا۔ میں خود بھی نہیں جانتا۔"

صبح کو بہت زور کی ہنسی آنے لگی اُف عاشق اسامہ بہت کیوٹ لگ رہا تھا بہت معصوم

"تم چُپ ہو انار کلی۔"

"نہیں بول رہی ہو۔"

صبح سٹاپ اٹ!! وہ گھور رہا تھا صبح کو اپنی پر فار منس سے زیادہ اسے تنگ کرنے میں مزا آرہا تھا

"میں تھک گیا ہوں انار کلی۔"

"جا کر ریسٹ کر لو!!!۔"

اس کی تو میں

پھر جب اس کی باری آئی چکی نے اسے قریب کیا ہاتھ بڑھا کر وہ اسے گھورنے لگی جبکہ وہ بے نیازی سے اب اپنا ڈائیلوگ بول رہا تھا

"پھر میں کیا سمجھتی۔(نقلی آنسو)ہندوستان کا نیا چاند ایک چکور کو چاہتا ہے چکور؟"۔

www.novelsclubb.com

صبح نے جس طریقے سے چکور کہا تھا اسامہ کی ہنسی چھوٹ گئی اور وہ خود پر قابو نہ پا سکا تو آج ثابت ہوا اسامہ ایک بُرا ایکٹر ہے

صبح نے حیرت سے اسے تکنے لگی پھر غصے سے بولی

"اسامہ!!!۔"

"آج سے تمھارا نام چکور!۔"

وہ ہنستے ہوے ہر چیز سے بے نیاز کھل کر ہنستے ہوے بولا صبح نے پہلی بار اسے اتنا کھل کر ہنستے ہوے دیکھا تھا وہ اپنے پلے خراب ہونا کا ڈر اور غم بھول کر مبہوت سے اسے تکنے لگی پردہ گرا دیا گیا

www.novelsclubb.com

"کیا کیا سر آپ نے۔۔"

جیک اندر تیزی سے آیا

"ایئم سوری مجھ سے ڈائیلوگ نہیں ہو پائے گے۔"

"اُف میری ساری محنت ضائع کر دی۔"

صبح غصے سے جانے لگی کہ اسامہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اس نے اپنا سر سے پگھ اُتاری اور ہیری کو اشارہ کیا

"تم کبھی اظہار نہیں کرو گی صبح اس پر مجھے افسوس نہیں ہے جانتا ہوں اظہار صرف مرد کرتا ہے اور اس کو ہی سوٹ کرتا تمھاری حیا تمھاری معصومیت تمھارا بچکانہ پن نے مجھ جیسے پتھر دل شخص کو پگھلا دیا پتا نہیں صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط بس جو دل میں وہ کہہ رہا ہوں۔"

وہ گھٹنے کے بل جھک گیا

پردہ اچاک ہوا صبح کو پتا چل نہ سکا ربیکا نے منہ پہ ہاتھ رکھا

"دیکھا میں نے کہا تھا ان دونوں کا سین ہے۔"

"تم تو چُپ کرو!!۔"

ہیری نے ڈپٹ کر سائڈ پہ کیا

"غصہ کا تیز ہوں، جانتا ہوں، جو دل میں آتا ہے کہہ دیتا ہوں تھوڑا پاگل ہوں تھوڑا جھلا ہوں محبت کا اظہار کرنا نہیں آتا اور آ گئے جا کر بھی شاہد نہ کر پاوں جیسے دین بھائی کرتے ہیں مگر تم میرے دل کے حال سے واقف ہو مجھے جانتی ہو، میں یہ کہنا چاہتا ہوں صبح مجھے سب کے سامنے اپنی تمام خامیوں سمیت قبول کر لو تمھارا اچھا والا ہز بنڈ اسامہ دی چکی۔"

صبح نے ایک دم مڑ کر پوری آوڈینس کو دیکھے جو دم بخود اس انھو کے اعترافِ محبت کو دیکھنے لگئیں

"بور نگ لگ رہا ہے کوئی میوزک لگاوں۔"

www.novelsclubb.com

ہیری نے کہتے ہوے تیزی سے میوزک پلیر کے پاس گیا

"اسامہ!۔"

"کہنے کو جشن بہارا ہے

عشق یہ دیکھیں حیران ہیں

پھول سے خشبو خفا خفا ہے

گلشن میں

چھپا ہے کوئی رنج فضا کی چلمن میں

سارے سہمے نظارے ہیں

سارے وقت کے دھاڑے میں

اسامہ نے سامنے ہیری کو گھورا کچھ زیادہ ہی چیزی ہو گیا تھا جو اس کی شخصیت کا خاصا نہ تھا نور بھی کرینج ہو گئی تیزی سے وہ بھاگی

"ارے!!۔"

Oh my God this so romantic Subah

www.novelsclubb.com

ربیکا کا منہ کھل گیا تھا اور پھر تیزی سے اس کی راہ میں آتے ہوے بولی

This was cheesy

وہ گھورتے ہوے کہنے لگی

"تم دونوں کا واقعی سین ہے۔"

"یہ کیا سین سین لگایا ہے میاں ہے میرا!!۔"

"اوہو!!۔"

This was a bit cringy

ہیری بولا

www.novelsclubb.com

"تم نے لگایا تھا میوزک!!۔"

اسامہ نے گھور کر اسے دبوچا

"تم نے سارا پلے برباد کر دیا۔"

"اور ہنے دوں سب کہ سب بُرے اکیٹر ہو!! بی بی آپ سے زیادہ بُرا اکیٹر میں نے کبھی نہیں دیکھا!۔"

گل شیر بادشاہ کے روپ میں صبح کو بولا

"تم خر بچے!!۔"

وہ غصے سے بولی

اسامہ اور ہیری نے قہقہہ لگایا

"اور تم دونوں بھی خر کا بچہ ہو۔"

اسامہ کو مزید ہنسی آئی

www.novelsclubb.com

"تمھیں یہ لفظ کس نے سکھایا؟۔"

"یہ آپ سب کیا بات کر رہے ہیں۔"

ربیکا نے بولا

"پٹھان کی بیوی ہوں تو کیا نہیں آتا!!۔"

"ہاے!!ویسے صبح کتنی بد تمیز ہو سر ہی تمھارے ہز بنڈ تھے بتایا نہیں۔"

ہیری مزے سے بولا

"بٹ پھر بھی!!۔"

"وہ جب تمھاری گاڑی خراب ہو گئی تھی تب تم نے بولا تھا!۔"

اس نے اسامہ کو دیکھتے ہوے کہا

"کب!!"

"دین بھائی نے مطلب بتایا مطلب اب تم گاڑی کو بھی گدھے کا بچہ کہو گے۔"

www.novelsclubb.com

"میں تو خالی یہ کہتا ہوں جو دین بھائی کہتے ہے نا اس سے تم کانوں کو ہاتھ لگاو گی۔"

"یہ دین کو برادر کیوں کہہ رہے ہیں۔"

ربیکا کو تھوڑی بہت اُردو آتی تھی

"کزن ہے یہ۔"

"واٹ مینز ثمرن آپی نوز ہم پھر کیا ڈر!!۔"

"اُف!! میں کپڑے چینج کرنے جا رہی ہوں۔"

وہ کہہ کر چل پڑی

••••••••••••••••••••

وہ اب چینج کر کے باہر جا رہا تھا کہ ایک دم کسی کی آواز سے رُکا مڑ کر دیکھا تو بولا

"ہاں الف بولو!!۔"

"سر میں کیا آپ سے دو منٹ بعد کر سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ بہت پریشان دکھ رہی تھی اسامہ بھی چونک پڑا

"خیریت؟۔"

"پلیز دو منٹ کے لیے اس طرف آجائے۔"

اس کی آنکھیں نم تھیں اسامہ کو عجیب لگا

"کچھ ہوا ہے ؟۔"

وہ اس کے ساتھ چلتے ہوے بولا

"سر کیا آپ شادی شدہ ہیں۔"

وہ بھرائی آواز میں بولی اسامہ ایک منٹ کے لیے چُپ ہو گیا

"بولیے سر؟۔"

"یہ کیسا سوال ہے الف ؟۔" وہ اب سنبھل کر بھرپور سنیجدگی سے بولا

"پلیز سر بتائیں نا؟۔"

www.novelsclubb.com

"ابھی تم نے دیکھا یہ سوال عجیب ہے بہر بال ہاں میں نور صبح کا شوہر ہوں۔"

"یہ ایک دم کیسے اچانک !۔"

آنکھیں برس پڑی تھی اسامہ نے گہرا سانس لیا ہو جاتا ہے ایسے الفت دل کو کون روک سکتا ہے اس لیے ڈانٹنے کا کوئی جواز نہیں تھا

"الف آئی کین انڈر سٹینڈ پر یہ اچانک نہیں ہے میری اور صبح کی شادی کو چھ سال ہو گئے ہیں ہم ایک دوسرے کو شروع میں چاہتیے بھی نہیں تھے میں تم سے اس لیے کہہ رہا ہوں کہ محبت شادی سے پہلے بالکل بے معنی ہیں اس لیے زیادہ پریشان اور ڈپریس نہ ہونا آئی نو تم نہیں ہو گی ہوتا ہے کالج یونی کرشز بٹ تم رو پڑی تو مجھے یہ کہنا پڑا۔"

"سر یہ کرش نہیں ہے یہ محبت جب سے میں نے آپ کو دیکھا ہے آئی کانٹ کنٹرول مائی سلف !۔"

www.novelsclubb.com

"بٹ یو ہیو ٹو ادر وائز یو ہیو نو چوائس !۔"

اسامہ اب سنیجدگی سے کہنے لگا

"آپ میری فیلنگز کو نہیں سمجھ سکتے آپ صبح کو چھوڑ دیں!!۔"

اسامہ خاموشی سے دیکھتا رہا پھر سر تاسف سے ہلاتا چل پڑا

"سر!!۔"

وہ پیچھے آئی

"پلیز اسامہ آئی لو یو!!۔"

"سٹاپ اِٹ مت کیا کرو ایسے تم لڑکیاں کیوں کرتی ہو ایسا کیوں اپنی عزت کی پروا نہیں کرتی اور میں تم لوگوں کی خاطر اسے کیوں چھوڑو جو اپنے شوہر تک سے اظہار کرنے پر جھجک پڑی وہ بولڈ لڑکی صبح بھی سٹیج سے بھاگ گئی کیونکہ اس میں حیا تھی

www.novelsclubb.com

******

"تو اس حیا سے بھرپور لڑکی کو کیوں چھوڑوں دیکھو میں آپ کی عزت کرنا چاہتا ہوں اس لیے پلیز۔"

وہ کہہ کر جانے لگا جب وہ دوبارہ اس کی راہ میں حائل ہوئی اور تیزی سے اپنا بازو کو زور سے چھڑ کر چیخنے لگی وہ ت جیسے دنگ رہ گیا اس کی چیخوں سے ساتھ ہی کچھ لوگ کھڑے ہوے تھے متوجہ ہوے اس طرف بڑھے

"یہ کیا بکواس ہے؟؟۔"

وہ پہلے حیرت سے تکنے لگا پھر چیخا اس نے اسامہ کو دھکا دیا اور مڑی کہ سب لوگوں ان دونوں کو دیکھنے لگے

"دیکھو کیا کیا مجھے سر نے انھوں نے ہیرس کرنے کی کوشش کی پولیس کو بلاؤں۔"

وہ روتے ہوے چیخی اسامہ نے اس کا رخ مڑا کہ وہ مزید چیختے ہوے ان سب کے سامنے آئی

"یہ دیکھو!!۔"

"یہ جھوٹ بول رہی ہے بکواس کر رہی ہے۔"

وہ ان کی شاکڈ نظروں سے چیختے ہوے بولا اچانک صبح اور ربیکا آئی ساتھ میں کچھ ٹیچرز بھی

"میم صبح انھوں نے سر اسامہ نے مجھے ہیرس کرنے کی کوشش کی ہے۔"

صبح کی آنکھیں پھٹ گئی جبکہ ربیکا اور ٹیچرز نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا

"صبح!! یہ جھوٹ بول رہی ہے۔"

اسامہ چلتا ہوا کہ وہ سہم کر ایک میم کے ساتھ لپٹ گئی

www.novelsclubb.com

"آپ کو شرم آنی چاہئیے مسٹر اسامہ مجھے آپ سے یہ اُمید نہیں تھی۔"

روزینہ میم نے الف کو لپٹا کر بولا جبکہ وہ صبح کو دیکھ رہا تھا جو بالکل شاکڈ انداز میں کبھی اسے اور کبھی الف کو دیکھ رہی تھی

"صبح میرا یقین کرو۔"

سب سے اکڑنے والا اسامہ علی خان آج اپنی محبت اور عزت کی خاطر گر گرا رہا تھا اپنی صفائی پیش کر رہا تھا وہ سب کچھ برداشت کر سکتا تھا مگر اپنے شیشے جیسے کردار اور اپنے پاکیزہ محبت پر دھبہ ہر گز نہیں

"صبح!!۔"

صبح نے اسے اگنور کر کے آگئے بڑھی اور اس کا بازو پکڑ کر کھینچا

"کیا کہا تم نے دوبارہ پھر سے کہنا۔"

اس کا انداز بے پناہ سنیجدہ تھا جبکہ اسامہ کا دل ڈوب رہا تھا وہ ہار جائے گا

www.novelsclubb.com

"تمھارے شوہر نے مجھے ہیرس۔۔۔

وہ آگئے سے کچھ کہتی کہ صبح نے کڑاکے دار تھپڑ اس کے منہ پہ مارا سب کو جھٹکا لگا اس کی حرکت پر

"بولو تم اسامہ کے خلاف ایک لفظ یہی زبان کاٹ کے رکھ دوں گی یہ یہ کریں گا تمھیں ہیرس یہ۔۔۔

اس نے چلتے ہوے ایک دم خاموش اسامہ کا ہاتھ پکڑا اور اس کے سامنے کیا

"آپ کو ایک لفظ بھی بولنے کی ضرورت نہیں ہے اسامہ اپنے آپ سے بھی زیادہ یقین رکھتی ہوں آپ پر صفائی تو جھوٹے لوگ کرتے ہیں آپ سچی ہیں آپ کے لیے میں لڑوں گی۔"

وہ ایک دم جیسے پھول نچھاور کر چکی تھی اس کی صبح کو اس پر بھروسہ تھا اسے کچھ اور نہیں چاہیئے تھا

"صبح یہ کیا کہہ رہی تم یہ بچی جھوٹ کیوں بولے گی۔"

"بس پتا چل گیا ہو گا کہ یہ کس کا ہے تو بس آگ لگ گئی ہو گی اسامہ کو بات کرنے کو کہا ہو گا جب اسامہ نے اسے روکا ہو گا تو یہ ہتھیار استعمال کیا تم سب کو دھوکا دیں

سکتی ہو مگر ایک کرائیم سڈوڈنٹ کو ہر گز نہیں اسامہ کہ اتنے ناخن نہیں ہیں جو تمھارا بازو کا کپڑا لمبے ناخنوں کے سٹائل میں پھاڑے اور ایک بات بتادوں میرے شوہر کی پاکیزگی کا کسی کا کوئی مقابلہ نہیں ہے ہے کوئی ایسا شخص جو اپنی بیوی کو اس کی اجازت کے بغیر نہیں چھوتا، ہے کوئی ایسا مرد جو عورت کو عزت کی نگاہ کے سوا اور کسی نظر سے نہیں دیکھتا ہے کوئی نہیں ہے میں یقین سے کہہ سکتی ہوں میرا اسامہ ہیرا ہے ہیرا اور کہہ کے تو دکھائیں کہ یہ بد کردار ہے کہنے والے خود ہونگے دُنیا بھی آکر کہہ دیں میں نہیں مانوں گی پتا نہیں تمھاری اس بات پر دل کر رہا ہے میں تمھارا حشر کر دوں بس مردوں کو بدنام کیا ہوا خود اپنے آپ کو بدلوں گی تو مرد کو بھی موقع نہیں ملے گا چلے اسامہ میں اس یونی میں بھی نہیں پڑھوں گی جہاں آپ کو لوگ عزت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اسامہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے ساتھ لے کر چل پڑی

وہ بالکل خاموش تھا اسے صبح کے اتنے خوبصورت اعتراف اور جواب کی توقع نہیں تھی اتنا گہرا جھٹکا لگا تھا کہ زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکل پا رہا تھا

صبح باہر آ گئی اس نے اسامہ کو دیکھا پھر کچھ کہے بغیر اس کے سینے سے لگ گئی

"تم بہت اچھے ہو اسامہ تمھیں صفائی دینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی خیر اب اس یونی میں کبھی نہیں جاوں گی پاکستان چلتے ہیں میں دوہا میں بور ہو گئی ہو مجھے اپنے گھر جانا ہے جہاں صرف میں اور تم رہتے تھے ہماری دُنیا ہمارا جہاں مظفر آباد ہی میرا اصلی گھر ہے اور کوئی گھر نہیں۔"

اسامہ مسکرانا چاہتا تھا، خوشی سے چلانا چاہتا تھا بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہا سارے جذبات یک بیک اس کے اندر آئے پر وہ بالکل سپاٹ چہرہ لیے اسے دیکھتا رہا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟۔"

"تمھاری محبت بہت عجیب ہے میں اسے سمجھ نہیں سکتا ایک پہیلی کی طرح ہے جس میں بتا نہیں سکتا اور تم ایسی گھتی ہو کہ جسے میں سلجھا نہیں سکتی بڑی ہی عجیب محبت ہے تمھاری صبح بڑی عجیب اس کے علاوہ کوئی لفظ میرے زہن میں نہیں آتا ۔"

صبح مسکرائی

"میری محبت میں الجھے رہو اس کی پہیلی ڈھونڈتے رہو اس سے میری محبت کی قمیت میں اضافہ ہو گا۔"

"یہ بات تم نے غلط کہی ایسی محبت کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے کیونکہ ایسی پاکیزہ محبت کی کبھی قمیت نہیں لگ سکتی اور میں بے حد خوش نصیب ہوں کہ میری جھولی میں یہ پاکیزہ محبت آئی میرے ساتھ چلو گی چکور!!۔"

صبح نے گھورا اور پھر مکا لہر کر ہولے سے اس کے گال پہ مارا اسامہ مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام کر چل پڑا

•••••••••••••••••

وہ اسی دروازے پہ پہنچا جدھر صبح جانے لگی تھی

"اِدھر کیا ہے تم نے کبھی پہلے یہ کمرہ نہیں دکھایا۔"

اسامہ مسکرایا کچھ کہنے لگا پھر سر جھٹک کر اس نے دروازہ کھولا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لایا کمرے میں صبح کو لگا کچھ سپرائز ہو گا مگر سادے سے کمرے کو دیکھ کر اس کا چہرہ بجھ گیا وہ کیسے آن رومینٹک شوہر سے اُمید رکھ سکتی

"بہت اچھا ہا ورومینٹک!!۔"

وہ سڑے ہوے ظنزیا انداز میں بولی اسامہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی

www.novelsclubb.com

"میں نے تمھیں کہا کہ میں تمھیں سپرائز دوں گا۔"

"تم کبھی گول نہیں ہو سکتے اسامہ یوٹیوبر کے بوئی فرینڈز شوہر ان کے لیے کیا کرتے ہیں ان کو چھوڑو تم دین بھائی کی۔۔۔۔۔۔"

اسامہ نے تیزی سے پردہ پیچھے کیااور وہ اس دیوار کو دیکھ رہی تھی دیوار تھی یا اس کی پینٹنگ یا اس کا چہرہ کیا تھا یہ

"ہاں جانتا ہوں گولز ہیں!!۔"

اسامہ بولا تھا مگر وہاں کس نے سُنا تھا وہ تو بس منہ کھولے حیرت سے اس دیوار کو تک رہی تھی پھر یک دم اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا مگر چیخے اس میڈم کی نکل ہی پڑی تھی

"او میرے خدا یہ کیسے یہ تم نے او میں کہی بے ہوش نہ ہو جاو!! تم نے میری خواہش پوری کر دی تمھیں یاد تھا۔"

وہ تیزی سے آئی اس کو ہگ کر چکی تھی

"آئی جسٹ لو یو لو یو لو یو او گاڈ یو ر دی بیسٹ چکی ایئم لکی ٹو ہیو یو کیسے یاد تھا۔"

"چکی!!۔"

"ہو!۔"وہ جم میں اکسیر سائز کر رہا تھا جب صبح اس کے پاس آئی تھی

"تم ایک دیوار بناو گے جس میں صرف میرا چہرہ ہو!!۔"

اسامہ جو ٹریڈ مل پہ چل رہا تھا چونک کر اس ویمپ کو دیکھا جو اپنے بال کو بار بار اپنے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی

"ہاں لاو حاضر کرو اپنی گردن لگادوں گا دیوار پہ۔"

اس نے سر اُٹھا کر گھور کر دیکھا

"نہیں ویسا نہیں میز میری بہت ساری پکچر ہوں اور آپس میں جوڑ کر اسے پوٹریٹ ہو جس میں میرا چہرہ ہو۔"

"جاو لٹل گرل کارٹون ہی دیکھو تم یہ جو یوٹیوب ہے تمھارا دماغ خراب کر رہا ہے ۔"

"پلیز اسامہ!! وہ میں نے دیکھا تھا نا وہ اتنا کیوٹ تھا۔۔"

"آوٹ خوامخواہ میرا سر مت کھاو!!!۔"

"تم دُنیا کے گندے، پاگل، اور چکی انسان ہو!!!۔"

وہ کہہ کر چل پڑی تھی اس کی آنکھوں میں نمی بھی تھی جو اسامہ نے ان چھ سالوں میں ہر پل بڑی شدت سے محسوس کی تھی نور صبح نے اس کے گال چھوئے تو وہ چونکہ

You just completed me

اسامہ کے ہنٹوں پہ تبسم پھیلا

No you completed me

www.novelsclubb.com

کہتی ہی اس نے نور صبح کے ماتھے پہ پیار کیا

••••••••••••••••••••••

سُنہری حویلی کا دروازہ کھلا اس میں سے دین، ثمرن نکلے پھر دوسری دروازے میں نور صبح نے سفائر کو تھاما ہوا تھا اور جسمین کو اس نے بیگ پکڑایا اسامہ نہیں آیا تھا کیونکہ وہ کورٹ گیا تھا آج اس بچی کا فیصلہ ہونا تھا اسی سلسلے میں وہ کل سے ہی شہر میں تھا

ثمرن نے آنکھیں اُٹھا کر اس حویلی کو دیکھا تھا جہاں یہ جگہ اس کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھی مگر قیامت گزر چکی تھی حساب ہو گیا تھا انصاف مل چکا تھا اور ثمرن کو اپنے صبر کو پھل مل گیا تھا وہ اپنے رب کی جتنی شکر گزار ہوتی اتنا کم تھا مورے باہر آئی اور انھیں دیکھ کر دین آگئے بڑھا اور ان سے ملا

"میری مورے میری قلب!!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ ان کو پیار کرنے لگا مورے کی آنکھیں نم ہو گئیں بے اختیار اسے چومنے لگی ثمرن مسکرا پڑی

"میرا صلاح الدین! بہت یاد کیا تھا تمھیں میں نے۔"

"میں نے بھی آپ کو اپنی پوتی سے نہیں ملی گی سفائر۔"

"ثمر بچی!!۔"

وہ ثمرن کی طرف بڑھی اُسے پیار کیا اور گرم جوشی سے جیسے بھینچ لیا ثمرن نے بھی انھیں خوب پیار کیا آخر ماں تھی اس کی

"سفائر!!دادو!!۔"

صبح نے اسے اشارہ کیا اس نے پہلے دین کو دیکھا دیک نے پیار سے اسے اُٹھایا اور پیار کر کے مورے کے قریب کیا

"سفائر جان مادر بزرگ آپ کی مادر بزرگ!!۔"

وہ کھلکھلا کر دین کے گردن میں منہ دینے لگی اور آوازیں نکالنے لگی

"دادو کی جان اِدھر آو ماں صدقے نظر اُتروائی اس کی۔"

www.novelsclubb.com

انھوں نے اسے اُٹھایا اور وہ بجائے رونے کی اپنی دادو کے سینے پہ سر رکھ دیا سب یہ منظر دیکھ کر مسکرا پڑے

"چلے اندر!!!۔"

"مورے آپ مجھ سے نہیں ملی۔"

جسمین اور صبح بولی

"اِدھر آو ماں واری میری بیٹاں آئی ہیں۔"

وہ دوسرے بازو آگئے کر کے ان کے ماتھے پر بوسہ دینے لگی

"مادر بزرگ اور باقی سب کہاں ہیں؟۔"

www.novelsclubb.com

دین نے پوچھا

"اندر آو!!کام میں لگے ہوے ہیں سب پیچھے والے پورشن میں ہیں اس کے ساتھ والے لان میں ہے نا مہندی آو!!۔"

وہ سب ان کو ساتھ لے کر چلنے لگی ثمرن نے اچانک نور کا ہاتھ پکڑ لیا صبح چونک پڑی

"میرے ساتھ رہنا!!!۔"

ثمرن کے لہجے میں اس نے خوف محسوس کیا

"آپی ٹھیک ہیں؟۔"

"ہاں بس تھوڑا سا گھبڑا رہی ہو ہاتھ پکڑے رکھنا!!۔"

اسے معلوم تھا تایا جان اور تائی بھی حویلی میں ہے اس لیے تھوڑا سا گھبڑا رہی تھی

"ٹھیک ہے آئے میرے ساتھ۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں بعد کرتے ہوے اچانک چلنے لگی کہ دونوں کے قدم رُک گئی سامنے کھڑے دو فرد نے ان دونوں کے قدموں کو روک دیا تھا

"ثمر، نوری!!۔"

امی کی بھرائی ہوئی آواز بھی ان دونوں کے سکوت کو نہیں توڑ سکی اور بابا کا چہرہ ان دونوں کے گرد اٹکا ہوا تھا امی بھاگتے ہوے آئی اور جا کر ان دونوں کو لپٹا چکی تھی

"میری بیٹیاں! یا اللہ تو نے میری دعا قبول کر دی میری بیٹیوں کا چہرہ دکھا دیا۔"

جبکہ ان دونوں میں زرا سی بھی جنبش نہیں ہوئی پھر ایک دم نور صبح نے امی کے گرد بازو پھیلا کر رونا شروع کر دیا

"ماما!!! ماما آپ آ گئیں بابا!!۔"

اس نے روتی ہوئی ماں سے لپٹ کر بابا کو دیکھا جن کی ٹھوڑی ہلی اور وہ بھی بڑھے آ گئے ثمرن جبکہ ویسی ہی تھی

وہ بس دونوں کو تکے جا رہی تھی

"فرہاد ثمرن کچھ کیوں نہیں بول رہی ثمرن!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ ثمرن کو دیکھتے ہوے اپنے شوہر سے بولی جو اپنی دوسری بیٹی کو ساتھ لپٹائے اسے پیار کر رہے تھے

"آپ لوگوں کو کس نے یہاں بھیجا ہے۔"

نور صبح بولی

"ہمارے دو بیٹے ہم سے ملنے آئے تھے انھوں نے ہمیں بلایا!۔"

"کون؟۔"

"اسامہ اور دین!!۔"

****

www.novelsclubb.com

"یہی گھر ہے؟۔"

صلاح الدین نے کار پارک کرتے ہوے کہا اسامہ نے اپنے فون کو پھر اس گھر کو دیکھا

"بتایا تو یہی ہے آڈریس سے اِدھر ہی معلوم ہو رہا ہے۔"

دین نے کار پارک کی اور پھر وہ دونوں اُتر کر گیٹ کی طرف بڑھے اور ارد گرد دیکھتے ہوے انھوں نے بیل ماری

دس منٹ بعد آواز آئی کون؟ تو دین نے جواب دیا فرہاد صاحب سے ملنا ہے؟

دروازہ کھلا اور فرہاد صاحب باہر نکلے

"جی اسلام و علکیم!!۔"

www.novelsclubb.com

انھوں نے نا سمجھی سے ان دو بڑے نوجوانوں کو دیکھا

"اسلام وو لکیم انکل کیسے ہیں آپ مجھے تو شاہد آپ نے نہیں پہچانا ہو گا میں صلاح الدین علی خان آپ کی بیٹی ثمرن کا ہز بنڈ!۔"

ایک دم جیسے ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل وہ بہت حیرت سے اس اونچے چوڑے شاندار مرد کو دیکھنے لگے جو ان کی بیٹی کا شوہر تھا

"اسلام و علیکم انکل !۔"

اسامہ نے ہلکی سے مسکراہٹ سے کہا وہ پھر اسے دوسرے نوجوان کو دیکھنے لگی تو وہ اسے دھاڑی کے باوجود پہچان گئے یہ تو اسامہ ہے نور صبح کا

"کیا ہوا میری بیٹیاں ٹھیک ہے نا؟۔"

وہ یک دم ڈرتے ہوے بولے صلاح الدین مسکرایا

"ارے نہیں نہیں بالکل ٹھیک ہیں وہ ہم آپ سے ملنے آئے ہیں کچھ ضروری باتیں کرنی ہے کیا آپ اپنے بیٹوں کو اندر نہیں بلائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

وہ بے حد اپنائیت سے بولا انھوں نے ان دونوں کو اندر بلایا مگر نجانے کیوں اپنے بچیوں کے مطلق بہت گھبڑاہٹ ہو رہی تھی گھر کے اندر لے کر گئے تو انھوں نے اپنی بیوی اور بیٹے کو آواز دی جو کچن میں باتیں کر رہے تھے وہ باہر آئے تو رُک گئے

"فرہاد آپ نے بتایا نہیں کوئی مہمان!!۔"

"آنٹی ہم مہمان نہیں ہے میں صلاح الدین اور یہ اسامہ آپ کے داماد۔"

وہ ایک دم ساکت ہو کر ان کو دیکھنے لگی ساکت تو ارسل بھی ہو گیا تھا ان سب کو ڈر تھا کہی یہ ارسل کو بدلہ ارسل جانے لگا

"بڑی ریلکس ہم تمھیں مارنے نہیں آئے جب تم نے کچھ کیا نہیں ہے تو ایسے کیوں گھبڑا رہے ہو۔"

www.novelsclubb.com

دین نے اس کے سفید پڑتے چہرے کو بڑی نرمی سے کہا

"آپ لوگ بھی نہ ڈرے ہم نے بس آپ لوگوں سے گپ شپ کرنی تھی کیا یہاں آپ اپنے دامادوں کی خاطر داری نہیں کرتی۔"

اسامہ مسکرا کر ان کی گھبراہٹ دور کرتے ہوے بولا

••••••••••••••••••••••

"دین پہلے بھی ڈھونڈتا رہا ہمیں مگر ہم لوگ آسٹریلیا چلے گئے ارسل کو سکولرشپ آفر ہوئی تھی ہم نے بھی کہا ٹھیک ہے اچھا بچیوں کی خوشیاں نہیں دیکھ سکے بیٹے کی دیکھ کے جی لے ورنہ ہماری نیندیں جیسی اُڑھ گئی تھی اُدھر ہی ارسل کی بھی کنویکیشن تھی اور اسامہ کے چھوٹے بھائی کی بھی ڈگری سرمنی اسامہ نے ہمیں پہچان لیا تھا اور پتا کروا کر وہ فوراً ہمارے گھر پہنچ گیا پھر اس نے ہمیں سارا قصہ سُنایا جہاں ثمرن کے بارے میں سُنا تو دل جیسے پھٹ چکا تھا اور اپنی نور صبح کے بارے میں جانا تو دل کو کونے میں سکون ملا کہ میری دونوں بیٹیوں کے نصیب کتنے حُسین

ہیں ثمرن کچھ تو بولو میرا دل ڈوب رہا ہے بیشک مجھے ڈانٹ لو غصہ کرو ناراضگی کا اظہار کرو مگر ایسے مت کرو۔"

امی نے سارا واقعہ بتاتے ہوے ساکت کھڑی ثمرن کو جنجھوڑا ثمرن نے ان کا ہاتھ نرمی سے پکڑا اور پھر انھیں لے کر چلنے لگی چلتے ہوے وہ حویلی کی لان میں آئے جو اب خاصا مختلف ہو گیا تھا مگر اسے ہر ایک ایک جگہ یاد تھی اپنی آعزیت کا ہر پل یاد تھا

"یہ جگہ دیکھ رہی ہیں آپ چار دن اتنی سخت ٹھنڈ اور بارش میں رات کے وقت کھڑی رہی تن تنہا اندھیری رات میں کتے کی بھونکنے کی آواز، رات کی وحشت، عزت چھین جانے کا خوف سردی اور بارش سے مر جانے کا خوف ہر قسم کو خوف میں نے ان چار راتوں میں محسوس کیا۔"

وہ بالکل میکانی انداز میں کہہ رہی تھی پیچھے بابا اور نور تھے

www.novelsclubb.com

"اور کھڑے رہنا تھا لیٹنا تو دور کی بات بیٹھنے کی بھی اجازت نہیں تھی ٹانگیں شل ہو گئی تھی میری اس وقت شدت سے اپنے مر جانے کی دعا کی تھی مگر نہیں عذاب تو باقی تھا اِدھر آئے۔"

امی کا ہاتھ دوبارہ پکڑ کر وہ حویلی کے اندرونی حصے میں گئی اور کچن کو ڈھونڈنے لگی سب نے بھی حیرانگی سے ثمرن کو دیکھا اور اس کے پیچھے بڑھے اور جب ملا تو اس ایک بار پھر مختلف اور خوبصورت کچن کو پایا

"یہاں یہاں تو سب کچھ ہوا پہلے تو ایک گھنٹے میں کھانے بنانے کا حکم ہوا مگر میں کھانا نہیں بنا سکی کیونکہ تین عورتیں آئی تھی انھوں نے میری چادر کھینچی پھر بیلن، پھر تھپڑ اس کے بعد بے رحم ٹھوکروں کے بعد کسی بے جان گڑیا کو توڑ پھوڑ کر پھینک دیا۔"

www.novelsclubb.com

اب نور صبح کو جھٹکا لگا یہ سب کچھ اس نے نہیں جانا تھا

"کچھ دیر اپنے بے ہوش وجود پر کسی مہربان کا لمس محسوس ہوا اور وہ تھی میری ساس مورے انھوں نے مجھے اُٹھایا میری مرہم پٹی کی اس کے بعد کھانا خود بنایا تاکہ میں ڈانٹ سے بچو لیکن ایسا کیسے ہو سکتا تھا کچھ دیر بعد چاے کا حکم یہاں چولہے کے قریب میں چاے بنا رہی تھی ڈوپٹہ سرک گیا تایا کو یہاں عورتوں کا بغیر چادر سے نفرت تھی اور پھر میں ان کی نفرت کو نشانہ بنی تھی نہ صرف بے رحم ٹھوکریں بلکہ گالیاں ایسی کہ ابھی تک کانوں میں گونجتی ہیں۔"

اس کی آنکھوں میں بے تحاشا پانی نکل آیا سب لوگ جو ہیچھے تھے ان کے پاس کوئی چارا نہیں تھا بس شرمندگی سے سر جھک گئے امی ابو نور صبح تو بس ثمرن کو دیکھیں جا رہے تھے دین آگئے بڑھا اور موشم کہہ کر اسے کمفرٹ دینے لگا اس نے روکا

www.novelsclubb.com

"نہیں دین مجھے ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے اِدھر آئے ڈرائینگ روم لے کر جاتی ہوں جہاں مجھے پر پلیٹ پھینکی گئی تھی سالن سے بھری پلیٹ سب کے لیے انٹرٹیمنٹ والا دن تھا یاد تو ہو گا آپ سب کو بھول گئے ہونگے مگر میں نہیں بھولی

تھی میں وہ ہنسی، دبی مسکراہٹ طنزیا نظر نہیں بھولی تھی رات کو آنکھیں بند کرتی ہوں تو یہ سب کچھ نظر آتا ہے اسے روکنے کی تمام کوشش کرتی ہوں یہ دیکھ کر اللہ نے مجھے اس کے بدلے ایک محبت کرنے والا شوہر دیا اس کے بعد بیٹی بھی مگر انسان کو اپنے اوپر کی ہوئی زیادتی نہیں بھولتی کیا کریں انسان جب اسے اپنے خوش کن پل یاد آتے تو وہ بیشک اپنے غم بھول جاتا ہے مگر وہ غم نہیں تھا ایک قیامت تھی اور انسان کبھی قیامت بھول نہیں سکتا۔"

اس کی آواز رندھ گئی

"آپی!۔"

نور صبح آگئے بڑھ کر اپنی بہن کو گلے لگا چکی تھی

"پھر امتحان اور بھی باقی تھے سارا دن نوکروں کی کام کو چھوڑ کر ایک دن کسی کو خیال آیا کہ ایسا عذاب مناسب نہیں ہے اس کو دوسرے لیول پر لے کر جائے تیر اس کے بیکار سے جسم میں کیوں نا تیر گھسا دیں یونو فن!!۔"

"آپی بس کر دیں!!۔"

نور سے برداشت نہیں ہو رہا تھا

"یہاں بالکل نشانے پہ میری گردن پہ لگا کپڑے اُتار رہی تھی بس پھر کیا گر گئی صبح پھر ہوش آیا تو نیچے جا کر ایک بار پھر مار پڑی مجھے مار، اپنے ذلت کا کوئی غم نہیں ہے کیونکہ نصیب میں لکھی ہوئی تھی اسی کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس نے انعام بھی دیا

دین کی صورت میں میں اس کی شکر گزار ہوں مگر اچانک سے وہ تیر اچانک میرے دل کو لگا، گردن والے اور ذلت نے اتنی تکلیف نہیں دی جب مجھے معلوم ہوا ایک اور بیٹی بھینڈ چڑھا دی گئی جس کی وجہ سے میں نے اپنا آپ قربان کر دیا اور وہ خود اپنے بیٹے کو لے کر غائب جس بُرے خواب سے بچنے کے لیے میں نے اتنا بڑا قدم اُٹھایا مگر بُرا خواب تو آ گیا اب آپ کو چھ سال بعد دیکھا تو کیا بولوں امی آپ لوگوں نے مجھے بولنے جوگا چھوڑا۔"

اس نے تھکے ہوے انداز سے کہتے ہوے صبح کے کندھے پہ سر رکھ دیااور تقریباً سب کے آنسو نکل آئے واقعی اس کادرد کو کوئی نہیں سمجھ سکتا تھاخانم آگئے بڑھی اور صبح کا کندھا تھپ تھپایاوہ چونکہ اس کا چہرہ بھیگ چکا تھاانھوں نے پیار سے اس کا چہرہ صاف کیا

"لاو میری بیٹی کو مجھے دوں آو ثمرن بچی خانم جان کے ساتھ چلو!!۔"

وہ سب کواشارہ کرتی کہ ویسے بھی سفر کی تھکن اس کے بعد پریشان بعد میں بات کیجیے گا۔

نور نے ثمرن کا چہرہ چوماااور اس سے الگ ہوئی

امی کے پاس آئی

"ائے امی ارسل کدھر ہے اب تو کافی بڑاہو گیا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ لہجے کو ہشاش بناتے ہوے بولی ورنہ اپنی بہن کا سُنتے ہی اس کا دل جیسے بند ہونے کے قریب تھا اتنی قربانی اتنی قربانی تو ماں نے بھی نہیں دی جتنی بہن نے دی ماں سے زیادہ بہن نے اس کو پالا اور اسے شرمندگی ہو رہی تھی چھ سال پہلے جب وہ اپنی بہن سے لڑی تھی اسے بُرا بھلا کہا تھا ہم اپنے درد اپنے تڑپ میں اگلے کی قربانی اگلے کی محبت کو کیوں بھول جاتے ہیں اگلے نے درد بھرے کانٹوں کے بستر پر لیٹے آپ کی خاطر اور اگر وہ آپ کے بھلے کے لیے اس شخص سے آپ کو دور کر رہا ہے جو وہ سمجھتا ہے آپ کی نقصان کا باعث ہے مگر ہم اندھوں کی طرح انھیں حقارت سے دیکھنے لگ جاتے ہیں کہ انھیں ہماری اور ہماری خوشی کی پروا نہیں ہے آج نور صبح کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا اسے اپنی بہن کو یہ سب کچھ نہیں کہنا چاہیئے تھا آج وہ واقعی ٹوٹ گئی تھی

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

"تھینک گاڈ بلا آخر ہمیں انصاف مل گیا۔"

روہان ڈرائیو کر رہا تھا جب وہ خوشی سے بھرپور اسامہ دی چکی کو دیکھتے ہوے بولا جس کی آج خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

"کیسے نہ ملتا جیت تو ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے اور سب سے آسان کام ندا کے بیان نے کر دیا اگر وہ گھر والوں کی حراست میں ہوتی تو اس کا بیان ان کے دباو سے خاصا مختلف ہوتا۔"

"چلو مسٹر! مبارک اب کیا کرنا ہے۔"

"جج سے میری میٹنگ ہے ان سے اس ایشو پہ بات کرنی ہے چائلڈ میرج اور ایک تو بہت سے عبائی علاقوں میں کوشش کرنی ہے کہ بیکچلر تک تعلیم لازم کرنی ہے جب تم انسان کو تعلیم نہیں حاصل ہو گی وہ پھر عقل اور شعور سے محروم رہے گا جو اس کے لیے اور معاشرے کے لیے بے حد نقصان دے ہیں اور نکاح پر لڑکی کی شناختی کارڈ دکھایا جانا بے حد ضروری ہے کیونکہ ایسے لوگ آٹھارہ سال لکھوا کر چھوٹی بچیوں کی شادی کر دیتے ہیں اور دوسرا ان کی پوری رضامندی شامل ہونی چاہیے

یہی اسلام میں ہے ایسی شادی کو قبول نہیں کیا جاتا جہاں زبردستی ہو، یہ دو کام کرنے بے حد ضروری ہے اور اس کے لیے ایک کیمپین کرنا ہو گا۔"

"خدا تمھیں کامیاب کریں اسامہ ویسے ثمرن سکول کی تعمیر مکمل ہو گئی۔"

"ابھی نہیں مگر میں نے اخبار میں انٹرویو کا اشتہار دیں دیا ہے دیکھو۔۔۔"

وہ کہنے لگا اچانک گاڑی کنڑول سے باہر ہوئی کیونکہ کسی نے پیچھے والے ٹائر پہ گولی ماردی تھی جس کے پنچر ہونے کے باعث وہ سیدھا زور سے اونچائی کی طرف جا کر گرنے والی تھی مگر اسامہ نے پھرتی سے سٹیرنگ پکڑ کر دوسری طرف کیا تو وہ جا کر دوسری طرف بڑی زور سے جھٹکا کھا کر لگی

اور ان کے سر آ گئے جا کر بڑی زور سے لگے

••

"اِدھر چھت پہ کیا کر رہی ہو۔"

صبح اوپر چاند کو دیکھ رہی تھی جو آج اس کو بالکل قریب محسوس ہو رہا تھا اس کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی رات کی دھند بھی غالب تھی اتنے ٹھنڈ میں اس نے خالی شال لپیٹی ہوئی تھی جب اچانک کسی کی آواز پہ مڑی دین تھا

"کچھ نہیں سُنا تھا آپ کا یہ چھت کافی بڑا دیکھنے کا اشتیاق ہوا تو چلی آئی۔"

"سُدھر جاو لڑکی!! رات کے وقت ٹھیک نہیں ہوتا وہ تمھارے چکی کو پتا چل گیا تو تمھاری خیر نہیں ہے۔"

"اسامہ کا کچھ پتا چلا آپ کو ان کی کوئی کام تھا۔"

وہ چل کر آیا

"ہاں اللہ کے کرم سے کامیاب ہوے اس بچی کو انصاف مل گیا۔"

"اب کیا ہو گا وہ اپنے پیرنٹس کے ساتھ نہیں رہے گی۔"

صبح نے دین کو دیکھتے ہوے کہا

"وہ بچی خود کہہ رہی اس نے گھر جانا ہی نہیں ہے اسامہ اسے اعیشا ہاوس لے جائے گا۔"

"ایشا ہاوس ویسے دین بھائی کل آپ مجھے اور آپی کو ایشا ہاوس لے جائے گے۔"

"کیوں نہیں ویسے بھی وہ آج پورا دن بالکل خاموش رہی کل شاہد ان بچوں اور اسامہ کے کارنامے دیکھ کر اس کا دل بہل جائے۔"

"اسامہ نے کہا تھا وہ رات تک آجائیں گا ابھی تک نہیں آیا۔"

"اوہو تو صاحب عالم کا انتظار تھا یہ تو صرف ایک بہنا تھا کتنی میامی ہو تم۔"

دین نے اس کے بال بگاڑے

www.novelsclubb.com

"اُف دین بھائی آپ کو نا میرے بالوں سے دُشمنی ہے۔"

"چلو نیچے جیسے آئے گا خبر دیں دوں گا کل مہندی ہے بیمار پڑ جاو گی۔"

وہ اسے زبردستی لے کر نیچا آیا لیکن خانم اور مورے اور امی پریشانی سے اسامہ کو دیکھ رہے تھے جس کے سر پہ چوٹ لگی تھی

"اسامہ!!۔"

صبح تو چوٹ دیکھ کر تڑپ اُٹھی تھی دین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہ امیاں ہیں! اس نے دین کی تنبیہ نظر دیکھی تو خاموشی سے اس کے ساتھ آئی سدرہ آئی اور پھر اسے ہلدی والا دودھ دیا

"کھانا لگاوں اسامہ!!۔"

مورے نے پوچھا اسامہ نے دوائی لے کر گلاس ہنٹوں سے لگاتے ہوے نفی میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"زیادہ تکلیف تو نہیں ہو رہی بیٹے ڈاکٹر کو بلوائیں۔"

امی نے کہا

"آپ سب پریشان نہ ہوے میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

کہتے ہوے نظر اس کی نور پر پڑی وہ بے حد پریشانی سے دیکھ رہی تھی وہ اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا

نظروں سے تسلی دی میں ٹھیک ہوں

"اسے کیا ہوا ہے؟۔دین اس کے پاس چلا گیا جب ثمرن کی آواز پر صبح نے گردن موڑی ثمرن بھی پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی

"آپ اُٹھ گئی!!۔"

"ہاں وہ سفائر اچھا ہو گیا سر پہ کیا ہوا ہے ٹھیک تو ہے نا۔"

صبح کو جھٹکا لگا کہاں وہ اسامہ کے نام سے دور بھاگنے والی آج اس کے لیے فکر مند ہو رہی تھی

"جی لگ تو ٹھیک رہے ہیں آپ پوچھ لے!۔"

ثمرن نے اسے دیکھا پھر نفی میں سر ہلانے لگی

"نہیں ایسے کیسے جاوں میں تم جا کر سفائر کو دیکھو میں اس کی دودھ کی بوتل لے کر آئی۔"

اچانک اسے پتا نہیں کیا ہوا کہ اس کے تاثرات بدلے اور وہ نور کو کہتے ہوے کچن کی طرف بڑھی پر ابھی بھی اس کی فکر مند نظر اسامہ کے پیلے اور زخمی چہرے پہ تھی

.....

"یہ کام ملک نے کیا ہے۔"

"کہہ تو یہی سکتے ہیں کورٹ سے واپسی کے لیے نکلے شروع میں مجھ لگ رہا تھا کہ کچھ گڑبڑ ضرور ہو گی

www.novelsclubb.com

مگر جیسے ہی ہم لوگ مری پہنچے تو اچانک ٹائر پہ فائر ہوئی شکر ہے گاڑی کنڑول میں لائے ورنہ سیدھا کھائی میں جا کر گرنی تھی بس وہ سائڈ پہ جھٹکا لگنے سے زور سے سر لگا روہان کا تو ایر بیگ کھل گیا تھا مگر میرا پتا نہیں کھلا۔"

اسامہ نے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوے دین کو بتایا صبح نے اسے گھورا وہ اب اسے دیکھ رہا تھا

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟۔"

"پنگے لینے کو کس نے کہا تھا؟۔"

"کہا تو کسی نے نہیں تھا یہ عادت تم نے مجھ میں ڈالی ہے۔"

"دین بھائی میری طرف سے آپ اس کو دو تین لگائے اچھا خاصا یہ سڑا ہوا کریلا ہی ٹھیک تھا اچھائی اسے سوٹ نہیں کرتی دیکھ لیا نا اچھائی کا انجام سارے کام الٹے کرنے ہیں۔"

"کیا کام الٹا کیا ہے میں نے اس سر درد کو کیوں لے آئے آپ پہلے ہی سر دُکھ رہا ہے ۔"

"کیا بچوں کی طرح لڑ رہے ہو خاموش ہو جاو سریس مسئلہ ہے، ملک تو جیل میں ہے تو یہ ؟؟۔"

"دین بھائی مانا کہ آپ پائلیٹ ہیں دُنیا سے بے نیاز مگر اتنا تو پتا ہونا چاہئیے کہ ایسے آدمی کے بندے بھی ہوتے ہیں اور میرا دل کر رہا ہے اس ملک کو پھانسی پہ چڑھا دوں۔"

صبح میڈم کو غصے کا دورہ پڑا اسامہ اور دین نے اپنی مسکراہٹ دبائی

"کوئی رحم و حم آیا سٹون لیڈی میں !!۔"

وہ دین کو دیکھتے ہوے اپنے چوٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوے ثمرن کو حوالہ دیتے ہوے بولا دین نے اسے گھورا جبکہ نور صبح نے کشن اُٹھا کر زور سے پھینکا

"ارے!!۔"

"خبر ادر میری بہن کو سٹون لیڈی کہا۔"

"لو کبھی بہن سے میرے لیے لڑتی ہے تو کبھی مجھ سے اپنے بہن کے لیے لڑتی ہے ۔"

"میں تم سے تب تک شادی نہیں کرو گی جب تک ثمرن آپی اپروول نہ دیں دے ۔"

اسامہ نے اسے گھورا جبکہ دین کو ہنسی آگئ

"پھر بیٹھے رہو اسامہ علی خان!!"

www.novelsclubb.com

دین کہتا ہوا اُٹھ پڑا

"کل ثمرن کو میں تمھارے کارنامے دکھاؤں گا ہو سکتا ہے اس کا دل پگھل جائے ابھی تو اپنے ماں باپ سے بھی ناراض ہے۔"

"تھوڑا ٹائیم دیں انھیں ٹھیک ہو جائیں گئیں زخم بھی تو گہرا ہے مندل ہونے میں کافی عرصہ لگتا ہے۔"

"بالکل ٹھیک کہا تم نے چلے میڈم!! اپروول کے بعد ہی ملنے کی اجازت ہو گی۔"

اسامہ کا منہ کھل گیا وہ ابھی اس سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا تھا صبح نے بھی ناک چڑھا کر اسامہ کو دیکھا اسامہ نے غصے سے اسے دیکھا کہ احتجاج کیوں نہیں کیا وہ مسکراہٹ دبا کر دین کے ساتھ چلی گئی

.....

"آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"بتایا تو ہے کام پر لے کر جا رہا ہوں۔"

دین نے ثمرن کی طرف دیکھتے ہوے کہا

"میرا ایسا کون سا کام جو اپنے سفائر بھی سب کے حوالے کر دی۔"

"سفائر کے سب اپنے موجود ہیں اور تم مجھے اب ٹائیم نہیں دیتی بس جی دین صاحب کی اہمیت کم۔"اس کے لہجے میں شکوہ تھا

"دین!!۔"ثمرن نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے چھوا

"جو اہمیت میرے دل میں الادین صاحب کی ہے وہ کسی کی نہیں شکوہ تو میرے بنتے ہیں کھل کے خود کبھی یہ فلائٹ کبھی وہ فلائٹ۔"

"تو کیا یہ جاب چھوڑ دوں تمھیں خوش کرنے کے لیے۔"

صلاح الدین مسکرایا ثمرن نے گھورا اور زور سے اس کے سینے پہ ہاتھ مارا

"خبر ادر آپ نے ایسا کیا بہت ماروں گی سر یسلی بہت زیادہ! مجھے تو فخر ہوتا ہے کہ میرا دین پائلیٹ ہے سر یسلی اگر میری پُرانی دوست مل جائیں بتا بتا کر ان کو جلاؤں ۔"

وہ ہنس پڑا اور ہاتھ بڑھا کر اپنے ساتھ لگایا

"اب لگ رہا ہے میری موشم واپس آئی ہے۔" ثمرن نے سر اس کے کندھے سے اُٹھایا

"دین آپ سے ایک بات کہنی تھی۔"

"ثمرن پلیز اگر رشتے کی بات ہے تو اس بارے میں بعد میں بات کریں گے ابھی یہ مومنٹ میں تمھارے ساتھ بتانا چاہتا ہوں رہی بات صبح کی وہ پھر کبھی ہو سکتی یاد آیا تمھارا مہندی کے سوٹ بھی لینا پہلے میں کام مکمل کرتے ہیں پھر چلتے ہیں۔"

وہ فل حال بات کو گھما گیا تھا جبکہ ثمرن کچھ اور کہنا چاہتی تھی وہ تو اسامہ کو پوچھنے والی تھی

•••••••••••••••••

"ٹھونسو ٹوسٹ!!۔"

www.novelsclubb.com

اس نے غصے سے پلیٹ میں جیم لگا کر اسے دی اسامہ نے اس کے غصیلے انداز کو دیکھا آج اس نے روک کر رکھ دیا وہ دین اور ثمرن کے ساتھ ایشا فاوینڈیشن دیکھنا چاہتی تھی

"کتنی بد تمیز ہو ایسے دیتے ہیں شوہر کو میں کتنا خیال رکھتا ہوں تمھارا اور اِدھر ڈھنک کا ناشتہ ہی نہیں نصیب!۔"

"یہ جتنا مل رہا کافی نہیں ابھی گھر والوں نے اتنا کچھ پہلے کھلا یا یہ چوٹ لگنے کے بعد زیادہ نخرے نہیں کرنے لگے۔"

وہ سفائر کو گود میں بیٹھائیں فیڈر اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے اس کو دیکھنے لگی

"کیا ہو صبح تم میرا گزارا کیسے ہو گا میں مر جاوں گا۔"

"چکی مارتا ہے لوگوں کو مرتا نہیں ہے کیوں سفو جانو چاچو چکی ہے نا!۔"

"اور ماسی چکور!!۔"

اسامہ بے دلی سے ٹوسٹ کھانے لگا

"ویسے یہ عیشا فائونڈیشن یہ کس نام سے انسپائرڈ ہوے۔"

اسامہ نے سر اُٹھایا پھر اس کو دیکھنے کے بعد نظریں پھیر کر بولا

"میری امی کا۔"

"پر وہ جو گھر میں آپ کے ماما پاپا کی تصویر لگی ہوئی ہے اس میں تو خانم عدیلہ کا نام بتایا ویسے ان کی شکل ارباز سے ملتی ہے آپ سے نہیں۔"

"ہو!! کیونکہ وہ ارباز کی امی ہے۔"

وہ آج اپنی زبان کیوں کھول اُٹھا تھا جس نے اپنے آپ سے بھی ایسی بات نہیں کی تھی صبح کو کہہ اُٹھا

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ہے؟ اسامہ ارباز تمھارا سٹیپ برادر!!۔"

وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی

"کیا ہوا اس میں حیران ہونے کی کون سی بات ہے۔"

"نہیں پر یہ میرا مطلب یہ کیسے۔"

اس کے چہرے پہ تلخ اور زخمی مسکراہٹ آئی

"چھوڑو کوئی اور بات کرتے ہیں۔"

"نہیں اسامہ بتائیں مجھے۔"

اس نے زور دیا

"میرے ابو پڑھنے کے لیے پنڈی چلے گئے میڈیکل کالج میں آڈمیشن ہو گیا تھا ان کا ۔"

www.novelsclubb.com

وہ بول رہا تھا اچانک رُک گیا پھر گلا کھنکھار کر بولا

"کہانی خاصی ٹیپکل سی ہے۔"

"آغا جان نے ان کو گھر لے دیا پھر تو بس موج مستی ڈیڈ کی کافی گرل فرینڈ تھی اس کے بعد ان کا سریس ریلشنشپ عدیلہ جو کہ ان کی کلاس فیلو تھی بات منگنی تک پہنچنے والی تھی کہ اچانک عیشا ایک سولہ سال کی لڑکی سے ان کو عشق ہو گیا ماما افریکا سے آئی تھی ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھے ان سے بڑا ان کا بھائی تھا جس کی شادی ہونے والی تھی ڈیڈ نے ماما کو چھت پہ دیکھا جہاں وہ پڑھ رہی تھی ماما اتنی حُسین تھی

"کیا میں ان کی تصویر دیکھ سکتی ہوں!!۔"

اچانک صبح نے اس کے بولنے پر مداخلت کی

"تصویر!!۔" اس نے جا کر دروازہ کھولا اور اس میں سے فریم نکالا پھر بڑھ کر اس کے سامنے آیا صبح نے ہاتھ بڑھایا اس نے لی وہ سفید لمبی سی سادہ شلوار قمیض میں بہت ہی کوئی خوبصورت گوری چٹی سولہ سال کی خوبصورت دوشیزہ تھی جس کے نقش پورے اسامہ سے ملتے تھے آنکھیں بھی سٹیل بلیو اسامہ پر گئیں تھی

"پتا ہے مزے کی بات وہ بالکل تمھاری طرح تھی سو لائو یلی انھیں مار بھی پڑتی تھی تو ہنس کر مجھے ساتھ لگا کر جو کس سُنانے لگی جاتی ان کی آنکھوں سے آنسو بھی نہیں نکلتی تھے۔"

وہ کرب سے بولا تھا

نور صبح نے سفائر کو بیڈ پہ لٹایا اور اس کے پاس آئی اس نے اسامہ کا ہاتھ پکڑا

"ڈیڈ کو ان سے سو کالڈ پیار ہو گیا پھر وہ سٹاک کرنے لگے انھیں جدھر بھی وہ جاتی ایک دم ان کی ملاقات سپورٹس کلب میں ہوئی ڈیڈ نے باتوں کا آغاز کیا وہ بھی شائے نہیں تھی تمھاری طرح تھی شی واز بولڈ اینڈ کنفیڈنٹ اسی طرح دوستی بڑھتی گئی اور ماما کو ان سے محبت ہو گئی ڈیڈ کو بھی شاہد ہو گئی ہو گی تو بس پھر آفیر شروع ان کا کیونکہ ابھی ماما کی عمر نہیں تھی ڈیڈ شادی پر بضد تھے مگر مام کی فمیلی تعلیم مکمل ہونے سے پہلے ان فراغت میں نہیں پڑتے تھے

ڈیڈ کے اصرار پر ماما نے نانو سے بات کی تو ان کو خاصی مار پڑی ایک تو وہ پٹھان تھا دوسرا جو ڈیڈ کے بارے میں باتیں مشہور تھی اس میں تو وہ اور جلاد ہو گئی مگر مام کی آنکھوں پر محبت کی پٹی بندھی ہوئی تھی یہی وجہ ہوئی ڈیڈ کے مزید ورغلانے پر اور گھر والوں کی مار نے انھیں بھاگنے پر مجبور کر دیا اور پھر انھوں نے شادی کر لی۔"

وہ خاموش ہو گیا اس سے آگئے کچھ کہا نہیں جا رہا تھا

"اسامہ آگئے کیا ہوا تھا۔"

اسامہ نے سر اُٹھایا پھر گہرا سانس لیا

"شروع میں تو محبت کا جوش دیکھنے والا تھا شادی کہ ایک سال بعد میں پیدا ہو گیا ڈیڈ نے آغا جان کو نہیں بتایا تھا کیونکہ آغا جان کبھی بھی دوسرے طبقے سے شادی کو پسند نہیں کرتے تھے دین بھائی کی مام والا حال تو ڈیڈ دیکھ چکے تھے اس لیے انھوں نے ایک گھر چینج کرنے کو کہا آغا جان کو ظاہر وہاں نہیں رہ سکتے تھے پھر یہ دونوں مظفر آباد آگئے۔"

"اومائی وہی گھر جہاں میں اور تم!!۔"

"پرفیکٹ لائف تھی ان کی اچانک محبت کا جوش کم ہوا ایک عورت سے تین سال تک انھیں بوریت ہونے لگی ویسے میں حیران ہوں تین سال بھی کیسے اچھے کاٹ لیے انھوں نے پھر ڈومیسٹک وائیلنس، پابندیاں آفیر، پچھتاوا، ماں باپ کے دل دکھانے کی سزا پھر ڈیڈ کی دلچسپی عدیلہ میں دوبارہ ہوگئی ان کی بھی انگیجمنٹ ہوئی تھی جب ڈیڈ نے انٹرسٹ لینا چھوڑ دیا پھر ٹوٹ بھی گئی اور ڈیڈ ان سے شادی کرنا چاہتے تھے آغا جان مان بھی گئیں کیونکہ عدیلہ خان تھی ہونا کیا تھا بڑی دھوم دھام سے شادی ہوئی اور پھر پورے مہینے بعد لوٹے وہ ان سے پوچھنے لگی وہ کہاں تھے کیونکہ میں بیمار تھا لیکن انھیں کیا پروا تھی کون اسامہ کون عیشا بس غصے میں مار وار کر چلے گئے اور میں دو سال کا اپنی ماں کے بے ہوش وجود کو دیکھ کر رو رہا تھا کیونکہ مجھے بھوک لگ رہی تھی۔

"یہ سب آپ کو کیسے پتا!۔" صبح نے اس سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"گل شیر کی امی، میری ماما نے سب بتایا ایک ایک واقعہ ایک ایک لفظ ایسا لگتا جیسا سب کچھ سامنے گزرا ہو اس کے بعد ارباز ہو گیا عدیلہ کو ڈیڈ کی شادی کا پتا چلا تو انھوں نے ہنگامہ کیا غصہ تو آغا جان کو بھی آیا تھا مگر ڈیڈ نے انھیں منا لیا تھا کسی طریقے سے اور جب انھیں پتا چلا کے ان سے پہلے بھی پوتا ہے یعنی میں تو وہ نرم پڑ گئے مگر ماما کی نفرت زیادہ تھی انھیں ڈیڈ نے کسی طریقے سے عدیلہ کو سمجھایا تو وہ شہر میں رہنے کا ڈیسائڈ کر چکی تھی اور کہا تھا وہ لڑکی کو نوکر کی طرح مانے گا اور ارباز کو بھی سنبھالی گی وہ تاکہ وہ اپنی نوکری آرام سے کر سکے اگر وہ نہیں مانتا یا تو وہ انھیں چُنے یا پھر ماما کو

اور ڈیڈ کو معلوم تھا کہ وہ اب بھی عیشا سے دستبردار نہیں ہو سکتے مرد کی کمینگی دیکھی تم نے بیشک دل بیزار ہو گیا ہو مگر رکھنا ضروری ہے ورنہ نے غیرتی کو دھبانہ لگ جائے خان کو۔۔اور کبھی کبھی اپنی ضرورت کا سامان بھی پورا کر لے۔"

"اسامہ پلیز لینو گیج!!۔"

www.novelsclubb.com

صبح نے گھورا

"میں اس بارے میں مزید بات نہیں کرنا چاہتا صبح ورنہ میں وائیلنٹ ہو جاوں گا۔"

"انھیں کیا ہوا تھا اسامہ یہ سب کیسے آ گئے بھی تو بولے۔"

"صاف لفظوں میں یہ سب دس سال تک چلتا رہا ماما کو کینسر ہو گیا جب میں بارہ سال کا تھا اور زندگی میں انھوں نے نصیحت کی تھی عورت کی عزت اور ان کا محافظ بنا ہے نا کہ وہ اس دُنیا میں دوسرا عیشا لائے اور پھر دوسری عیشا کا مطلب دوسرا اسامہ پھر مجھے ارباز سے کوئی محبت نہیں تھی مگر ماما جو اس پالتی تھی انھوں اس سے اتنا پیار تھا کہ انھوں نے کہا مرتے دم تک اس کا بھائی بنے رہنا اسے تکلیف نہ دینا۔"

"تو پھر آپ ایسے اپنے سٹیپ مدر کے ساتھ رہے۔"

"کوئی چارا بھی نہیں تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا ماں کے ہاس چلا جاوں۔"

اس نے پیار سے اسامہ کے کندھے پہ پیار کیا

"آپ بہت بیر وہیں اسامہ مجھے آپ سے محبت نہیں عشق ہو گیا آپ کی ماما نے آپ کی اتنی اچھی ٹرینگ کی ہے تبھی تو آج ہر لڑکی آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔"

اسامہ مسکرایا

"سوائے الف کے۔"

اس کا منہ بگڑ گیا

"نام بھی مت لے اس کا میٹر گھوم جاتا ہے میرا۔"

"ویسے ایک بات تو بتاو!!۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ سوچ کر بولا

"ہاں۔"

"یہ تمھارے ارشد بھائی کدھر ہے۔"

وہ چونکہ بھی مسکراپڑی

"اپنے گھر ہونگے!۔"

"نہیں اتنا شور ڈالا کرتی ایک بار بھی ان سے نہیں ملی نہ ذکر کیا۔"

"وہ خالا نا یو کے چلی گئی جبکہ ارشد بھائی پولیس کی نورکری کو ٹاٹا بائی بائی کر کے چلے گئے۔"اسامہ کے چہرے پر شرارت آئی

"اب تو مسئلہ ہی نہیں ارشد بھائی کی دھمکی نہیں چلنے والی۔"

"کیوں؟؟۔"

اس نے ایک دم پیچھے ہو کر اسے گھورا

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میرا خود دوست پولیس والا ہے اب تو مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے خوب تم تنگ کروں گا چکور!۔"

"میں خود پولیس میں بھرتی ہونے والی ہوں بتا رہی ہوں۔"

"ہوتی رہو!! مجھ سے کیسے بچو گی۔"

ٹام نے جیری کو دیکھا اور جیری اس کو مکا سینے پی مار کر تیزی سے بھاگی

"اُف صبح!!!۔"

وہ غصے سے اُٹھا اور پکڑنے کو دورا

*****

وہ پورے ایک ہاوسنگ سوسائٹی کے اندر داخل ہوے جس کا نام نور صبح تھا وہ حیرت سے اس خوبصورت لوکیشن پہ بنی جگہ کو دیکھ رہی تھی

"یہ کس کا ہے؟۔"

www.novelsclubb.com

وہ حیران کن انداز میں لب وا کرتے ہوے بولی

"اسامہ کا!۔"

اس نے جھٹکے سے گردن موڑ کر دین کو دیکھا جو اس کو دیکھیں بناڈرائیو کر رہا تھا پھر وہ ارد گرد اس خوبصورت سے ٹاون کو دیکھنے لگی

"یہ لاچار، بے بس، معزور یتیم، مسکین کے گھر ہیں مفت میں رہتے ہیں۔"

اب ثمرن ایک جھٹکے سے نہیں سنبھل سکی تھی کہ مزید جھٹکا لگا

"اس طرف مسجد بن رہی وہ دیکھو اور اس کے ساتھ ہی سکول ہے، ابھی یونی ورسٹی بھی بنی تھی مگر عیشا کا ہاوس بن رہا تھا وہ جل گیا پھر اس کے ساتھ ایک اور ہاوس ہے جہاں یہاں کام کرنے والے اور پڑھنے والے رہتے ہیں۔"

"ان کی تعلیم اور میڈیکل مفت میں ہے۔"

ثمرن نے منہ کھلے اتنے بڑے خوبصورت ہوسپیٹل اور عمارتوں کو دیکھا

"ہاں! جو جاب کرتی ہیں یہاں ان کو تو پے بھی ملتی ہے اور ساتھ میں جو لوگ کما نہیں سکتے ان کا خرچہ ادارہ اُٹھاتی ہے فنڈز کے تھرو اور ساتھ میں جتنا اسامہ کو

پرافٹ ہوتا ففٹی پرسنٹ اِدھر ہی جاتا اور جتنا میں کماتا ہوں میرا فیوٹی پرسنٹ اِدھر دیا جاتا ہے اور سب سے بڑی بات پرنس کو جب اسامہ کا کام پتا چلا تو وہ امپریس ہوے بغیر نہ رہ سکے اور انھوں نے بھی ہر مہینے فنڈز دینے کا ہے اس سے نیکیاں بڑھیں گی ۔"

"اتنا سب کچھ ہو گیا اور آپ مجھے اب بتا رہے ہیں۔"اس کا لہجہ کسی شاک سے کم نہیں تھا

"اس میں بتانے والی کون سی بات ہے کیا تم نے بھی دینا ہے۔"

وہ مسکرایا

"اور اس کا ایک اور مقصد ہے یہ ریپ کیسس، چائلڈ میرج، اور بہت سے برا بلم ہو یہ ادارہ آپ کی بھرپور مدد کرتا ہے اور ایک سپورٹ فراہم کرتا ہے کل ایک کیس تھا جس کی وجہ سے اسامہ کو چوٹ لگی۔۔۔۔۔"

اور وہ پھر سارا کیس کے متعلق بتانے لگا ثمرن کو تو جھٹکے پہ جھٹکے لگ رہے تھے مطلب اسامہ نے کہا کہ وہ اس پر غور کریں تو اس کو اس کی اچھائی کے سوا کچھ نہیں نظر آیا اتنا بھی کوئی اچھا ہو سکتا اتنا نرم اتنا خوبصورت دل بھی کسی کا ہو سکتا ہے شرمندگی جیسے اس کے ارد گرد پھیل رہی تھی کیا سمجھتی رہی اس کو اور وہ کیا نکلا پتھروں سے نکلا ایک ہیرا ایک انمول ہیرا جو بہت کم پایا جاتا ہے اس دُنیا میں اور ویسا ہی ہیرا اس کے بہن کے نصیب میں لکھا اور اب دین اس پورے ٹور کروانے لگا ایسی لڑکیوں کے مسکراتے ہوے معصوم چہرے کے خوشی دیکھ کر وہ مزید شرمندہ ہو رہی تھی کیونکہ اس کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتی تھی پھر وہ چل کر آفس کی طرف بڑھے جہاں بڑی سی تصویر دو لڑکیوں کی لگی ہوئی تھی ایک صبح کی تھی دوسرے کو وہ نہیں جانتی تھی

www.novelsclubb.com

"بیٹھو!!۔"

اس کی آنکھیں نم ہو گئیں وہ کیسے اس شخص کے پاس جا کر اپنے کیے کی معافی مانگے گی

"کیا ہوا؟۔"

دین بیٹھنے لگا کہ اس کو دیکھا جو تصویر کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں بھر آئی تھی

"موشم!!۔"

وہ آگئے بڑھا اور اس کا چہرہ اُٹھایا

"اُف تم مار ڈالو گی خود پہ اختیار نہیں رہے گا ابھی کوئی آجائے گا۔"

وہ سُرخ ہو گئی

www.novelsclubb.com

"اسامہ مجھے معاف کر دیں گا۔"

وہ ایک دم حیرت سے دیکھنے لگا پھر ہنس پڑا

"شکر ہے محترمہ مان گئی ویسے یقین تو تھا اتنا پیار ادل ہے میری بیوی کا یہ دیکھ کر مان جائے گی۔"

وہ نم آنکھوں سے مسکرا پڑی

"میں نے مارا بھی بڑا زور سے تھا وہ معاف نہیں کریں گا۔"

وہ معصوم موشم اس کی موشم!!

"ہاں مارا تو تھا مگر اچھا کیا تمھارے مارنے سے ہی اس کا ہلا ہوا دماغ ٹھیک ہوا ہے اتنے کام کم سے کم اسامہ کبھی نہ کرتا اگر تم اسے نور سے دور نہ کرتی۔"

"آپ عجیب ہیں پہلے میرے غصے ہونے پر ڈانٹتے ہیں پھر جب روتی ہوں تو کہتے ہیں تمھارا رونا جائز تھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ کھل کر ہنسنے لگا اور اپنے ساتھ لگایا

"مگر مجھے وقت دیں میں نے واقعی اس کے ساتھ زیادتی کی۔"

"زیادہ مت لینا جتنا اسے نے مانگا تھا اتنے میں یہ فیصلہ سُنا دینا۔"

اس نے اس کے گال تھپ تھپائے

••••••••••••••••••••••••

مہندی کا فنکشن اپنے عروج پر تھا نور صبح کے جو بھنگڑے تھے سب کے منہ کھل گئے ثمرن نے بھی اسے نہیں روکا امی چل کر اس کے پاس آئی جو مہمانوں کو جس سرو کر رہی تھی

"ثمر یہ نوری کو دیکھو کتنا بُرا لگ رہا میں کہوں گی تو بُرا نہ لگ جائے تمھاری سُن لے ۔"

ثمرن نے سر اُٹھایا وہ جیسے بہت سے دنوں میں ان سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ثمرن انھیں کوئی موقعہ نہیں دیں رہی تھی

www.novelsclubb.com

"اپنی مرضی کی مالک ہے ویسے بھی کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو رہا آپ پریشان نہ ہوے ویسے بھی اس کا اپنا گھر ہے۔"

امی کی آنکھیں اس کی بات پر نم ہو گئی

"اب تو معاف کر دوں ثمر میں بے حد مجبور تھی۔"

وہ ہاتھ جوڑ کر بھرائی آواز میں بولی ایک دم ثمرن تڑپ گئی وہ سائڈ پہ تھے ورنہ کوئی دیکھ لیتا تو کتنا بُرا لگتا ہے

"امی یہ کیا کر رہی ہے میری کوئی اوقات ہے آپ مجھ سے معافی مت مانگے شرمندہ کر رہی ہیں بس بہت مشکل تھا میرے لیے لیکن میرے دل میں کوئی شکوہ نہیں ہے اب۔"

www.novelsclubb.com

اس نے کہتے ہوے ان کو گلے لگا دیا وہ پُر سکون ہو گئی

"اب مجبور تھی جانتی ہوں مجبور ہو جاتا ہے مگر اگر یہ سب نہ ہوتا تو مجھے رمیض جیسا بد تمیز عزت نہ کرنے والا شخص ملتا تو جو ہوا اچھے کے لیے ہوا مجھے میر اصلاح الدین مل گیا اور بڑی منزل کو حاصل کرنے کے لیے مشکلات تو آتی ہیں بس تھوڑا سمجھنے میں وقت لگ گیا آپ تو جانتے ہیں کتنی سادی ہوں نور کی طرح اتنا تیز دماغ نہیں ہے۔"

وہ مسکرا کر بولی

"اُف آپی جلدی سے ٹھنڈا جوس پلائے گرمی لگنے لگی ہے۔"

پرپل لہنگے میں ملبوس وہ کوہی اپسر الگ رہی تھی جہاں دور کالی شلوار قمیض میں ملبوس اسامہ دی چکی کی نظر اسی پر فوکس تھی جو ہر ارد گرد سے نیاز بس نور تھی اپنے آپ میں مست اپنے آپ سے محبت کرنے والی نور صبح

"کدھر محترم ابھی آپ کو ثمرن نے حق نہیں دیا کہ اُدھر دیکھیں۔"

وائٹ شلوار قمیض میں صلاح الدین بھی چھایا ہوا تھا

"آپ کہ یہ سٹون لیڈی عرُف موشم کب ٹھیک ہونگیں۔"

وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑا

"تو اپنی چکور انار کلی کو پہلے ٹھیک کرو میں اپنی موشم کو ٹھیک کر دوں گا ویسے کوئی چانس نہیں لگ رہا اس کے پرنس کے بانجھے۔"

"دین بھائی اگر آپ نے ایسا کہا نا میں ابھی صبح کو لے کر بھاگ جاوں گا میری شرافت اور خاموشی کا بہت فائدہ اُٹھا لیا۔"

اسامہ دی چکی کو غصے نے اپنے لپیٹ لیا اور اپنے سُرخ سفید رنگ پہ گہری سُرخی لیے وہ دین کو گھورنے لگا

www.novelsclubb.com

"اُف تمھارا غصہ سب سے زیادہ خطرناک مگر موشم سے زیادہ نہیں۔"

وہ غصے سے چل پڑا

اب انھوں نے ہال کی طرف بڑھنا تھا جو پیچھلے بڑے والے لان کی طرف تھا کے جب تک دلہن نہیں آجاتی تب تک وہ مہانوں کو یہاں بیٹھائیں گے اور کچھ رسم کریں گے اس کی آمد کے بعد وہاں اس طرف بڑھے جب وہ سڑھیوں سے اوپر لان کے طرف بڑھ رہا تھا وہاں سے دھوا اتنا نکلا وہ حیران ہو گیا کو ہی بندے نیچے چیختے ہوے اور بھاگتے ہوے آئے

"کیا ہوا۔"

"سر سٹیج پہ آگ لگ گئی!!!۔"

اسامہ کا منہ کھل گیا

"کیسے؟؟۔"

"وہ ہیٹنگ سسٹم سیٹ کروا رہے تھے اچانک وہ ٹکراو کی وجہ سے گر گیا اب سٹیج پہ آگ لگ گئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"شٹ!!! جلدی سے پانی کا انتظام کرو!! کوئی ہے تو نہیں!!۔"

"نہیں ہم سب بھاگ آئے تھے بس ایک ثمرن بی بی۔"

آگئے اسامہ نے سُنا نہیں تیزی سے بھاگا وہ تک بھاگتا ہوا پہنچا سٹیج کے بجائے اب پورے ہال نے آگ کو لپیٹ لیا تھا

"پانی لاو!۔"

کوئی لوگ بھاگتے ہوے آئے اور پانی کے باری باری بالٹیاں اُٹھا اُٹھا کر پھینکنا شروع کی خبر فرنٹ والوں کی طرف پھیل کی اور پھر صبح کو پتا چلا تو اس کی جان نکل گئی کیونکہ ثمرن پھولوں کی ٹوکری رکھنے گئی تھی

www.novelsclubb.com

"آپی!!۔"

وہ تیزی سے اس طرف بڑھی سب بھی پیچھے بھاگے

"نور صبح!!۔"

دین بھی آیا

وہ اپنا لہنگا سنبھالتی پاگلوں کی طرح سڑھیاں چلتے دوسری طرف مڑ کر بھاگی جہاں اسامہ آگ سے لپیٹے ہال کے اندر گھسنے لگا

"اسامہ!!!۔"

وہ چیخی!!

اسامہ مڑا تو صبح تیزی سے بھاگتے ہوے آئی

"نہیں تم اندر نہیں جاوگے۔"

"صبح دماغ خراب ہے بھابی اندر رہیں!!۔" وہ غصے سے اپنا ہاتھ چھڑواتے بولا جبکہ اس نے دوبارہ پکڑ لیا

www.novelsclubb.com

"پھر میں بھی چلوں گی تمھیں نہی جانے دوں گی۔"

"صبح پاگل مت بنو چھوڑو میرا ہاتھ!!۔"

وہ دھاڑتے ہوے بولا

"نہیں میں تمھیں اور آپی کو کھو دوں گی۔"

"موشم!!!۔"

دین دیوانہ دار ہال کی طرف بڑھنے لگا جب اسامہ نے بولا

"کچھ نہیں ہو گا!!۔"

"اسامہ آپی مر جائے گی۔"

"نہیں ہو گا چھوڑو۔"

وہ اسے دھکا دیتے ہوے تیزی سے بھاگا جبکہ وہ چیخنے لگی کیونکہ وہ دین سے پہلے ہی جمپ گا کر اندر گھس گیا

www.novelsclubb.com

"دین بھائی!!!۔"

اس نے جا کر دین کو بازو پکڑا

"چھوڑو صبح ثمرن اندر ہے چھوڑو مجھے۔"

"مت جائیں سارے اندر ورنہ میں خود کو روک نہیں پاوں گی۔"

وہ رونے لگی جبکہ دین کو اسے سنبھالنے لگا ورنہ وہ بے بسی سے آگ کو دیکھ رہا تھا

"پورے طرف آگ پھیل چکی تھی وہ بچتا ہوا بڑی مشکلوں سے کبھی اِدھر کبھی اُدھر ہو رہا تھا

"بھابی!!!۔"

"ثمرن بھابی!۔"

اس کا پیر کسی چیز سے زور سے لگا اس نے دیکھا ثمرن کا بازو ہیں وہ بوفے کے سٹال کے اندر چھپی تھی

www.novelsclubb.com

"اس نے جلدی سے کپڑا اُٹھایا

دیکھا تو وہ گھبڑا کر بے ہوش ہو چکی تھی

"بھابی!!۔"

آگ کا شعلہ اس طرف بڑھا تو وہ ایک دم پیچھے ہوا اس نے تیزی سے ایک ہی ٹھوکر سے ٹیبل کو گرایا اور جلدی سے ثمرن کو اُٹھایا

"بھابی!!۔"

وہ بچتا ہوا چلنے لگا مگر آگ کا شعلہ اس کے کپڑے کا ساتھ چمٹ چکا تھا وہ جلدی سے تکلیف کی پرواکیے بنا تیزی سے راستہ تلاش کرنے لگا جب ٹینٹ کا کپڑا پھاڑا گیا دین نے دیکھا تو چلایا

"اس طرف سے اسامہ!!!۔"اس کے ہاتھ میں بلو اوٹ تھا اس سے اس نے آگ کو کم کیا اسامہ تیزی سے بھاگتے ہوئے آیا اور باقی باہر پریشانی سے کھڑے ہوئے تھے اسامہ نے ثمرن کو گھاس پہ لیٹایا

"بھائی!!۔"

اسامہ چیخا دین نے دیکھا تو آگ اس کے پیچھے کپڑوں پہ لگ چکی تھی اس نے جلدی سے بلو آوٹ سے آگ کو روکا اسامہ نے پھر تیزی سے قمیض اُتارے اور نڈھال سا گر پڑا نور تیزی سے بھاگی

"آپی آپی!!۔"

اس انے ثمرن کو جنجھوڑا!!!

"اسامہ اُٹھو تمھاری پُشت جل اُٹھی ہے۔"

سب اسامہ کی طرف بڑھے جہاں وہ درد سے کہرا اُٹھا تھا دین نے اسے اُٹھایا

.....

"میرے بچوں کو بہت زیادہ نظر لگ گئی ہے خاص کر اسامہ تمھیں!!۔"

خانم نے اس کے بستر پر اوندھے منہ لیٹتے ہوے زور سے سر پہ مارا

"اُف بڑی جان ایک تو مدد کرتا ہوں اوپر سے آپ مجھے مار رہی ہیں۔"

اسامہ نے منہ دوسری طرف کرتے ہوے کہا

"دوا لگانی چاہیئے۔"

اچانک دروازہ کھولا ثمرن اندر داخل ہوئی

"جاگ رہے نا یہ!۔"

اس نے اشارہ اسامہ کی طرف کیا

"جاگا ہوا ہے تمھاری بھابی آئی ہیں میں چلتی ہوں۔"

وہ گھٹنوں پہ زور ڈالتے ہوے اُٹھی اور کہنے لگی

وہ چلا گیا جب اسامہ بامشکل اُٹھا

www.novelsclubb.com

"لیٹے رہے بھائی!۔"

ثمرن نے نرمی سے کہا وہ چلتے ہوے صوفے کی طرف آئی اور بیٹھی وہ بھی ویسے ہی لیٹ گیا اور ان کی طرف دیکھتے ہوے بولا

"میں نے سچ میں آپ کو امپریس کرنے کے لیے یہ سب نہیں کیا بلیو می میرے لیے آپ بہت قابل احترام ہیں۔"

وہ ہنس پڑی اس کے کہنے پر

"میں جانتی ہوں آپ کو اکسپلینشن دینے کی ضرورت نہیں ہے بھائی!۔"

وہ حیرت سے ثمرن کو دیکھنے لگا

"میں بس تھوڑی سی جذباتی ہوں بس ایک منٹ پتا چلتا یہ ہونے والا مجھے لگتا بس پوری دُنیا ختم! بعد میں جب احساس ہوتا ہے کہ بات اتنی بڑی نہیں تھی جتنی میں نے بنالی تھی کیا کروں جو میرے ساتھ ہوا تھا مجھے لگا وہی چیز میری بہن کے ساتھ ہو رہی ہو گی

www.novelsclubb.com

اور اوپر سے جو اس کے بازو میں چوٹ لگی تھی اس نے میرا دماغ مزید۔۔۔۔۔

"بھابی آپ کو بھی اکسپلینشن دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے آپ کی فیلنگز معلوم تھی مجھے پتا تھا آپ کی حالت ورنہ آپ جانتی ہیں میں کسی سے تھپڑ کیا کسی کی اونچی آواز بھی برداشت نہیں کر سکتا

چاہیئے کوئی بھی وجہ ہو مگر آپ بیشک مجھ سے چھوٹی ہیں لیکن میری اگر کوئی بڑی بہن ہوتی تو وہ بالکل آپ ہوتی تو بہنیں اپنے بھائیوں کو صفائی نہیں دیتے آپ بس مطمن ہو جائے بس اتنا بتا دیں کیا میں نے ٹیسٹ پاس کر لیا۔"

اسامہ دی چکی بستر پر لاچار لیٹا مسکین سے صورت بنا رہا تھا ثمرن کو ہنسی آئی

"آپ تو کب کے پاس کر چکے ہیں بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں تاکے میں محترمہ کے ہاتھ پیلے کروں۔"

www.novelsclubb.com

ایک دم اسامہ کا منہ کھلا وہ یقین نہیں کر سکتا تھا کہ اتنی جلدی وہ مان جائے گی

"آپ سچ کہہ رہی نا!۔"

"جی بالکل! آپ کو کوئی شک ہے اس لیے جلدی سے میرے بھائی ٹھیک ہوے تاکہ اس ویمپ کو کنڑول میں لا سکے۔"

"وہ تو بہت مشکل ہے آپ کی طرح تھوڑی ہے سادگی سے بھرپور ویسے اگر مجھے پہلے پتا ہوتا کہ آگ سے بچانے میں آپ نے پگھل جانا ہے تو میں نے پہلے یہ کام کر لیتا!!۔"

وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی

"دین سے زیادہ تو آپ کو سینس آف یور ہیمور۔"

"صلح ہو گئی!!۔"

دروازہ کھلا دین اور صبح دروازہ کھولتے ہوے بولے

"آپ لوگ ہماری باتیں سُن رہے تھے۔"

www.novelsclubb.com

"بس جج بہت خطرناک تھی اس لیے ڈر بہت زیادہ لگ رہا تھا تجسس بھی ہوا اس لیے دین بھائی کو لائی۔"

"تم تو چلو میرے ساتھ۔"

ثمرن اُٹھی تو وہ تیز سے بھاگی

.....

"اپنے بچوں کو تعلیم پہ زیادہ توجہ دلوائیں، آپ چاہیے

غریب ہو یا امیر ہو تعلیم کو اپنی اولیت سمجھنے اس سے آپ کا اگر کوئی فائدہ نہ بھی ہوا تو نقصان بھی نہ ہو گا کیونکہ نسل سنواری گی شادی کر کے بچے پیدا کر کے آپ مزید مصیبت کھڑی کر رہے ہیں اس سے آبادی کے سوا کچھ نہیں بڑھے گا جبکہ جہالت کی اکثریت ہو گی تعلیم انسان کو عقل دیتا شعور دیتا ہے بڑے چھوٹے میں فرق بتاتا ہے بات کرنے کی تمیز سے سکھاتا ہے صحیح غلط کے درمیان کا فرق معلوم ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

یہ کیا دس سے بارہ سال کی لڑکیوں کی شادی کروادی جاتی ہے ان کی خواہش ان کے خواب کا خون کر کے ان کے ہاتھ میں چھوٹا سا بچہ پکڑا دیا جاتا جو ابھی خود کو سنبھال نہیں سکتی وہ اگلے نسل کو کیسے سنبھالے گی، جن ہاتھوں میں قلم ہونا چاہئیے ہم اس کی جگہ جھاڑو یا بچہ پکڑا دیتے ہیں، جب ہمارے نبی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ وحی نازل ہوئی تھی

تو پہلا لفظ ہی فرشتے نے انھوں نے کیا کہا "پڑھیے!۔"

پہلی سورا آئی کون سی جس میں ہمارے رب نے کہا کہ "پڑھو (اے نبی) نام لے کر اپنے رب کا جس نے پیدا کیا، پیدا کیا انسان کو خون کی پھٹکی سے، پڑھو اور تمھارا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم کے ذریعے سے سکھایا انسان کو جو نہیں جانتا تھا وہ)

اس پوری سورا میں بات ہی تعلیم کی ہوئی ہے پڑھو

www.novelsclubb.com

اس لیے میرے بہن بھائیوں اپنے بچوں کو پڑھائیں قسمت تو خدا نے لکھی ہے بیشک لیکن کوشش سے ہم کہاں سے کہاں پہنچ سکتے ہیں اور جوڑا اس نے بنایا ہے تو جلدی شادی کی بھی جلدی نہ مچائے اس کے کام ہے اسی رب کو کرنے دیں اُمید کرتا ہوں میری بات سے آپ سب متفق ہونگے اپنی سوچ بدل کر دیکھے آپ اس لیے سٹاپ چائلڈ میرج اینڈ چائلڈ لیبر برائٹ کریں ان کے فیوچر کو تھینک یو۔"

اسامہ نے گہرا سانس لے کر لوگوں کو دیکھا آج اس کے سکول کا افتاتع تھا جس میں ڈیز بیل بچے بھی پڑھے گئے اور یہ سپیشل سکول کی تعمیر کا سُنتے ہی سب اسامہ کو سلیوٹ کر رہے تھے جس کے اس قدم نے بہت کچھ بدل دیا تھا

•••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

آج اسامہ اور نور صبح کا مہندی کا فنکشن تھا ارباز کی شادی پوسٹپون کر دی گئی تھی اسامہ کے صحت کے باعث اور خانم نے بھی فیصلہ کیا کہ اسامہ اور نور کی بھی کر دی جائے اسامہ کو تو اس پل کا بے بصری سے انتظار تھا وہ پل آ گیا

ثمرن سفائر کو اُٹھائے دوسرے ہاتھ میں گجرا پہن رہی تھی مگر بے حد مشکل ہو رہا تھا ایک دم کسی نے اس کو پہنانے میں مدد کی

من می خواهم چیزی الماس درخشان زیبایی بگویم

(میں کچھ کہنا چاہتا ہوں میری پیاری چمکتا ہوا ہیرا)

ثمرن مسکرائی

"جی کہے!!۔"

اس نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا اس کو پیار کیا جبکہ ان کے بیچ میں سفائر تھی

www.novelsclubb.com

"من در عشق باشما هستم۔"

(مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے)

"روز ہوتی ہے آپ کو!۔"

"ہاں ہر روز ہر لمہ ہر سکینڈ! کیوں سفائر۔"

وہ کھلکھلا پڑی

"بھئی یہ دوسرا جوڑا کدھر غائب ہے۔"

مورے نے جب ار باز اور نشا کو آتے ہوے دیکھا تو پھر اسامہ اور نور کو غائب پایا جبکہ وہ دونوں چھت پہ تھے ایک دوسرے کے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسامہ نے اس کے گرد بازو جبکہ نور نے اپنی باہیں اس کی گردن پر وہ کوئی اس وقت ٹام اینڈ جیری نہیں کوئی لو برڈ معلوم ہو رہے تھے

"پانچ منٹ سے زیادہ ایک دوسرے کو دیکھ لیا ہے اب تو اپنی آنکھیں بلنک کر لے ۔"

www.novelsclubb.com

وہ گھورتے ہوے بولی

"میں نے کہا تھا میں جب تمھیں دیکھوں گا تو میری آنکھیں کبھی بند نہیں ہو گی ہار جاوں گی صبح۔"

"صبح کبھی نہیں ہارتی!!۔"

وہ تیزی سے بولی اچانک اسامہ نے اس گدگدانے کی کوشش کی وہ ہنس بھی پڑی اور آنکھیں بھی بلنک کر دی

"یور سچ آچیٹر!!۔"

وہ تیزی سے اس کو مارتے ہوے بولی

"چلو بھئی بہت کھیل لیا گیم اب نیچے سب انتظار کر رہے ہو گے۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں اسامہ یہ ہماری شادی کتنی بور نگ ہیں کچھ ایڈونچر ہونا چاہیئے۔"

"اب کیا دیکھ لیا تم نے فضول سوچ آتی ہے چلو!!۔"

"نہیں نہیں میرے دماغ میں آئیڈیا ہے ہم بھاگ جاتے ہیں بھاگ کے شادی کریں گے بڑا مزہ آئے گا۔"

اسامہ نے گھورا

"پتا تھا مجھے !اب چلو!!۔"

"نہیں بالکل نہیں مجھے بھاگ کے شادی کرنی ہے اور ساتھ میں ایک اور چیز گھوڑے پہ بھاگے گئے مگر گھوڑا میں بڑھاؤں گی۔"

"صبح چلو وہ دیکھو آوازیں آرہی ہے۔"

"میں چھت سے چھلانگ لگادوں گی اگر میری بات نہ مانے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنا اورنج اور پنک لہنگا اُٹھانے لگی جب اسامہ نے ہاتھ پکڑا

"پاگل ہو!!۔"

"نہیں میری بات مانو گے ورنہ پھر بیٹھے رہنا رنڈوا!!۔"

"صبح!!۔"

وہ تیزی سے جانے لگی جب اس نے اس کو پکڑا

••••••••••••••••

وہ سب انتظار کر رہے تھے جب اچانک صبح نے اسامہ کا ہاتھ پکڑا اور تیزی سے بھاگی

"اوہو کدھر جا رہے ہو تم دونوں!!۔"

"ہم دونوں بھاگ کر شادی کرنے والے ہیں اور میں اپنے دولہے کو کیڈنیپ کر رہی ہوں۔"

"ہیں!!!۔"

www.novelsclubb.com

سب نے حیرت سے اس کی بات سُنی گھوڑا پہلے ہی موجود تھا کیونکہ ابھی ارباز کی انٹری اسی میں ہوئی تھی صبح بڑی تیزی سے اوپر چڑھنا چاہتی تھی لیکن مشکل ہو رہا تھا کپڑوں سے

"مجھے بیٹھاو!!۔"

"واہ مجھے بگھار ہی ہو اور کہہ رہی ہو اُٹھاو۔"

"کرو اس سے پہلے وہ اجائیں گے۔"

اسامہ پہلے چڑھا پھر اس نے صبح کو ہاتھ دیا وہ تیزی سے اوپر ہوئے

"اب مجھے چلانا آتا ہے اس لیے ڈسٹرب مت کرنا چکی!۔"

"اوکے محترمہ!!۔"

اور گھوڑا چل پڑا سب لوگ بھاگتے ہوے حیرت سے اس پیلی آفٹر مومنٹ کو دیکھنے لگے جو ایک خوبصورت منزل پہ روانہ ہو گیا

www.novelsclubb.com

****

وہ کتاب بند کرنے لگا پھر اسے دیکھا تو مسکرایا جو بہت اہمناک سے اپنے بابا کی سٹوری سُن رہا تھا

"کیسی لگی۔" وہ ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھتے ہوے اپنے گلاسس پیچھے کرنے لگا

"شروع میں تھوڑی سی بورنگ تھی مگر کیا ڈیڈی ماما بہت چھوٹی تھی جب ان کی آپ سے شادی ہوئی۔"

اسید کی بات پر اس نے بیچارگی سے شکل بناتے ہوے کہا

"ہاں!۔"

"داٹس وائی ممی ازینگ!!۔"

وہ ہنس پڑا اپنے اس نیلی آنکھوں کے بیٹے کو دیکھنے لگا جو بالکل صبح پر تھا بس اس کی آنکھیں اور سیاہ کالے بال اسامہ پر گئے تھے اسید اس وقت چھ سال کا تھا مگر جو اس کا دماغ تھا اس بات کو پکا ثابت کرتا تھا کہ وہ سگا پڑ کا صبح کا بیٹا ہے

"چلو میرے بیٹے ممی کے پاس چلتے ہیں۔"

"جلدی چلے ڈیڈی پھر دین پاپا مجھے ہلیکوپٹر رائڈ دیں گے سفائر کو نہیں بتائیں گا۔"

وہ اپنی مسکراہٹ دبانے لگا

"وہ ناراض ہو جائے گی۔"

"آپی ہر وقت ناراض ہوتی ہیں چھوڑے انھیں۔"

وہ چل کر اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا اور چلتے ہوے باہر نکلا وہ اس وقت ثمرن سکول میں موجود تھے جہاں صبح ڈیز بیل بچوں کو پڑھاتی ابھی اس کی بے زبان بچوں کی کلاسس تھی راستے میں اس کی ملاقات عزل سے ہوئی

"او تو آج تو چھوٹے خان آئے ہیں۔"

وہ جھک کر اسید کے بھرے بھرے لال گال چھوتے ہوے بولی

www.novelsclubb.com

"طبیعت ٹھیک ہے اب اس کی۔" اسامہ نے صبح کا پوچھا جو ایک بار پھر امید سے تھی اس بار ان کی بیٹی ہونے والی تھی

"ہاں بہتر ہے ان کو انجیکشن کا بولا تو غصے کرنے لگی

تین جوس کے گلاس پیے پھر بس شروع!۔"

"تین گلاس جوس کے؟۔"

اس کا منہ کھل گیا

"ہاں جب آئی تھی تو میڈم چاکلیٹ کھا کر یوٹیوب میں گُم تھی۔"

"ایک تو میں اس صبح کو یوٹیوب بین کرواوں گا اچھا خاصا بین تھا پہلے پھر مصیبت کھل گیا۔"

"ڈیڈی امیزنگ چیز ہے اس میں مامانے رات کو جگا جگا کر دیکھایا یہ تم نے بڑے ہو کر یہ کام کرنا وہ کرنا۔"

"دوائی دیں ہیں مگر مجھے پتا ہے اسامہ لالہ وہ نہیں کھائیں گی آپ زبردستی کیجیے گا۔"

"ٹھیک ہے اب ہو سپیٹل جا رہی ہو۔"

"جی لالہ! پھر گھر جانا ہے روہان نے واپس آنا ہے نا۔"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرائی ابھی عزل کی شادی کو بھی دو سال ہو گئے تھے اور شادی اسامہ کے دوست روہان سے ہوئی

ایک سال کی اس کی بیٹی تھی جو اِدھر ہی ڈے کیر سینٹر میں ہوا کرتی تھی۔

"بتایا نہیں اس نے خبر لیتا ہوں۔"

وہ چل کر اس لے کر کلاس کی طرف بڑھا جو پروجیکٹر میں ایک وڈیو چلائے انھیں میلنوٹریشن پڑھا رہی تھی

بالکل فریش ہنستی مسکراتی وہی صبح جو ہمیشہ سے تھی

"اب کھانا نہیں کھاوگے تو کالے پڑ جاوگے میری طرح کھانا کھاو خوب کھل کر اب دیکھیں نا اللہ تعالی نے ہمیں غذا کس لیے دی ہے ظاہر ہے تاکہ ہم سٹرانگ بن سکے کوئی اب کو نہ کہے بس آپ نے کھانا کوئی روکے تو اسے گھورنا پھر ناک چڑھا کر دوبارہ کھانا شروع ہو جانا دل اور دماغ کو چھوڑو پیٹ کی سُنو۔"

وہ سب کھلکھلا پڑے اسامہ کے چہرے پہ کھل کر مسکراہٹ آ گئی

"میں چکی سے کہوں گی کہ اب کو ناٹیبلیٹ دیں تا کہ اب ڈھیر ساری وڈیوز دیکھیں کارٹون تو ڈیلی مسٹ ہے

تھکن دور کرتا ہے کیوں سمجھ رہے ہو نا کہ میں ایسے بول رہی ہوں۔"

اس نے کہتے ہوے مڑ کر دیکھا گرے سوٹ میں ملبوس اسامہ دی چکی اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا جبکہ ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا

"اسید آ گیا آؤ اسید بیٹھو تم ہارون کے ساتھ تمھیں بھی پڑھاؤں بچوں کی بڑی کمپلین ہیں اب اپنے بیٹے کو نہیں ڈانٹی خوب ڈانٹوں گی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اسید کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر گئی

وہ جیب میں ہاتھ ڈالے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

"تم بھی بیٹھو تمھیں بھی پڑھاوں گی بہت عرصہ ہو گیا میں نے تمھیں نہیں ڈانٹا۔"

وہ اسامہ کو دیکھتے ہوے کہنے لگی

"روز تو ڈانٹتی ہیں آپ ڈیڈی کو۔"

اسید بولا سب ہنس پڑے

"تھینکس بڈی کسی نے تو میرا ساتھ دیا۔"

"اب میں اکیلے چپس اور برگر اور پیزا کھاوں گی تمھیں نہیں کھلاؤں گی۔"

وہ اسید کو گھورنے لگی

"میں بھی کلاس لے لیتا ہوں کچھ ٹپس سیکھنے کو ملے جیری سے تاکہ بدلہ میں بھرپور لوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ کر سیٹ کی طرف بڑھا اور صبح کو خوبصورت ونک سے نوازا صبح نے سُرخ چہرے سے گھورا اور پھر پورے تھوڑی دیر میں اسی کلاس سے ہنسی اور بھرپور

قہقہوں کی آواز آنے لگی بیشک مشکلات کے بعد ایک خوبصورت منزل ملتی ہے

انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیے

ختم۔شد

www.novelsclubb.com